

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

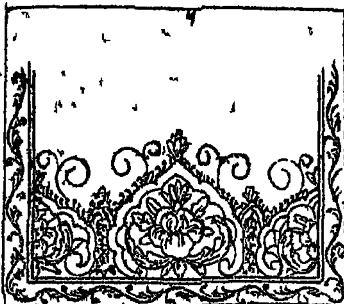
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِاِرْسَالِ نَبِیِّہٖ وَاصْطَفٰی حَبِیْبَہٗ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞
اَمَّا بَعْد خاکسار گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار
وجیہ الدین محمد رضوی قادری رزّاقی موہانی ابن مولوی
سید محمد یوسف حسن خان بہادر صدر الصدور مرحوم
ابن مولوی سید حسن بخش مبرور ابن مولوی سید
شاہ وجیہ الدین محمد طاب اللہ ثراہم وجعل الجنۃ مثواہم
خدمت مین غلامان آستانہ حضرت رسالت پناہ و

وجان نثاران بارگاہ والا جاہ کے کچھ حال مولف اس کتاب
اور مصنف اس تالیف مستطاب ریاض الانام فی احوال
سید الابرار معروف بدوازدہ مجالس کا اور باعث
پہنچنے اس کتاب جامع البرکات کا پاس اپنے التماس
کرتا ہے اور کیفیات کتاب مسطورہ واسطے ازدیاد شوق
محبان اہلبیت اور تشنگی ذوق والہین اس طرح پیرایہ تحریر مین لاتا
کہ مولف اس کتاب نایاب کے کہ نام نامی اور اسم گرامی
اونکا مولوی خیر الدین اور کنیت ابو العلا ہے متوطن گوپامو
بہانی کے سنہ ۱۲۰۵ ہجری ۱۰ محرم الحرام مین اتفاقات اور
حسن مقدرات سے رونق افروز قصبہ موہان اور تشریف
فرماے اس کلبہ احزان کے کہ وطن آباے کرام اس
خاکسار کا اور من متعلقات شہر لکھنو سات آٹھ کوس جانب
مغرب واقع ہے ہوے اور غریب خانہ کو قدوم میمنت
لزوم سے مفتخر کیا اور یہ کتاب کہ نگاشتہ دست خاص
اور برکت یافتہ تحریر با اختصاص اونکے کی تہی اس خاکسار
کو بکمال طیب خاطر عنایت فرمائی اور نقل اسکی خود ہمراہ اپنے
لے گئے پس اوس زمانہ سے مجھکو خیال اسکے طبع کرانیکا
تہا اور ہردم شوق دامنگیر خاطر اسکے شہرت دلوانیکا لاکن
تقدیرات اور اتفاقات متنوعہ روزگار سے نوبت حصول

تمنا سے دل نہ آئی اب کہ تدبیر موافق تقدیر ہوئی مین نے خدمت
ہمہ تن مروت منشی صاحب ذی المجد والکرم صاحب الفضل والشیم
کان ہمت و مروت بحر خبرت وفتوت اکلیل فرق عزت گوہر
تاج عظمت فلک اخلاق را خورشید سے و خورشید اشفاق
را نور سے منشی نول کشور صاحب زاد مجدہم مین واسطے
طبع کرنے اسکی کے تحریک کی منشی صاحب موصوف نے
بکمال عنایت اور مہربانی فرمایا اور بمفاد خلق الله یہ حرف
زبان سے نکالا کہ ہم اسکو طبع کرینگے چنانچہ راقم خاکسار نے تصحیح
اسکی اپنے ذمہ لی اور بامداد و شرکت احب الاخوان مولوی سید حسین
حماہ الله من فتن الزمن او دم سعادہ و اعانت ابن اخی محب قلبی
مولوی حافظ سید محمد ابراہیم سلمہ الرب العرش العظیم تصحیح اس
کتاب لاجواب کی عمل مین لا کر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین بیچ
خدمت منشی صاحب ممدوح کے ارسال کی شائقان محافل تبرکات
شریف اور طالبان اس کتاب منیف پر واضح ہو کہ جلد ریاض الازہار
۱۲۵۳
سے تاریخ تالیف اور تصنیف اس کتاب انیقہ کی کہ سن بارہ سو
چھپن ہجری مین تالیف ہوئی نکلتی ہے انا انجا کہ مؤلف موصوف
نے اسکو اوپر بارہ مجلسون کے مرتب اور محتوی کیا ہے اسواسطے
یہ کتاب مشہور اور معروف بہ دوازدہ مجلس ہوئی تا کہ ماہ مبارک ربیع الاول
مین غرہ سے تا دوازدہم ہر روز ایک مجلس پڑھی جاوے چنانچہ

مؤلف صاحب اپنے وطن مین مسیطر سے پڑہا کرتے تھے اور یہ
گنہگار وحید الدین محمد غلام آستانۂ حضرت نبوت ملائک خدم
قدوسیان حشم سیاح صحرا سے قدم آشنا سے بحر کرم فرمان دہ
نگہبان راہ راست نماے ناسوتیان سلیمانی و کوہین زنگین شاہی
تخت عرش برین صاحب مقام او اَوْ دنیٰ حبیب خلوتکدۂ رفیق
اعلے جناب رسالت انتساب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ
صلواة اللہ علیہ والسلام ہی ہے کہ یہ کتاب مستطاب دستیاب ہوئی اور مسیطر
ہر ماہ ربیع الاول مین غرہ سے دوازدہم تک پڑہا کرتا ہے
اور الحق یہ کتاب مستطاب ایجاز غیر مخل اور اطناب غیر ممل مین
بے نظیر اور نادر الوجود ہے متانت اور فراوانی صفا مین
اور رنگینی عبارت مین ہر فصل ایک باب ہے اور ہر باب ایک کتاب
خداے قدیر جزاے خیر دے مصنف اور قاری اور طابع کو

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ لِتَرْتِيْبِ مَجَالِسِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اٰمِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۞



بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً على ما جعلنا من أمة نبي آخر الزمان وشكراً على ما جعلنا من ... والثقلين ونصلي ونسلم على سره وجليه وصفته محمد سيد الانس والجان

الاشفاق لنعت مؤلفه

هو السيد المقدس حقاً	نبي كرم فتحت الانبياء
بشير المؤمنين بحسن مثوى	نذير الكافرين بنار دركاء
لواء الحق في صف القتال	حسام الله في يوم الوغاء
شفيع المذنبين باذن ربه	رؤف المسلمين بلا امراء
نبي مثل خلق الناس طراً	وآدم كان في طين وماء
رسول افضل الرسل الكرام	واولاهم بربه الاصطفاء

تنویرت البلاد ومایلیہا | بنسیم تحسین ذی الاجنحۃ

علی آلہ واصحابہ المبشرین بخلود الجنان ورضاء الرحمن و
علی اتباعہ واتباع اتباعہ الذین من اقتدی بھم اھتدی الی ریاض
الجنان صلوۃ وسلاما لا تعد ولا تحصی الی امر الشہود وانقطاع الزمان
اما بعد حمد اور ثناء پروردگار اور صلوۃ وسلام جناب احمد مختار
کے کہتا ہے یہ بندہ گنہگار امیدوار رحمت کردگار عاجز مسکین
ابو العلا محمد خیر الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ آے مسلمانو جگاوے
تمکو اللہ تعالے خواب غفلت سے اور توفیق دیوے اوپر اطاعت
اور محبت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل لکھنے احوال اور
افعال اوس پاکیزہ خصال اور بیان ذات اور صفات اوس جمال باکمال
کے جاننا اون چیزون کا کہ بجالانا ونکا اوپر تمامی خلائق کے واجب ہے
ضرور ہے مگوش دل سنو ایک سچا جاننا اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو بیچ پہونچانے احکام الہی کے دوسرے ایمان لانا
ساتھ اونکے اور تابعداری اونکی کرنا تیسرے اونکی محبت نہین
جان ومال اپنا نثار کرنا چوتھے جو باتین کہ مقتضاے محبت اور تعظیم
اور تکریم کی ہین با ادب تمام بجالانا پانچوین سیر شدت اور کثرت مین
قدر اوس جناب پاک سے چاہنا ان سب چیزون کو حق سبحانہ
جل جلالہ نے کلام مجید مین بکمال وجوب یاد کیا اور فرمایا ہے کہ قل یا ایہا
الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ہو

يحيي ويميت فآمنوا بالله ورسوله النبي الأمي الذي يؤمن بالله وكلماته

واتبعوه لعلكم تهتدون یعنے کہہ تو اے محمدؐ کہ اے لوگو مین

بھیجا ہوا ہون اللہ کا تم سب کی طرف کہ مالک ہے

تمامی زمین اور آسمانون کا اور نہین ہے کوئی قابل پرستش اور

لائق عبادت کے سوا اوسکے اور مارنے والا اور جلانے والا سبکا

بجز اوسکے دوسرا نہین پس ایمان لاؤ تم اے لوگو اوپر اللہ کا

اور اوسکے رسول کا ایسا رسول کہ صاحب کتاب اور برگزیدہ ہے

رب الارباب سے اور نہ لکھا ہے نہ پڑھا ہے کسی بشر سے علم اوسکا

علم لدنی ہے تعلیم یافتہ جناب کبریا سے اور وہ ایسا رسول ہے

کہ یقین کرتا ہے اللہ پر اور اوسکے سب کلام پر پس اوسکا تم بھی ایمان

لاؤ اور اوسکی رسالت کو سچا مانو اور اطاعت اور فرمانبرداری مین

اوسکے قصور نکرو تاکہ تم سب راہ ہدایت پاؤ اور فرمایا اللہ تعالی نے

يا أيها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتاب الذي نزل على رسوله

والكتاب الذي أنزل من قبل ومن يكفر بالله وملائكته وكتبه ورسله

واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا یعنے اے مسلمانو ہمیشہ دلسے

سچا جانو تم اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور ایمان لاؤ اور مانو اوس

کتاب کو کہ نبی پر اوتری اور دوسرے کتابین کہ قبل خاتم النبیین کے

آئین اور جو کوئی کہ نہ مانے اور تصدیق دل سے نکرے اللہ اور اوسکے

انبیا اور ملائکہ اور کتابون کی اور ایمان نہ لاوے روز قیامت کا پس وہ

گمراہ ہے سخت گمراہ ہو سے فرقے اور اوسکا کہین ٹھکانا نہین
اور خبر دیتا ہے حق سبحانہ جل شانہ حال سرشاران بادہ محبت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فالذین آمنوا بہ
وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون
یعنے جو لوگ کہ ایمان لاسے ہین صدق وسلسے اوس نبی کریم
اور تعظیم اور توقیر اوسکی کمال محبت اور اخلاص سے کرتے ہین
اور ہر حال ہین مدد اور اعانت اور جانفشانی جان و مال سے
ساتہ اوسکے بجا لاتے ہین اور اوسکی کتاب یعنے قرآن مجید کی
تائید اور اشاعت مین مصروف ہین وہی لوگ پانے والے
ہین دیدار خدا اور شفاعت محمد مصطفے کو اور لینے والے ہین
نعمائے جنت کو اور دور رہنے والے ہین عذاب دوزخ سے
اور ایسے آیات کلام مجید مین بہت ہین پس ان خطابات سے
ثابت ہوا کہ واجب ہے سب خلائق پر ایمان لانا ساتہ اوس سرور
عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول کرنا آپ کی رسالت کو
اور سچا جاننا اونکو اون سب باتون مین کہ لائے ہین وہ اللہ کی
طرف سے اور پہونچایا ہے ہمکو پیغام اوسکا کہ بدون اس تصدیق
قلبی کی ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہوتا ہے اور حقیقت ایمان کی
یہی تصدیق ہے اور زبانی اقرار علامت اس تصدیق کی ہے
واسطے اجرا سے احکام ظاہری شریعت کے اور جزو ایمان کا نہین

اتنی سی ہے یعنے مقام مین اقرار زبانی ساقط ہے جیسا مکرہ اور
گونگے سے کہ یہ مومن ہین فقط تصدیق دل سے کفایت کرتی
ہے اور عذر اونکا شرعاً مسموع ہے بشرطیکہ اونسے کوئی چیز منافی
ایمان کی مثل باندھنے زنار کے یا سجدہ کرنے بت کے اور سوا
اوسکے صرف دھوکے آورہا وجود فرصت اور مہلت اور قدرت
اوپر نطق کی اگر اقرار زبان سے نکرے اگرچہ وہ بینہ و بین اللہ
مومن ہوتا ہے لیکن دار القضا مین معتبر نہین اور ارباب شریعت
اوسکے مسلمان ہونے کا حکم نہ کرینگے اسواسطے کہ زبان ترجمہ
دل اور اقرار ثانی تصدیق قلبی پر ہے یہی مذہب ہے علما کا
مگر ایسے مسلمانوکو کمال ایمان میسر نہین ہوتا ہے اور وہ مومن
کامل نہین کہلاتا ہے جب تک محبت اوسکو ساتھ رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے نہ ہو جیسا کہ روایت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنے مومن کامل نہین ہوتا ہے تمسے کوئی
جب تک نہون مین بہت دوست نزدیک اوسکے اوسکی جان
اور مال اور اولاد اور ماں باپ سے اور سارے آدمیون سے
اور آیا ہے حدیث امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
مین کہ ایک روز عرض کیا حضرت عمر نے خدمت شریف مین

انت احب الي يا رسول الله من كل شيء الا من نفسي التي بين

جنبي فقال له عليه الصلوة والسلام لا تكون مومنا حتى اكون احب اليك

من نفسك فقال عمر والذي انزل عليك الكتاب لانت احب

الي من نفسي التي بين جنبي فقال له رسول الله صلي الله عليه واله وسلم الان يا عمر قد تم

ايمانك يعني تو دوست میرا ہے یا رسول اللہ زیادہ سب

چیز سے مگر میری جان سے کہ درمیان دونون پہلو میری کے ہے

پس فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عمر نہوگا تو

مسلمان کامل جب تک کہ ہونگا مین زیادہ دوست نزدیک تیرے

تیری جان سے پس قسم کہائی حضرت عمر نے اور کہا سوگند اوس خدا کی

کہ بہیجی اوس نے اوپر تیرے کتاب تو دوست زیادہ ہے نزدیک

میری جان سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے

عمر اب پورا ہوا ایمان تیرا اور تو مومن کامل ہوا اللہ اور اوس کے

رسول کے نزدیک اور آیا ہے کتب احادیث مین کہ قیل لرسول

الله صلے الله عليه وسلم متى اكون مومنا قال اذا احببت الله فقيل

ومتى احب الله قال اذا احببت رسوله فقيل ومتى احب رسوله قال

اذا اتبعت طريقته واستعملت سنته واحببت بحبه وابغضت ببغضه

وواليت لولايته وعاديت لعداوته وتتفاوت الناس في الايمان

على قدر تفاوتهم في محبتي ويتفاوتون في الكفر على قدر تفاوتهم في بغضي الا لا ايمان

لمن لا محبة له الا لا ايمان لمن لا محبة له الا لا ايمان لمن لا محبة له يعني ايک صحابي نے عرض کیا یا رسول الله

مین کب مسلمان ہون فرمایا جسوقت کہ دوست رکہے تو اللہ کو الخ اس
کہا کس چیز سے پہچانی جاوے دوستی میری ساتہ خدا کے فرمایا
جب تو دوست رکہے اوسکے رسول کو یعنے نشانی دوستی محمد کی
دوستی اوسکے رسول کی ہے نے عرض کیا کس بات مین معلوم ہووے
دوستی اوسکے رسول کی فرمایا اختیار کرنا تیرا راہ پیغمبر کی اور عمل کرنا
اوسکے پر پس علامت محبت رسول کی یہی ہے کہ جس چیز کا او
امر کیا ہو وہ بجا لانا اور جسے کہ منع فرمایا ہو اوسکو چہوڑ دینا اور آبادانا
کرنا اپنے باطن کو انوار روحانی سے اور پاک رکہنا اوسکو شہوات نفسانی
سے اور فرمایا کہ دوستی تیری جسکو کہ دوست رکہے تو بسبب اسکے
ہو کہ وہ مجہکو دوست رکہتا ہے اور دشمنی تیری جسکے ساتہ کہ ہو اسی
باعث سے ہو کہ وہ میرا دشمن ہے اور مددگار رہ اوسکا جو مددگار
میرا ہے اور بدخواہ رہ اوسکا جو بدخواہ میرا ہو تب تو مومن ہوا اور
متفاوت ہین آدمی اپنے ایمان مین بقدر تفاوت اپنی سے کے
دوستی مین جو لوگ کہ دوستی رسول مین قوی ہین ایمان اونکا بہی
قوی ہے اور جو اوسکی محبت مین ضعیف ہین ایمان بہی اون کا
ضعیف ہے اور ایسی حال کفر کا ہے کہ جو دشمنی نبی مین قوی ہے
کفر اوسکا قوی اور اشد ہے اور جو عداوت مین ضعیف ہے کفر
اوسکا بہی ضعیف ہے لہذا ان تین بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبة
یعنے ہرگز اوسکو ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول سے کے ساتہ محبت

ہوگی پس اسے مسلمانو مدار ایمان کا اوپر محبت اللہ اور اوسکے
رسول کے ہے اصل ساتھ عمل کے اور کمال ساتھ کمال کے اور
محبت کاملہ وہی ہے کہ جو کچھ اپنے تئین دنیا اور آخرت سے خوش
آوے اور جو چیز اپنے نام کی ہو وہ سب محبوب کو سونپ دیوے
اور اپنے اوصاف اور شہوات اور لذات نفسانی سب چھوڑ کر
اوصاف محبوب سے موصوف ہوجاوے اور جور و جفا دوست کا
عین وفا سمجھے اور اوسکے رنج اور بلیات کو اپنی شفا جانے اور جان
وتن اپنا اوسکی رضا مین دیوے اور اوسکی رضا جوئی سے سرمو
متجاوز اور متفاوت ہووے تب مرتبہ قرب اور معیت و[illegible]
ساتھ محبوب کے حاصل ہوتا ہے اگرچہ ظاہر مین لاکھون کوس
دور ہووے اور بدون اسکے حصول اوس مرتبہ کا متصور نہین
پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ محبت ساتھ اوس سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایسی رکھے تا ایمان کامل اوسکو نصیب
ہووے اور آداب اور تعظیم اور توقیر جناب پاک کی ہر چیز اور ہر وقت
مین ملحوظ رکھنا یہ لوازم محبت سے ہے ازان جملہ تعظیم اور
آداب روایت احادیث اور سنن اوس عالی جناب مین ہے
جیسا کہ منقول ہے مطرف سے کہ جب لوگ امام مالک رحمۃ اللہ
علیہ سے کچھ پوچھنے کو آتے تھے باندی گھر مین سے نکلکر کہتی تھی
کہ امام نے پوچھا ہے کہ آیا تمکو خواہش حدیث شریف سننے کی ہے

[illegible] امام مالک [illegible] علیہ [illegible] حدیث نبوی

یا کچھ مسائل دریافت کرنا ہے پس اگر وہ لوگ کہتے کہ ہم مسائل
پوچھینگے امام مالک علیہ الرحمۃ اوسیوقت گھر سے باہر آتے
اور جواب مسائل کا دیتے اور اگر خواہش اونکو حدیث سننے کی
ہوتی تو امام غسل کرتے اور کپڑے نئے پہن کر اور عمامہ سر پر باندھکر
اور اپنے تئین معطر اور مطیب کر کے تشریف لاتے اور تخت
یا منبر پر بکمال ادب اور خشوع اور خضوع بیٹھکر حدیث پڑھتے
اور بخورات اور خوشبوئیات اوس جگہ پر جلاتے اور لوگون کو
سماعت حدیث شریف سے مستفیض کرتے اور امام اعمش
سے کبھی اور وقت سوا سے قراءت احادیث نبوی نہین ہوتی
اور کبھی رستے مین یا گھر سے ہو کر یا بے طہارت تازہ قراءت حدیث
نہین فرماتے تھے اور ایسے منقول ہے اور علمائے سلف سے
اور مشہور ہے کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت لکھنے احادیث صحیح
کے ہر ہر حدیث شریف پر آب زمزم سے غسل کیا اور دوگانہ مقام
ابراہیم مین پڑھ کر حدیث شریف کو لکھا اوسی طرح کیا آداب
اور تعظیم اور توقیر مقتضا سے نہایت محبت اون لوگون کا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا اور جمیع تبرکات و
آداب اوس جناب امجد سے اعزاز اور اکرام آل اور ذریات آپ کا
سے کہ جگر گوشہ اوس حضرت کے ہین اور ازواج مطہرات
آپ کی کہ امہات مومنین ہین اور تعظیم اور احترام صحابہ کرام کا

اوڑنا وا اونکے حقوق کا دعا اور استغفار سے اور اقتدا اور اتباع
اونکا اور حسن ادب ساتھ اونکے اور عمل ساتھ اونکے افعال کے
اور محفوظ رکھنا اپنی زبان کو سب اور طعن اون پر کرنے سے کیونکہ
اگر وہ مخالف ادلۂ قطعیہ کی ہے جیسا کہ قذف عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کا پس وہ کفر ہے اور نہیں تو بدعت اور فسق ہے اور بند رکھنا
زبان کو ذکر اختلافات اور منازعات اور وقایع سے کہ آپس اونکی
گذرے ہین اور کنارہ کشی کرنا اخبار مورخین اور روات جاہلین
سے اور افترا اہل تشیع سے کہ قبائح اور معایب اونکے بیان
کرتے ہین کہ اکثر یہہ امور کذب اور افترا ہین اور جو واقعات
کہ اون سے بروایات صحیحہ مروی ہوے ہین اونکو باحسن تاویلات
مأول کرنا اور ذکر اون لوگون کے بدی اور عیب سے نکرنا بلکہ ساتھ
حسنات اور فضائل اور محامد صفات کے کرنا اسواسطے کہ اونہون نے
صحبت اوس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پائی ہے
اور حق تعالے نے اون کی ثنا اور صفت کلام مجید مین بیان فرمایا ہے
محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا
یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور
فرماتا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین
اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنات تجری تحتہا
الانہار خالدین فیہا ابدا ذلک الفوز العظیم اور فرماتا ہے لقد رضی اللہ

حین انہ ستیقن اذ رینا یونس تحت الشجرة فقام ابی فنظر ثم قال انزل السکینة
علیہم فما ثابہم فتحا قریبا و مغانم کثیرة یاخذونہا وکان اللہ عزیزا حکیما اور
فرمایا ہو اونکی شان مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم اور فرمایا مثل اصحابی مثل الملح لا یصلح الطعام الا بہ اور فرمایا
اکرموا اصحابی فانہم خیارکم اور فرمایا من سب اصحابی فلعنة اللہ علیہ والملائکة
والناس اجمعین اور بہی بہت آیات اور احادیث فضائل صحابہ کرام مین ہین
پس اونکے حق مین بجز تعظیم اور توقیر کے کلمہ بے ادبی کا زبان پر نکالنا نہ چاہیے
اور محل تعظیم اور احترام اوس سرور انام علیہ الصلوة والسلام سے توقیر اور بزرگی اون
اشیا کی ہے کہ متعلق ذات پاک سے ہین نشانہ اور اماکن متبرکہ
اور زیارت قبر مکرم سے ساتھ خشوع اور خضوع تمام کے اور تعظیم
وتوقیر اون چیزون کی کہ دست مبارک اونکو لگا یا ہو یا بدن اطہر
سے مس فرمایا ہو جیسا کپڑا وغیرہ منقول ہے کہ ابو محذورہ صحابی
رضی اللہ عنہ کی پیشانی کے بال بہت بڑے تھے ایسے کہ جس وقت
وے بیٹھتے تھے اور اونکو چھوڑ دیتے تھے زمین تک لٹکتے تھے
لوگون نے اون سے پوچھا کہ اپنے بال کسواسطے اس قدر بڑہا رکھے
تھے اور نہین ترشواتے ہو تم کہا کہ ایک دن ان بالونکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک سے چھوا تھا اس لیے اسکو
کٹھا اور سر کا نہیں ترشواتا ہون اور خالد بن ولید کی ٹوپی مین
چند بال موے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے

اور تبرکا اونکو اوسمین رکھا تھا ناگاہ بعضی لڑائیون مین وہ ٹوپی
سر سے گر پڑی پس حضرت خالد نے اوسکو خوب مضبوط باندھا تا بار دیگر
وہ نگرے اور برکت اوسکی مجھسے جدا نہو اور ایسا ہی حال ہے
اور تبرکات کا اور حکایت کی گئی ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے
کہ وہ شخص غازیون اور تیراندازون سے تھا کہا اوسنے کہ نچھوا
مین نے کمان کو اپنے ہاتھ سے بے طہارت جبدن سے سنا
مین نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمان کو اپنے دست
مبارک مین لیا ہے اور حال امام مالک رحمہ اللہ کا یہ تھا کہ کبھی مدینہ
شریف مین جانور پر سوار ہوکر نہ نکلے اور کہتے تھے کہ مجھکو شرم
آتی ہے کہ جس زمین پر سم مرکب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نقش کیا ہو اور اوس زمین پر پاؤن مبارک اپنا رکھا ہو
اوسکو مین اپنے مرکب سے پامال کرون اور ایک شخص کہ بہت
جلیل القدر اور ذی عزت تھا اوس نے کہین کہا تھا کہ مدینے کی
مٹی اچھی اور خوشبودار نہین ہے پس امام مالک رح نے سنکر
فتویٰ دے اوسکے تیس درے مارنے اور قید کرنے کا دیا بسبب
ترک تعظیم اور ادب اور اہانت اوس خاک پاک کی کہ جسمین وہ سرور
عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون ہوے اور یہ مقتضا کمال محبت
اون لوگون کا ساتھ اوس جناب پاک کے تھا کہ ہر دم اور ہر وقت
پاس آداب اور تعظیم اور احترام اونکو ملحوظ رہتا تھا اللہ تعالے

سب مسلمانون کو ایسی محبت حبیب کریم اپنے کی دیوے اور تحکم
لازم اوسکا اقتضا محبت سے کثرت درود شریف کی ہے اور اوپر اپنا
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور فوائد اور نتائج اوسکی حد حصر
اور بیان سے زیادہ ہین اور ضبط اوسکا زبان قلم سے دشوار ہے
لیکن چونکہ بعض علما اور حفاظ احادیث نبوی نے احادیث صحیحہ
اور روایات حسنہ سے ثبوت کو پہونچایا ہے گوش گذار سامعین
کیا جاتا ہے کہ جملہ فوائد درود شریف سے بجا لانا امر الٰہی عز اسمہ
کا ہے اور موافقت مصلی کی ساتھ اللہ تعالے اور ملائکہ اوسکی کے
بیچ بھیجنے درود اور سلام مین اوپر اوس خیر الانام کے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور پانا ثواب دس درود کا اللہ تعالے کی جانب سے
ایکبار پڑھنے کے بدلے اور بلند ہونا دس درجونکا اور لکھا جانا دس
نیکیون کا اور مٹنا دس بدیون کا اور بعضی احادیث مین بدل ایکبار
درود پڑھنے کے ثواب دس بردے آزاد کرنے کا اور بیس جہاد کا
آیا ہے اور فائدہ درود شریف پڑھنے کا مقبول ہونا دعا درود پڑھنیوالے کی اور واجب ہونا
شفاعت اوسکی سید الانبیاء پر اور گواہی دینا انکا درود پڑھنیوالے کی ایمان پر اور حاصل ہونا
قرب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور کھڑا ہونا برابر اوس عالیجناب کے اوپر دروازہ جنت کے
اور سب سے آگے نصیب ہونا ملازمت اوس جناب سے
روز قیامت کو اور روانی اور تکمیل ہونا اوس حضرت کا سب کامون کو

پڑھنے والے مین اوس روز ہو لناک کو اور کافی ہونا ساری مہمات دینی
اور دنیاوی مین اور روا حاجات مین اور فائدہ کثرت درود کا مغفرت
ہے سب گناہون سے اور کفارہ ہے سب بدیون کا بلکہ بدل ہے
فوت فرائض کا اور قائم ہونا اوسکا مقام صدقے اور خیرات کے
اور دور ہونا رنج اور بلا کا اور چنگا ہونا سب امراض ظاہری اور باطنی
سے اور تشنج سندی پانا اوپر اعداسکے اور حاصل ہونا رضا اور محبت
الہی کا اور فراغ خاطر اور طہارت ذات اور صفا سے قلب اور
نزول برکت کا سب کامون مین سخے کہ اسباب اور اموال مین
اور اولاد اولاد اولاد مین اور نجات پانا ہول قیامت سے اور آسانی
سکرات موت مین اور مخلصی تنگی زمانہ آفات دنیا سے اور دور ہونا
فقر اور فاقے کا اور خوشبودار ہونا اوس مجلس کا کہ درود اوسمین پڑھا
جاوے اور چھپانا رحمت الہی کا بیٹھنے والون اوس مجلس کو اور
کثرت نور کی وقت گذرنے کے اوپر پلصراط کے اور طرفتا لعین
مین اوس سے پار ہونا برخلاف حال نہ پڑھنے والے درود کے
اور بڑا فائدہ اور مقصد اعلے پڑھنے درود سے عرض ہونا نام
درود پڑھنے والے کا حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین اور زیادہ ہونا محبت نبوی کا اور استحضار محاسن شریف
کا قلب مین اور متمثل ہونا صورت مبارک کا آنکھون درود پڑھنے
والے مین بشرطیکہ رجوع قلب اور خضوع دل سے ہووے اور حاصل

ہونا محبت مسلمانون کی اور محبت اوس جناب پاک کی ساتھ درود پڑہنے والے کے اور حاصل ہونا مصافحہ اوس جناب اقدس سے روز حشر کو اور نصیب ہونا جمال باکمال کا حالت خواب مین اور محبت ملائکہ کی مانند درود پڑہنے والے کے اور لکہنا فرشتون کا درود مصلی کو سونے کے قلمون سے اوپر تختہ چاندی کے اور دعا دینا فرشتون کا درود پڑہنے والے کو ساتھ زیادتی خیر اور برکت کے اور پہونچانا اوسکا حضور پر نور نبوی مین اسطرح پر کہ فلان بن فلان نے سلام علیک یا رسول اللہ اور اعظم فوائد اور اعلے مقاصد سے حاصل ہونا تشریف رد سلام کا کہ عادت مستمرہ اوس جناب پاک سے ہے اور کون سعادت اور فخر زیادہ تر اس سے ہے کہ دعائے خیر اور سلامتی کی اوس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے شامل حال اس شخص کے ہووے اگر تمام عمر مین ایکبار بھی میسر آوے موجب صد ہزار کرامت اور مثمر انواع خیر اور سلامت کا ہووے اور حصول اس سعادت کا یقینیات سے ہے کہ ہرگز اوسمین شک اور شبہہ نہین ہے کیونکہ بعد ثبوت حقیقت حیات اوس جناب پاک کے اور ثبوت سنیت بلکہ فرضیت رد سلام کی کمال تاکید سے ادائے اس سنت مین اور سبقت اوس جناب اقدس کی سلام مین جیسا کہ شمائل نبوی مین آیا ہے کیا شک اور شبہہ ہے اور فوائد درود سے باز رہنا فرشتون کا ہے لکہنے گناہون درود پڑہنے والے سے

مین دن تک اور کھڑا ہونا درود پڑھنے والے کا زیر عرش سطے
کے روز قیامت کو اور بھاری ہونا پلہ اعمال کا اور امن پیاس سے
روز حشر کو اور کثرت ازواج کی جنت مین اور سوا اسکے فوائد بیشمار
اور مقاصد بیحساب ہین پس اسے شوریدگان عشق الٰہی و اے
وابستگان الفت رسالت پناہی درود بھیجنے مین اوپر اوس پیغمبر
حمید خصال کے کہ حق سبحانہ تعالے ساتھ وجوب اوسکی کے
حکم فرماتا ہے اشتغال رکھو اور ہمیشہ صلوٰۃ اور سلام سے رطب اللسان
اور عذب البیان رہو تا مستحق ان عطیات الٰہی اور مستوجب ان
درجات نا متناہی کے ہو اور بسبب ترک کرنے اس امر پسندیدہ
اور عمل حسنہ کے وعیدات واردہ صحیحہ اور عقوبات شدیدہ
قاطعہ سے ڈرتے رہو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے من ذکرت عندہ ولم یصل علے فقد جفانی یعنے جو کوئی کہ مین
اوسکے روبرو ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے پس
اوسنے مجھ پر ظلم کیا اور بیچ روایات مین آیا ہے فمات ودخل
النار یعنے اگر اس حال مین مرا داخل دوزخ ہووے گا و شقی
عبد ذکرت عندہ فلم یصل علے یعنے بدبخت ترین لوگون کا ہے
وہ شخص کہ مین اوسکے سامنے مذکور ہوون اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے
ومن لم یصل علے فانا بری منہ یعنے جو کوئی نہ پڑھے درود مجھپر
پس مین اوس سے بری الذمہ ہون مجھ سے کچھ کام نہین اللہ تعالے

هذه القصيدة من الأويس القرني رضي الله عنه

صل يا رب على من فرق الناس | سنة الخلق أمات زمان اليأس
صل يا رب على من هو في حجر | كل من نال إليه [illegible] كاس
صل يا رب على من جاء الكل | خص من جاء إليه بعموم الناس
صل يا رب على مونس كل الدثر | مبدل الوحشة في القبر باستيناس
صل يا رب على شيخ رئيس الرسل | نقتدي نحن على الآثار بالرأس
صل يا رب على ذي نعم دائمة | أنعم اليوم على الخلق بلا مقياس
صل يا رب على صانع حسن | فرح الناس متى جاء من الوسواس
صل يا رب على ذي كرم أمته | تدخل الجنة في الحشر بلا وسواس
صل يا رب على من هو لولاكا | يشمل الناس مع الكون مع أكياس
صل يا رب على من هو بعثته | يعصم الحق بحجته من الخناس
صل يا رب على من هو من عاديه | إن تصل قطع الله يدي أو رأس
صل يا رب على من هو مبارقه | السيف قد أذهب [illegible]
صل يا رب على صاحب نفع الشرف | خير الناس به يفصل من [illegible]
صل يا رب على من يحيل الكرم | في رياض الأمر اليوم لنا الغراس
صل يا رب على من نعماء الكرم | من بيوت الفقر أبدا منه الإفلاس
صل يا رب على عترته الطاهرة | وعلى الصحب مع حمزة والعباس
صل يا رب على من [illegible] | أطهر العالم [illegible] الأرجاس

صلوا عليه وسلموا الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

مجلس اول

یہ مجلس پہلی ہے بیان شرف اور فضائل اوس خلاصہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثبوت کو پہونچا ہے اور کتب سابقہ مین مذکور ہے

اے مسلمانو جو قرآن عظیم اور فرقان قدیم مین رفعت قدر اور علو مرتبت اور حفظ آداب اوس پیشوا سے مرسلان کا تصریح اور کنایہ سے واقع ہوا ہے اور پروردگار عالم نے صفات اور مراتب اور درجات اون کے اپنے کلام مجید مین بیان فرمائے ہین وکیل واثق اور شاہد صادق اسپر ہے کہ کوئی اس عظم مرتبت اور رفعت منزلت اور جامع جمیع صفات اور کمالات کا عالم غیب سے عرصۂ ظہور مین نہین آیا اور کسیکو بزرگی برابر اونکی بزرگی کے اور قدر برابر اونکی قدر کے نہین ملی انصاف کی جا ہے کہ جنکا حق سبحانہ تعالیٰ آپ مداح اور ثناخوان ہووے پھر اونکی عظم مرتبت اور علو منزلت کو احاطہ کون کر سکے اور احصار اونکے مدارج اور مناصب کا کس سے ہو سکے بشر کو کیا تاب وطاقت اور قلم کو کیا یارا کہ اوس مین بیان

ہاں وسے شعر محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا + کرے
بندہ وگر اوسکی مدح دعوی سے خدائی کا + مگر تھوڑا واسطے
شوریدگان الفت رسالت پناہی کے لکھا جاتا ہے آسے اہل محبت
اون آیتون مین سے کہ جو خبر اور بشارت دیتی ہیں وجود رسالت
اور شفقت اور رحمت اوس رحمۃ للعالمین سے اوپر امت کے
ایک یہ آیۂ کریمہ ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم
حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم یعنے بہ تحقیق آیا ہے تمہارے
پاس وہ پیغمبر کہ تمہارے جنس سے ہے اور پہچانتے ہو تم مکان
اور جگہ اور صدق اور امانت اوسکی کو کہ کبھون درمیان تمہارے
جھوٹھ نہین بولا اور جانتے ہو تم آبا اور اجداد اوسکی کو کہ سب
افضل اور اشرف اور طاہر اور مطہر ہین اور دیکھتے ہو تم شرف
ذات اور محامد صفات اور اخلاق عظیمہ اور افعال حسنہ اوسکی کو
اور وہ ایسا ہے کہ سخت دشوار ہین اوسپر وسے چیزین کہ مشقت
مین ڈالین تمہارے تئین اور زیان تمکو کرین دنیا اور آخرت مین
اور کمال تلاش رکھتا ہے تمہاری یعنے چاہتا ہے کہ امت میری
زیادہ ہوتی رہے اور بہت خواہش اوسکو ہے واسطے رشد
اور ہدایت تمہاری کے اور غایت شفقت اور نہایت مہربانی
اور رأفت رکھتا ہے اوپر مومنین کے اور یہ آیۂ کریمہ ہے کہ اللہ
تعالے اپنے بندون پر احسان رکھ کر فرماتا ہے لقد من اللہ

علے المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم
ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین یعنے
تحقیق احسان کیا اللہ تعالے نے اوپر مومنین کے کہ بھیجا
اونکے درمیان مین پیغمبر اونکی جنس سے تاکہ احکام الہی اونکو
پہونچادے اور پاک کرے اونکو خصائل ردیہ سے اور آراستہ
کرے ظاہر اور باطن اونکا افعال حسنہ اور اخلاق مرضیہ سے
اور تعلیم و تربیت سے راہ ہدایت پر لادے اگرچہ تھے وے
قبل اسکے گمراہ اور فرماتا ہے ہو الذی بعث فی الامیین رسولا
منہم یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل
لفی ضلال مبین وکما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم
ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون اور سوا اسکے
اور آیات ہین کہ دلالت کرتی ہین رسالت اور شفقت اور رحمت
امت پر اوس رسول مقبول کے مفسرین نے لکہا ہے کہ رسول
کے بھیجنے مین اونکی جنس سے یہ حکمت تھی کہ تصدیق اور تابعداری
اور بجا لانے اوامر مین غیر جنس سے منحرف اور متوحش ہو وینگے اسلیے
کہ ہر ایک کو اپنی جنس سے الفت اور موافقت ہوتی ہے اور
قبول کرنا اوسکے احکام کا ناگوار خاطر نہین ہوتا ہے منقول ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ وعلے آبائہ الصلوۃ والسلام سے
کہ فرمایا امام نے جب چاہا حق سبحانہ تعالے نے کہ خلق پیدا کرے

اور اطاعت سے ماخبر ہے اور منظور تھا کہ اونکو اپنی معرفت نصیب ہوے
اور تعلیم احکام کرے تب پیدا کیا ایک شخص کو اونکی جنس سے اور
پہنایا اوسکو خلعت اپنی صفت کا کہ رافت اور رحمت ہے اور کہا
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور کیا اوسکو پیغمبر صادق اور رسول
بحق ناطق جیسا کہ فرمایا وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ
اور گردانا اوسکی اطاعت کو عین اطاعت اپنی اور اوسکی موافقت
کو محض موافقت اپنی اور روگردانی اوسکی موجب اپنی ناخوشی کا جیسا
کہ فرمایا مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ
حَفِيظًا یعنے جس نے حکم مانا رسول کا اوس نے حکم مانا اللہ کا اور
جس نے منہ پھیرا اوس سے تو ہمنے تجھکو نہین بھیجا اوپر نگہبان پس
ہونا اونکی ذات بابرکات کا اور اونکے شمائل اور صفات کا رحمت
اوپر خلق کے جس نے حصہ اوسکی رحمت سے پہونچا نجات پائی
اوسنے دنیا اور آخرت مین تمامی مکروہات سے اور پایا اوسنے جو سارا
مطلوب اور مرغوب تھا اوسکا اور جسے نصیب نہوا اوسکی رحمت سے
ہلاک ہوا وہ دونون جہان مین اور مبتلا ہوا رنج اور بلیات مین
اور نہ دیکھا اوسنے منہ صلاح اور فلاح کا اور معلوم ہوتا ہے اوس
حالی مقام سے یہ سبب ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے اوس ذات پاک
کا نام نور تام اور سراج منیر رکھا جیسا کہ فرمایا قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ
وَكِتَابٌ مُّبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وغیرہ ذالکم

من الظلمات الی النور باذنہ ویھدیھم الی صراط مستقیم یعنے بتحقیق آیا ہے
تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور کہ روشن ہوتے ہین جمال
باکمال اوسکو سے دیدے اہل بصیرت کے اور ایک کتاب ظاہر
کہ پیدا ہوتی ہین اوسکے باعث راہین قرب اور وصول الی اللہ کی ہدایت
کرتا ہے اللہ تعالے اوس سے اوس شخص کو کہ اطاعت اور فرمان
برداری اوسکی کرے اور اوسکو راضی رکھے اور نکالتا ہے اونہین
لوگون کو تاریکی کفر سے طرف روشنی ایمان کے اور دکہاتا ہے
اونکو راہ راست مضبوط اور فرمایا یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً
ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً یعنے اے محمد
بتحقیق بھیجا ہمنے تجکو گواہی دینے والا تصدیق اور تکذیب امت
پر روز قیامت کے اور خوش خبری دینے والا تابعدارون کو
ثواب اور نعماے جنت سے اور ڈرانے والا گنہگارون کو
عذاب اور عقاب دوزخ سے دنیا مین اور بلانے والا خلق کو
طرف دین اور عبادت خدا کے بحکم اوس خدا کے اور چراغ چمکتا
تاکہ راہ ان کو سے جہالت اور ضلالت کو راہ راست ایمان پر لگادیوے
اور فرمایا ورفعنا لک ذکرک یعنے بلند کیا ہمنے نام اور آوازہ
تیرا دنیا اور آخرت مین نبوت او شفاعت سے اور نزدیک
کیا ہمنے تیرے نام کو اپنے نام کے ساتھ کلمہ اسلام اور اذان
اور تشہد مین مروی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن جبرئیل علیہ السلام
نے ذکر مجھسے کہا کہ پروردگار تیرا بعد سلام کہتا ہے کہ آیا تجھکو معلوم
ہے کہ کس چیز سے بلند کیا ہے نام تیرا کہا میں نے کہ اللہ تعالیٰ
دانا تر ہے کہا جبرئیل علیہ السلام نے حق تعالیٰ فرماتا ہے
اذا ذکرت ذکرت معی یعنے جسوقت ذکر کیا جاوے گا تو ذکر
ہوگا میرے نام کے ساتھ اور ہر وقت رکھا ہے تمام موجودات پر یہاں
کو اوپر ذکر تیری کے ساتھ ذکر اپنے کے یعنے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ ہے اور گردانا ہے ذکر تیری کو ذکر اپنا اور اطاعت
تیری کو اطاعت اپنی اور متابعت تیری کو مستلزم اپنی محبت اور
مستوجب غفران ذنوب کا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ ویغفر لکم ذنوبکم یعنے کہہ واسطے انکے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ
کی پس اطاعت کرو میری تا اللہ تم کو دوست رکھے اور بخشے
گناہ تمہارے اور جملہ اعزاز و احترام اوس سرور انام صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے وقت ندا و خطاب اپنے
کی یاد کیا ہے انکو وصف نبوت اور رسالت سے اور فرمایا ہے
یا ایہا النبی و یا ایہا الرسول اور انبیائے سابقین کو انکا نام لیکر پکارا ہے
کہ یا آدم و یا نوح و یا ابراہیم و یا عیسیٰ و یا موسیٰ اور جس جگہ کلام
میں نام آپکا مذکور کیا بانضمام کلمہ رسول اللہ کے اور خاتم النبیین
کے لایا اور چند جا یا ایہا المزمل و یا ایہا المدثر میں آنا مخاطب اپنا

ملائمت اور مہربانی کے پائے جاتے ہیں اوپر ارباب ذوق اور
اہل محبت کے پوشیدہ نہیں ہیں اور لکھا گیا نام شریف آپکا اوپر
عرش اور کرسی اور ہر ایک آسمانوں اور بہشتوں کے اور گردنوں [illegible]
اور غلمان بہشتی پر اور جنت میں کوئی درخت نہیں ہے کہ نہ لکھا ہو
ہر پتے پر اوسکے لا اله الا الله محمد رسول الله روایت کی ہے بزار نے
عبد الله بن عمر رضی الله عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جب لیگئے مجھکو طرف آسمانوں کے نہ دیکھا میں نے کسی
آسمان کو مگر لکھا تھا اوسپر لا اله الا الله محمد رسول الله اور رفع کی وحشت
حضرت آدم علیہ السلام کی آپ کے نام مبارک کے ذکر سے جیسا کہ
ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں بروایت ابی ہریرہ رضی الله عنہ کے
نقل کیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین ہند پر [illegible] اونکو
وحشت اور اضطراب بہت سا ہوا تب جبرئیل علیہ السلام نے کہا بات
اذان کے جیسے اب کہی جاتی ہے کہے پس جس وقت کہا اشہد ان محمدا
رسول الله پہونچی فرح اور سرور عجیب حضرت آدم پر [illegible] اور
وہ وحشت و اضطراب بالکلیہ اونسے جاتا رہا اور ہوا لاحق تو واسطے
نام پاک اونکا کہ محمد ہے اپنے نام کریم سے کہ محمود ہے اور
[illegible] درمیان آسمان اور زمین کے کہ ذوالعرش محمود [illegible] احمد
اور نام رکھا حقتعالے نے اپنی حبیب کا احمد [illegible]
مختصر نام کے تفصیل اوسکی بیان اسمائے شریف میں آویگی اور

مناقب جلیلہ اوس فخر دو عالم سے یہ ہے کہ اونکی عظمت اور قدر
ومنزلت کے اظہار کے لیے اللہ تعالے نے آپکی حیات اور بقا کی
قسم کھائی اور فرمایا لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون یعنے قسم ہے
تیرے حیات اور بقا کی کہ تحقیق وے کفار اپنی گمراہی کے نشہ
مین مدہوش ہین اور اس طرح کی قسم حق تعالے کی طرف سے اوپر
نہایت بزرگی اور کمال محبت ساتھ اوس سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دلالت کرتی ہے جسطرح کوئی عاشق اپنے معشوق
کی قسم کہاتا ہے کہ تیرے سر کی قسم یا تیرے جان کی قسم عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو الجوزا سے کہ اجلہ تابعین سے ہین
منقول ہے کہ نہ پیدا کیا حق جل وعلا نے کسی فرزند کو ایسا گرامی تر
کہ قسم کہائی ہووے اوسکی حیات اور بقا کی سوا سے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم کہائی رب العزت نے قرآن عظیم کی اوپر
تحقیق رسالت اوس فخر بنی آدم کے اور شہادت اوپر ہدایت
اور اوپر ہونے اوسکی کے راہ راست پر کہ ہرگز اوسمین کجی اور
تجاوز حق سے نہین ہے اور فرمایا یس والقرآن الحکیم انک
لمن المرسلین علی صراط مستقیم یعنے اے محمد قسم ہے قرآن
عظیم کی کہ تحقیق تو میرا بہیجا ہوا ہے اور راہ راست بتانیوالا
لوگون کو کہ ہرگز اوسمین کجی اور تجاوز حق سے نہین ہے اور حق
عز مجدہ نے واسطے اور کسی نبی کے اپنی کتاب کریم مین قسم نکہائی

اور واسطے زیادت تشریف اور تکریم اپنے نبی کے اوس شہر کی
قسم کہائی کہ مولد اور مسکن اونکا تھا اور فرمایا لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَ
اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ تا سب معلوم کریں کہ شرف المکان بالمکین
اور جیسے قسم کہائی حق تعالے نے مکان رسول کی ویسی قسم کہائی
زمان رسول کی اور کہا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ الآیۃ اور قسم
کہائی حق تعالے نے سورۂ نون میں واسطے پاک کرنے اپنے نبی کے
جنون سے کہ کفار از راہ جہل اور حماقت اور عناد کے نسبت اوسکی
جناب پاک کی طرف کرتے تھے اور خبر دی حق تعالے نے اوسی سورہ
مین ساتہ عنایت کرنے اجر بے نہایت کے کہ وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا
غَیْرَ مَمْنُوْنٍ اور ثنا کی اپنے رسول کی ساتہ خلق عظیم کے کہ وَاِنَّکَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور جامع تمام نعمتوں اور کرامات کو اور حاوی سب
انواع تشریفات اور سعادات کو یہ آیہ کریمہ ہے کہ فرمایا وَلَسَوْفَ
یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنے بیشک دیگا تجکو رب تیرا اوس قدر
مدارج اور مناصب کے کہ تو راضی ہو جاوے گا اور پیمانہ تیری خواہش کا
بہر جاوے گا اور کسی قسم کی طلب اور خواہش تجکو باقی نرہیگی
تفسیر فتح العزیز مین شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے لکھا ہے
کہ خیال کیا چاہیے کہ جب وعدہ اللہ کا بہت بڑا ہوا اور بخشایش
اوسکی بے انتہا اور خواہش اوس شفیع امم کی بہی بیشمار کسقدر نعمتین
اوس جناب اکرم کو عنایت ہووین گی جو سیر ہو جاوے اور پہر خواہش

کسی چیز کی کرے حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی
فرمایا جناب اقدس نبوی نے کہ مین ہرگز راضی نہونگا جب تک کہ
ایک ایک کو اپنی امت سے بہشت مین نہ پہونچاونگا اور سورہ
والنجم تمامی آیات اوسکے فضائل اور حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے مملو اور مشحون ہین بشر کو کیا تاب وتوان کہ احصا اوس کا
کرسکے اور کنہ حقیقت کو پہونچے **بیت** تما عوان حبکا سب اوس
وسما ہو صفت اوسکی بھلا انسان سے کیا ہو اور منجملہ اون
آیات کے کہ مشعر ہین تعظیم اور تکریم نبی کریم سے اور متضمن ہین اوپر علو شان
اور رفعت قدر اور منزلت اونکی کے یہ آیۃ کریمہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے
بہ تحقیق حق تعالے اور تمام فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین اوپر اوس
پیغمبر برگزیدہ کے اے مومنو تم بھی درود اور سلام بھیجو اوپر نبی کریم
اپنی کے اور اطاعت کرو اپنے پروردگار کی اور موافقت کرو اوسکی
دوستون کا درود بھیجتے ہین اوپر اوس پیغمبر جلیل القدر کے
پس جمع کیا اللہ تعالے نے تمام عالم علوی اور سفلی کو اوپر ثنا اور
دعا اپنے حبیب کے اور اعلان کیا ذکر اوسکے کو اولین اور آخرین بیچ
اور نشر کیا مناقب اونکی کو آفاق مین مشرق سے مغرب تک اور زمین
اور آسمانون مین او ڈالی محبت اونکی مومنین کے دلون مین کہ
ملامت پاتی ہین اوسکے ذکر سے ارواح مومنین اور خوش ہوتے ہین

کان اونکے حضرت کے ذکر سننے سے اور ذوق اور لذت او بہاتی
ہین زبانین اونکی آپکی یاد سے اور جملہ اظہار مراتب عظمے اور نعما
منعمہ وہ ہے کہ فائض ہین اوپر اوس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سورہ فتح ہے کہ حق تعالے نے اوسمین خطبۂ مدح اور ثنا اپنے
رسول کا پڑہا ہے اور جمع کیے واسطے حضرت کے اوس سورہ مین
نعماے کثیرہ فتح عظیم اور مغفرت ذنوب اور اتمام نعمت اور ہدایت
اور رحمت ہے بعد ازان منت رکہے مومنین پر ساتہ نازل کرنے
طمانیت اور آرام اور یقین کے کہ خلاصہ سب نعمتون کا ہے تا تصدیق
اوس رسول کی با طمینان قلب کرین اور بیان کیے آخر سورہ مین
مناقب اور فضائل اونکے صحابہ کرام کے اور وعدہ کیا اون سے
مغفرت اور اجر عظیم کا اور یہ سب موجب رفعت شان اور فضل اور
شرف اوس سید انس وجان کا ہے اور جملہ فضائل فخیمہ حضرت
سے سورہ کوثر ہے کہ بہری ہوئی تعظیم اور تکریم نبی کریم سے ہے
فرماتا ہے اللہ تعالے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر یعنے دیے ہمنے تجکو
مناقب کثیرہ کہ ہر ایک اعظم تمامی دنیا و ما فیہا سے ہے فَصَلِّ لِرَبِّکَ
وَانْحَرْ پس جب دین ہمنے تجکو یے نعمتین مشغول ہو طاعت ہماری
مین عبادت بدنی اور مالی سے اور ذریت بدگویون کے کہنے سے
کہ کہتے ہین تجکو ابتر یعنے بے نسل اور بے برکت اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَر
ہر آئینہ جو مخالف تیرا ہے اور تجسے دشمنی رکہتا ہے وہی ہے بے نسل

اور سبب برکت ہے اسواسطے کہ تا قیام قیامت جو مومن کہ پیدا
ہوگا اولاد معنوی تیری ہے اور ذکر تیرا منبرون اور زبان عالم
پر آخر زمانے تک بلند ہے کہ پہلے نام خدا کا لیوینگے بعد اوسکے
تیرا اور آخرت مین وے مراتب اور درجات تجھکو ملینگے کہ جو حد
اور بیان سے زیادہ ہین پس ایسے شخص کو ابتر کہنا چاہیئے
ابتر عیب کرنے والا تیرا ہے کہ دنیا اور آخرت مین کوئی اوسکا
نام نہ لیوے اور اگر تمام زبان پیغمبر کی بلاغت اور انا اعطینا کی فصیح
معنی اس سے ہو تو معلوم کرو قسم کریے تو اسے اور قسم جو حضرت نبی کریم
کو بعد وجود عنصری کے نہین ملے ہین بلکہ پیش از وجود عنصری حاصل تھے
جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ کنت نبیا و آدم بین الروح و الجسد
گویا حق تعالی فرماتا ہے کہ یا محمد مہیا کیا مین نے سب اسباب سعادت کا تیرے
لیے قبل پیدا ہونے تیرے کے پس کیونکر ہیے بہرہ چھوڑتا مین تجھکو بعد وجود
تیرے کے اور مشغول ہے تو تیری کی عبادت مین اے محمد نہ دیا ہمنے تجھکو یہ بعوض طاعت
اور عبادت تیری کے بلکہ محض فضل اور احسان ہمارا ہے سبب موجب اوسکا
بے سبب کہ معنی اجتباء کے یہی ہین آورد وہ آیہ کہ دلالت کرتی ہے
نہایت فضل اور کرامت حضرت پر اور حضرت کے نبی الانبیا
ہونے پر اور ہونا اور انبیا علیہم السلام کا حکم امت حضرت مین
یہ آیہ کریمہ ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب
وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ یاد کرو

اے محمد اوس وقت کو کہ لیا پروردگار تیرے نے عہد اور پیمان تمامی انبیا سے جب کہ دی گئی کتاب منزل اونکو اور فہم اور دانائی اس بات کی کہ آوے گا تمہارے پاس ایک رسول ہمارا کہ وہ میرا محبوب ترین خلق سب سے ہے نام اوسکا محمد بن عبد اللہ اور وہ رسول تصدیق کرنے والا ہوگا اون سب چیزونکی کہ تکو دی ہمنے ہر آئینہ لاؤ تم ایمان اوس رسول کا اور نصرت اور اعانت اوسکے دین کی کرو اگر اوسکے زمانے مین خود موجود ہو ورنہ اپنی اپنی سب امت کو اوسکے اوصاف اور نبوت تعلیم کرجاؤ کہ جسوقت اوسکا زمانہ بعثت کا پاوین مدد اور یاری اوسکی کرین اور اطاعت اوس کی اوپر اپنے لازم جانین قال أأقررتم وأخذتم على ذلكم إصري لعبد ازان کہا حق تعالے نے آیا یہ اقرار مضبوط کیا تمنے اور اس عہد اور پیمان کو قبول کیا تمنے کہ اوسکو ہم وفا کرینگے اور اوسپر ثابت قدم ہین قالوا أقررنا کہا سب انبیا نے خدایا اقرار کیا ہمنے اور اس عہد اور پیمان کو قبول کیا ہمنے قال فاشهدوا وأنا معكم من الشاهدين فرمایا حق تعالے نے اے ملائکہ گواہ رہو تم اس بات پر اور مین بھی گواہ ہون تمہارے ساتھ اس عہد اور پیمان کا پس نظر کر تو اے طالب انصاف اس تعظیم اور تکریم اپنے نبی کریم کو کیسا یہ شخص جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہے کہ جسکے خاطر سب انبیا پیشین سے عہد اور پیمان اوسکے اتباع کا لیا گیا پس معلوم ہوا کہ

وہ حضرت نبی الانبیا ہین اگر انبیا پیشین آپکے عہد نبوت مین
ہوتے سب ایمان حضرت کا لاتے اور نصرت اور اعانت آپکی
دین کی کرتے حدیث شریف مین آیا ہے کہ لو کان موسیٰ حیا لما
وسعہ الا اتباعی یعنے اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے سچارہ نہ تھا
اونکو بجز تبعیت میری کے بسبب اوس عہد و پیمان کے کہ اللہ
تعالے سے کیا تھا اور فرمایا اللہ تعالے نے تلک الرسل فضلنا
بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجات یعنے یہ انبیا
ہین کہ تفضیل دی ہمنے بعضون کو اوپر بعض کے کسیکو خلعت
کلیمی پہنایا جیسے یعنے موسیٰ علیہ السلام اور کسیکے مراتب اور درجات
بلند کیے ہمنے وہ کون یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتفاق
مفسرین مراد اس بعض سے ذات پاک نبی کریم ہے اسواسطے
کہ اس آیہ کریمہ مین جو تفضیل کہ مراد ہے بعضے انبیا علیہم السلام
کے اوپر بعض کے وہ تین وجہ سے ہے ایک یہ کہ آیات اور معجزات
اوسکے اظہر او راقوی تر ہووین یا یہ کہ امت اوسکی زکی اور دانا تر
اور اکثر اور راستون سے ہووے اور اوسکے سبب مخصوص
ہووے ساتھ رفعت درجات اور نعمائے غیر متناہی کے سو اسمین
ہرگز شک اور شبہ نہین کہ آیات او معجزات جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اور اشہر اور اقوی ہین اور انبیا علیہم
السلام سے اور امت آپکی بہترین اور زکی اور دانا تر سب امم کر

ہے جیسا کہ کلام مجید مین آیا ہے کہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ
الآیہ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ علمآء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل
بہر حال مفہوم اس آیہ کریمہ اور حدیث شریف کا شامل تمام فضائل
اور کمالات کو ہے اور ذات پاک اوس در بے بہا کی بہی افضل
اور اکمل ہے اور جو کمالات اور فضائل کہ درگاہ الٰہی سے آنحضرت
کو عنایت ہوئے کسی اور نبی کو میسر نہوئی پس بیشک اور شبہہ وہی
بڑے ہین مراتب اور درجات مین تمام انبیا اور مرسلین علیہم
السلام سے اور اشرف اور افضل ہین سائر مخلوقین سے اور حدیث
شفاعت مین کہ بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے دیکہو تم کہ روز
حشر کو حق سبحانہ تعالے اپنے رسول کریم کو کیا کیا درجات اور
مراتب عنایت فرماوے گا جسوقت تمام خلائق ہول قیامت
سے عاجز آوے گی اور کمال شدت رنج و غم سے آرزو کرے گی
کہ اللہ کے پاس کسیکو شفیع اپنا مقرر کرین تا وہ درگاہ الٰہی مین شفاعت
ہماری کرے اور اس جا ہولناک سے آرام دیوے اور اس
رنج و غم سے چھوڑاوے پس سب خلائق آوے گی آدم علیہ السلام
کے پاس اور عرض کرے گی اسے آدم تو باپ سب آدمیون کا
ہی پیدا کیا تجھکو اللہ نے اپنے دست قدرت سے اور جگہ دی تجھکو
بیچ بہشت مین اور تجکو سجدہ فرشتون سے سجدہ کروایا اور ہر چیز کا نام تجھے سکہلایا
اب ہماری شفاعت اپنے رب کے پاس کرتا ہین اس غم سے

آرام دیوے اور اس سختی بھرے مکان سے نکالے پس فرماوینگے آدم علیہ السلام کہ مجھکو وہ مرتبہ کہاں جو تم گمان کرتے ہو تا تمہاری شفاعت کے لیے جرأت کرون اور فرماوینگے کہ مین ڈرتا ہون اوس خطا سے جو کیو ون کھایا اور اپنے رب کی نافرمانی کی مگر جاؤ تم نوح علیہ السلام کو کہ اول سب پیغمبرون کا ہے پس آوینگے سب اہل حشر نوح علیہ السلام کے پاس تب نوح علیہ السلام فرماوینگے کہ مین شفاعت کے لائق نہین ہون جیسا کہ تم سمجھتے ہو اور مین اپنی تقصیر سے شرمندہ ہون کہ جو نا دانستہ اللہ سے اپنے بیٹے کی نجات مانگی تھی مگر جاؤ تم ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس کہ وہ اللہ کا بڑا دوست ہے تب آوینگی سب خلائق خلیل الرحمن علیہ السلام کے نزدیک پس فرماوینگے ابراہیم علیہ السلام کہ مجھسے اس بات کی توقع نرکھو مین لائق اس مرتبہ کے نہین ہون جو اللہ سے التجا کر کے تمکو بچاؤن اور شفاعت تمہارا کرون کیونکہ مین نے اپنی عمر مین تین بار جھوٹھ بولا ہے سو ہر دم اوس سے پشیمان رہتا ہون اے مسلمانو وے تینون باتین حقیقت مین جھوٹھ نہ تھین لیکن ظاہر مین جھوٹھ معلوم ہوتی ہین ایک بات یہ تھی کہ جب کافرون نے آپ کو عید کے دن اپنے ساتھ جنگل کے جانے کے لیے بولایا فرمایا کہ طبیعت میری نادرست ہے سچ ہے کہ کسی انسان کی طبیعت سب وقت مین

برابر نہین رہتی ہے دوسری یہ بات کہ جب چھوٹے بتون کو
توڑ کر بڑے بت کے کاندہے پر تبر رکھہ دیا اور کافرون نے جب
آکر پوچھا کہ یہ کام کسنے کیا فرمایا کہ بڑے نے کیا ہوگا تم چھوٹون سے
پوچھو شاید وے کہین سکے یہ بھی سچ تھا کہ بزرگی کی راہ سے ابراہیم
سب سے بڑے تھے تیسری بات یہ کہ اپنی بی بی کو جو چچا کی بیٹی
تہی بادشاہ مصر کے ظلم سے بچانے کے لیے بہن بولی تہی سو یہ بھی
کچھ جھوٹھہ نہ تھا کہ چچا کی بیٹی کو بہن بولنا درست ہے القصہ حضرت
ابراہیم ؑ ایسے حذر کر کے فرمایا کہ جاؤ تم موسیٰ کے پاس جو اللہ نے
اونکو بزرگی دی ہے اور اوسپر توریۃ نازل کی ہے اور اوس سے
کلام کیا ہے اور اپنا بہت مقرب بنایا تب سب موسیٰ علیہ السلام
کے پاس آوینگے اور در دریغ اپنا سب کہین گے وہ فرماوینگے مجکو
یہ طاقت کہان جو تمکو بچاؤن اور اس قید غم سے چھوڑاؤن یہ فقط
کہان تمہارا ہے مین اپنی خطا سے شرمندہ ہون کہ جو قبطی کو ایک
ضرب مکے سے مارڈالا تھا تم جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
پاس کہ وہ بندہ خاص اور رسول اوسکے ہین اور وہ ایک روح
اور کلمہ اللہ کا ہے کہ بن باپ کا اونکو پیدا کیا تب سب آوینگے
عیسیٰ علیہ السلام کے روبرو وہ فرماوینگے مجھسے یہ امید مت رکھو یہ
کام مجھسے نہوگا مگر یہ رتبہ خاتم النبیین کا ہے اونکے پاس جاؤ کہ
وہ اللہ کے ایسے خاص بندے ہین جو اونکے اگلے پچھلے سب گناہ

اپنی رحمت سے بخشے فرمایا جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تب سب اہل محشر آوینگے میرے پاس کہ تم ہماری شفاعت کرو
تا پروردگار ہمکو اس ہول محشر سے نجات دیوے حضرت فرماوینگے
کہ سچ ہے یہ کام میرا ہے پس وہ حضرت درگاہ رب العزت مین بعد
طلب اذن بموجب حکم جاوینگے اور اوسکو سجدہ کرینگے اور جب تک
کہ اللہ چاہیگا وہ سجدے مین رہینگے بعد ازان رب العزت فرمائیگا
اے محمد اوٹھاؤ سر اپنا اور کہو جو کچھ کہنا ہے کہ وہ سنا جائیگا
اور منظور ہوویگا اور جسکی چاہو اوسکی شفاعت کرو کہ وہ بیشک مقبول
ہووے گی اور جو کچھ مانگو تو وہ سب تمکو دیا جاویگا پس سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے سے سر اوٹھا کر اپنے پروردگار
کی ثنا کرینگے اور کہینگے **ابیات** ہیں ترے بندے ہیں بیکسے
رب کریم * ہول محشر سے نہایت ہین سقیم * تو بچا وے آج آفت
سے انہین * اور اس ہول قیامت سے انہین * تجھ سوا کس سے
کرون مین التجا * رحم کر تو رحم اے میرے خدا * ہے سبھی
امید اس درگاہ سے * بخش دے خاطر رسول اللہ سے * پس
حق سبحانہ تعالیٰ جل جلالہ ایک گروہ گنہگارون سے معین کرکے
فرماویگا کہ انکی شفاعت کر پس وہ شفیع المذنبین حضور پروردگار
عالم سے باہر آکر اس گروہ کو دوزخ سے نکال کر جنت مین پہنچاوینگے
پھر دوسری بار حضور رب العزت مین جا کر سجدہ کرینگے اور اسیطرح

بار بار اور ہر بار مین گروہ گروہ کی شفاعت کرکے بہشت مین داخل
کرینگے یہان تک کہ باقی نہ رہیگا کوئی اہل ایمان سے دوزخ مین مگر
ویسے لوگ کہ بے ایمان مرے اور ہمیشہ جہنمی ہین بعد اس بیان کرنیکے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیۂ کریمہ پڑہی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور فرمایا یہ وہی مقام ہے کہ جسکا تمہارے
رب نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے الصلوٰۃ والسلام
علیک یارسول اللہ صلے یہ بیان تھا اون فضائل اور کمالات
کا کہ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثبوت کو پہونچا اب اظہار ہے
ذکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتب سماویہ سابقہ
مین اور تعظیم اور تکریم آپ کی اور اخبار حضرت آپکی رسالت کی اور ذکر
امت مرحومہ کا اونہین کتابون مین اور اقرار کرنا علماء اہل کتاب
کا اوس سے پس جانو تم اے اہل مجلس کہ ذکر شریف اوس جناب
پاک کا کتب سابقہ مین بہت ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے اوس سے
خبر دیتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا
عِنْدَہُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُہُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہٰہُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ الآیۃ
اور اکثر مجالس اور اوقات انبیاء سلف کی مصروف تہی ذکر
محبوب ترین عند اللہ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
یہ آیۂ کریمہ بہت بڑی دلیل ہے اوپر صدق حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے کہ خبر دیتی ہے کمالات احوال اور صفات حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توریت اور انجیل مین آور لازم سبب تھی
یہود اور نصاری کو کہ اگر مطابق واقع ہوتا موجب نصرت اور تمکین ہے
کا ہوتا اور پہچاننے والا اور دانا تر ساتھ احوال حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور صدق نبوت آپکے کوئی زیادہ یہود اور نصاری
سے نہ تھا اسواسطے کہ اونہون نے اپنی کتابون مین اوصاف
حمیدہ اور شمائل پسندیدہ حضرت کی دیکھی تھی اور مدینہ مین بخواہش
ادراک سعادت ملازمت کی اور دیکھنے علامات ظہور حضرت کے
سکونت کی تھی اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان کے
رہتے تھے اور آبا اجداد اون کے وقت مرنیکے لڑکون کو وصیت نامہ
لکھکر دے جاتے تھے کہ سلام ہمارا حضرت کو پہونچانا اور عرض کرنا کہ
ہمنے آپ ہی کے اشتیاق مین جان دی اور یہ اقرار آپ کی رسالت
کے اس علم سے گئی اور فرمایا اللہ تعالے نے اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ
یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ یعنے پہچانتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کفار جیسا کہ پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو کہ یہ پہچان یقینی
اور شہودی ہے بخلاف تعارف اپنے آبا اجداد کے کہ وہ سماعی
اور اخباری ہے لیکن بعد ظہور اوس نور کے اپنی شقاوت ازلی
سے ازراہ حسد اور عناد کے دیدہ و دانستہ حق کو چھپایا اور تحریف
اور تبدیل اپنی کتاب کی کی اور طمع دنیا اور حب ریاست مین
اسفل السافلین گرگئی اور باوجود اس تحریف کے دلائل نبوت

ہمارے پیغمبر کے اونکی کتابون مین ظاہر ہین اور احوال اور صفات
اور علامات اور امارات نبوت کے مفصل اور زمان بعثت اور ظہور
کا معین اور مبین ہے لکھا ہے کہ نام مبارک حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا زبان سریانی مین مشفح بمعنی محمد ہے اور جس دن
کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف
لائے اوسی دن عبد اللہ بن سلام کہ بڑے عالم اور اشراف
یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھے ایمان لائے اور جیسے
خبر بعثت حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مکہ معظمہ سے سنی تھی
منتظر حصول سعادت لقائے شریف کے رہتے تھے جب کہ اس سعادت
عظمے اور دولت کبرے سے مشرف ہوئے جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہی ہے ابن سلام عالم اہل
مدینہ عرض کیا ہان یا رسول اللہ پس فرمایا کہ مین قسم دلاتا ہون
تجکو اوس پروردگار کی کہ بھیجی اوسنے توریت آیا پاتا ہے تو
صفت میری توریت مین کہا عبد اللہ بن سلام نے ہان گواہی
دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہے اور خدا غالب کرنے والا تیرا
اور تیرے دین کا ہے اوپر سب دینون کے اور بہ تحقیق مین
پاتا ہون صفت آپ کی توریت مین کہ اللہ تعالے جل جلالہ تیری
طرف خطاب کر کے باین عبارت فرماتا ہے یا اَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ
شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ وَاَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ

یہود و از اولاد حضرت یوسف علیہ السلام بودند

التوکل لست بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا تجزی
بالسیئة السیئة ولکن تعفو وتغفر ولن نقبضه حتی نقیم به الملة العوجاء
بان یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله فیفتح به اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا
غلفا لینے اے نبی بہ تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھکو گواہ امت پر اور نبی تصدیق
اور تکذیب اور ہلاک اور نجات میں اور بشارت دینے والا فرمانبرداروں
کو ثواب اور نعما سے جنت سے اور ڈرانے والا گنہگاروں کو
وعقاب دوزخ سے اور پشت پناہ امیین یعنی عرب کا کہ اکثر وے
لوگ خط کتابت نہیں جانتے ہیں اور تو بندہ خاص میرا ہے کہ اپنی
صفت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور بھیجا ہوا میرا ہے طرف جمیع
خلائق کے جن و انس سے نام رکھا میں نے تیرا متوکل کہ تمام
کام اپنے تو نے مجھ پر چھوڑ دیے ہیں نہیں ہے تو درشت خو سخت
دل اور بیکار رسنے والا نہیں ہے تو بازاروں میں کہ یہ عادت نادانوں
اور غافلوں کی ہے اور بدلا نہیں دیتا ہے تو بدی کا ساتھ بدی کے
بلکہ معاف کرتا ہے اور بخشتا ہے اور ہرگز نہ اوٹھاویگا تجھکو اللہ تعالی
دنیا سے جب تک سیدھا نکریگا ذات تیری سے دین کج کو یا
کہنے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور اثبات توحید اور نفی
شرک سے کہ پس کھل جاوینگی اوس کلمہ کی برکت سے آنکھیں اندھی
کہ نہیں دیکھتی ہیں راہ راست کو اور کان بہرے کہ نہیں سنتے ہیں
حق کو اور دل پوشیدہ پردوں میں کہ نہیں سمجھتے ہیں اور

دریافت نہین کرتے ہین حقیقت حال کو اور روایت کعب احبار
مین بعد نقل اس عبارت کے یہ مضمون زیادہ ہے کہ وہ رسول فحش
نکرے گا اور جو شے نہ ہوے گا پیدا کرونگا مین اوسکو بہت اچھی
صورت کا اور دونگا مین اوسکو خلق عظیم اور کردانونگا طمانیت اور
آرام دل کو لباس اوسکا اور تقوے اور پرہیز گاری کو ضمیر اوس کا
اور دانائی کو عقل اوسکی اور صدق اور وفا کو خلقت اوسکی اور
عفو اور مغفرت کو خلق اوسکا اور عدل اور انصاف کو سیرت
اوسکی اور سخن حق کو شریعت اوسکی اور ہدایت کو امام اوسکا
اور اسلام کو ملت اوسکی اور احمد نام اوسکا راہ رست دکھاونگا
آدمیون کو اوسکے سبب سے بعد گمراہی کے اور دانا کرونگا
مین لوگون کو بعد نادانی کے اوسکے وسیلہ سے اور بلند کرونگا
مین آوازہ اوسکا بعد گمنامی کے اور بہت کرونگا مین لوگون
کو بعد کم ہوجانے کے اوسکے عہد نبوت مین اور غنی کرونگا مین
سبب کو بعد فاقہ کشی اور فقر کے اور الفت دونگا مین اوس
رسول کی سبب کی دلون مین اور گردانونگا مین امت اوسکی کو
بہترین سب امتون سے اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا مین نے کعب احبار سے کہ کس طرح
پاتے ہو تم صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توریت
مین کہا کعب احبار نے توریت مین یہ لکہا ہے محمد بن عبد اللہ

[illegible] مولدہ بمکہ و مہاجرہ بطیبہ لافظ ولا صخاب بالاسواق

ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر اور اس روایت مین
مدح اور ثنا امت مرحومی کی بھی ہے ترجمہ اوسکا یہ ہے
کہ کہا کعب احبار نے فرماتا ہے اللہ تعالے کہ امت اوسکی رنج و
غم مین شکرگزار ہووے گی اور تکبیر کہے گی ہر بلندی پر اور حمد
کہے گی ہر پستی مین محافظت کرے گی اوقات نماز کو اور ازار اونکی
اوسکی وسط پر ہوگی اور نصف ساق تک تہبند باندھے گی
اور اطراف اعضا پر اپنے وضو کرے گی اور موذن اوس امت
کے درمیان آسمان اور زمین کے بلندی پر پکارین گے اور صفوف
اونکی نماز اور قتال مین یکسان ہووین گی اور تمام رات مثل آواز
زنبور کے ذاکر اور شاغل یاد الہی مین رہین گے اور مروی ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب اوتری توریت موسی علیہ السلام پر پڑھا اوسکو موسے علیہ السلام
نے اور پایا اوسمین ذکر میرے امت کے تب عرض کیا موسی
علیہ السلام نے کہ خداوندا پاتا ہون مین ان اوراق مین ایک
امت کو کہ آخر مین پیدا ہووینگے اور سابق ہے فضل اور بزرگی
مین قبول شفاعت کیا جاوے گی اوسکے واسطے اور برسے گا
پانی اوسکی دعا سے اور کتاب اونکی اونکے سینے مین ہوگی
لیے وسے مانند قرآن ہووینگے اور کھائین گے لوگ

اوس امت کے مال غنیمت اور صدقات کو کسی امت کو کھانا روا
نہیں ہے اور جب تک گناہ نکرین اوسکے نامہ اعمال مین لکھا
جاوے اور ارادہ اور قصد گناہ سے مواخذہ اونپر نہوگا بدلے
ایک بدی کے ایکہی بدی لکھی جاوے گی اور عوض ایک نیکی کے
دس نیکیان دی جاوین گی اور دیا جاوے گا اونکو علم اولین اور
آخرین کا اور مارین گے وے دجال کو اور بعض روایات مین
آیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اوراق توریت سے قریب
ستتر صفت امت نبی آخر الزمان کی کرکین اور کہا خداوندا تو
یہ امت میری کر حکم ہوا اے موسی کسطرح یہ امت تیری کرون
کہ یہ امت حبیب میرے احمد کی ہے تب موسی علیہ السلام نے
عرض کیا یارب مجکو امت احمد سے کر تب موسی علیہ السلام نے
یہ دعا مانگی تب حق عز وعلا نے اونکو دو خلعتین مرحمت کین ایک
رسالت کی دوسری کلیمی کی اور فرمایا یا موسی انی اصطفیتک علی الناس
برسالاتی وبکلامی فخذ ما آتیتک وکن من الشاکرین پس عرض کیا
موسی علیہ السلام نے کہ خداوندا راضی ہوا مین اس تیرے احسان
پر کہ جو کیا تو نے اور انجیل مین ذکر شریف حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اسطور پر ہے ذکر کیا ہے ابن ظفر نے کہ
ہوتا تھا ایک شخص اصحاب عیسے علیہ السلام سے تھا اوسنے اپنے
انجیل مین عیسے علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا مسیح علیہ السلام

نے بیچ مانگنے اون اپنے باپ یعنے پروردگار عالم سے کہ دیوے تمکو ایک
فارقلیط دوسرا کہ ہمیشہ رہے وہ تمہارے ساتھ اور تعلیم کرے تمکو ہر چیز
اور وہ شخص روح حق ہے اور فرمایا مسیح علیہ السلام نے کہ مین جانیوالا
ہون اور آتا ہے بعد میرے فارقلیط جو زندہ کریگا تمہارے لیے
اسرار الہی کو اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیوے گا میرے واسطے
جیسا کہ مین گواہی دیتا ہون اوسکے لیے اور مین لایا ہون تمہارے
لیے امثال اور وہ لاوے گا تمہارے واسطے تاویل اوسکی
اور مراد تاویل سے قرآن مجید ہے کہ محتمل ہے بہت تاویلات اور
معانی کو بخلاف اور کتب سماویہ کے کہ اونمین گنجایش اسکی
نہین اور فارقلیط کو اگر تمام اہل دنیا چاہین خفیف نکر سکینگے مین
اگر مجھکو تم دوست رکھتے ہو اور میری نبوت کو مانتے ہو تو وقت
کی میت کو نگاہ رکھیو اور یہ تصریح ہے عیسے علیہ السلام سے کہ
حق سبحانہ تعالے بھیجیگا تمہارے پاس ایک شخص کو کہ قائم مقام
عیسے علیہ السلام کے ہو دیگا پہونچاوے احکام الہی اور سیاست
خلق مین اور رہیگی شریعت اوسکی تا ابد الدہر باقی اور موصوف
اس صفات سے کوئی نہین مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور فارقلیط لغت سریانی مین ہے بمعنی رسول کے سچے اور اہل کتاب
اپنے استعمال مین خدا کو باپ کی بولی کرا کے بطرف اشارہ اسکے
کے کرتے تھے مین واسطے کہ لفظ تعظیم کی ہے جیسے گزرا و دیتا دکھو

تمہاری اپنے علماء دین کو آبا مرو جانیہ کرکے خطاب کرتے ہیں
اور انجیل میں آیا ہے کہ فرمایا مسیح علیہ السلام نے نہ آوے گا
فارقلیط جب تک میں نہ جاؤنگا اور جب آویگا فارقلیط زجر
اور توبیخ کریگا علما کو کتمان حق اور خطا گوئی اونکی پر اور
وہ اپنی طرف سے کچھ بات نکریگا بلکہ جو اللہ کی طرف سے
سنیگا وہی کہیگا اور خبر دیویگا اون باتوں سے کہ ہونیوالی ہیں اور وہ فارقلیط
میری بزرگی اور عظمت شان بیان کریگا اور میری ثنا اور رفعت فرماویگا
اور سب یہ صفات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں کہ مسیح
علیہ السلام نے اونکی خبر دی ورنہ سوا اسکے آپکی ذات پاک کے
اور کون شخص تھا کہ جس نے علماء بنی اسرائیل کو کتمان حق اور
تحریف علم پر اوسکی جگہ سے اور بیچنے دین کو بثمن قلیل زجر
اور توبیخ کی ہو اور امور ہونے والے سے خبر دی ہو اور عظمت
شان اور بزرگی عیسی علیہ السلام کی ایسی کسینے سوا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بیان کی کہ اونکو رسول کہا اور اونکو اور اونکی ماں کو تہمت
زنا سے کہ امت اونکی اونکی طرف نسبت کرتی تھی پاک کیا اور انجیل میں
مذکور ہے کہ وحی کی حق تعالے نے عیسی علیہ السلام پر کہ تصدیق
کر تو محمد کی اور ایمان اوسکا لا اور کہہ تو اپنی امت سے کہ جب
پاویں زمانہ اوسکی بعثت کا تب ایمان اوسکا لاویں اسلئے کہ
اگر محمد نہوتا آدم اور بہشت اور دوزخ کو نہ پیدا کرتا میں

تبایا مین نے وہ مضطر اور بیقرار ہوا تب لکہا مین نے اوسپر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ تب وہ ساکن ہوا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابن
بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب جارود نصرانی
واسطے ملازمت باپرکت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آیا اور اسلام لایا کہا اوسنے قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو برحق
مبعوث فرمایا تحقیق پایا ہون مین وصف اوسکا حضور کی انجیل مین اور
بہ تحقیق بیٹے عیسی علیہ السلام نے خبر دی ہے اور بیہقی نے اپنی کتاب
مین بروایت ابو امامہ باہلی کے ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ سے
نقل کیا ہے کہ بہیجا گیا مین اور دحیہ کلبی پاس ہرقل بادشاہ روم
کے واسطے دعوت اسلام کے راوی اوس مجلس کا سب حال نقل
کر کے کہتا ہے کہ بلایا ہمکو ہرقل نے ایک رات اپنے پاس جب آیا
مین نکالا ایک بڑا صندوق زرنگار اور اوسمین چہوٹے چہوٹے
خانے تہے اور ہر خانے کا ایک دروازہ مقفل بند تھا دی کنجی
پس کہولا اوسنے ایک دروازے کو اور نکالا اوس مین سے ایک
ٹکڑا حریر کا سیاہ رنگ اوسکو بچھایا اوسمین ایک تصویر کہینچی ہوئی تھی
فربہ جسم دراز گردن گیسو بنے ہوئے بہترین خلق خدا کی کہا ہرقل نے
مجہے کہ پہچانتے ہو تم اس صورت کو کہا مین نے نہین کہا یہ تصویر
آدم علیہ السلام کی ہے لیکن از ان کہولا دوسرا خانہ اور نکالا اوس
سے ایک ٹکڑا حریر سیاہ رنگ اوسمین ایک تصویر تہی سپید رنگ

بہاری سر گرد ڈاڑہی بہت اچہی صورت کہا اس تصویر کو پہچانتے ہو
ہم کہا مین سنے نہین کہا یہ تصویر نوح علیہ السلام کی ہے بعد ازان
اسیطرح ایک تصویر اور نکالی سپید رو سیاہ مو خدا کی قسم گویا بعینہ صورت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی کہا اس صورت کو پہچانتے ہو ہم کہا مین نے یہ صورت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور دیکہا اوس تصویر کو رہا مین پس ہرقل واسطے تعظیم کے اوٹہا
اور پہر بیٹہ گیا اور کہا آیا یہ صورت اوسی شخص کی ہے کہا مین نے ہان تو نے اس تصویر
کو کیا دیکہا گویا اوسی شخص کو دیکہا پس ہرقل سنے خوب دیر تک اوس
تصویر کو دیکہا اور کہا واللہ یہ نبی آخر الزمان ہے مگر جلدی کی مین نے
تا معلوم کرون مین جو کچہہ کہ تمکو معلوم ہے اور اس صندوق مین اور
بہی تصویرین پیغمبرون کی ہین موسی اور عیسی اور سلیمان وغیرہ
علیہم السلام سے پوچہا مین سنے کہ تمنے یہ تصاویر کہان سے پائین
ہرقل سنے کہا کہ آدم علیہم السلام سنے جناب باری مین دعا کی کہ
الٰہی دکہا تو صورتین انبیا کی اولاد میری سے پس حق تعالےٰ نے
اونکے دیکہنے کو یہ تصویرین بہیجین وہ خزانہ آدم علیہم السلام
مین رہتی تہین تہ زمین لغایت زمان اوسکو سکندر ذوالقرنین نے
تو زمین سے نکال کر دانیال پیغمبر کے سپرد کین تب سے وہ میرے
خزانہ مین ہین اور ذکر شریف اوس جناب انور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا زبور مین اسطرح ہے کہ مرموز جو انکیسونا مین آیا ہے
کہ حق تعالےٰ پیغمبر آخر الزمان سے خطاب کرکے فرماتا ہے

قَاضَتِ النِّعْمَةُ مِنْ شَفَتَيْكَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اِلَى الْاَبَدِ تَقَلَّدْ اَيُّهَا
الْجَبَّارُ السَّيْفَ فَاِنَّ شَرَائِعَكَ وَسُنَنَكَ مَقْرُوْنَةٌ بِهَيْبَةِ يَمِيْنِكَ نَبْلُكَ
مَسْنُوْنَةٌ وَجَمِيْعُ الْاُمَمِ يَخِرُّوْنَ تَحْتَكَ ترجمہ بہہ گئی ہے بہت پیاری
اور ظاہر ہو دین کی نعمتیں دنیا اور آخرت کی تیری دولت سے
اسیواسطے برکت دی اللہ تعالے نے تجکو تا ابد لٹکا تو گردن
مین اسے بزرگ تلوار کو بہ تحقیق شریعت تیری اور طریقہ تیرا ملا ہوا
ہے ساتھ بزرگی اور ہیبت اسکی ہے ہاتھ تیرے کے اور تیر ہندی
اور نشان تیرے سے عمل کیے ہین اور تمام امتین اور سب عالم تیرے
کے تحت گرینگے زیر قدم تیرے اور مراد اس مرد سے نبوت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور مقصود ان نعمتون سے ہے
کہ دولت حضرت سے فائض ہوینگے کلام معجز نظام اونکا ہے
اور وہ کتاب کہ اونپر نازل ہووے گی اور قول اللہ تعالے
کا تقلد السیف دلالت کرتا ہے کہ وہ نبی عربی ہے کیونکہ کسی نے
اور امت مین سوا عرب کے شمشیر کو حمائل نکیا اور قول اسکا
تعالے کا فان شرائعک وسننک بالنفس صریح ہے کہ وہ
نبی صاحب شریعت اور طریقت ہوگا اسواسطے کہ کوئی پیغمبر بعد
موسی علیہ السلام کے سواے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صاحب شریعت اور سنت مبعوث نہوا اور سب انبیا علیہم
السلام واسطے دعوت اور تکمیل دین سابقہ کے مبعوث ہوتے تھے

ناسخ احکام سابق کے نسخے اور وہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم بزور شمشیر خلق کو راہ حق پر لاوینگے اور کفر سے پھرا کر دین
اسلام پر قائم کرینگے اور زبور مین آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ
السلام نے جناب کبریا مین دعا کی کہ یارب بھیج تو پیدا کرنے والا
طریق کا تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے ابن اللہ نہین ہے اور
یہ اخبار حال مسیح علیہ السلام اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پیش از وجود اونکے سنے اور مقصود داؤد علیہ السلام کا یہ ہے
کہ خداوند احمد کو بھیج تا لوگون کو آگاہ کرے کہ مسیح مثل بشر ہے
ابن اللہ نہین ہے اور جانا تھا داؤد علیہ السلام نے کہ لوگ
حق مسیح مین دعوی الوہیت کا کرینگے اسواسطے یہ دعا مانگی اور
آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے مناقب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور اونکی امت کے ذکر کیے اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے
نے اونکو برگزیدہ کیا ساتھ صدق اور ثبات کے قول اور فعل
مین اور برگزیدہ کیا امت اونکی کو اور دی اونکو فتح مندی لڑائی
اور دی اونکی امت کو کرامت اور بزرگی کہ تسبیح کرینگے
تمام شب اور تکبیر کہینگے باواز بلند اور ہاتھون مین اون کے
تلوارین ہووینگی کہ مارینگے اون لوگون کو جو عبادت خدا کی نہیں
کرینگے اور ایک مزمور مین آیا ہے کہ حق تعالے ظاہر کرنے والا
ہے صیہون سے تاج مرصع محمود اور مراد تاج مرصع

ریاست اور امامت ہے اور مراد محمود سے ذات پاک محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک مرتبہ مین لکھا ہے کہ وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک ہوینگے تمام روئے زمین کے اور
بخشش کرینگے دریا اور انہار سے انقطاع زمین تک جیسا کہ چاہینگے
اور دیکھینگے اہل جزائر روبرو اونکے دو زانو ہو کر اور رہینگے
دشمن اونکی خاک کو زبان سے اور آوینگے پاس اونکے
سلاطین خواص اور رفقا اپنے لیکر اور سجدہ کرینگے اوپر
اوپر زمین اطاعت کے رکھینگے اور عجز اور انکسار اونکے
روبرو کرینگے اور وہ حضرت مظلومون کی فریاد رسی کرینگے اور
ضعفا کی مدد فرماوینگے اور غربا اور مساکین پر مہربانی اور رحم
کرینگے اور جیسا کہ توریت اور انجیل اور زبور مین ذکر محامد جمیلہ
اوس فخر بنی آدم کا ہے اسیطرح پر صحف اور انبیا علیہم السلام
مین مسطور اور مذکور ہے جا تو تم اے اہل مجلس کہ صحیفہ اولوالانبیا
آدم علیہ السلام سے یون نقل کیا ہے کہ پروردگار تعالے نے
وحی بھیجی آدم علیہ السلام کو کہ مین مالک الملک صاحب مکہ کا ہون اور
اہل مکہ میرے سب پڑوسی ہین اور زائران اوسکے کہ دور دور
سے آوینگے سب میرے مہمان ہین اور میرے ساتھ حمایت
اور حفظ اور رعایت مین ہین معمور کرونگا مین اوس گھر کو اہل
آسمان اور زمین سے کہ آوینگے اوس گھر کی طرف پریشان ہو

غبار آلود تکبیر اور لبیک کہتے ہوئے باواز بلند اور آنسو آنکھون سے
جاری اور جو اوس گھر کی زیارت کو آویگا اور مقصود اوس
زائر کا سوا اسے زیارت خانہ کعبہ اور میری رضا کے کچھ اور نہوگا
پس گویا اوسنے میری زیارت کی اور وہ مہمان میرا ہوا سزاوار
اور لائق میرے کرم کے یہ ہے کہ اوسکو معزز اور مکرم کرون نہ
اور محروم بھیجون مین اور کارخانہ اور انتظام اوس گھر کا اوس
پیغمبر کو اولاد تیری سے سپرد کرون گا کہ نام اونکا ابراہیم ہوگا وہ
قواعد اوس گھر کو بلند کریگا اور اپنے ہاتھ سے عمارت اوسکی
بناویگا اور ایک چشمہ زمزم کا اوسکے لیے نکالونگا مین اور
حل اور حرمت اوس گھر کی اوسکے میراث مین دونگا مین اور
مشاعر اور مناسک اوس گھر کے اوسی کے ہاتھ سے آشکار کرونگا
مین بعد اوسکے ہر قرن کے آدمی اوس گھر کو آباد رکھینگے
اور قصد اوسکی زیارت کا اطراف اور جوانب سے کرینگے
تا نوبت اوس پیغمبر تک بیٹون تیری سے پہونچے کہ نام اونکا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور وہ خاتم پیغمبران ہوگا
اور اونکو ساکنان اور زائران اور والیان اور حاجیان اور ساقیان
اوس گھر سے کرونگا جو کوئی مجھے ڈھونڈھے چاہیے کہ مجکو اوس
جماعت مین تلاش کرے کہ پریشان مو غبار آلود اور وفا کرنے
والے اپنے نذور کے اور رجوع لانیوالے طرف اپنے پروردگار کے

ہووین اور صحف حضرت ابراہیم علیہ السلام مین لکھا ہے کہ اے
ابراہیم عاشری تیرے فرزند اسمعیل کی شان مین قبول کی مین نے
اور اوسپر اور اوسکی اولاد پر برکات بھیجی ہینے اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا کرونگا معظم اور مکرم کہ نام اوسکا محمد ہوگا اور وہ
نبی مرسل اور برگزیدہ بارگاہ صمدیت ہوویگا اور امت اوسکی
بہترین سب امتون سے ہوگی اور کتاب حیقوق پیغمبر
سے کہ ہمعصر دانیال پیغمبر کے تھے منقول ہے کہ اوس
کتاب مین لکھا تھا کہ جاء اللہ مع البینین والتقدیس من جبال فاران
وامتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض ورقاب الامم
یعنی اوسکے یہ ہین کہ آیا اللہ ساتھ برکت اور بزرگی کے پہاڑ
فاران سے اور بھر گئی تمام روے زمین حمد کرنے اور پاکی بولنے
احمد سے اور وہ مالک ہے روے زمین اور سب امتون کا اور
اسی کتاب مین آیا ہے لقد انکشفت السماء من بہاء محمد وامتلأت
الارض من حمده یعنے بہ تحقیق کہل گئے آسمان محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے اور بھر گئی زمین اوسکی
حمد سے اور اوسی کتاب مین مذکور ہے کہ یضیئ بنوره
الارض وتحمل خیلہ فی البحر یعنے روشن ہوجاویگی
سب روے زمین انوار جمال محمد سے اور سوار اوسکے
جاوینگے گروہ اوسکے دریا مین یعنے دور دور سے اوسکی زیارت

آوینگے اور صحیفہ حیقوق علیہ السلام مین آیا ہے کہ ستغرق فی
قوسک اغراقا وترتوی السہام بامرک یا محمد ارتواءًا یعنی قریب
ہے کہ کھینچا جاویگا تو بیچ پیراہن اپنے کے سخت کھینچے
جانے کر کے اور خوب سیراب ہوویگا تیر تیرا ای محمد تیرے حکم کو
اور یہ عبارت کنایہ ہے انتہاء مرتبہ رسالت سے اور اشارہ ہے
طرف اکمال اور اتمام دین و ملت کے عہد نبوت حضرت مین جیسا
کہ کلام مجید مین آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا اور وہب بن منبہ سے منقول ہے
کہ بیچ بعض کتب قدیمہ مین کہ فرمایا اللہ تعالے نے قسم کھاتا ہون
مین اپنے عزت اور جلال کی کہ بھیجونگا مین پہاڑ عرب پر ایک نور
ایسا کہ بھر جاویگا مابین مشرق اور مغرب اوس سے اور پیدا کرونگا
مین اولاد اسمعیل سے ایک پیغمبر عربی امی کو کہ ایمان لاوینگے
لوگ اوسکا بشمار ستارون آسمان اور روئیدگی زمین کے اور
سب اقرار کرینگے میری ربوبیت اور اوسکی رسالت کا اور
وے اپنے آبا و اجداد کا چھوڑ دیوینگے اور اوس سے بھاگینگے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پاک پروردگار میرے تو نے اوس
پیغمبر کو بزرگ رکھا فرمایا اے موسیٰ مین انتقام لینے والا ہون
اوسکے دشمنون سے دنیا اور آخرت مین اور ظاہر اور غالب کرنے
والا ہون اوسکی دعوت کو سب دعوتون پر اور خوار اور ذلیل کرنے

ف نقل از تفسیر [illegible] ۱۲

والا ہوں اور اسکو جو مخالفت اوسکی شریعت سے کرے اوسکی
عدل سے ترتیب دیا میں نے اور واسطے عدل اور داد کے اوسکو
پیدا کیا قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ خلاصی دونگا میں
بپاس خاطر اوسکے امت اوسکی کو دوزخ سے شروع کیا میں نے
دنیا کو آدم علیہ السلام سے اور تمام کرونگا میں اوسکو محمد سے
پس جو کوئی پاوے شرف ملازمت اوسکا اور ایمان نہ لاوے
اوسکا اور اوسکی شریعت کو قبول نہ کرے وہ شخص اشد سے بیزار ہے
نعوذ باللہ منہا اور صحف شعیا علیہ السلام میں ذکر پاک حضرت کا یون ہے
کہ حق تعالے فرماتا ہے ایک بندہ کو میں نے دوست رکھا ہے
کہ خوش ہے اوس سے نفس میرا اور وہ برگزیدہ مختار میرا اور خوشنودی ہے
نفس کا سکا نام اوسکا احمد ہے کہ حمد اور ثنا کرتا ہے وہ میری
دمبدم تازہ بتازہ فیضان کرونگا میں اوسپر روح اپنی
اور بھیجونگا میں اوسپر وحی اپنی پس ظاہر ہوگا سب امتون میں
عدل اوسکا اور وہ بندہ قہقہہ مار کر نہ ہنسیگا اور بلند نہووے گی
آواز اوسکی بازارون میں روشن کرے گا اندھی آنکھون کو اور شنوا
کرے گا بہرے کانون کو اور زندہ کرے گا دلون مردہ کو دونگا
میں اوسکو جو کسیکو نہ دیا میں نے اور اسلام اوسکا صفت اور تکبیر
نکیا جاوے گا اور وہ بندہ اپنی ہوا سے نفسانی کی طرف میل
نکرے گا اور ذلیل اور خوار نہ رکھیگا وہ ضعیفون کو اور قوی کریگا

اپنے دوستون کو اور وہ رکن تواضع اور عاجزی کرنے والون کا
اور وہ نور خدا کا ہے کہ روشنی اوسکی کبھی کم نہوگی اور اوسکے سبب
سے ثابت اور قائم ہووےگی حجت میری اور منقطع ہوگا اوسکے باعث
سے عذر سب کا اور جو کتاب کہ اوسپر نازل کرون گا مین سب جن
و انس اوسکے مطیع اور فرمانبردار ہووین گے اور ایک صحیفہ
شعیا علیہ السلام مین مذکور ہے کہ فرمایا حق سبحانہ تعالے نے
یا محمد مین خدا ہون بڑا کیا مین نے تجکو ازروے قدر اور منزلت
کے اور گردانا مین نے تجکو نور سب امتون کا تا کہوے آنکہین
اندہون کی اور نکالے اسیران نفس و ہوا کو ظلمات نفسانی سے
طرف اوس نور ایمان کے اور ایک صحیفہ شعیا مین مسطور ہے
کہ فرمایا شعیا علیہ السلام نے حکم کیا میرے رب نے کہ اوٹھہ اور
دیکھہ اور جو تجکو نظر آوے وہ کہیے پس اوٹھا مین اور دیکھا
مین نے کہ دو سوار سامنے سے چلے آتے ہین ایک حمار پر سوار ہے
اور دوسرے کا مرکب اونٹ ہے ایک دوسرے سے کہتا ہے
کہ بابل اور سب بت اوسکے کہ تراشے ہوے تھے منہ کے بہل
گر پڑے اور ابن قتیبہ کہ علماے امت سے اور بہت واقف
کتب سماویہ سے تھے لکھتے ہین کہ مراد صاحب حمار سے مسیح بن
مریم علیہ السلام اور صاحب اونٹ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین کیونکہ سقوط بابل اور اوسکے بتون کا حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین ہوا اور حبشہ اقلیم بابل مین سابقین
تھے کہ وے عبادت بتون کی زمان ابراہیم علیہ السلام مین کرتے
تھے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راکب الجمل مشہور ہین
اور کتاب شعیا علیہ السلام مین آیا ہے کہ تیز کرے گا حق تعالی
صحرا اور شہرون کو آل قیدار کے گھرون سے اور قیدار عرب
مین کیونکہ قیدار اسمعیل علیہ السلام کے بیٹے کا نام ہے پس وے
لوگ تسبیح کرینگے اور بلندیون پر پہاڑون کی لبیک لبیک پکارینگے
اور پراگندہ کرینگے تسبیح اور تکبیر اپنی جنگل اور دریا مین اور
دور دور سے دوڑ کر آوینگے لینے واسطے حج کے اور کتاب شعیا
علیہ السلام مین لکھا ہے کہ فرمایا حق تعالی نے مکہ سے جیسی قسم
کھائی تھی مین نے اپنی ذات کی زمانے نوح علیہ السلام مین
کہ غرق کرونگا اہل زمین کو طوفان سے ویسی قسم کھاتا ہون
مین کہ ہرگز تجھسے ناراض ہونگا اور ہرگز مین تجھکو چھوڑونگا تمام
پہاڑ اپنی اپنی جگہون سے جاتے رہینگے اور بلندیان سب
پست ہو جاوینگی مگر نعمت میری تجھسے نجاوے گی اے مکہ
آگاہ ہو تو کہ بناؤنگا مین تجھکو سنگریزون سے اور آراستہ
کرونگا مین تجھکو جواہر سے اور مرصع کرونگا مین چھت تیری
موتیون سے اور دروازے تیرے زمرد سے اور دور ہوگا تو
ظلم سے اور درست ضعف سے کسیکا ہتھیار تجھپر اثر کرنے گا

اوٹھہ اور روشن ہو کہ قریب آیا ہے نور اور وقار تیرا اور عظمت
اور بزرگی تیری اور یہ بشارت ہے ظہور نور خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تکملہ اسے سلما تو مجملاً معلوم ہوا کہ صفات
اوس سرو دفتر مخلوقات کی اور احوال اور مناقب اوس سید کائنات
کی کتب متقدمہ مین بہت ہین کہ ہرگز اوسمین شک اور شبہہ کو دخل
نہین اور اہل کتاب کو اوسکا علم یقینی اور قطعی حاصل تھا مگر
ازراہ عناد اور حسد اور غلبۂ شقاوت سے مرتد ہو کر تحریف اور
تبدیل کی ہے باوجود اسکے دلائل اور شواہد اوسکے ظاہر اور باہر
ہین اب مناسب یہ ہے کہ جو حافظان احادیث نبوی نے چند حکایات
اور روایات متضمن تفصیل کی لکھی ہین اس جگہ نقل کی جاوین اگرچہ
ذکر اوسکا ارباب کسل اور وحشت کے نزدیک موجب تطویل ہے
مگر چونکہ صرف اوقات اس ذکر خیر مین بہتر عبادت ہزار سالہ سے
ہے اور موجب ازدیاد علم اور یقین ارباب دین اور باعث ذوق
روحانی طالبان سید المرسلین کا ہے اوسکو نچھوڑا چاہیے
دوست کا ذکر جسقدر ہو سکے بہتر اور خوشتر ہے ے ہو المسک
ما کررته یتضوع ✤ پس سنو تم کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے
اپنے باپ مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے کہ شہداء احد سے
تھے روایت کی ہے کہ آیا مین بنی عبد الاشہل کے پاس تا بیٹھون
اور کچھ باتین کرون اور اون دنون مین ہمارے اور یہود سے

ے [illegible]

درمیان صلح تھی پس سنا مین نے یوشع یہودی کو کہ کہتا تھا کہ قریب
آیا ہے خروج ایک پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہے نکلیگا وہ مکہ سے
اور یہ شہر یعنے مدینہ ہجرت گاہ اوسکا ہے پس آیا مین اپنی قوم مین
سنا سمجھ کلام یوشع سے پس سنا مین نے ایک شخص کو اپنی قوم
سے کہ کہتا تھا اسکیلیے یوشع نے یہ بات نہین کہی ہے بلکہ تمام یہود
مدینہ بیچ سکھے ہین لیکن ازان نکلا مین کہ جاؤن مین بنی قریظہ کے
پاس پس جب گیا مین وسے سب نام لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا پکارنے لگے اور زبیر بن قطا کہ ایک روساے یہود سے
تھا اوسنے کہا کہ بہ تحقیق نکلا ہے ایک ستارہ سرخ کہ نہین نکلتا ہے
مگر خروج اور ظہور پیغمبر سے اور باقی نہین رہا کوئی پیغمبر مگر احمدؐ اور یہ
شہر یعنے مدینہ ہجرت گاہ اوسکا ہے ابوسعید راوی فرماتے ہین
کہ جب تشریف لاے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ
مین تب مین نے یہ سب حال حضور اقدس نبوی مین عرض کیا
فرمایا آپ نے کہ اگر زبیر اور بیان اوسکے ایمان لاتے سارے یہود
کہ تابعین سے اوسکے تھے ایمان لاتے اور مروی ہے تبا و دنیا
اللہ عنہ سے کہ یہود دعا کیا کرتے تھے کفار عرب پر اور کہتے تھے
کہ بھیج خداوندا اوس نبی امی کو کہ پاتے ہین ہم ذکر اوسکا توریت
مین تا عذاب کرے کفار عرب کو اور اونکو قتل کرے اور آرزو
اون کی یہ تھی کہ وہ نبی ہمارے حسب یعنے بنی اسرائیل سے ہوینا

جب کہ مبعوث ہوئے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
قوم عرب سے یہود کو حسد اونکا ہوا اور کفر کو اختیار کیا اور مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آیا مین مقوقس یہودی کے
پاس اوسنے مجسے کہا کہ محمد نبی مرسل ہین اگر وہ پہونچتے مصر اور روم
کو سب متابعت اونکی کرتے مغیرہ نے کہا بعد اوسکے آیا مین اسکندریہ
مین اور وہان چند سے اقامت کی مین نے اور کوئی معبد یہود اور
نصاری کا چھوڑا مین نے کہ وہان نہین گیا اور دریافت کیا مین نے
کہ پیشوا ان معبدون کا اہل مصر اور روم سے کون ہے کہ جس کو
اوصاف جناب پاک احمد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہون
پس پایا مین نے ایک بڑا گروہ کہ لاتے تھے اوسکے
پاس بیمارون کو اور وہ دعا تعویذ کر دیتا تھا گیا مین اوسکے پاس
اور کہا مین نے کہ خبر دے مجکو آیا کوئی پیغمبر باقی رہا ہے کہ مبعوث
نہوا ہو کہا ہان ایک نبی باقی ہے کہ وہ خاتم الانبیا ہے اور اوسکے
اور عیسی علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہین ہے وہ ایسا
نبی ہے کہ بہ تحقیق حکم کیا عیسی علیہ السلام نے ہمکو واسطے اوسکی
متابعت کے اور وہ نبی امّی قبیلۂ عرب سے ہے نام اوسکا
احمد ہوگا نہ دراز قامت نہ کوتاہ قد اور دونون آنکھون مین اوسکے
سرخی اور گندم رنگ گنجان بال پہنیگا کپڑے گندہ اور کفایت
کریگا اوپر جس کہا سنے کے موجود ہو تلوار اوسکی کاندہے پر اوسکے

ہوگی اور نہین ڈریگا وہ کسی سے جو بیا ہے وہ سامنے اوسکے
آوے اور سبقت کریگا غضب اور قتال مین بذات خود اور اوسکے
اصحاب ایثار کرینگے اوسپر جان اور مال اپنا اور دوست رکھینگے
اوسکو زیادہ اپنے ماں باپ اور اولاد سے اور نکلیگا وہ مکے سے
اور ہجرت کریگا مدینے کو اور باندہیگا تہبند نصف ساق
پر اور اطراف اعضا کو دہو ویگا اور مخصوص ہوگا اون صفات
سے کہ نہ تھے کسی انبیا مین اور مبعوث ہوا ہے ہر نبی اپنی قوم
پر اور وہ مبعوث ہوگا تمام عالم پر جن اور انس سے اور ہوگی تمام
روے زمین مسجد اوسکی اور پاک ہوگی سب زمین اوسکے واسطے
جس جگہ چاہے نماز پڑہے اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے جب پہرا
مغیرہ اس سفر سے اسلام لایا اور سب احوال سفر کا جناب
اقدس نبوی اور حضور اصحاب مین بیان کیا اور مروی ہے
سعید بن زید سے کہ باپ میرا زید بن عمر بن نفیل کہ موحدین
جاہلیت سے تہا اور ذبائح مشرکین کے نہین کہاتا تہا وہ واسطے
طلب دین کے نکلا اور گیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تہا
پوچہا راہب نے میرے باپ سے کہ کہان سے آیا ہے تو
کہا مکے سے آتا ہون کہا راہب نے کیا چاہتا ہے کہا دین کی
خواہش ہے کہا راہب نے پہر جا مکے کو قریب ہے کہ جو تو
چاہتا ہے وہ مین ظاہر ہوگا اور منقول ہے عبد اللہ ابن مسعود

رضی اللہ عنہا سے ہے کہ حق تعالے نے بھیجا اپنے پیغمبر کو واسطے
دلاسے ایک مرد کے بہشت مین اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ ایکدن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے ایک مسجد کو
وہان ایک یہودی توریت پڑھ کر قوم کو سناتا تھا جب کہ
پہونچا مقام صفت نبی آخر الزمان پر وہ یہودی چپ ہو رہا
اور پڑھنا موقوف کیا اور وہان گوشہ مسجد مین ایک بیمار تھا
اوسنے کہا کہ پہونچا یہ ذکر نبی آخر الزمان پر اسواسطے خاموش
ہو رہا بعد ازان وہ بیمار گھٹنون کے بل مثل چوپائے کے اوکون
کے آیا اور توریت کو اوٹھا کر تمام صفت اوس عالی مقام کی
پڑھی اور کہا یہ صفت تیری ہے یا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد انک رسول اللہ اور اسی کلمہ پر جان بحق تسلیم کیا پس
فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے کہ
تجہیز اور تکفین اپنے بھائی کی کرو اور مروی ہے عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب آیا تبع بادشاہ یمن کا مدینے مین
کہا اوسنے مین اس شہر کو خراب اور تباہ کرون گا کہتے ہین
کہ اہل مدینہ نے اوسکے بیٹے کو ازراہ دغابازی اور بدعہدی سے
مار ڈالا تھا پس کہا سامول یہودی نے کہ بڑا عالم قوم یہود سے
تھا اے بادشاہ یہ وہ شہر ہے کہ ہوویگی اسمین ہجرت ایک
پیغمبر کی بنی اسمٰعیل علیہ السلام سے مولد اون کا مکہ اور نام

اونکا احمد اور ہجرت گاہ اونکا یہ شہر ہے اور قبر اون کی یہین
ہوگی کیا تاب طاقت تیری کہ اسکو خراب کر سکے تو تبع بن
کو پھر گیا اور محمد بن اسحق نے اپنی کتاب مغازی مین لکھا ہے
کہ تبع نے واسطے آن حضرت کے ایک گھر مدینے مین بنایا اور
اوسکے ساتھ چار سو عالم توریت کے تھے سب اوسکی رفاقت
چھوڑکر بہ آرزوے اور اکتساب شرف صحبت نبی آخر الزمان مدینے
مین رہ گئے اور تبع نے ہر ایک کے واسطے وہان گھر بنا دیا
اور باندیان اور غلام ہر ایک کی خدمت کے لیے دین اور
مال اور خزانہ بہت عطا کیا اور ایک نامہ کہ اوسمین شہادت
اپنے اسلام کی تھی اپنی مہر سے لکھا اوسمین سے چند بیتین
ہین ۔ شَہِدتُ عَلٰی اَحمَدَ اَنَّہٗ ٭ رَسُولٌ مِنَ اللّٰہِ بَارِی النَّسَم
فَلَو مُدَّ عُمرِی اِلٰی عُمرِہٖ ٭ لَکُنتُ وَزِیرًا لَہٗ وَابنَ عَم ٭ اور اوس نامہ
کو جو سردار جماعت تھا اوسکو سونپا اور وصیت کی کہ اگر تو
آخر الزمان سے تیری ملاقات ہو تو یہ نامہ میرا اونکی خدمت
شریف مین گذراننا ورنہ اپنی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو
وصیت کرتے رہنا اور منقول ہے کہ گھر ابو ایوب انصاری
کا کہ جسمین وقت تشریف لانے مدینہ منورہ کے آپ اوترے
تھے وہی گھر تھا کہ تبع سلطان یمن نے واسطے حضرت خاتم النبیا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنایا تھا اور منقول ہے کہ زبیر

ابقا یہودی جسکا ذکر اوپر گذرا اوسنے کہا کہ میرے پاس ایک
کتاب ہے اور میرے باپ نے اوسپر اپنی مہر کی ہے اوسمین
ذکر احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکہا ہے کہ وہ پیغمبر آخر الزمان
ہین مبعوث ہونگے زمین حرم مین اور مدینہ ہجرت گاہ اون کا
ہوگا اور یہ اوصاف اون کے ہین پس وہ یہودی ہمیشہ ذکر
کرتا تھا جب تک کہ وہ حضرت مبعوث نہین ہوے تھے جب کہ
وہ فخر بنی آدم مبعوث ہوے اوس یہودی نے راہ حسد اور عناد
سے اوسکو دہو ڈالا اور ایسے یہود قریظہ ونضیر اور فدک اور خیبر
کے اوصاف حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی کتابون
مین پاتے تھے اور ذکر اون کا قبل بعثت کے کیا کرتے تھے
اور جب وہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے
حسداً وعناداً کافر ہوگئے اور ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما نے
اپنے باپ سے بروایت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے نقل کیا ہے کہ مکے مین ایک یہودی تجارت پیشہ تھا جب
شب ولادت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آئی اوسنے پوچہا اے گروہ قریش تم مین آجکی رات کوئی لڑکا
پیدا ہوا ہے قریش نے کہا ہمکو کچہ معلوم نہین ہے اوس
یہودی نے کہا تم جاکر دیکہو اور تحقیق کرو جو بات کہ مین کہتا ہون
پیدا ہوا ہے آجکی شب پیغمبر اس امت کا اور نام اونکا محمد ہے

اور درمیان انکے دو خوان شانون کے ایک نشان ہے بالون سے
پس متعجب ہو کر لوگ اوس یہودی کے پاس سے گئے اور اپنے
اپنے گھرون مین جا کر پوچھا کہ آج کی رات کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے
دریافت ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا پیدا ہوا اور نام
اوسکا محمدؐ رکھا گیا پس سب قریش اوس یہودی کے پاس
آئے اور یہ حال بیان کیا کہا یہودی نے کیا یہ واقعہ بعد خبر دینے
میرے کے ہوا یا قبل اوسکے کہا سب نے قبل اوسکے کہا یہودی
نے مجکو وہان لیچلو تا اوسکو مین دیکھون پس لائے اوس یہودی
کو پاس حضرت آمنہ کے اور دکھایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو جب اوس یہودی نے علامت نبوت کو پشت مبارک مین
دیکھا بیہوش ہو کر گر پڑا اور بعد افاقہ کے کہا کہ گئی نبوت بنی
اسرائیل سے اور سے لی گئی کتاب اونکی اور علماء عرب کو نبوت
یہ دولت کا ہے کہ ہماری ہلاکی اسکے ہاتھ پر ہے خوش ہو تم اے
معاشر قریش اور آگاہ ہو بخدا سوگند کہ غلبہ اور دبدبہ تمہاری
عظمت اور شوکت کا مشرق سے مغرب تک پہونچے گا اور
مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تشریف لے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدرسہ یہودیان اور فرمایا
کہ لاؤ تم میرے پاس اوس شخص کو کہ تم مین سے زیادہ عالم اور
دانا ہو وے پس لوگ عبداللہ بن سوریا کو لائے تب اوس سے

جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم دلاتا ہوں میں تجکو تیرے دین کی اور اوس نعمت کی کہ دی گئی بنی اسرائیل کو اوتر نے من وسلوا اور سایہ کرنے بدلی سے اون کے اوپر کہ مین رسول خدا ہون یا نہین عرض کیا عبد اللہ نے کہ تو رسول برحق ہے اور تمامی قوم تجکو پہچانتی ہین جیسا کہ مین جانتا ہون اور اوصاف حمیدہ اور نعوت پسندیدہ تیرے توریت مین لکھے ہین لیکن یہ قوم تیرا حسد کرتے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجکو کون چیز مانع ہے ایمان لانے سے کہ تو ایمان نہین لاتا ہے کہا تیرا جانتا ہون مین قوم کی مخالفت کو اور مجکو امید یہ ہے کہ یہ تیرا ایمان لاوین گے اور مین بہی مسلمان ہونگا اور مروی ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ گیا مین بازار بصرے کو کہ بلاد شام سے ہے ناگاہ دیکہا مین نے ایک راہب کو اوسکے عبادت خانہ مین کہ کہتا تہا دریافت کرو سوداگرون سے کہ تم مین کوئی مکہ کا بہی رہنے والا ہے طلحہ نے کہا مین اہل حرم سے ہون کہا راہب نے ظہور کیا ہے مکے مین احمد نے کہا مین نے کون احمد کہا اوس راہب نے بیٹا عبداللہ بن عبدالمطلب کا کہ یہ دن اوسکے مبعوث ہونے کے ہین اور وہ آخر الانبیا ہین بعثت سے یعنے مبعوث اونکی

سگئے مین اور تجربت گاؤ ۔ مینہ سے کہا طلحہ نے جب مین نے راہب کی بات خوب یاد رکھی جب مین مکے مین پہونچا لوگون سے پوچھا کہ تم مین کوئی واقعہ نیا ظاہر ہوا ہے کہا لوگون نے سچ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے دعوی نبوت کا کیا ہے اور متابعت اونکی ابوبکر بن ابی قحافہ نے کی ہے پس آیا مین ابوبکر کے پاس اور جو کچھ کہ راہب سے مین نے سنا تھا سب اون سے کہا اور مین نے پوچھا کہ کیا تمنے تابعداری اونکی کی ہے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ ہان اور لے گئے طلحہ کو ہمراہ اپنے حضور اقدس نبوی مین اور طلحہ مشرف اسلام سے ہوئے اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جن دنون مین بھیجا اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو اور ظاہر ہوئی نبوت اونکی سکے مین گیا مین جانب شام سے جب بصرے مین پہونچا ایک جماعت نصارے کی میرے پاس آئی اور کہا کیا تو حرم سے آیا ہے مین نے کہا ہان کہا اوس جماعت نے کہ پہچانتا ہے تو صورت اوس شخص کی جس نے مکہ مین دعوی پیغمبری کا کیا ہے مین نے کہا ہان پہچانتا ہون پس میرا ہاتھ پکڑا اور ایک بتخانہ مین کہ اوس مین تصویرین رکھی تھین لے گئے اور کہا دیکھ تو اسمین کوئی تصویر اوس پیغمبر کی ہے

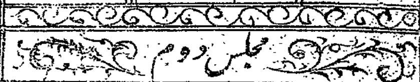
بین دیکھا مین نے کہ اوسمین صورت پاک حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نہین ہے تب مین نے کہا کہ ان تصویرون مین جو صورت
مبارک نہین پہر نے لگے مجکو دوسرے تہا نے ہین کہ سب
سے بڑا تہا اور اوسمین بہی تصاویر بہت تہین پس کہا کہ دیکہیے اپنا
آیا ہے تو پہر اوسمین پیغمبر کی نگاہ کی مین نے پس دیکہی صورت
شریف جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور صورت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو کہ وے پکڑے ہوے ہین زانو سے
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا اوس جماعت نے
یہی ہے صفت اور صورت اوس پیغمبر کی کہا مین نے نہ بتاؤنگا
مین تمکو جب تک نہ معلوم کرون کہ تم کیا کہتے ہو پس اونہون نے
بیان کیے صفات حضرت کے کہا مین نے گواہی دیتا ہون کہ یہ
پیغمبر ہو وہے کہا اوس جماعت نے کہ اونکو پہچانتے ہو جو جڑا ہوا
اونکا پکڑے ہین کہا مین نے ہان اون لوگون نے کہا کہ یہ یار او
اور خلیفہ اونکے ہین بعد اونکے کہا مین نے کہ ڈرتا ہون کہ کفار
قریش اوس پیغمبر کو قتل نکرین کہنے لگے کہ واقعہ دیوے اون کو
تمکین دینگے وہ پیغمبر آخر الزمان ہین غالب کیا ہے اللہ نے
اونکو سب پر اور مروی ہے ام المومنین صفیہ بنت حی بن اخطب
سے کہ جب تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینہ منورہ مین اور اوترے منزل قبا مین صبح باپ حی بن اخطب

اور چچا ابو یاسر بن اخطب دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس علی الصباح گئے اور تمام دن گھر میں نہ آئے جب شام
ہوئی دیکھا میں نے انکو کہ نہایت رنج و غم سے پژمردہ صورت
اکر گھر میں پھر رہے ہے اور میں کہ محبوب ترین اولاد سے تھی ہو جب
عادت مالوفہ اون کے پاس گئی وے دونوں اسقدر رنج اور غم
میں گرفتار تھے کہ اتنی فرصت اور طاقت نپائی جو میری طرف
التفات کرتے اس حال میں میرے چچانے میرے باپ سے پوچھا اوسکو خوب
پہچان لیا کیا یہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہیں کہ جنکی مدح اور نعت ہمنے
توریت میں پڑہی ہے میرے باپ نے کہا واللہ یہ وہی ہے
کہا چچا نے بالیقین تم جانتے ہو کہ یہ وہی شخص ہے کہا واللہ
یقینی مجکو معلوم ہے کہ یہ وہی ہے تب کہا چچا نے کہ تم اپنے
دل میں بہ نسبت اون کے کیا پاتے ہو محبت یا عداوت کہا عداوت
واللہ جب تک میں جیتا ہوں اونکی عداوت میں سعی اور کوشش
کرونگا پس وے دونوں حسب ازلی عداوت اوس مخدوم عالم
میں گرفتار عذاب ابدی رہے نعوذ باللہ من ذلک اور سیر
کی اخبار کتب میں بہت ہیں یہاں اسقدر کافی ہے و باللہ التوفیق
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ * * * * * .

تمام ہوئی مجلس پہلی کتاب ریاض الازہار
فی احوال سید الابرار معروف بہ دوازدہ مجالس فقط



نحمدہ و نصلی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | والسلام علی نبیہ الکریم



مجلس دوم

یہ مجلس دوسری سے بیچ ذکر اون فضائل کی کہ مشترک
ہین درمیان ذات پاک حضرت اور اور انبیاء علیہم
السلام کے اور ذکر ہے فضائل مختصہ اوس
عالی جناب اور اونکی امت مرحومہ کا اور بیان ہے
تشریفات قیامت اور اسماء شریف کا

جانو تم اے غلامان محمدی کہ حق تعالے جل شانہ نے اپنی
قدرت کاملہ سے جواہر نفوس انسانیہ کو مخلوق پیدا کیا ہے

بعضے نہایت مرتبہ صفا اور نہایت جودت اور طہارت مین اور
بعضے متوسط اور بعضے نہایت کدورت اور کمال رذالت
مین اور ہر قسم کے مراتب اور درجات مین بہی تفاوت رکہا
اور نفوس انبیاء کرام علیہم السلام کو سب سے بہت صاف اور
نہایت جید اور مادہ ان کو اونکے کمال پاکیزہ اور سالم تر عیب
اور نقصان سے بہ نسبت اور نفوس بشری کے ظہور مین لایا
اور باوجودیکہ وے سب دائرہ کمال مین داخل اور اپنے
غیر سے فاضل اور کامل ہین لیکن آپسمین بہی تفضیل اور تفاوت
رکہتے ہین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اصح اور اعدل مزاج کی راہ سے اور اسلم اور اطہر بدن کی طرف سے
اور اصفا اور ازکی بہ نسبت روح کے اور اکمل اور اتم ازروے
خلق کے ہین اور کسیکا اس بات مین اختلاف نہین کہ وہ محبوب
بارگاہ صمدیت افضل البشر اور سید اولاد آدم ہین اور جو کچھ کمالات
اور کرامات کہ انبیاء کرام کو عنایت ہوے تھے وے سب تو سبحانہ
تعالے نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت
فرمائے بلکہ بعضے اون خصائص اور فضائل سے مخصوص کیا کہ انبیاء
سابقین علیہم السلام اون سے محروم تھے اور اسی سبب سے
آپ اور انبیاء پر فائق ہوے اما آدم علیہ السلام اون کو
یہ بزرگی تہی کہ پیدا کیا حق سبحانہ تعالے نے اونکو اپنی ید قدرت

سے جیسا کہ فرماتا ہے کہ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین الف
صباحاً یعنے خمیر کیا مین نے گل آدم کو اپنے دست قدرت
سے چالیس ہزار برس مین ونفخت فیہ من روحی اور ڈالی مین نے
اوسمین روح اپنی فقعوا لہ ساجدین پس سجدہ کرو تم اسے فرشتو
آدم کو واسطے تعظیم اور بزرگی آدم کے اور جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کمال دیا کہ حق تعالے خود والی ہوا آپکے
سینہ مبارک کی کشادگی کا اور بہرا اوسمین نور ایمان اور حکمت جیسا
کہ فرماتا ہے الم نشرح لک صدرک الآیۃ پس متولی ہوا آدم علیہ السلام کی
خلقت وجودی کا اور والی ہوا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلق باطنی
کا اور حکم فرشتون کو واسطے سجدہ کرنے آدم علیہ السلام کا اگرچہ بظاہر واسطے تعظیم
اور تکریم آدم علیہ السلام کی تھا مگر حقیقت مین بسبب ودیعت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تھا جو بیچ روح آدم علیہ السلام مین اودیعت تھا اور اوس نور کا آدم علیہ السلام کی پیشانی
مین اور بزرگی دینا آپ کا ساتھ خلعت ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی الآیۃ کے زیادہ تر ہے بزرگی آدم علیہ السلام
سے ساتھ حکم کرنے فرشتون کے واسطے سجدہ آدم علیہ السلام
کے کیونکہ سجدہ آدم علیہ السلام مین حق تعالے اونکے ساتھ
شریک نہ تھا اور صلوۃ اور سلام مین اوپر نبی مختار صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ساتھ فرشتون کے شریک ہے علاوہ یہ ہے
کہ سجدہ ملائکہ مین تعظیم اور تکریم آدم علیہ السلام کی ایکبار سے

نیا وہ نہو گی اور صلوۃ وسلام مین افاضہ انوار رحمت اور
اسرار قدس کا دائم او رمستمر ہے جمیع ازمنہ مین اور ماسوے جن تینون
اوسمین واسطے شریک ہوسکے اور فضیلت آدم علیہ السلام
کو یہ تھی کہ حق تعالے نے اونکو نام سب چیزون کے تعلیم فرمائی
کہ علم آدم الاسماء کلہا اور دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث
ابو رافع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تعلیم کیے گئے مجکو بھی نام سب اشیا کے
جیسے آدم علیہ السلام کو تعلیم کیے گئے تھے بلکہ سعادۃ علم ذوات مسمیات
کا بھی دیا گیا ہے اور شک نہین ہے کہ مرتبہ مسمیات کا اعلے
ہے اسما سے کیونکہ نام ہر چیز کا واسطے اظہار اوس چیز کے
ہوا ہے پس وہ چیز مقصود بالذات ہے اور نام مقصود
بالتبع اور فضل علم کا فضل معلوم سے اوسکی ہے اور مروی ہے
عبد الرحمن بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ آدم علیہ السلام نے
کہا مین سردار آدمیون کا ہون روز قیامت کو مگر ایک شخص
میری اولاد سے کہ وہ ایک پیغمبر ہے پیغمبرون سے نام اوسکا
احمد ہے کہ اوسکو بزرگی دی حق تعالے نے مجپر دو وجہ سے
ایک یہ کہ زوجہ اوسکی معاون اور مددگار ہوگی سرشد اوسکا اور
سبب اسکے مین اور زوجہ میری مددگار نہوئی بلکہ باعث ہوئی
اوپر بلا کے کہ وہ گیہون کہانا ہے اور نکالا جانا بہشت سے

بدولت اوسکے دوسری یہ کہ حق تعالے نے اوسکو اوپر اوسکے
شیطان سکے فتح مند اور غالب کیا کہ شیطان اوسکا مسلمان ہوا
اور میرا شیطان کافر رہا اما ادریس علیہ السلام پس
فضیلت دی حق تعالے نے اونکو کہ فرمایا اوسکے حق مین ورفعناہ
مکانا علیا یعنے اوٹھایا ہمنے اوسکو ایک مکان عالی پر اور مراد
اوس سے آسمان چہارم ہے اور فضیلت دی حق تعالے نے
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج سے اور لیگیا اوس
مکان پر کہ کوئی وہان نہ پہونچا اما نوح علیہ السلام پس
فضیلت اونکو یہ ہے کہ نوح علیہ السلام اور جو لوگ کہ ایمان اونکا
لائے تھے غرق ہونے سے طوفان سکے روز بچے اور فضیلت
دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بچایا آپکی امت کو ہلاک
ہونے عذاب آسمانی سے اور فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت
فیہم یعنے عذاب نفرماوے گا اللہ تعالے تیری امت کو
اور حال یہ کہ تو اونکے درمیان مین ہے اور بزرگی دی حق تعالے
نے نوح علیہ السلام کو کہ کشتی اونکی آب طوفان مین غرق نہو
اور شرف دیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ اسکے
جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کنارے دریا کے بیٹھے تھے اور عکرمہ بن ابی جہل
وہان حاضر تھا اوسنے کہا کہ اگر تو اپنے دعوی نبوت مین صادق

سبب ہے تو بلاؤ اوس پتھر کو جو دوسری طرف دریا کے ہے کہ اس پار
کو آوے اور پانی مین نہ ڈوبے پس اشارہ کیا حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی طرف وہ پتھر واسطے تیرتا ہوا ادہر کو
آیا اور روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑا ہو کر شہادت
اوپر رسالت حضرت کے دی اور پھر بحکم حضرت جہان سے آیا تھا
وہین پھر گیا پس عکرمہ ایمان لایا پس اے لوگو نہ ڈوبنا کشتی
کا دریا مین کچھ عجب نہین کہ یہ خاصہ لکڑی کا ہے عجب اوس سے
نہ ڈوبنا پتھر کا ہے اور نوح علیہ السلام نے واسطے اپنی قوم کے
دعاے عذاب کی کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا
یعنے اے پروردگار نہ چھوڑ تو زمین پر کسیکو کافرون سے اور
جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اپنی امت
کے دعاے ہدایت فرمائی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون یعنے
خدایا ہدایت کر تو میری قوم کو کہ یہ انجان ہین سبحان اللہ
وتعالی جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنون کی
عذرخواہی فرماوین تو خوشا حال غلامون کا کہ کیا کچھ پرورش ہوگی
اما ابراہیم علیہ السلام پس حق سبحانہ تعالے نے اون پر
نار نمرود کو بردوسالم کیا اور فرمایا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی امت پر مثل اوسکے
اوس آگ جنگ کافرون کو کہ جسکی لکڑی تلوارین اور شعلہ اوسکا موت

اور خباثت دل اوسکا رشتہ اور مقلوب اوسکا روح اور جسد تھا
بر دو سالم کیا جیسا کہ فرماتا ہے کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰہُ
یعنے جب جلایا کفار نے آتش جنگ کو حسد اور عداوت سے
سرد کر دیا اللہ نے اوسکو یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَی
اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ یعنے بہت چاہا کفار نے
کہ بجھا دین اللہ کے نور کو اپنے موہون سے پس انکار کیا پروردگار
جبار نے اور نہ بجھانے دیا بلکہ تمام کیا اوس نور کو اور زیادہ اوسکو
فروغ دیا اور سرد کی آتش اونکی شرارت کی اور ندکور ہے کہ جب
تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شب معراج کو پہنچے
اوپر ایک آگ کے دریا کے کہ حکما اوسکو کرہ ناری کہتے ہین پس
وہ دریا سرد ہوگیا مثل برف کے اور حضرت اوسپر ہوکر چلے گئے
اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب نے کہا بچپن مین میرے
اوپر ایک دیگ اوبلتی ہوئی گر پڑی اور میرا بدن جل گیا پس
میرا باپ مجکو حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
لیگیا اوس رحمۃ للعالمین نے آب دہن مبارک میرے تمام بدن پر
ملا اور فرمایا اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ پس مین اوسیوقت
(دور کر سختی کو اے پروردگار لوگون کے ١٢)
اچھا ہوگیا گویا مجکو کچھ آفت نہین پہونچی تھی اور حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام کو مقام خلت کا دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
مقام خلت اور محبت دونون عطا ہوے اسواسطے کہ اگرچہ خلیل

اور حبیب کے معنی ایک ہین یعنی دوست لیکن فرق یہ ہے کہ
جو دوستی محض خالصاً للہ ہو اوسکو خلیل کہتے ہین اور یہ مرتبہ
ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور حبیب اوسکا نام ہے کہ اگرچہ دوستی
اوسکی محض خالصاً ہو مگر صفات محب کے اوسمین تجلی فرما ہون
اور یہ مرتبہ خاص ذات مقدس نبوی کا ہے باین وجہ ملقب
بحبیب اللہ ہوے پس ذات مبارک آپ کی جامع تھی مرتبہ خلت
اور محبت کی اور مخصوص ہونا حضرت کا شفاعت عام سے اور یہ
کلام کرنا اوس مقام مین علامت آپکی محبوبیت کی ہے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے بتون کو تبر سے توڑا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اون بتون کو کہ دیوار کعبہ مین مضبوط گڑے ہوے
تھے باشارہ ایک لکڑی کے کہ دست مبارک مین تھی توڑا اور
فرمایا کہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور نہ تھا
یہ مگر بقوت ربانیہ اور قدرت الٰہیہ کے اور ابراہیم علیہ السلام
کو بناء بیت الحرام دی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو رکھنا حجر اسود کا اوس مقام مین دیا گیا جیسا کہ قصۂ بناء تعمیر شریف
مین آوے گا اور حجر اسود بہ نسبت بیت اللہ کے بمنزلہ قلب
بلکہ سویداے قلب کی ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ حجر یمین اللہ اور اسیواسطے بوسہ دیا جاتا ہے جیسے کہ بوسہ دیتے
ہین سید کے ہاتھ وقت عہد و پیمان کے اور روز قیامت

نسل آئیگی اور زبان ہوگی کہ اپنے زائرون کو پہچانیگا اور
شفاعت کریگا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشابہ
ہونا اوسمین قوی تر اور کامل تر خلیل ابراہیم علیہ السلام سے ہوا
اور فضائل ابراہیم علیہ السلام سے یہ ہے کہ بدلے اون کے بیٹے
اسمعیل علیہ السلام کے باوصف پیغمبر ہونے کے ایک بکری قربانی
کی اور یہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کی عوض
مین باوجود بیگانگی کے سو اونٹ فدا کرا دیے اور قصہ اوسکا
علماے سیر اور فضلاے عصر نے یون لکہا ہے کہ ایک دن
عبدالمطلب نے نذر کی کہ اگر حضرت واہب العطیات جل قدرہ
مجکو دس بیٹے عنایت کرے تو اون مین سے ایک کو اپنے
دادا اسمعیل علیہ السلام کے طریقہ پر قربانی کرون اور اس
نیت کو خوب مضبوط کیا جب حق تعالے نے اونکو دس بیٹے
دیے اور وے جوان اور بالغ ہوے عبدالمطلب نے چاہا کہ اپنی
نذر کو وفا کرون اور ایک کو اونمین سے قربانی کرون پس سب
بیٹون کو جمع کیا اور کہا مین نے یہ نذر کی تہی سب نے عرض کیا
ہم سب حاضر ہین اگر آپ ہم سبکو قربانی کرین ہمکو کچہ عذر
نہین ہے آپ کو اختیار ہے عبدالمطلب لڑکون کی اطاعت
اور فرمان برداری سے نہایت خوش ہوے اور دس قرعے
لیکر ہر ایک پر ایک ایک بیٹے کا نام لکہا اور کعبے کا ایک خادم تہا کہ

نگہبانی بتوں کی اور خدمت بیت الحرام اور قرعہ پھینکنے کی اوسکو
بنی عبد المطلب مع اولاد اور اون قرعوں کو اوسکے پاس لے گئے اور
وسے قرعے خادم کعبہ کے ہاتھ مین دیے کہ بخلوص نیت بیت الحرام
مین پھینکے تاکہ جسکا نام نکلے اوس لڑکے کو قربانی کرون جب خادم
نے اونکو پھینکا قرعہ عبد اللہ پدر بزرگوار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے نام کا نکلا عبد المطلب نے باوجودیکہ سب لڑکون سے
زیادہ اونکو پیار کرتے تھے قصد ذبح کا کیا تب بنی مخزوم اقربا بہ
مادری حضرت عبد اللہ کے عبد المطلب کو اس بات سے مانع
ہوے اور کہا کہ یہ ہرگز ہوگا جو سب لڑکون مین فصاحت اور
بلاغت مین زیادہ اور عقل اور دانائی مین فائق ہو سے
مقتول ہوے اور قریش بھی مانع ہوے اور کہا یہ قصد نکرو مبادا
یہ امر تمہاری اولاد مین سنت ہو جاوے اور نسل منقطع ہووے
اسمین تامل اور تفکر ضرور ہے آخر الامر یہ بات ٹھہری کہ زمین حجاز
مین ایک کاہن سجاح نام ہے بڑا دانا اور فن کہانت یعنی فال
گوئی مین بے نظیر اوسکے پاس چلنا چاہیے اور اظہار اس حال کا
کیجیے دیکھو وہ اس مین کیا مصلحت دیتا ہے اور کون امر تجویز
کرتا ہے عبد المطلب ایک جماعت قریش کی ہمراہ لیکر اوس
کاہن کے پاس گئے اور اوس سے سب حال کہا وہ بولا کہ
تمہارے درمیان مین دیت ایک شخص کی کیا مقرر ہے عبد المطلب

بوسے دس اونٹ سجاج نے کہا درمیان دس اونٹ اور عبداللہ کے قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹ پر پڑا فبہا اور اگر عبداللہ پر پڑے دس دس اونٹ بڑہاؤ دیکھو آخر کار کہان تک پہونچتا ہے عبدالمطلب نے موافق اوسکے کہنے کے عمل کیا اور قرعہ درمیان دس اونٹ اور عبداللہ کے پہینکا وہ قرعہ عبداللہ کے نام پر پڑا اسیطرح ہر بار مین دس دس اونٹ زیادہ کیے جب نوبت سو اونٹ کی پہونچی قرعہ اونٹون پر پڑا قریش اس بات سے بہت خوش ہوے اور کہا اسے عبدالمطلب حق سبحانہ تعالے راضی ہوا ان اونٹون پر کہ فداے عبداللہ کے ہووین عبدالمطلب نے فرمایا بحکم قسم ہے رب البیت کی کہ دل میرا ابہی مطمئن نہین ہے جبتک پہر مین امتحان نکرلون پس عبدالمطلب نے کئی بار قرعہ پہینکا ہر بار قرعہ اونٹون پر پڑتا تہا تب عبدالمطلب مطمئن ہوکر شکر اور سپاس حق تعالے کا بجا لاسئے اور اونٹون کو قربانی کرکے جنت مین بہیجا اور عبداللہ نے اس رنج وغم اور قتل کے دہشت سے نجات پائی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے خبر دی کہ اَنَا ابنُ الذَّبِیحَین یعنے حضرت اسمعیل و عبداللہ اور صحت کو پہونچا ہے کہ قیامت کے روز ایک ایک مرد مسلمان کے بدلے ایک ایک کافر فدا کیا جاویگا اور کہا جاویگا ہٰذا فِدَاکَ مِنَ النَّار اور عوض اوسکے دوزخ مین ڈالا جاوے گا

پس نظر کر اے طالب صادق کہ کہان وہ دوست کہ جسکے
فرزند کے بدلے ایک مینڈھا دنیا مین قربانی کو آوے اور کہان
یہ محبوب کہ اسکے ہزارون غلامون کے لیے آدمی التصدق اور
فدا کیے جاوین اور دوزخ کو بھیجے جاوین بمصرعہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا ۞ اما موسی علیہ السلام پس اونکو
حق تعالے نے یہ بزرگی دی تھی کہ عصا اونکا اژدہا ناطق ہوا اور
واسطے اوس فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بزرگی کہ
ایک ستون مسجد نبوی مین اوس محبوب کبریا کی مفارقت سے
مثل آدمی کے فریاد وفغان کرتا تھا جیسا کہ بیان اوسکا معجزات
مین آوے گا انشاء اللہ تعالے اور امام فخر الدین رازی رحمۃ
اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ ایک دن ابو جہل
نے چاہا کہ پتھر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ڈالے تا جسم مبارک کو صدمہ پہونچے دیکہا کہ دونون بازوے
مبارک پر دو اژدہے ہین اوس سے ڈر کر بھاگ گیا اور
موسی علیہ السلام کو ید بیضا دیا گیا کہ اوس نے فرعون کے
مکان کے گرد کو روشن کر دیا اور اوس سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو وہ نور از سر تا قدم دیا کہ جو کہ اہل بصیرت کے اوس
جمال باکمال مین خیرہ ہوتے تھے اور مثل آفتاب وماہتاب
کے نمایان اور روشن تھا اگر نقاب بشریت نہ پڑا ہوتا کسیکو مجال

دیکھنے کی ہوتی اور قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ مین ایک رات نماز عشا کی حضرت کے ساتھ پڑھ کر رخصت ہوا اور رات بہت
اندھیری تھی پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرمے
کی میرے ہاتھ مین دی اور فرمایا اسکو لے کہ تیرے سے آگے پیچھے دس
دس گز روشن ہوجاویگا اور جب تو اپنے گھر پہونچیگا
تو گھر کے گوشہ مین ایک کالا سانپ دیکھیگا پس اوسکو اپنے
گھر سے نکال دینا رواہ ابو نعیم اور صحیح بخاری مین مذکور ہے
کہ جب عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر اندھیری رات مین
حضور پر نور نبوی سے رخصت ہو کر چلے اور ہر ایک کے ہاتھ مین
ایک عصا تھا پس اوس مین سے ایک عصا روشن ہوگیا اور
وے دونون اوسکی روشنی مین چلے جاتے تھے جب وے
جدا ہوے اور اپنے گھر کو جانے لگے دوسرا عصا بھی
روشن ہوگیا اور ہر ایک اوسکی روشنی مین اپنے اپنے گھر کو
پہونچے اور بھی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ
مین اور بیہقی نے حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ
ایکبار چند صحابہ ہمراہ رکاب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک سفر مین تھے پس شب تاریک مین ایکبار متفرق ہوگئے
پس روشن ہوگئین اونگلیان میری کہ اوسکی روشنی مین پھر سب
جمع ہوگئے اور انگلیان میری ویسی ہی روشن تھین اور کچھ اونپر

عصد منتہا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت ایک قوم کے
بھیجا اوسنے کچھ نشانی مانگی تا موجب حجت کا ہو پس حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت مبارک اپنی اوس صحابی کی
پیشانی پر ماری کہ اوس جگہ ایک سفیدی ظاہر ہوگئی اور ایک
نور پیدا ہوا تب اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون
کہ لوگ اسکو بیماری برص نہ خیال کرین پس آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوس روشنی کو اوسکی کوڑی پر نقل کردیا یہ
احادیث بہت بڑی دلیلین ہین آپکی نورانیت پر اور سرایت
اوس نورانیت کی خادمان درگاہ اور اوسکے عصا اور تازیانہ
پر اور موسے علیہ السلام نے واسطے پار ہونے اپنی امت
کے دریا کو پھاڑا کہ اون کی امت اوس دریا سے پار ہوگئی
اور دامن بھی نہ تر ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تصدیق نبوت اور قریش کے اطمینان قلب کے واسطے
چاند کو دو ٹکڑے کیا اور یہ اوس سے زیادہ ہوا کہ وہ تصرف
تھا عالم سفلی مین اور یہ تصرف ہے عالم علوی مین اور بھی
ایک روایت مین آیا ہے کہ مابین آسمان اور زمین کے
ایک دریا ہے کہ اوسکو مکفوف کہتے ہین کہ دریا زمین کا
بہ نسبت اوسکے ایک قطرہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ

اور وسلم شب معراج مین اوس سے پار ہوکر چلے گئے اور علیٰ عالم
سے بہا دیئے موسے علیہ السلام سے دریا سے زمین کو اور قبول
ہونا دعا موسے علیہ السلام کا واسطے ہلاک ہونے فرعون اور
اور اوسکی قوم کے کہ ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم فلا
یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم پس مقبول ہونا دعا مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ اوس سے ہے کہ شمار
مین اوسکے آوے اور حق تعالے نے موسی علیہ السلام کے واسطے
بارہ چشمے پانی کے پتھر سے نکالے اور یہان اصحاب سالت
آب کے لیے چشمے پانی کے حضرت کی انگلیون سے جاری ہوے
پتھر سے پانی نکلنا کچھ عجب نہین ہے کہ ان من الحجارۃ لما یتفجر
منہ الانہار یعنی بعضے پتھرون سے چشمے پانی کے جاری ہوتے ہین
عجب تو یہ ہے کہ گوشت و پوست اور رگ و پے سے آب صافی
روان ہوا اور حضرت موسی علیہ السلام کو حق تعالے نے
مقام کلیمی کا دیا کہ فرمایا ہے وکلم اللہ موسی تکلیما اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محرم راز نجی کا کیا کہ فاوحی الی
عبدہ ما اوحی اور مقام مناجات موسے علیہ السلام کا کوہ
طور تھا اور مقام اوس فخر انبیا کا آسمانون اور سدرۃ المنتہی
سے اوس طرف ہوا کہ وہ مقام منتہی علوم خلق کا ہے اما ہارون
علیہ السلام پس حق تعالے نے اونکو فصاحت لسانی

اور خوش بیانی دی جیسا کہ آیا ہے قرآن شریف مین واخی ہارون
ہو افصح منی لسانا یعنے فرمایا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ بھائی میرا
ہارون مجھسے زیادہ خوش بیان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو وہ فصاحت اور بلاغت عنایت ہوئی کہ زیادتی اوس سے متصور نہین
اور ہارون علیہ السلام کو فصاحت فقط زبان عبرانی مین تھی یا ایسا
حضرت موسی علیہ السلام کے زیادہ فصیح تھے جیسا کہ لفظ قرآن شریف سے
سمجھا جاتا ہے کہ ہو افصح منی یعنی ہارون مجھسے زیادہ فصیح ہے یا وہ بھی مشہور ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی زبان
مین لکنت تھی اور زبان عربی اوس سے زیادہ فصیح ہے اور فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا افصح العرب والعجم یعنے
مین سارے عرب اور عجم سے زیادہ خوش بیان ہون اما یوسف
علیہ السلام پس حق سبحانہ نے اونکو تھوڑا جمال دیا تھا کہ اوسکے
دیکھنے سے زنان ملامت کنندگان زلیخا نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جمال باکمال دیا کہ جو بیان سے باہر
اونکے حلیہ مبارک مین اکثر کتب سیر مین بیان ہوا ہے
بیت ما نظرت العیون مثل جمالہ ✤ و لا وضعت
انثی المثل محمد ✤ و لا اشرقت ارض مثل لقائہ
و لا سمعت اذن کمثل حدیثہ ✤ اور حضرت یوسف
علیہ السلام کو علم تعبیر خواب اور تاویل احادیث
کا دیا گیا کہ یعلمک من تاویل الاحادیث الآیہ سورہ

ہوگی تین چیزین منقول ہین ایک تعبیر اوس خواب کی کہ جسمین
آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارونکو اپنے لیے سجدہ کرتے
ہوے دیکہا تہا دوسری تعبیر خواب اون دو قیدیون کی
کہ بادشاہ ریان نے اونکا قیدخانہ مین اونکو قید کیا تہا
تیسری تعبیر خواب اوسی بادشاہ کی اور تفصیل اوسکی کتب
تفاسیر مین مذکور ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یہ علم حد سے زیادہ تہا کہ اخبار اور آثار کے دیکہنے سے معلوم
ہوتا ہے بعضے اوس سے اوسکی جگہ پر لکہے جاوینگے
اباداود علیہ السلام پس اون کے ہاتہ مین حق تعالے
نے سخت لوہے کو نرم کیا کہ فرمایا وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ یعنے نرم
کیا ہمنے لوہے کو داود کے واسطے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لیے سنگ خارا کو کہ اوس سے زیادہ
سخت تہا نرم کیا کہ جس پتہر پر آپ گذر فرماتے وہ مانند
موم کے نرم ہو جاتا اور نشان قدم شریف کے اوسمین
بن جاتے چنانچہ مقام ابراہیم مین متواتر اور آثار کہنیون
مبارک کا غار حرا مین مشہور ہے اور پہاڑی بیت المقدس
کی اسقدر نرم ہوگئی کہ اوسمین آپنے اپنے مرکب شریف کو
باندہا اور تسبیح کی پہاڑون نے داود علیہ السلام کے ساتہ
اور تسبیح کی سنگریزون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور آپ کے اصحاب کے ہاتھ مین آئا سلیمان علیہ السلام
پر فضیلت دیگئی کلام طیور سے اور تابعدار کیا جنون اور شیطانون
اور ہوا کو اونکے واسطے اور وہ ملک دیا گیا کہ بعد اونکے کسیکو
نہ ملا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بھی دیا گیا اور زیادہ اوس سے
اما کلام طیور پس مروی ہے کہ ایکدن ایک چڑیا ہوا سے
آئی اور گرد سر مبارک کے پہری اور کچھ عرض کیا آپنے صحابہ سے فرمایا کہ یہ چڑیا
فریادی آئی ہے تم مین سے کسی نے اسکے بچے لیے ہین اور اسکو دردناک کیا ہے
لازم ہے کہ اسکی بچون کو اسکے پاس چھوڑ دو اور تسبیح کرنا سنگریزون کا کف
مبارک مین اور باتین کرنا حیوانات کا اعاظم معجزات سید کائنات سے ہے اور
تسخیر شیاطین اور جنہ کی پس وہ سلیمان علیہ السلام کی خدمت کرتے تھے
تاوے سلیمان علیہ السلام کی خدمت کرین اور واسطے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے یہ تسخیر ایمان کے لیے تھی تاوے ایمان لاوین سو ایسے ہی
ہوا کہ جن اور شیاطین سب مشرف باسلام ہوئے اور حدیث صحیح مین
آیا ہے کہ ایک دن نماز مین روبرو جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے شیطان آیا آپنے اوسکو مسجد کے ستون مین
باندہ دیا مدینے کے لڑکے اوسکے ساتھ کھیلتے تھے اور تسخیر ہوا کی
کہ پہونچاتی تھی سلیمان علیہ السلام کے تخت کو صبح سے دوپہر تک
ایک مہینے کی راہ پر اور دوپہر سے شام تک ایک مہینے کی راہ پر
جہان وہ جاتے تھے پس عوض اوسکے براق کو مسخر کیا کہ ایک

تارنے بین فرش سے عرش تک سطے کر گیا اور سلیمان علیہ السلام
کے لیے زمین سخر کی کہ سطے کرتے تھے حضرت جسقدر کہ منظور ہوتا تھا
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زمین کو جمع کیا کہ دیکھتے
تھے آپ مشرق سے مغرب تک اور بڑا فرق اسمین ہے کہ ایک
آپ چلکر زمین کو طے کرے اور یہ کہ زمین خود چلکر اوس کے پاس
آوے اور اعطاے مملکت سلیمان علیہ السلام کو کہ دوسرے کو بعد
اون کے ویسی بادشاہی میسر نہ آئی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اختیار دیے گئے درمیان پادشاہت اور بندہ ہونے کے
پس جناب سید ابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندگی کو اختیار
کیا کہ وہ ملک عظیم ہے اور اوسکو زوال نہین اور ایسا ملک عظیم
پھر بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسیکو میسر نہوا اور شمار
کیا حق تعالے نے لشکر سلیمان علیہ السلام کو جن وانس اور طیور سے
اور فرمایا وحشر لسلیمان جنوده من الجن والانس والطیر فهم یوزعون
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر ہزارون فرشتے
جبرئیل ومیکائیل کی ہمراہ روز غزوۂ بدر کبری اور احد کے تھے
اور قصہ کبوتر کے جوڑے کا کہ اونے غار حرا کے دروازہ پر چھجہ
لگانے اور آشیانہ بنایا تھا تا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دشمنون کی شرارت سے محفوظ رہین مشہور ہے اور غایت لشکر
سے محافظت اور حمایت ہوتی ہے سو وہ یہان بہت آسان

طریقے سے حاصل ہوئی اما عیسی علیہ السلام پس وسے
مُردون کو زندہ کرسکتے اور اندہے اور کوڑہی کو چنگا فرماتے تو
سنو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ آپکے اولیاء امت سے
زندہ کرنا مُردہ کا بارہا وقوع مین آیا اور کلام کرنا جمادات اور شجر
کا مردے کے کلام کرنے سے ابلغ واتم ہے اور آنکھ ابو قتادہ
کی کہ نکل پڑی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک
سے اوٹھا کر اوسکو اوسکی جگہ پر رکھدیا آگے سے بہتر اور روشنی
میں پہلے سے زیادہ ہوئی اور عورت معاذ بن عفراء کی کوڑھن
ہو گئی تھی جب اوسنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
شکایت کی آپ نے ایک لکڑی سے کہ آپکے ہاتہ مین تھی اوسکو
چہوا وہ مرض جاتا رہا اور جو عیسی علیہ السلام معجزے سے بتاتے
تھے کہ لوگ اپنے گہرون مین یہ کہاتے ہین اور رکہتے ہین اور یہ
جمع کرتے ہین یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ
اس سے ہے کہ حصر اور بیان مین آوے کیونکہ تمامی احوال
زمین سے آسمان تک آپ پر منکشف تھا پہر یہ کیونکر پوشیدہ
ہوتا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو گئے آسمان پر اوٹھا لیے گئے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج مین اوس سے
زیادہ بڑہ کر ایسی جگہ پر پہونچے کہ وہان کسی کی مجال نہ تھی اور
مخصوص ہوئے اون مراتب اور درجات سے اور مناجات

اور انواع مشاہدات اور کرامات سے کہ طاقت بشری اوسکے بیان سے قاصر ہے رباعی سیح بر فلک چارمین قرار گرفت ✽ کاہم برجبل طور اعتبار گرفت ✽ علام ہمت آنکہ فوق کون ومکان ✽ براق عزم جہا نیدو دست یار گرفت ✽ جو فضائل اور کرامات اور معجزات کہ تمامی انبیاء ورسل صلوات اللہ علیہم اجمعین مین جا بجا تھے وہ سب ذات فیض آیات اوس سر دفتر موجودات مین موجود تھے رباعی خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری ✽ حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ✽ صورت وشکل وشمائل حرکات وسکنات ✽ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✽ الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ وصل بیچ ذکر فضائل مختصہ اوس عالیجناب کا سنیا تم اے اہل مجلس کہ کمالات اور فضائل اور خصائص اور مراتب اوس ذات مجمع حسنات کے اسقدر ہین کہ اگر ہر فرد بشر کو عمر خضر اور الیاس کی ملی اور وہ تمام عمر اپنی بیان کرتا رہے عشر عشیر اونکا بیان نکر سکے پہر اس ضعیف نادان کا کیا رتبہ جو حقیقت قدر او منزلت اوس سرو چمنستان رسالت کی بیان کر سکے لیکن بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کی تہوڑا سا حال گوشگذار سامعین کے کرتا ہے کہ پروردگار تعالے نے روح پر فتوح اوس شہنشاہ کونین کو قبل سب ارواح کے پیدا کیا اور ساری خلائق کو اوسکے نور سے عالم ظہور مین لایا اور مقصود اصلی ایجاد عالم سے وجود با جود

وصل
در ذکر فضائل مختصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آپہی کا تہا اور اگرچہ ظہور اوس بادہ نوش وحدت کا بعد سب انبیا
کے ہوا مگر عالم ارواح مین بہی سب انبیا کی ارواح کو آپ کی تربیت
اور فیضان سے محروم نہ کیا اور جب تک کہ آفتاب آپ کی روح کا
پردہ غیب مین غروب تہا کواکب ثواقب حضرات انبیا نے کرۂ
نورین چہرے سے ظہور کیا اور بعد طلوع اوس نیر اعظم کی افق سعادت
سے کہ تا قیام قیامت بروج مین ہے انوار اون ستارون کی
محو اور مخفی ہو گئی ع جانکہ سلطان خیمہ زد نہ غوغا ماند عام را
مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مین اول سب انبیا سے ہون خلقت مین اور
آخر سب سے ہون بعثت مین اور جملہ فضائل مختصہ اوس جناب
پاک سے یہ ہے کہ دیا گیا وہ عندلیب گلستان رسالت جوامع الکلم
یعنے وسے کلمات کہ عبارت جن کی مختصر اور معانی بہت ہین اور اس
تخریب نے چالیس حدیث جوامع الکلم کو بامید اسکے کہ آج سکے داخل
زمرہ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یُّنْتَفِعُوْنَ بہ سکے داخل اور زمرہ
قیامت کو بسعادت حشر اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ کی واصل ہو سے
لکہی ہین اور ترجمہ ہندی اوسکا واسطے نفع خلائق کے آخر کتاب
مین علاحدہ تحریر کیا شائق کو لازم ہے کہ اوسکو بہی دیکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ

المسلم من سلم المسلمون من يده ولسانه * لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه
ما يحب لنفسه من الخير * الدين النصيحة * البلاء موكل بالمنطق * المستشار
مؤتمن * الدال على الخير كفاعله * زر غبا تزدد حبا * المجالس بالامانة
* الشؤم في المرأة والفرس والدار * النظر سهم مسموم من سهام ابليس
من تركها خوفا من الله اثابه الله ايمانا يجد حلاوته في قلبه * نعمتان
مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ * اول ما يوضع في الميزان
الخلق الحسن * القناعة مال لا ينفد * حبك الشيء يعمي ويصم * التودد
الى الناس نصف العقل * حسن السؤال نصف العلم * جمال الرجل
فصاحة لسانه * لا فقر اشد من الجهل * لا مال اعود من العقل *
لا ايمان كالحياء والصبر * كن في الدنيا كانك غريب او كعابر
سبيل * دع ما يريبك الى ما لا يريبك * من كنوز البر كتمان
المصائب والامراض والصدقة * لا تظهر الشماتة باخيك فيرحمه
الله ويبتليك * الجماعة رحمة والفرقة عذاب * الحياء خير كله * الندم توبة * الحرب
خدعة * العدة عطية * الامانة غنى * القرآن هو الدواء * الدعاء مخ العبادة
البركة مع اكابركم * الرضاع يغير الطباع * الاعمال بخواتيمها * اياك والدين
الورع * الصوم جنة * الخمر جماع الاثم اور ہر ایک ان کلمات سے
ایک خزانہ ہے کہ مشتمل ہے اوپر عجائب اور غرائب آداب
دین اور دنیا کے اور ایک قاعدہ ہے متضمن سعادت اولی اور
اخرے کو اور ہر ایک کا شرح اور بیان ہے کہ دفتروں میں سماوے

خصوصاً حدیث شریف اَلَّذِیْنَ اَنْتِیْجَہ کہ شامل ہے تمام ماو لین
اور آخرین کو اگر تمام علما زمانہ جمع ہوویں اور شرح اوسکی کریں تو
تھوڑا بھی بیان اوسکا نہو سکے اور جملہ فضائل مخفیہ اوسی سرور تمام
مخلوقات سے یہ ہے کہ ذکر کیا حق تعالی نے ہر عضو شریف
حضرت کا اپنے کلام مجید مین بسبب کمال محبت کے ساتھ اپنے
نبی کے اور نہایت عنایت کی اوپر حال آپ کے جیسا کہ ذکر اونکی
قلب شریف کا اس آیہ کریمہ مین کیا نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی
قَلْبِکَ اور ذکر اونکی زبان مبارک کا اس قول مین کیا فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ
بِلِسَانِکَ اور نطق حضرت کو اس آیہ کریمہ مین بیان فرمایا وَمَا یَنْطِقُ
عَنِ الْھَوٰی اور بصر شریف آپ کو اس آیہ کریمہ مین مذکور کیا
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور ذکر روے مبارک آپ کو ان آیات
مین بیان کیا قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ اور قول فَوَلِّ وَجْھَکَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور گردن مبارک آپ کو اس آیہ کریمہ مین
ذکر کیا وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ اور سینہ اور پشت
مبارک آپ کو اس قول مین بیان فرمایا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ
وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ اور جملہ خصائص
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے نام رکھنا حق تعالی کا
جوہر حروف نام اپنے سے کہ محمود ہے محمد اور احمد کہ نہ موسوم
ہوا کوئی نبی قبل اوس عالی جناب کے اس نام پر اور کہلایا اور

پلانا حضرت کو اطعمہ اور اشربہ بہشتی سے جیسا کہ صوم وصال مین
آیا ہے اور اقرار لینا حق تعالے کا تمامی انبیا سے روز ازل کہ اسکا
کہ ایمان لاوین سب سے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا اور مدد اور اعانت آپکے دین کی کرین اگر آپ موجود ہوویں والا
اپنی اپنی امت سے کہہ جاوین اور لکھنا نام مبارک حضور کا اوپر
عرش معلے اور تمامی آسمان اور بہشت وما فیہما کے اور لوح محفوظ
اور طوبے اور سدرۃ المنتہی پر اور مذکور ہونا آپ کے نام شریف
کا اوس اذان مین کہ عہد حضرت آدم علیہ السلام مین تہی اور ارواح
ملائکہ مین اوپر عرش اعلی کے اور واقع ہونا اخبار اور بشارت
وجود باوجود آپکا کتب سابقہ مین اور ہونا نسبت شریف حضرت مین
عبد اللہ والد ماجد حضرت سے تا حضرت آدم علیہ السلام سفاح یعنی
زناکہ عہد جاہلیت مین عادت تہی اور ہونا اونکا بہترین قرون
بنی آدم سے قرن تا بعد قرن اور پیدا ہونا اونکا اکابر اور شرفا
قبائل عرب مین اور سرنگون ہونا بتون کا وقت ولادت
شریف اونکی کے اور ظاہر ہونا اونکا شکم مادر سے مختون اور
سرور اور طاہر اور ساجد اور بلند رکہنے والا نظر کو جانب آسمان
کے اور اوٹہانے والا انگشت شہادت کا اوسوقت مین اور دیکہنا
آمنہ کا وقت پیدایش اونکی کے ایک نور کہ منور ہوئے روشنی
اوسکی سے قصور شام کے اور ہلنا گہوارہ اونکی کا ہلانے ملائکہ سے

اور باتین کرنا گہوارہ مین چاند سے اور پہر جانا چاند کا اشارہ مبارک
اونکے سے جس طرف کو کہ چاہتے اور سایہ کرنا ابر کا سر ہمایون انکے پر
گرمی آفتاب مین اور شق ہونا صدر شریف کا کئی بار اور مساوی
ہونا رویت کا پیش و پس سے اور روشنی اور تاریکی مین اور نہ لگنا
کوئی پرندہ کا ہنگام پرواز سر مبارک پر ہوکر آور غائب ہو جانا
بول و براز اونکی کا بعد فراغت قضاے حاجت کے زمین مین
اور آیا کرنا کئی مہینے تک خوشبو مشک اور عنبر کی اوس جگہ سے
اور کہین ایک شخص نے پیشاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پی لیا
اوسکی اولاد مین کئی پشت تک خوشبو آیا کی آور شیرین ہو جانا
آب شور کا اونکے لعاب دہن شریف سے اور کفایت کرنا انگوٹہا طفل
شیر خوارہ کو اور ہونا بچانے شیر مادر اوسکی کے اور سایہ نہ پڑنا اون
نور خدا کا زمین پر اور محفوظ رہنا اونکا جمہائی اور خطرۂ احتلام
سے آور نہ بیٹہنا مکہیون کا بدن مبارک پر اور نہ پینا چہڑون کا
خون اطہر اونکو اور کپڑون شریف مین جون نہ پڑنا آور بڈہا اور
ضعیف نہونا اوس جانور کا کہ جسپر آپ سوار ہوتے تہے اور ہونا
عرق بدن اطہر کا خوشبوتر مشک اور عنبر سے آور سب سے اونچے
معلوم ہونا وقت چلنے کے لوگون دراز قد کے ساتہ آور میانہ قد
سمجہ پڑنا جب کہ تنہا چلتے اور گود مین رہنا جبرئیل علیہ السلام کا
ابتداء وحی مین اور تصرف کرنا وجود شریف اونکے مین سبب

خصائص اوسی خلاصۂ عالم سے سب ہے کہ کوئی دوسرا اوسمین شریک
نہین اور تفصیل ہر ایک کی اپنے مقام مین آویگی اور جملہ
فضائل مختصہ اوس فخر بنی آدم سے یہ ہے کہ جس پتھر پر گذر
مبارک ہوتا نشان قدم شریف کے اوس مین بن جاتے تھے
جیسا کہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور قصہ اوسکا یون ہے
کہ جب حضرت ابراہیم نے بناء کعبہ تہا کو پہونچایا تب حکم الٰہی ملا کہ وَاَذِّن
فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس پتھر پر کہ اب مقام
ابراہیم مشہور ہے کہڑے ہوکر لوگون کو واسطے حج کے پکارا
حق تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کی ندا اور آواز تمام عالم بلکہ
عالم ارواح مین بہی پہونچائی اور جو بنی آدم کہ اپنی ماکے پیٹون
مین اور باپ کی پیٹہون مین تہے اونہون نے بہی اوس آواز
کو سنا اور مشہور ہے کہ جس نے عالم ارواح اور اجساد مین جواب
حضرت ابراہیم کے پکارنے کا دیا حج اوسکو نصیب ہوتا ہے
اور جنے کہ جواب ندیا تہا وہ سعادت حج سے محروم رہتا ہے
اور وقت ندا ابراہیم علیہ السلام کے اثر اونکے قدمین مبارک
کا اوس پتہر مین ظاہر ہوا کہ مدت تک زیارت کرنے والے
دور دور کے اوس سے مستفیض ہوتے رہے اور بسبب
چہونے ہاتہون کے اثر قدمین اطہر کا کم نما ہوا جب جناب

بیان نشان قدم شریف در مقام ابراہیم علیہ السلام در علم سطر ۱۲

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے ہوے حجۃ الوداع
مین اثر قدمین ابراہیم علیہ السلام پر کھڑے ہوے سنہ اتحل قائم
مبارک اوس عالی جناب کے اوس پتھر مین جاتے رہے اب
کنارے اوس پتھر کے چاندی سے منڈہ کر اور چاندی کے
صندوق مین رکھکر غلاف اطلس سیاہ زردوزی کا اوسپر
ڈالا ہے اور گرد اوسکے دو گز کے فاصلے سے پنجرہ فولاد کا
نہایت تکلف کا بناکر چھوڑا ہے اور وہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے
مگر جو سعادتمند کہ شیخ المفتاح مکہ معظمہ سے التجا کرتا ہے تو وہ
نصف شب کو خلوت مین دروازہ اوس پنجرے کا کھولکر اور
آب زمزم سے نشان قدمین مبارک دھو کر زائرون کو دیتا ہے
اور اثر کفین مبارک کا مکہ معظمہ مین محلہ زقاق الحجر مین متصل
گھر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشہور ہے اور اثر سم
شتر شریف کا بیچ مسجد بنی معاویہ کے مدینہ طیبہ مین واقع ہے
اور جملہ خصائص ذات پاک سے یہ تھا کہ وقت ولادت سے
اخبار کاہنان قریش سے منقطع ہوئی جیسا کہ مروی ہے
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ قبل ولادت جناب
سید السادات کے شیاطین کو آسمان پر جانے سے امتناع
نہ تھی وہان جاتے تھے اور اخبار آسمانی لاکر کاہنان قریش
کو سیکھاتے تھے اور کاہن ایک قوم تھی کہ انکی ارواح کو ارواح

جنیشہ آنحضرت کے ساتھ ایک مناسبت اور علاقہ روحانی تھا کہ بسبب
اوس علاقہ کے وے علوم اون سے سیکھتے تھے اور اپنی طرف سے
اوسمین جوشہ بہت ملا کر لوگون کو خبر دیتے تھے جیسا کہ حضرات
انبیا کو ساتھ ارواح طیبہ ملائکہ کے ایک مناسبت روحی تھی کہ اوسی
مناسبت سے مورد وحی اور اخبار صادقہ کے ہوتے جب وہ آفتاب
نبوت مطلع اجلال سے طلوع ہوا تب آمد و رفت آسمان کی
شیاطین سے موقوف ہوگئی اور اگر قصد جانیکا کرتے شعلہ ہای
ناری سے مارے جاتے بعضے اون سے مرجاتے اور بعضون
کے منھ سیاہ ہوجاتے اور اکثر دیوانے ہوجاتے اور بعضون
کے اعضا مین خلل ہوجاتا پس غول بیابانی ہوجاتے اور
جمع کیا حق سبحانہ تعالے نے واسطے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے درمیان کلام اور رویت کے اور مشرف کیا اونکو
اسی عالم مین اپنے جمال لایزال کی رویت سے اور بھیجا اونکے
لیے براق اور لیگیا اونکو شبا شب مسجد حرام سے تا مسجد اقصے
اور وہان سے ایسی جگہ کہ کوئی وہان نہ پہونچا رباعی موسے
سفری جز حرم طور نکرد ✽ عیسی سفرے کرد وسے دور نکرد ✽ قربان
مسافرے کہ در خلوت عرش ✽ با کفش و عصا رفت و کسی شور نکرد ✽
اور دیکھا آپنے اپنے پروردگار کو بچشم سر اور دکھائی اونکو نے
اونکو آیات کبرے اور نگاہ رکھا اونکو نظر ماسوا سے اور حاضر کیا

اون سکے سیلے انبیا علیہم السلام کو اور امامت کرائی آپ سے اپنے
انبیا اور فرشتون کی اور مطلع کیا آپ کو نعیم بہشت اور عذاب
دوزخ سے اور یہ خصائص اور کمالات کسی ملک اور نبی اور ولی
کو میسر نہوسے اور مخصوص کیا آپ کو ساتھ چلنے فرشتون سکے آپکے
پیچھے جہان آپ جائین اور ایسے فرشتے آپ سکے ہمراہ رہا ہون
ہین اور عطا کی آپ کو کتاب کریم حالانکہ وہ سرور انبیا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم امّی یعنی بے پڑھے سکھے ستھے اور مخصوص کیا
اونکو فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور آمن الرسول سے کہ یہ سب
عرش مجید سکے خزانون مین سے ہے اور نہ دیا کسی پیغمبر کو مثل آپکے
اور عنایت کین آپ کو کنجیان تمام زمین کے خزانون کی جیسا کہ
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُوتیتُ مَفَاتِیحَ خزائنِ
الارض علی فرس ابلق علیہ قطیفۃ من سندس اور سپرد کیا آپکے
اختیار مین رزق سب کا جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے
انا قاسم والمعطی ہو اللہ اور قوت دی آپ کو تعلیم کرنی ظاہر اور
باطن تمام عالم کی اور جملہ خلائق پر جن وانس سے مبعوث ہوئے
جیسا کہ فرمایا بُعِثْتُ الی الخلق کافۃ اور فتح مندی دی اپنے محبوب
کو دشمنان دین پر کہ اون سکے جیمین ڈر اور خوف سما دیا کہ ایک
مہینے کی راہ پر سے آپ کی ہیبت اور رعب سے حیران وپریشان
سکے جیسا کہ فرمایا کہ نُصِرْتُ بالرعب مسیرۃ شھر اور وجہ تخصیص ایک

ترجمہ مدد دیا گیا مین ساتھ ہیبت سکے ایک مہینے کی راہ تک

سننے کی یہ ہے کہ شہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں کے شہر سے ایک مہینے کی راہ سے زیادہ دور تھا اور یہ خصوصیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلقاً تھی کچھ موقوف لشکر اور فوج پر نتھا بلکہ اگر آپ تنہا سے لشکر ہوتے تو بھی ویسی وحشت تھی جیسی کہ ساتھ لشکر کے تھی اور حلال کیا واسطے اپنے حبیب کے مال غنیمت کو کہ حلال نتھا قبل اوسکے کسی نبی پر جیسا کہ فرمایا احلت لی الغنائم اور اگلی شریعتون مین حکم یہ تھا کہ غنیمت سے لئے لوٹ لاکر ایک جگہ پر جمع کرتے اور آگ آسمان سے نازل ہوکر اون غنائم کو جلا دیتی۔ اور کی گئی تمام زمین آپ کے لیے مسجد کہ جہان جا ہے وہان نماز پڑہے اور مخصوص نرکہا سجدہ کرنا ایک مکان مین پر اور خاک کو پاک کرنے مین حکم پانی کا دیا حدیث مین آیا ہے کہ جعلت لی الارض مسجدا و طہورا یعنے کی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور خاک پاک اور اگلی انبیا کی امتون کو یہ دولت نصیب نہوئی بلکہ مسجدین اور عبادتخانے اونکے مقرر تھے کہ جو زمین قدم گاہ انبیا کی تھی اور اون کے قدمون کی برکت سے اوس زمین کو شرف طہارت کا حاصل ہوا تھا وہی اونکی مسجد اور عبادتخانہ تھا سوا اسے وہان کے اور جگہ عبادت اور نماز جائز نتھی اور جو زمین کہ اس سعادت سے مشرف نہوئی ہوتی اوسکو وسے پاک نہین جانتے تھے

محمد حلال کی گئی میرے لیے غنیمتیں اور کی گئی میرے لیے سب زمین مسجد اور پاک

اور سفر مین تحفہ لکھیگا کہ اوسپر اون سکے نبی سنے نماز پڑھی اور
ہمراہ رکہے اور ذبح کئے جاسے اون کی مسجد کو بنوایا اور اوکی قبر
مین تیمم کیا درست تہا اور کیا حق تعالی سنے آپ کو خاتم الانبیا
والمرسلین کہ بعد اونکے کوئی پیغمبر نہوگا اور اوترنا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے آخر زمانہ مین بعض ورن محمد کی
کی مدد کے واسطے ہوگا اور وسے مثل ایک عالم کے آپکی امت
کے عالمون سے ہووینگے پس شرع آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک ہمیشہ رہنے والی ہے اور
ناسخ اور شامل سے سب انبیا اور مرسلین
کی شریعتون کا اور بہیجا اوسکو پروردگار تعالے سنے واسطے
رحمت اور ہدایت خلق کے جیسا کہ فرمایا وما ارسلناک الا رحمة
للعالمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تمکو اے محمد مگر واسطے
رحمت کے خلق پر اور پکارا اور یاد فرمایا حق سبحانہ سنے
تمام نبیون کو اونکا نام لیکر کہ یا آدم اسکن انت وزوجک
الجنة ویا نوح اہبط بسلام منا وبرکات علیک ویا ابراہیم
اعرض عن ہذا ویا موسے انی اصطفیتک علی الناس
برسالاتی وبکلامی ویا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض
ویا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی ویا یحیی خذ الکتاب بقوة
ویا عیسی انی رافعک الیّ اور خطاب فرمایا اپنے نبی کریم کو

کہ یا ایہا الرسول یا ایہا النبی یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر کر

اور جو نام اوس جناب حضرت عالم کا کہ مقام غیر خطاب مین بیچ کلام مجید کے

کہا ہے سو بطریق مدح اور ثنا کے اور مقرون ساتھ ذکر صفت نبوت

اور رسالت کے ہے چنانچہ وما محمد الا رسول و محمد رسول اللہ

والذین آمنوا بما نزل علی محمد وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول

اللہ وخاتم النبیین اور حرام کیا اللہ تعالے نے پکارنا اوس

مقبول بارگاہ احدیت کا نام لیکر اور فرمایا لا تجعلوا دعاء

الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنے نہ پکارو تم اپنے نبی کو اونکا

نام لیکر اور یا احمد یا محمد کہکر جیسا کہ اپنے آپسمین پکارتے ہو تم

بلکہ پکارو تم اونکو تعظیم اور توقیر سے اور کہو تم یا ایہا النبی و یا ایہا

الرسول ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول

کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون یعنے اور

نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو اوپر آواز نبی کے اور نہ پکارو تم

اونکو چلاکر مبادا ابکار ہوویں اعمال تمہارے اس فعل سے

تفسیر مین آیا ہے کہ ثابت بن قیس مرد بلند آواز اور کانون

سے بہرے تھے جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اپنے گہر مین

بیٹھ رہے اور مجلس شریف نبوی مین حاضر ہونے سے متغیر ایکدن

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت دنون

ہوئے ثابت کو نہیں دیکھا اوسکو کیا ہوا بعد ازان آپنے

اونکو بلایا اور مہربانی اور عنایت بہت فرمائی اور حال انکا جب ظاہر ہونیکا پوچھا عرض کیا یا رسول اللہ یہ آیہ کریمہ آپ پر نازل ہوئی اور مین بلند آواز اور بہرا ہون ڈرتا ہون کہ آواز میری بلند ہو اور اعمال میرے حبط ہوجاوین فرمایا کہ تم اون لوگون سے نہین ہو اور آپ اون سے بہت راضی ہوے اور اونکے حق مین دعا خیر کی اور فرمایا زندگی کرستے ہو تم بخیر اور مروگے تم بخیر اور بشارت دی آپ نے اونکو جنت کی اور شہید ہوے ثابت روز جنگ یمامہ کے اور ایسی حرام تہا پکارنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دروازہ حجرہ پر سے ملکہ حسن ادب یہ تھا کہ اگر دروازہ حجرہ مبارک پر بیٹھے رہتے جب تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از خود تشریف باہر نہ لاوین اور جمال باکمال سے مشرف نفرماوین جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اور جملہ فضائل مختصہ اوس ذات جامع الصفات سے یہ تھا کہ قسم کہائی حق تعالے نے آپکی زندگی اور آپکے شہر اور آپ کے زمانہ کی اور کلام کیا آپ سے بجمیع اقسام وحی اور ملازم کیا اسرافیل علیہ السلام کو گیارہ برس کی عمر تک کہ قبل آپ کے کسی نبی پر اسرافیل نازل نہوے جیسا کہ طبرانی نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سنا مین نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ آیا تھا میرے پاس اسرافیل
علیہ السلام کہ قبل میرے کسی پیغمبر پر نازل نہ ہوا تھا اور کہا
مجھے اسرافیل علیہ السلام نے کہ مین بھیجا ہوا تیرے رب کا ہون
کہ حکم فرماتا ہے پروردگار تیرا کہ مین تجھکو اختیار دیتا ہون
اس بات مین کہ پیغمبر اور بندہ ہو تو یا پیغمبر اور بادشاہ پس
اختیار کیا مین نے پیغمبر اور بندہ ہونے کو اور اگر پیغمبر اور بادشاہ
ہوتا مین سب پہاڑ سونے کے ہو کر میرے ساتھ چلتے بعد
ازان جبرئیل علیہ السلام کو گیارہ برس کی عمر سے آخر عمر
شریف تک ملازم اور حاضر باش درگاہ نبوت کا کیا اور
عفو کیا اور بخشا حق تعالےٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہونکو
یعنے اگرچہ سب انبیا علیہم السلام بخشے ہوے ہین اور عذاب
کرنا انبیا پر جائز نہین ہے لیکن تصریح اس طرح سواے
آپ کے اور کسی نبی کے واسطے نہین فرمایا اور یہ خصوصیات
خاص آپ ہی کے واسطے ہے اور جملہ فضائل مختصہ
آنحضرت بنی آدم سے یہ ہے کہ اسلام لایا شیطان آپکا
اور امر حکم نہین کرتا ہے آپ کو مگر نیکی کا جیسا کہ مروی ہے
عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ کوئی شخص تم مین سے نہین ہے مگر یہ کہ مقرر

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

بیجے گئے ہین اوسپر دو ساتھی ایک جن اور ایک فرشتہ تب
صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا حال بھی ایسا ہی
فرمایا ہان مگر اعانت اور مدد کی میری میرے پروردگار نے
کہ اسلام لایا جن ساتھی میرا اور نہین کہتا ہے وہ مجھے بجز
نیکی کے اور جملہ خصوصیات اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے یہ ہے کہ حرام کیا حق تعالے نے آپکی سب
بی بیون پاک دامن کو سب مسلمانون پر بعد آپ کے اور
فرمایا وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ
مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا اور سب بی بیون پاکدامن کو اللہ تعالے
نے ان سب مسلمانون کی فرمایا کہ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ یعنے بی بیان
پیغمبر کی سب مسلمانون کے مائین ہین اور یہ فرمانا اللہ تعالے
کا واسطے تعظیم اور تکریم اپنے نبی کریم کے ہے اور جملہ
خصائص نبوی سے یہ ہے کہ جو شخص خواب مین رویت
جمال باکمال حضرت سے مشرف ہوا اوسنے بتحقیق بیشک
اور بے شبہ آپ ہی کو دیکھا اسواسطے کہ شیطان بصورت
آنحضرت کے نہین ہو سکتا ہے یعنے اگرچہ حق تعالے
نے طاقت اوسکو ہمصورت ہونے کی بصورت ہر شخص
کے دی ہے مگر قادر اوپر متشکل ہونے اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اوسکو نہین کیا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے من رآنی فی المنام فقد رای الحق فان الشیطان
لا یتمثل بی اور اسواسطے کہ وہ سرور مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر
ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت و ضلالت ہر دو ضدین
اور خلافت بین دو ضدان لایجتمعان اور جملہ خصائص ذات پاک
سے یہ ہے کہ نام رکہنا اوپر نام شریف حضور کے میمون اور مبارک
اور نافع ہے دنیا اور آخرت مین جیسا کہ مروی ہے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
روز قیامت مین میرے ہمناموں کو حکم الہی واسطے دخول جنت
کے ہوویگا وے عرض کرینگے کہ الہی ہمنے کوئی عمل سزاوار اور
لائق دخول جنت کا نہین کیا فرماویگا حق تعالے کہ عہد کیا ہے
مین نے کہ نہ ڈالونگا دوزخ مین اوسکو جسکا نام محمد یا احمد ہوگا اور
ابو نعیم نے انیط بن شریط سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم کہائی حق تعالے نے اپنی عزت
اور جلال کی کہ مین عذاب نکرونگا اوسکو جو کہ ہمنام تیرا ہوگا اور
مروی ہے جناب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی خوان
نہین جو رکہا جاوے اور اوسپر ہمنام محمد کا حاضر ہووے
مگر یہ کہ پاک کرتا ہے حق تعالے اوس گہر کو کہ رکہا گیا وہ خوان
اوسمین ہر روز دو بار اور بہی آیا ہے کہ جس گہر مین
ہمنام محمد ہے حق تعالے برکت دیتا ہے اوس گہر مین اور

بہی منقول ہے کہ جمع نہین ہوتے ہین لوگ واسطے مشورہ
کسی کام کے اور اوس جماعت مین ہمنام حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ہوتا ہے مگر یہ کہ برکت دیتا ہے حق تعالے اوس
مشورہ مین اور آیا ہے کہ جسکا نام محمد یا احمد ہو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوسکی شفاعت کرینگے اور بہشت مین اوسکو
لیجاوینگے اور منجملہ خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
یہ ہے کہ مستحب ہے غسل کرنا اور خوشبو لگانا واسطے پڑہنے
حدیث شریف کے اور اوسکو مکان بلند اور ممتاز مین پڑہنا
بہتر ہے جیسا کہ حال امام مالک رحمۃ اللہ کا بروایت معروفت
سابقا مذکور ہوا اور نہ اوٹھنا وقت پڑہنے اوس کلام خیر انجام
کے واسطے تعظیم اور توقیر کسیکی کہ یہ بے ادبی اور اہانت اوس
کلام پاک کی ہے اور منجملہ خصائص اوس عالیجناب سے
یہ ہے کہ جسکو سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ پکارتے اگرچہ وہ نماز
مین ہوتا جواب دینا اوسپر واجب ہوتا جیسا کہ بخاری رحمہ اللہ نے
سعید بن المعلی سے روایت کی ہے کہ مین ایک دن نماز مین
تہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پکارا ایس مینے
جواب نہ دیا اور بعد فراغت نماز کے حضور اقدس نبوی مین گیا اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نماز مین تہا اس سبب سے جواب نہ دیا فرمایا کہ
تمکو حکم الٰہی نہین پہونچا کہ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا

ترجمہ ای وہ لوگو کہ ایمان لاسے ہو حاضر ہو تم پاس اللہ اور رسول کے جب وہ تمکو بلاوین ۱۲

لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم الآية پس اجابت اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرض ہی اور تارک اوسکا گنہگار ہے اور جملہ خصائص نبوی سے یہ ہے کہ جو جھوٹہہ باندہنا اوپر اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل اور لوگون کے نہین ہی بلکہ جو جھوٹہہ باندہی اوپر اوس عالیجناب کی پس شہادت اوسکی مقبول نہین اگرچہ بعد توبہ ہووے اور جگہ اوسکی دوزخ ہوگی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار اور مروی ہے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے جھوٹہہ باندہا اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بہیجا آپ نے علی بن ابی طالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو کہ جاؤ تم اور اگر وہ شخص ملے تو اوسکو مار ڈالو اور جملہ خصوصیات سے یہ ہے کہ بہیجا حق تعالے نے جبریل علیہ السلام کو ایام مرض شریف مین واسطے عیادت اوس جناب پاک اور پرسش احوال مزاج مبارک کے اور پڑہی گئی نماز جنازہ اوس سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرادی فرادی بلا امامت اور دفن ہوے بعد تین دن کے اور بچہائی گئی چادر اطہر مزار شریف مین کہ اوسکو حالت حیات مین بچہاکر آرام فرماتے تھے اور تاریک ہوگیا عالم روز وفات شریف کے اور متعین ہونا فرشتے کا مزار مطہر پر واسطے پہونچانے صلوۃ وسلام کے زائرون اور غائبون عامہ مومنین سے جیسا کہ حدیث شریف

میں وارد ہے کہ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ
عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ روایت کی ہے اس حدیث کو بسند
صحیح امام احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اور مروی ہے
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ کا ایک
فرشتہ ہے کہ دی ہے حق تعالے نے اوسکو قوت سننے کی
ہر بندے سے پس جو بندہ کہ درود بھیجتا ہے مجھپر وہ فرشتہ
اوسکو سنکر مجھکو پہونچاتا ہے اور عرض کیا جاتا اعمال
امت کا اوس جناب پاک پر اور استغفار کرنا اوس
رحمۃ للعالمین کا واسطے امت کے جیسا کہ ابن المبارک
نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کوئی دن
نہیں مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہیں اعمال امت کے صبح
اور شام اوپر اوس جناب کے پس پہچانتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اور اونکے اعمال کو اور بعضی
روایات میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض
کیے جاتے ہیں مجھپر اعمال امت کے پس اگر بد ہوتے ہیں چھپاتا ہوں
اونکو اور اگر نیک ہوتے ہیں عرض کرتا ہوں درگاہ رب العزت میں الٰہی
بعد عرض کے لکھواتا ہوں نہیں ان اعمال کو نیکی کی نامۂ اعمال میں یہ خصائص الکبریٰ
اور فخر نبی آدم کرتے ہیں اور جملہ فضائل مختصہ سے یہ ہے کہ فرمایا اوس رسول

عالیمقام علیہ الصلوۃ والسلام نے مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ
مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ البخاری یعنے درمیان میری قبر اور منبر
کے ایک باغ ہے بہشت کے باغون سے اور جملہ خصائص
ذات پاک سے یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے کسی مخلوقات
پر اپنے خواہ نبی ہو یا ملائکہ درود نہ بھیجا مگر اوس جناب اقدس
وانور پر اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا الصلوۃ والسلام علیک
یارسول اللہ وصل یہ تو ذکر تھا خصوصیات جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب بیان ہے اون چیزون
کا جو خاص ہین دین محمدی مین اور بیان خصوصیات اون کی
امت مرحومہ کا کہ کسی اگلی شریعتون اور امتون مین وے چیزین
نہ تہین پس جانو تم اے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فضائل
اور خصائص تمہارے بہت ہین اور بڑی فضیلت اور فخر تمہارا
یہ ہے کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اور جیساکہ نبی
تمہارے خاتم الانبیا اور جامع فضائل اور کمالات تھے ویسی
تم خاتم الامم اور خیر الامم کمال دین اور تمام نعمت اور خوشنودی خالق سے
ہو جیسا کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
الایہ والیوم اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا اور جو خصائص تمہارے کہ کتب سابقہ مین لکھے ہین پہلی

وصل
دربیان خصوصیات دین محمدی و امت مرحومہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجلس میں جو جکی اب جو تمہارے ہی سنے بیان فرمائی سنو کہ
تمہارے فضائل اور خصائص سے ہے حلال ہونا غنیمتوں کا
اور مسجد اور صعید ہونا تمام روے زمین کا اور پاک کرنے میں
حکم خاک کا برابر پانی کے ہونا کسی نبی کی امت کو یہ نصیب
نہ تھا اور وضو بھی مخصوص تمہارے لیے ہے اور امم سابقہ انبیا
شریک میں جیسا کہ فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ یعنی میری امت
میری بلائی جاوے گی روز قیامت کو اپنے پروردگار کے
روبرو روشن پیشانی آثار وضو سے اور مجموعہ نماز پانچوں وقت
کی بھی تمہارے خصائص سے ہے کہ اگلی امتوں میں نماز چار وقت
کی تھی اور نماز عشا کی نہ تھی اور اول جب کہ نماز عشا پڑھی تمہارے
نبی نے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے تاخیر کرو تم نماز عشا کو
اس واسطے کہ تمہیں فضیلت دی گئی ہے اس نماز سے اور قبل تمہارے
کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی اور اذان اور اقامت اور
آمین نماز میں بھی تمہارے خصائص سے ہے مروی ہے ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہود حسد نہیں کرتے ہیں ہمارا اتنا کسی
چیز سے جس قدر کہ حسد کرتے ہیں سلام اور آمین سے اور تیسری بات
تمہاری ستر ہے کہ صفوف تمہاری نماز اور قتال میں مانند صفوف

اون فرشتون کی ہین کہ جمع ہین گرد عرش معلے کے قدر اور منزلت
اور قرب بارگاہ صمدیت مین اور نماز جمعہ بہی مخصوص تمہارے لیے
ہے کہ اورون کو نہین ہے جیسا کہ بخاری رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دن
یعنے جمعہ وہ روز ہے کہ فرض کی تہی اللہ تعالے نے اوس مین
عبادت اوپر یہود اور نصاری کے لعد اوسکے مخصوص کیا واسطے
ہمارے اور گردانا روز سنیچر واسطے یہود کے اور اتوار واسطے
عبادت نصاری کے اور مخصوص کی تہارے لیے ایک ساعت
روز جمعہ کی کہ جو اوس ساعت مین درگاہ رب العزت سے چاہو
ملتا ہے اور اس ساعت مین اختلاف بہت ہے مگر بہت صحیح
دو قول ہین ایک یہ کہ وہ ساعت وقت سوار ہونے خطیب کے
ہے منبر پر واسطے خطبہ کے تا فراغ نماز دوسرا قول یہ ہے کہ وہ
آخر ساعت اوسدن کی ہے اور خصائص تہاری سے ہے
کہ پہلی شب رمضان کو حق تعالے تمکو بچشم رحمت دیکہتا ہے
اور جسکو حق جل مجدہ بچشم رحمت دیکہے اوسپر کبہی عذاب نکریگا
اور داخل کریگا اوسکو بہشت مین اور جملہ خصائص تمہاری
سے ہے کہ بو منہ روزہ دار کی نزدیک حق تعالے کی
خوشبو تر ہے مشک اذفر سے اور استغفار کرتے ہین ملائکہ
واسطے تہارے ہر شب رمضان مین اور آخر شب رمضان مین

بخشتا ہے اللہ تعالے گناہ اگلے اور پچھلے تمہارے اور وقت
سحر اور جلدی کرنا روزہ کھولنے مین اور مباح ہے تمکو کھانا اور
پینا اور جماع تمام رات تا صبح صادق بخلاف امم سابقہ کے کہ اونپر
کھانا پینا سونے کے بعد حرام تھا اور خصائص تمہاری سے ہے
شب قدر ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک
شخص تھا کہ ہزار مہینے اوسنے راہ خدا تعالے مین جہاد کیا
اور ہتیار کرسے نہ کھولے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم مین سے
کسکو اسقدر طاقت ہے کہ ایسا کرسکے پس سورۂ قدر نازل ہوئی
کہ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے اور عبادت اوس شب مین
افضل ہے ہزار مہینے کے جہاد سے راہ ہدایت اور مراد تمہاری
حق تعالے نے تکالیف شاقہ جسے جو کہ تھی اگلی امتون پر مثلاً
تعین قصاص کا قتل عمد اور خطا مین اور کاٹ ڈالنا اوس عضو کا
جسنے خطا کی اور کاٹ ڈالنا اوس جگہ کو جہان نجاست لگی ہو
اور مار ڈالنا اپنے تئین توبہ مین اور جو شخص بنی اسرائیل سے
شب کو گناہ کرتا تھا صبح کو اوسکے گھر کے دروازہ پر لکھا ہوتا تھا
کہ فلانے نے یہ گناہ کیا اور کفارہ اس گناہ کا یہ ہے کہ دونون
آنکھیں اپنی نکال ڈالے پس وہ آنکھوں کو نکال ڈالتا تھا اور
آسان کین حق سبحانہ تعالے نے وے سختیاں اوپر تمہارے

جو اگلی امتون پر تھین اور نہ رکہا تمہارے دین مین کچھ حرج مثلاً
اگر کوئی تم مین سے کہڑا ہو کر نماز نہ پڑہ سکے بیٹھ کر پڑہے اور
اگر بیٹھ نہ سکے لیٹ کر اشارہ سے ادا کرے اور مباح کیا
حق تعالے نے تمکو روزہ نہ رکہنا اور قصر صلوۃ حالت سفر مین اور
کہلا رکہا تمہارے لیے دروازہ توبہ کا جب تک آفتاب پچہم
سے نہ نکلے اور مشروع کیے تمہارے واسطے کفارات حقوق
الہٰ مین اور وصیت وغیرہ حقوق عباد مین اور اوٹھا لیا گیا جو کہ
تمسے بہول چوک اور زبردستی سے صادر ہو جیسا کہ حدیث
شریف مین بروایت امام احمد حنبل اور ابن حبان اور حاکم اور
ابن ماجہ کے آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَاَءَ وَالنِّسْیَانَ
وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ یعنے حق تعالے جل جلالہ نے اوٹھا لیا
میری امت سے اون چیزون کو کہ خطا اور نسیان اور زبردستی
سے صادر ہون کہ باز پرس اوسکی نکرے گا اور بنی اسرائیل
جب خطا اور نسیان کرتے تھے احکام الٰہی مین اونپر عذاب
سخت نازل ہوتا تھا اور حرام ہو جاتا تھا اون پر کہانا پینا
بغیر گناہ کے اور خصائص کا تمہارے ہی سبب یہ ہے کہ دین اور
شرع تمہاری اگلی سب شریعتون سے بہت پوری ہے
کہ فرماتا ہے حق سبحانہ تعالے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الآیۃ جیسا
کہ نبی تمہارا اکمل اور افضل ہے سب انبیا سے اور یہ بہت ظاہر ہے

محتاج بیان کا نہیں اور تمہارے خصائص سے یہ ہے کہ عمرین
تمہاری کم اور عمل تمہارا تھوڑا اور اجر و ثواب تمکو بہت زیادہ چنانچہ
صحاح ستہ میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصہ اس امت کا اور اگلی امتوں کا مثل
ایک شخص کے قصہ کی ہے کہ اوسنے مین مزدور مقرر کیے ایک کو
صبح سے دوپہر تک اور دوسرے کو دوپہر سے پہر دن رہے تک
اور تیسرے کو پہر دن رہے سے شام تک اور ہر ایک کو ایک
روپیہ دینا کیا جب وقت مزدوری دینے کا آیا مزدوروں نے
کہا کیونکر ایسا ہو کہ ہم سب عمل اور کام مین کم زیادہ ہین اور
اجرت مین برابر تب اوس شخص نے کہا کہ مین نے جو تمسے
اقرار کیا وہ دیتا ہون باقی رہا زیادہ دینا یہ میرا احسان ہے
جسکو چاہونگا اوسکو دونگا پس پہلا مزدور مثل یہود کی
ہے اور دوسرا مثل نصاری کے اور تیسرا مثل اس امت کے
ہے ملیل العمل کثیر الاجر اور یہی خصائص تماری سے ہے ہونا
اقطاب اور اوتاد اور نجبا اور نقبا اور ابدال کا کہ اور کسی امت
مین نہوے جیسا کہ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابدال ہیں
نفر ہیں عورت مین جب ان مین سے کوئی مرجاتا ہے دوسرا
اوسکا قایم مقام ہوتا ہے اور طبرانی نے کتاب معجم الاوسط مین

نقل کیا ہے کہ خالی نہین ہے زمین چالیس مردون سے اور
اونہن کی برکت سے دنیا قائم ہے اور جب کوئی اونہین سے
مرجاتا ہے حق تعالے دوسرے کو قائم مقام اوسکے کرتا ہے اور
ابدال اسی سبب سے نام اونکا ہے اور ابن عدے نے کامل
مین لکھا ہے کہ بائیس آدمی اون چالیس تن سے شام مین اور
اٹھارہ آدمی عراق مین رہتے ہین جب حکم الٰہی اونکے فنا کا ہوگا
قیامت آوے گی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخیار میرے
امتکی ہر زمانہ مین پانسو آدمی اور ابدال چالیس نفر ہین نہ وے
پانسو کم ہوتے ہین اور نہ چالیس اور جو کوئی اونہین سے مرتا ہے
حق تعالے اوسکے بدلے مین دوسرا قائم کرتا ہے اور یہے
لوگ تمام عالم مین رہتے ہین اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے چالیس مرد ہین میری امت سے کہ دل اونکا اوپر دل حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے ہے دفع کرتا ہے حق تعالے اون کی
برکت سے بلا خلق سے اور نام اونکا ابدال ہے نہین پایا انھون
نے یہ رتبہ اور درجہ نماز اور روزہ سے پس پوچھا ہمنے یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کاہے سے اونکو یہ مرتبہ ملا
فرمایا کہ سخاوت اور مسلمانون کی خیر خواہی سے اور تاریخ

خطیب نے اوسی مین آیا ہے کہ نقبا تین سو اور نجبا ستر اور بدلا
چالیس اور اخیار سات اور اوتاد چار اور غوث ایک ہی جگہ رہتے
نقبا کی مغرب مین اور نجبا کی مصر مین اور ابدال کی شام مین ہے
اور اخیار زمین پر سیر کرتے ہیں اور احوال تمام عالم کا دریافت کرتے
ہیں اور اوتاد چاروں کونوں پر زمین کے رہتے ہیں اور غوث مکہ معظمہ
میں رہتا ہے جب کوئی مشکل خلائق پر پڑتی ہے گریہ وزاری
اور دعا کرتے ہیں درگاہ رب العزت مین پہلے نقبا اور بعد اوس کے
نجبا اور اوسکے ابدال پھر اخیار پھر اوتاد پس اگر انکی دعا مستجاب
اور قبول ہوئی اور مشکل خلائق کی حل ہوئی تو فبہا ورنہ سب التجا
جناب غوث مین کرتے ہین پس قبل تمام ہونے سوال کے
حق تعالے دعا غوث کی مستجاب کرتا ہے اور حضرت نے تعجب
تمہاری سے یہ ہے کہ جاؤ گے قبر مین با گناہ اور نکلو گے بیگناہ
بسبب استغفار مومنین کے تمہارے حق میں روایت کیا ہے
اسکو طبرانی نے حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور پہلے
میں قبر سے نکلونگا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ
انا من تنشق عنہ الارض یعنی پہلے میں ہون کہ پھٹیگی
زمین واسطے میرے اور میری امت کے اور نکلیں گے قبر سے
سپید ہونگے امتی میری ایک نشانی اور سیاہ ہوگی پیشانی
پر سجدہ کے اثر سے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے سیماہم

فِی وُجُوہِہِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ اور دیے جاوینگے نامۂ اعمال
تمہارے سیدہے ہاتہ مین اور چلے گی اولاد تمہاری آگے تمہارے
اور نور ایمان تمہارا آگے اور سیدہے تمہارے ہوگا جیسا کہ
ابی الدرداء سے حدیث امام احمد سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہچانونگا مین اپنی امت
کو دن قیامت کی سفیدی پیشانی سے کہ وہ اثر سجدہ سے ہوگی
اور اس بات سے کہ دیے جاوینگے نامۂ اعمال اونکے
سیدہے ہاتہ مین اور اس بات سے کہ اولاد اونکی آگے اونکے
چلے گی اور دوڑے گا نور ایمان اونکے روبرو اور سیدہی
طرف اونکے جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے یَسْعٰی نُوْرُہُمْ بَیْنَ
اَیْدِیْہِمْ وَبِاَیْمَانِہِمْ اور فضائل مختصہ تمہاری سے یہ ہے کہ دیگا
حق تعالےٰ تمکو نفع تمہارے عمل سے اور غیر کے عمل سے بہی اور
یہ دولت اگلی امتون کو نصیب نہوئی کیونکہ غیر کے عمل سے اونکو
نفع نہوتا تہا فقط اونہین کے عمل پر اکتفا رہی جیسا کہ صحیحین
مین وارد ہے کہ جو مری اور رہے اوسکے ذمہ روزہ پس کہو
اوسکے عوض والی اوسکا تو اوس روزہ کا ثواب اوس مردہ
کو ملیگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ ارادہ
کرے حج کرنے کا غیر کی طرف سے پس پہلے اپنی طرف سے
حج کرے بعد اوسکے غیر کی طرف سے اور صحیح بخاری مین ہے

کر حجۃ الوداع مین ایک عورت حضور پرنور نبوی مین آئی اور
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ بڈھا ہے طاقت سوار ہونے کی
نہین جو حج مین شریک ہو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فحجی عن قبل ابوک یعنے تو ادا کر حج اپنے باپ کی طرف سے
اور اعتکاف کیا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے اور اون کی طرف سے
بردہ آزاد کیا اور ایک دن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں نے وفات پائی آیا کچھ اوسکے لیے
صدقہ دون مین فرمایا ہان عرض کیا یا رسول اللہ کون صدقہ
بہتر زیادہ ہے فرمایا پانی دینا پس بنایا سعد بن عبادہ رضی اللہ
عنہ نے ایک کنوان اور کہا یہ میری ماں کے واسطے ہے اور عبداللہ
بن بکر کی دادی نے نذر کی تھی کہ پیادہ پا مسجد قبا کو جاؤن گی اور
قبل ادا کرنے نذر کے گذر گئین پس فتوا دیا عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما نے اوسکے فرزند کو کہ جا اور اپنی ماں کی طرف سے
نذر ادا کر پس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عمل غیر کا نفع
کرتا ہے اور خصائص ہماری سے یہ ہے کہ داخل ہوسگے
تم بہشت مین سب سے پہلے جیسا کہ مروی ہے امیرالمومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بروایت طبرانی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کی گئی بہشت سب انبیا پر جب تک

ہین اوس مین جلوہ فرما ہون اور حرام ہے سب استون پر جب تک میری امت اوسمین نہ جاوے اور فرمایا کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت سے ستر ہزار آدمی بلا حساب وکتاب الغرض دیا پروردگار تعالے نے بہ تصدق اپنے حبیب کے ملکو وہ مرتبہ کہ ندیا اور کسی امت کو جیسا کہ عنایت کی اپنے حبیب کو وسے فضائل اور کمالات کہ ندیے اور کسی نبی کو الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ یہ ذکر ہے تشریفات قیامت کا کہ مخصوص ذات پاک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور کوئی اوسمین شریک نہین منجملہ اون کے یہ ہے کہ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول ہون اون کا جو نکلینگے اپنی اپنی قبرون سے اور خطیب اونکا ہون جب وفد آوینگے نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت اور تسلی دینے والا ہون جب کہ حیران اور پریشان ہونگے لوگ اپنے کام مین اوس روز پر سوز کو اور لواے حمد میرے ہاتھ مین ہوگا اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک اپنے پروردگار کے اور یہ کلام ازراہ فخر کے نہین ہے بلکہ واقعی ہے اور مروی ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین اولاد آدم ہون روز قیامت کو اور بیشک

میرے ہاتھ میں لواے حمد ہوگا اور کوئی پیغمبر آدم اور سوا اونکو ہوگا مگر یہ کہ ہونگے نیچے میرے لواے حمد کی اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اوٹھانیوالا ہون لواے حمد کا روز قیامت کو اور اول حلقہ اون لوگو نکا کہ ہلا وینگے زنجیر بہشت کی دروازے کی پس کہلے گا دروازہ میرے واسطے اور ہونگے فقراء امت میرے ساتھ اور میں اکرم اولین وآخرین کا ہون اور میں غرور سے نہیں کہتا ہون بلکہ بیان عنایت الٰہی کرتا ہون اور منقول ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھے امید ہے اپنے پروردگار سے کہ بہت زیادہ ثواب سب کل انبیا سے روز قیامت کو اور نوادر الاصول میں حکیم ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا تشریف لائے گھر سے اور سیدہی طرف حضرت صدیق اکبر اور بائین طرف عمر فاروق رضی اللہ عنہما تھے پس فرمایا کہ ایسے ہی اوٹھونگا قیامت کو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ میں محشور ہونگا قیامت کو براق پر اور سب انبیا اپنی اپنی سواریون پر ہونگے اور حضرت صالح اپنی اونٹنی پر اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام میری دونون اونٹنیون پر

کہ محمود سرا در غضبا ہین اور بلال ایک بہشت کی اونٹنی پر
سوار ہونگے اور حدیث کعب الاحبار رضی اللہ عنہ مین
آیا ہے کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے آتے ہین
اور گھیر لیتے ہین گرد روضہ مقدسہ جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین پر اور بھیجتے ہین
صلواۃ و سلام اوپر اوس سید السادات کے جب شام
ہوتی ہے وہ سب پلٹ جاتے ہین اور شب کو ستر ہزار فرشتے
اوتر آتے ہین اور تمام رات یہی کرتے ہین اور یہ حال ہوگا
اوس دن تک کہ آپ قبر شریف سے نکلین گے پس لیجاوینگے
وے فرشتے آپ کو با عزاز اور احترام درگاہ رب العزت
مین جیسے کہ دولہن کو دولہ کے گہر لیجاتے ہین اور صواعق
مین بہ روایت طبرانی کہ ریاض النضرہ مین مذکور ہے
نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حضرت علی علیہ السلام سے اے علی آیا نہ جانا تو نے
کہ مین اول اون لوگون کا ہون جو بلائے جاوینگے حشر کو
پس کھڑا ہونگا مین سیدہی طرف عرش مجید کے اور پہنایا جاونگا
حلہ سبز بہشتی بعد ازان بلائے جاوینگے اور انبیا آگے
پیچھے اور کہڑے ہونگے بائین طرف عرش معلے کے آگاہ ہو
اے علی کہ امت میری اول سب امتونکی ہوگی حساب مین

قیامت کو پس بشارت دیتا ہون تمکو اسے علی کہ بیشک تم
تو ہی بولایا جاوے گا اور دیا جاویگا تجکو سبز لوا اسے حمد اور
وہ ایسا ہوگا کہ آدم اور تمام خلق خدا روز قیامت کو اوسکا
سایہ ڈہونڈین گے اور درازی اوس لوا کی ایک ہزار چہ سو
برس کی راہ ہوگی اور قبضہ اوسکا چاندی سفید کا اور سنان لیعنی
پہل اوپر کا یاقوت سرخ کا اور بیچ کا پہل اوسکا زمرد سبز کا ہے
اور ہون گی اوسمین تین طنابین نور کی ایک مشرق مین دوسری
مغرب مین تیسری مکہ معظمہ مین اور اوسپر تین سطرین لکہی ہونگی
پہلی سطر مین بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر مین الحمد للہ
رب العالمین تیسری سطر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
درازی ہر سطر کی ہزار برس کی راہ کی اور چوڑائی بہی اوسکی
اسیقدر لیس اسے علی تو اوسکو لیکر چلے گا اور حسن تیرے
سیدہی طرف اور حسین تیرے بائین طرف ہون گے یہانتک
کہ اوسکو لیکر کہڑا ہوگا تو درمیان میرے اور ابراہیم علیہ السلام
کے سایہ عرش مجید مین اور پہناوین گے تجکو حلہ بہشتی اور
منجملہ خصوصیات روز قیامت سے حوض کوثر ہے کہ وہ مخصوص
بذات بابرکات جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہے مروی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حوض میرا ایسا ہے مسافت

بیان حوض کوثر کہ مخصوص بذات آنحضرت ہے

اوسکی ایک مہینے کی راہ کی اور چارون کونون سے برابر ہے
اور پانی اوسکا میٹھا زیادہ شہد سے اور سفید زیادہ دودھ سے
اور خوشبودار بہت مشک اذفر سے اور سوتے اوسکے بہرے ہوے
موتیون اور جواہر سے اور کوزے مانند آسمان کے ستارون کے
روشن اوپر رکھے اور گرداگرد اوسکے قبے موتی کے اور حدیث
انس رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ میرے حوض کی چار ستون ہین اول ابوبکر کے
ہاتہ مین دوسرا عمر کے ہاتہ مین تیسرا عثمان کے ہاتہ مین چوتھا علی
کے ہاتہ مین پس جو کوئی محب ابوبکر کا ہے اور بغض رکھتا ہے
عمر سے ابوبکر اوسکو پانی نہ دیگا اور جو محب علی ہے اور بغض رکھتا
عثمان سے اوسکو علی پانی نہ دے گا روایت کیا ہے اس حدیث
کو ابوسعید نے شرف النبوۃ مین جیسا کہ مواہب مین ہے
اور مشہور اور راجح یہی ہے کہ ساقی کوثر امیر المومنین علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ ہون گے اور فرمایا ہے جناب امیر علیہ السلام نے
جو کہ بغض رکھے گا خلفاء ثلثہ سے مین ہرگز اوسکو آب کوثر نہ دونگا
اور منجملہ تشریفات قیامت کے شفاعت عظمےٰ اور مقام محمود
ہے فرماتا ہے اللہ تعالےٰ جل جلالہ عسیٰ ان یبعثک ربک
مقاما محمودا یعنی عنقریب ہے اوٹھا دے گا تجکو پروردگار تیرا
مقام محمود مین اور مقام محمود وہ ہی مقام شفاعت ہے جیسا کہ

بیان شفاعت عظمیٰ
[illegible]

حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین ہو المقام الذی اشفع فیہ لامتی
یعنے مقام محمود وہی مقام ہے کہ شفاعت کرونگا مین اوس
جگہ اپنی امت کی اور لکھا ہے کہ محل شفاعت کی پانچ ہین ایک
آرام دلانا اہل موقف کو شدت ٹھہرنے اور گرمی آفتاب اور
انتظار حساب وغیرہ سے۔ دوسرے عفو کرانا سوال اور حساب کا
اور داخل کرنا بہشت مین تیسرے شفاعت اون لوگون کے
حق مین جو بعد حساب کے مستحق عذاب اور عتاب کے ہونگے
اور نجات دلانا اونکو اوس سے چوتھے جو لوگ کہ داخل دوزخ کے
ہین اونکو نکالنا پانچوین وے لوگ کہ بہشتی ہین اور حساب و
کتاب سے سروکار نہین شفاعت اون کے واسطے بلند ہونے
اونکے درجون کی ہوگی اور ہر ایک قسم مین احادیث موجود ہین
اور بڑی کتابون مین مذکور ہین اور عوف ابن مالک رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آیا میرے پاس فرشتہ پروردگار کی طرف سے پس اختیار
دیا مجھکو کہ چاہو نصف امت اپنی بہشت مین بھیجو اور چاہو شفاعت
اختیار کرو پس اختیار کیا مین نے شفاعت کو کہ وہ عام اور شامل ہے
سب مومنین کو سوا مشرکین کے اور مشکٰوۃ شریف
مین بروایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے

منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیۂ
کریمہ کو رَبِّ اِنَّہُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ
عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کہ قول حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے
اور اس آیت رحمت کو اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ
فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے
بعد ازان دونون دست مبارک واسطے دعا کے اوٹھا ئے
اور فرمایا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اور بہت روئے تب حق تعالیٰ
نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا جا میرے حبیب کے پاس اور حال
رونیکا پوچھ اگرچہ مین خوب جانتا ہون مگر نہایت شفقت
اور رحمت سے پوچھتا ہون پس آئے جبرئیل علیہ السلام اور
سبب رونیکا پوچھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جو کچھ درباب شفاعت اور مغفرت امت کے منظور تھا پہر
بہیجا حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو کہ کہہ تو اوس سید
المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عنقریب پروردگار تیرا
تجکو خوش کرے گا اور ناراض نرکہیگا اور امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشنودی میرے بزرگوار
کی اسی مین ہے کہ کوئی امتی دوزخ مین نرہے اور شریف حدیث
شفاعت کی جو صحیحین مین وارد ہے اوسکو مین مجلس اول مین
بیان کرچکا ہون اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

کر پونچا مین سنے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ
میری شفاعت کرین سے گے فرمایا کرونگا انشاء اللہ تعالے عرض کیا
کہ کہان ڈھونڈھون آپ کو یا رسول اللہ فرمایا پہلے ڈھونڈھو تو
مجھکو نزدیک پل صراط کے اگر وہان نہ ملون نزدیک میزان کے
تلاش کرنا اور جو وہان نپاوے تو حوض کوثر پر ملونگا اور
مین ان تین جگہ سے متجاوز ہونگا پس اسے علماء ان محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حبیب عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کو سب جگہون مین حاضر اور شفیع
تمہارے اور چھوڑانے والے تکلیفون اور مصیبتون سے ہین اور
منجملہ تشریفات قیامت کے وسیلہ ہے کہ واسطے اوس عالیجناب
کے مخصوص ہے جیسا کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا ہو تم اللہ تعالے
سے میرے لیے وسیلہ کو عرض کیا صحابہ نے وسیلہ کیا چیز ہے
فرمایا وہ ایک درجہ بڑا ہے بہشت مین کہ اوس درجہ کو پہنچیگا
کوئی مگر ایک شخص اور امید ہے کہ وہ شخص مین ہون اور صحیح
مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سنو تم اذان کہو تم وہی کلمات
برابر موذن کے بعد اذان مجھپر درود بھیجو اور حق تعالے سے
میرے لیے وسیلہ طلب کرو اور وہ ایک مقام ہے بہشت مین

کہ نہ ہوگا سواے ایک شخص کے اور امید رکھتا ہون کہ وہ شخص
مین ہون پس جو شخص چاہے گا میرے لیے وسیلہ واجب
ہوگی مجھپر شفاعت اوسکی اور لفظ امید کی ان احادیث مین سبب
حسن ادب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے ورنہ وہ مقام
عالی خاص ہے واسطے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور مروی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگو میرے واسطے اللہ تعالے
سے وسیلہ اور وہ ایک درجہ ہے نزدیک خدا تعالے کے کہ
نہین ہے کوئی مرتبہ بلند اوس سے اور روایت کی ہے
ابن مردویہ نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگو تم میرے لیے اللہ تعالے سے
وسیلہ تو پوچھا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ وہان کون ہوگا
فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اے مسلمانو
حکم مانگنے وسیلہ کا تمکو واسطے تمہارے نفع کے ہے تاکہ پاؤ بطفیل
اس دعا اور سوال کے ثواب جزیل اور قرب رب جلیل اور زیادتی
ایمان اور رضاے رحمن اور شفاعت سید الانس والجان صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اسواسطے کہ یہ مقام عالی ازل سے آن حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مل چکا تھا حاجت کسیکی طلب کی نہ تھی
اور ابن حاطب نے حدیث امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے

تنبیہ [illegible] ۱۲

روایت کی ہے کو فرمایا جناب مرتضوی علیہ السلام نے سنے اور پیمبر کو فرمائے کہ اے لوگو بہشت میں دو موتی ہیں ایک سفید دوسرا زرد اور مقام محمود سفید موتی کا ہے اور اوس میں ستر ہزار کنگریان ہیں ہر مکان اوسکا طول او عرض میں بمسافت تین میل کے اور نام اوسکا وسیلہ ہے او وہ حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کرام کیواسطے ہے اور زرد موتی کا مکان اوس میں بھی اسیقدر مکان ہیں اور طول او عرض اونکا بھی اتنا ہی ہے اور یہ واسطے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام اور اونکے اہل کے ہے واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وصل

یہ ذکر ہے اسماء شریف جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **اشعار** اے نام تو مونس روانہا ۔ ذکر تو طرب فزائے جانہا ۔ ہر طائفہ در مقام دیگر ۔ خوانند ترا بنام دیگر ۔ ہر جلوہ کز ازتو گشت پیدا ۔ زان شد صفت دگر ہویدا تا آن جلوہ گری زحد برونست ۔ پس وصف تو از عدد برونست ۔ جاز نیم

اے اہل مجلس کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے بہت نام رکھے اپنے حبیب کے قرآن عظیم اور کتب سماویہ میں اور انبیا اور رسل کی زبانون پر بہت نام جاری کیے اور زیادتی نامون کی دلیل واضح ہے بزرگی اور برتری کی اور جو بیان سب نامونکا

مثال سبحٰن تنشاء اور بہتری کی تھوڑے سے لکھے جاتے ہیں اور دوسرے پانچ
نو سکے ہیں ایک وہ اسماء کہ قرآن مجید میں مذکور ہیں اون میں سے
تینتیس نام لکھے جاتے ہیں محمد احمد مزمل مدثر مبشر نذیر منذر
مصدق کریم رسول عزیز حامد عروۃ وثقی متین زاہد نبی
صاحب شاہد شہید سراج منیر رحمۃ رحیم نبی رؤف
رئیس خاتم خبیر برہان دوسرے وہ اسماء کہ احادیث صحیحہ
میں ثابت ہیں وہ بھی تینتیس نام ہیں ماحی عاقب مقفی حاشر
شافع مرتضی متقی منیب شکور سابق فاتح قاسم طاہر
مطہر اکرم الاولین امام المتقین خطیب النبیین اکرم ولد آدم
سید ولد آدم حبیب اللہ حامل لواء الحمد رسول الراحۃ نبی الملحمۃ
نبی الراحۃ قائد الغر المحجلین خلیل الرحمن نبی التوبہ نبی الرحمۃ
مصطفیٰ متوکل یہ دو نام کہ حق تعالیٰ نے اپنے اسماء حسنی
سے اپنے حبیب کے نام رکھے اون میں سے بھی تینتیس نام
بیان ہوتے ہیں الحمید الرؤف الرحیم المبین الحق النور
الخبیر الشہید العفو الکریم المہیمن الجبار الرحمن الفاتح الشکور
الاول الآخر القوی الصادق الولی الغفور الہادی
العالم المؤمن البصیر المقتدر العزیز الحفیظ الحکیم
العلیم دوسرے وہ نام ہیں کہ صحف اور کتب انبیاء سابقین میں
لکھے ہیں بعضے زبان غیر عربی میں اور بعضے مترجم بزبان عربی

کہ اصل اونکی معلوم نہین ہے جو نام کہ زبان غیر عربی مین آئے
ہین سیدرہ ہین صحف شیث علیہ السلام مین حالیشا یعنی بزرگ قدر
اور صحف ادریس علیہ السلام مین مشفح یعنی ستودہ اور صحف
ابراہیم علیہ السلام مین پریحیطا یعنی روشن رخسار اور صحف
موسیٰ علیہ السلام مین آخرایا یعنی آخر ترین پیغمبران اور قرنایا
یعنی سید آخر زمان اور توریت مین احید دور کرنے والا
آتش دوزخ کا اپنی امت سے اور ماذماذ یعنی پاک پاک
اور زبور مین حمحمایا یعنی حامی حرم اور اکلیلا یعنی مدد کرنیوالا
بدی کا ساتھ نیکی کے اور صحف عزیر مین محمرحم یعنی ڈرنیوالا
خدا سے اور کتاب ذکریا مین محرمابال یعنی بہت تعریف کیا گیا
خدا کی طرف سے اور کتب حیقوق مین بہیاتیل یعنی حق تعالے
نے روشن کیا آسمان کو نور محمد سے اور انجیل مین فارقلیطا
یعنی جدا کرنے والا حق کو باطل سے اور حمیطا یعنی احاطہ کرنیوالا
تمام حقائق کو اور طاب طاب یعنی پاکیزہ پاکیزہ اور وہ نام کہ
مترجم بزبان عربی ہین اور اصل اونکی معلوم نہین بارہ ہین
دو توریت مین متوکل یعنی کشادہ رو خوش خو اور طیب النفس
یعنی پاک سب عیوب سے اور یتیم اسم زبور مین مقیم السنۃ
یعنی برپا کرنے والا رسوم سنت کا اور ناجی یعنی تنبیہ کرنیوالا
منافقون کا اور قاتل یعنی مارنیوالا کفار اور مشرکین کو اور ایک نام

انجیل مین روح الحق اور پانچ نام مبارک کتاب شعیا مین ـ
نور القدس مطر عدل موذمذ محی راکب الجمل اور ایک نام پاک
کتاب دانیال مین راکب السحاب پانچوین قسم وہ ہے کہ نام
شریف اوس سید السادات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر قوم کی
زبان پر اور ہر مکان مین عالم علوی ہو یا سفلی ایک ایک نام
پاک مشہور اور معروف ہے اور وہان کے رہنے والے وہ نام
لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتے ہین آیات باہرات
مین مذکور ہے کہ نام پاک اوس خلاصۂ کائنات کا نزدیک
رہنے والون پہلے آسمان کے ابوالقاسم اور نزدیک رہنے
والون آسمان دوم کے عبدالخالق اور نزدیک مقربان آسمان
سوم کے عبدالرحیم اور نزدیک رہنے والون آسمان چہارم
کے مصطفیٰ اور نزدیک رہنے والون آسمان پنجم کے مرسل
اور نزدیک رہنے والون آسمان ششم کے حبیب اکبر اور
نزدیک رہنے والون آسمان ہفتم کے مجتبیٰ اور نزدیک
اوٹھانے والون عرش اور خواص بارگاہ صمدیت کے
اول و آخر و ظاہر و باطن اور دریا مین عبدالرزاق اور جنگل
مین عبدالجبار اور پہاڑون مین عبدالمنعم اور نزدیک
درندون کے عبدالقہار اور نزدیک وحوش کے عبدالطاہر
اور نزدیک طیور کے عبدالباسط اور نزدیک شیاطین کے

[illegible] ۱۲

عبدالقاسم اور نزدیک جنون کے عبدالخبیر اور بہشت مین عبدالاکرم
اور دوزخ مین عبدالعزیز ہے اور طبقات ناصری مین لکھا ہے
کہ نام مبارک اوس سید البشر کا آسمان اول مین عبداللہ
اور دوسرے آسمان مین عبدالملک اور آسمان سوم مین عبدالقادر
اور چوتھے آسمان مین عبدالسلام اور پانچوین آسمان مین عبدالقدوس
اور چھٹے آسمان مین عبدالمہیمن اور ساتوین آسمان مین عبدالمقتدر
اور نزدیک آفتاب کے عبدالرزاق اور نزدیک ماہتاب کے
عبدالجبار اور نزدیک ستارون کے عبدالرحمن اور نزدیک
کروبیون کے عبدالغفار اور نزدیک روحانیان کے عبدالجلیل
اور مقربون مین عبدالحمید اور نزدیک ملائکہ حفظہ کے
عبدالمنعم اور نزدیک کراماً کاتبین کے عبدالوہاب اور
نزدیک ملائک کبرات کے عبدالمجید اور نزدیک حاملان عرش
کے عبدالغنی اور نزدیک عرش مجید کے عبدالعلی اور
نزدیک کرسی کے عبدالرفیع اور نزدیک لوح کے
عبدالباعث اور نزدیک قلم کے عبدالکریم اور نزدیک
حور العین بہشتی کے عبدالغفور اور نزدیک رضوان داروغہ
بہشت کے عبدالشکور اور طوبیٰ کے نزدیک عبدالناصر
اور بہشت مین عبدالباری اور بیت المعمور مین عبدالفتاح اور دریا
... عبدالحلیم اور دریاؤن مین عبدالصبور اور دوزخ مین عبدالقہار

اور نزدیک مالک دارو غہ جہنم کے عبد المنتقم اور نزدیک آگ کے
عبد القہار اور نزدیک پانی کے عبد الرزاق اور نزدیک پتھر کے
عبد الحلیم اور نزدیک پہاڑون کے عبد الصمد اور نزدیک جنگل
کے امّی اور نزدیک درختا کے عبد الباقی اور نزدیک نباتات
کو عبد الرؤف اور نزدیک طیور کے عبد الجلیل اور نزدیک وحوش کے عبد الرحیم اور نزدیک
مومنین کے رسول اللہ اور نزدیک متقین کے صفی اللہ
اور نزدیک زاہدین کے خیرۃ اللہ اور نزدیک ابدال کے
صفوۃ اللہ اور نزدیک اقطاب کے حبیب اللہ اور نزدیک
جبرئیل علیہ السلام کے سید اور نزدیک میکائیل علیہ السلام
کے عبد الفاتح اور نزدیک اسرافیل علیہ السلام کے
عبد المحی اور نزدیک عزرائیل علیہ السلام کے عبد الممیت
اور نزدیک عمان بہشت کے منتخب اور نزدیک میزان
کے عبد الحق اور نزدیک صراط کے واسط اور اعراف مین
شافع اور نزدیک رعد کے عبد الکریم اور نزدیک بجلی کے
عبد القادر اور نزدیک باران کے عبد المقیت اور نزدیک
ہوا کے عبد الحی اور نزدیک خاک کے عبد العارف اور
زمین پر طبقہ اولی مین مقتصد دوسرے مین متبجل تیسرے مین حلیم
چوتھے مین حجت پانچوین مین بینہ چھٹے مین امین اللہ ساتوین
مین نور اللہ اور نزدیک دیوون کے نبی الملحمہ اور نزدیک

آیا ہے کہ یہ رات [illegible] ہوئے کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] اور [illegible]
کے [illegible] سے مبارک اور [illegible]
اب ان کے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تمام ہوئی کتاب دوسری

ف

مجلس سوم

نحمدہ ونصلی ونسلم | بسم اللہ الرحمن الرحیم | علی نبیہ الکریم

یہ مجلس تیسری ہے بیان پیدائش نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اور حالات مین تا وقت تشریف لانے حضور کے اس عالم مین ؛

جانو تم اے مسلمانو کہ فرمایا اوس قافلہ سالار قوافل وجود اور سپہ سالار شاہد شہود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنے اول جس شاہد نے شاہد شہود مین پردہ حجاب کا اپنے جمال باکمال سے کھینچا اور پہلے جس عروس نے خلوتخانہ بطون سے میدان عالم ظہور مین قدم رکھا میرا نور باسرور تھا اور مین سید کائنات ﷺ اور سردفتر موجودات ہون اشتہار شاہ رسل وشفیع مرسل ؛

خورشید بسین فروز اول * دہم فرد ہ چراغ منش * بہم چشم و چراغ آفرینش * شاہنشہ تخت آسمانی * خوانندہ تختۂ معانی * گنجینۂ کیمیاے عالم * پیش از ہمہ پیشوائے عالم * بستہ کمر آسمان بکارش * انجم ہمہ جاوشان بارش * برکنگرۂ خورشید فتراک * کانجا نرسد کمند ادراک * اور کیفیت پیدایش اوس نور وافر السرور مین روایات مختلفہ آئی ہین منجملہ اوسکے وہ روایت کہ معتبر اور مشہور امام نجم الدین عمر نسفی رضی اللہ عنہ سے اپنی کتاب بحر العلوم مین لکھی ہے بیان کی جاتی ہے کہ نور حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کا ایک کرور چہ لاکھہ ستر ہزار برس پیشتر تمامی موجودات سے پیدا ہوا اور واسطے اوس نور کی بارہ حجاب مرتب ہوئے اور ہر حجاب مین جسقدر اللہ تعالے کو منظور تھا وہ نور وافر السرور رہا اول حجاب قدرت اوسمین بارہ ہزار برس اس تسبیح مین مشغول تھا سبحان ربی الاعلی دوسرا حجاب عظمت گیارہ ہزار برس یہ تسبیح کہتا رہا سبحان عالم السر واخفی تیسرا حجاب منت اوسمین دس ہزار برس اس تسبیح سے مترنم رہا سبحان الرفیع الاعلی چوتھا حجاب رحمت اوسمین نو ہزار برس یہ تسبیح پڑھا رہا سبحان الحی القیوم پانچوان حجاب سعادت

اوس مین آٹھ ہزار برس یہ تسبیح پڑہتا رہا سُبْحَانَ مَنْ ہُوَ
دَائِمٌ لَا یَسْہُو چھٹا حجاب کرامت اوسمین سات ہزار برس
تسبیح مین سرگرم رہا سُبْحَانَ مَنْ ہُوَ غَنِیٌّ لَا یَفْتَقِرُ ساتوان حجاب
منزلت اوس مین چھ ہزار برس اپنے خالق کو اس تسبیح سے
یاد کرتا رہا سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الْحَکِیْمِ آٹھوان حجاب ہدایت اوسمین
پانچ ہزار برس اس وِرد مین مشغول رہا سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ نوین حجاب نبوت اوسمین چار ہزار برس یہ ذکر کرتا رہا
سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ دسوان حجاب رفعت اوسمین
تین ہزار برس یہ تسبیح پڑہا کیا سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ
گیارہوان حجاب ہیبت اوسمین دو ہزار برس یہ کہتا رہا
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ بارہوان حجاب شفاعت اوسمین ہزار
برس یہ ذکر اوسکا تھا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ جب اون
حجابون نورانی سے نکلا دس دریاؤن مین حضرت کو غوطہ
دیا پہلے دریاے شفاعت مین اوراوسمین ہزار برس تیرتا
رہا اور یہ کہتا گیا رَبِّی رَبِّی دوسرے دریاے نصیحت اوسمین دو
ہزار برس سیر کرتا رہا اور پڑہا کیا اِلٰہِی اِلٰہِی تیسرے دریاے
شکر اوسمین تین ہزار برس پہرتا اور پکارتا رہا یا سیدی یا سیدی
چوتھے دریاے صبر اوسمین چار ہزار برس یہ فرمایا کیا احد یا
احد پانچوین دریاے سخاوت اوسمین پانچ ہزار برس رہا اور

پڑھتا رہا یا واحد یا احد چھٹے دریاسے اِنابت مین چھ ہزار
برس تک یہی کہا یا علی یا علی آٹھوین دریاسے علم مین آٹھ ہزار
برس غوطہ خوری کیا اور کہا کیا یا عظیم یا عظیم نوین دریاسے
قناعت مین نو ہزار برس پھرا کیا اور کہا کیا یا رؤف یا رؤف
دسوین دریاسے محبت مین دس ہزار برس گم رہا اور پڑھا کیا
سبوح سبوح قدوس قدوس یا اللہ یا کریم اوسوقت کیا ر
دریاسے محبت کے دس بیاہ نور کے پیدا کیے گئے
کہ بڑائی مین ساتون آسمان و زمین سے شمر چنگے زیادہ تھے
اور اوس جیوسنے پر سات سو مقام ٹھہرائے گئے مقام
توحید مقام معرفت مقام ایمان مقام اسلام مقام خوف
مقام رجا مقام شکر مقام صبر مقام خضوع مقام خشوع مقام انابت
مقام خشیت مقام ہیبت مقام حیرت مقام قناعت مقام تفویض
مقام ارادت اور ایسے اور مقامات مقام محبت تک کہ مقام
اخیر ہے اور اون مقامات مین نور سید عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ہر مقام مین ہزار برس رہا جب ان سات سو مقامات
سے پار ہوا خطاب آیا کہ اسے نور حبیب میرے کہ مین
کون ہون تب الہام پا کر عرض کیا کہ تو خدا میرا پیدا کرنے والا
روزی دینے والا جلانے والا مارنے والا میرا ہے پھر
خطاب آیا اسے نور حبیب میرے سب کو خوب پہچانا انکو اب

جیسا پہچانا ویسہی پرستش میری کرتا سب خلائق جانین کہ نشان
خوب پہچاننے کا اچھی خدمت بجا لانا ہے تب اوسیوقت
وہ نور خدمت اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوا پہلے سامنے
اللہ تعالیٰ کے سترہ ہزار برس کہڑا رہا بعدہ حق جل مجدہ نے
ایک مٹھی نور اپنی ذات سے لیکر اوس پر چہڑکا تب نور محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر اوس عنایت الٰہی کے سجدہ
تحیت بجا لایا اور بسبب اوس سجدہ کے نظر خاص حق تعالیٰ
کی متوجہ اوس نور کی ہوئی اور زیادہ مرتبہ خصوصیت کا پایا
بجہت دریافت اس سعادت کے اور برابر اوس سجدہ کے
نماز صبح اوپر سید عالم اور اونکی اُمت پر فرض ہوئی پہر وہ نور
اوٹھا اور سترہ ہزار برس کہڑا رہا اور نور خاص الٰہی سے خلعت
پاکر سجدے مین گیا پس برابر اس سجدے کے نماز ظہر آپ پر
اور آپ کی اُمت پر فرض ہوئی اسیطور سے پانچ مرتبہ کہڑا ہوا
اور ہر قیام مین سترہ سترہ ہزار برس توقف فرمایا اور خلعتہا ی
نور سے سرفراز ہو کر سجدے مین گیا اور برابر ہر سجدے کے
ایک ایک وقت کی نماز آپ پر اور آپ کی اُمت پر فرض ہوئی
پس پانچون وقت کی نماز اوسیوقت آپ پر فرض ہوئی
اس حال مین اوس نور نے ادا سے دوگانہ پر بطور ان نمازون
کے کہ شامل اوپر ارکان معلومہ اور اذکار معروفہ کے ہے اپنے

رب کی جانب سے توفیق پائی مگر اس دوگانے کو کئی ہزار برس
مین تمام کیا جیسا کہ منقول ہے کہ ہزار برس مین تکبیر تحریمہ
اور ہزار برس مین قیام اور ہزار برس مین رکوع اور ہزار برس مین
قومہ اور ہزار ہزار برس مین دونون سجدے اور ہزار ہزار برس
مین جلسے ادا کیے اور اسیطرح پر رکعت دوم کو ادا کیا جب
نوبت تشہد کی پہنچی ہزار برس اوسمین اور ہزار ہزار برس
دونون سلام مین صرف کیے جب نماز سے فارغ ہوا خطاب
آیا کہ اسے نور حبیب میرے کے تو خدمت پسندیدہ بجالایا
اب عوض اسکے تجھسے کچھ خلعت مانگ عرض کیا الٰہی الیہ
جانتا ہون کہ مجکو پیشوا ایک قوم کا کریگا اور اونکو امت اور
تابع میرا کرے گا اور یہ عبادت اونپر فرض فرماویگا اور بمقتضائے
بشریت کے اوسنے عبادت اور بندگی ادر بجالانے اطاعت
اور فرمانبرداری مین اون سے قصور واقع ہوگا مین یہ
عبادت اپنی آج کے دن کی اون کے کام مین دیتا ہون
اور خلعت مغفرت کا اون کے واسطے چاہتا ہون خطاب
آیا۔ اسے نور حبیب میرے کے اچھا خلعت مانگا اور تیرے
ہی اوسکو پسند کیا تب وہ نور خواجہ کائنات کا عنایات
اور نوازش خداوندی مشاہدہ کرکے اپنے مین آپ نازان
ہوا اور چند ہزار قطرے نور کے اوس سے ٹپکے حق تعالےٰ

سنے ایک قطرے کو اون مین سے لیکر اپنا منظور نظر خاص
کرکے ایک لاکھ چوبیس ہزار قسم کیا اور ہر قسم سے روح ایک
پیغمبر کی پیدا کی پھر دوسرے قطرے کے دس ٹکڑے کیے
اور ایک سے جبرئیل دوسرے سے میکائیل تیسرے سے
اسرافیل چوتھے سے عزرائیل پانچوین سے حملۂ عرش
چھٹین سے رضوان ساتوین سے ساکنان عرش آٹھوین سے
دردائیل نوین سے راس المدی پیدا کیے اور دسوین ٹکڑے
کو نظر قدرت مین لاکر اوسکے دس ٹکڑے کیے اور پہلے سے
عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے
قلم پانچوین سے آفتاب چھٹے سے ماہتاب ساتوین سے
ستارے آٹھوین سے بہشت نوین سے آٹھ ملائک خلیفۃ
الرضوان ہر خلیفہ کے ساتھ آٹھ ہزار فرشتے اور پیدا کیے اور
دسوین ٹکڑے سے ایک جوہر کہ طول اوسکا مسافت
چار ہزار برس کی راہ کا اور عرض بھی اسیقدر تھا پیدا کیا
اور اوس جوہر کو نظر ہیبت سے دیکھا وہ جوہر ہیبت نظر
الہی جل جلالہ سے بیقرار ہو کر نصف پانی اور نصف آگ
ہوگیا اوس پانی سے دریا .... نکلے اور اون دریاؤن کی حرکات
اور تلاطم امواج سے ہوا پیدا ہوئی اور پہاڑ پیدا ہوئے
اور اوس آگ کے بسبب اضطراب اوس جوہر کے حاصل

اٹھی تھی پانی پر غالب کیا وہ پانی جوش مین آیا اوسکے کف
سے زمین موجود ہوئی اور بخار اوسکا اوپر کو چڑھا اوس سے
آسمان ظاہر ہوا برق عزت پہاڑون مین پہونچی اوس سے
معادن ظاہر ہوئے اور لوہا پتھر سے ٹکرایا آگ جل اوٹھی
اوس سے دوزخ موجود ہوئی بعد اوسکے زمین کو پھیلایا تا جگہ
رہنے وحوش اور طیور اور درندے اور گزندے اور چارپایون
اور آدمیون کی ہو پھر زمین کو سات طبقے کیا اور ہر طبقے
مین ایک جماعت کو مخلوقات سے ساکن کیا اوس وقت
آگ کے شعلون سے ثبات کو جان دیکر زمین پر متصرف
کیا اور محل بہشت کا بالاے آسمان ہفتم اور دوزخ کا زیر زمین
ہفتم ٹھہرایا اور واسطے روشنائی عالم اور حساب بیش و کم کے
آفتاب و ماہتاب ستارے مطالع حکمت اور مشارق قدرت
سے چمکائے اور روشنی اور تاریکی کے مواد سے دن رات
کو پیدا کیا پھر نور حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بفرمان الٰہی
داہنی طرف عرش کے اٹھارہ ہزار برس جلوہ گر اور تسبیح و تہلیل
سے نورہ گر رہا ایک دن جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ زمین پر
جاکر موضع مزار مبارک سے تھوڑی خاک پاک واسطے بنانے
گہوارہ اوس نور صاحب لولاک کے لاؤ ہین جبرئیل علیہ السلام
نے فرمان الٰہی زمین کو پہنچایا زمین نہایت شوق سے خوشی اور

علیہ السلام سے ۱۱

مدینہ میں آکر بہت کی اور خاک پاک سپید مثل گوہر نورانی ظاہر ہوئی
جبرئیل علیہ السلام اوس خاک شوقناک سے مقدار ایک مثقال
کے لیکر اپنے مقام پر پھرا اسی پھر فرمان ہوا کہ اسے جبرئیل بہشت
مین جا اور وہان سے تھوڑا کافور اور مشک اور زعفران اور سنبل
اور رباحین اور آب سلسبیل اور شراب تسنیم لا اوران سب کو اس خاک پاک
مین ملا جبرئیل علیہ السلام نے حکمت اسکی پوچھی خطاب ہوا کہ
کافور سے ہڈیان اور زعفران سے رگ و پٹھے اور مشک سے
خون اور سنبل سے بال اور رباحین سے لب و دہان اور آب
سلسبیل سے نطق اور شراب تسنیم سے حسن ظاہری اوس
بادشاہ دو جہان کا بناؤنگا اور اوس فخر بنی آدم کو سخن گستر
عالم اور شفیع تمام خلائق کا کرونگا تب کارپردازان قضا و
قدر نے ایک گوہر مانند قندیل نورانی کے خاک معطر اور اشیاء
مذکورہ سے مرتب کر کے اوس نور کامل السرور کو اوس مین
رکھا اوسوقت فرمان الٰہی ہوا کہ اسے جبرئیل اسے دور شب
افروز کو گرد طبقات سموات کے پھرا اور سارکان عالم ملکوت پر
جلوہ دے اور جو بہار بہشت مین خلائق کو دکھا اور پکار کر ندا
طَیِّبَۃٌ حَبِیْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ یعنے یہ ہے اصل
قالب نورانی حبیب رب العالمین اور شفیع المذنبین کا جبرئیل
امین نے حکم خداوندی بجالا کر اوس قندیل کو ساق عرش مجید میں

لٹکایا اور وہ نور باسر وراوس قندیل پر نورین شکل سرو کی جھمکتا تھا
جب پیدا کرنا اوس ذات والا صفات کا صانع باکمال کو احسن صورتو
مین سرکوزیبا آب اپنی قدرت کاملہ سے قالب حضرت آدم علیہ السلام کا
بنایا اور جبرئیل علیہ السلام کو خطاب کیا کہ اے جبرئیل اس قندیل کو
کر خاک پاک مرقد مطہر منور کا نات سے ترتیب دیکر ساق عرش مجید مین
لٹکوایا تھا لا اور اوس نور کو اوس مین سے نکال کر درمیان دونون بھوون
آدم علیہ السلام کے رکھ جبرئیل علیہ السلام نے حسب ارشاد اوس گوہر
آبدار کو یا مثل آفتاب کے پیشانی نورانی آدم علیہ السلام مین چمکایا پس
خلعت تسلیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قامت والا باسعادت
آدم علیہ السلام پر ٹھیک ہوا اور جامہ تفویض امانت احمدی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا قد مبارک صفی اللہ علیہ السلام پر زیبا ہوا اور بعد درست ہونے
قالب آدم علیہ السلام کے حق جل مجدہ نے روح کو اوس مین
در آنے کا حکم فرمایا روح نے جسوقت شمع جمال باکمال
مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیشانی نورانی آدم علیہ
السلام مین روشن دیکھا فی الفور شتابانہ اوس قالب
مین اگر شرف اور افتخار حاصل کیا اور اصلا لحاظ اپنی لطافت
اور خیال کثافت ظاہری خاک آدم علیہ السلام کو نکیا
اوسوقت آدم علیہ السلام سر کو بلند کر ستے ہی کیا دیکھتے
ہیں کہ ساق عرش مجید پہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ف انتقال نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم در حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مین ۱۲۵

تجھ نور دکھایا سے التماس کیا کہ یا خدایا یہ کون انبیا علیہم السلام
سے کہ نام نامی اوسکا برابر تیرے نام گرامی سے کے لکھا ہے
ندا ہوئی اے آدم یہ خاتم النبیین پیشوائے مرسلین پیغمبر برگزیدہ میرا
اور فرزند عالی نسب والا حسب تیرا ہے اور ایک روایت مین ہے
کہ جب حق سبحانہ تعالی نے روح کو حضرت آدم علیہ السلام کے قالب
مین پھونکا اور کتمان عدم سے عرصۂ وجود مین لایا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حضرت آدم کی پشت مین امانت رکھا جسوقت آدم علیہ السلام
آسمانون پر آتے جاتے تھے فرشتے ملاء اعلی اور کروبیان عالم بالا
کے واسطے تعظیم اور احترام کے پیچھے آدم علیہ السلام کے چلتے تھے حضرت
آدم علیہ السلام نے سبب اس احترام کا پوچھا جواب آیا کہ اے آدم نور محمدی
تیری پشت سے ظاہر ہے یہ فرشتے اوس نور کی تعظیم کرتے ہین
آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا کیا خوب ہو جو اوس نور
کو میرے بعض اجزا پر تو دکھاوے تا مین بھی اوس نور کے
دیکھنے سے آنکھیں اپنی روشن کرون تب حق تعالی نے
وہ نور فیض گنجور حضرت آدمؑ کے سیدھے ہاتھ کے کلمہ کی
اونگلی پر نقل کیا آدم علیہ السلام نے بمجرد اوس نور کے دیکھنے
کے وہ اونگلی اوٹھا کر شہادتین ادا کی اور اسیوقت سے نام اوسکا
انگشت شہادت ہوا اور یہ سنت وقت کلمہ شہادت کے
آدم علیہ السلام سے یادگار رہی بعد ازان آدم علیہ السلام نے

اوس اونگلی کو چومنا اور آنکھوں پر ملنا اور صلوات پانچ کا پڑھنا
روح پر فتوح سید السادات کے بھیجی سکتے ہیں کہ اذان میں
اشهد ان محمد رسول اللہ سنکر چومنا انگشت شہادت کا اور آنکھوں
پر رکھنا اور درود پڑھنا بھی سنت آدم علیہ السلام کی ہے
اور ثبت احادیث اوسکے فضائل میں وارد ہیں بعد ازان
آدم علیہ السلام نے سوال کیا کہ خداوندا اوس نور سے کچھ اور
بھی میری پشت میں باقی ہے فرمان آیا نور میرے حبیب کے
اصحاب کا باقی ہے عرض کیا کہ الٰہی کاش اوس بقیہ نور کو بھی
میری باقی انگلیوں پر منتقل کر پس حق جل مجدہ نے نور ابوبکر
صدیق کا بیچ کی اونگلی پر اور عمر فاروق کا بیچ کی اونگلی سے
پاس والی پر اور نور عثمان ذی النورین کا چھنگلیا پر اور نور علی
مرتضیٰ کا رضوان اللہ علیہم اجمعین انگوٹھے پر ظاہر کیا اور حضرت
آدم صفی اللہ اون انوار کو دیکھا کرتے اور ہر دم وہ انوار آدم
علیہ السلام کی انگلیوں سے چمکتے رہتے اوس روز تک کہ آدم
علیہ السلام نے گیہون کھایا پھر وہ نور انگلیوں سے پشت آدم
صفی اللہ میں منتقل ہوا الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب
اللہ **وصـل** یہ ذکر ہے خلقت حضرت حوا کا اور تنزیج
اونکا ساتھ آدم علیہ السلام کے اور سکونت اون دونوں کی بہشت
میں بعد ازان نکالا جانا اونکا جنت سے باغوا ہے شیطانی

اور طاقت ور قوت کی کو مرفات پر بہ لطافت جمالی اور
بیان سے زیادتی اولاد اور کثرت بنی نوع انسانی کا راویان
اخبار اور ناقلان آثار نے یون نقل کیا ہے کہ جب حق جل مجدہ
نے آدم علیہ السلام کو خلیفہ تمام زمین کا کیا اور فرشتون کو
واسطے اونکی تعظیم اور احترام کے حکم فرمایا اور بہشت کے رہنے
کی اجازت دی آدم علیہ السلام بہشت مین آئے پہلے جو چیزین
اونہون نے کھائی تھین انگور اور انجیر اور خرما تھا بعد ازان
اور میوہ جات اور طعام بہشتی کیطرف رغبت کی اور سیر ریاض
رضوان اور آب و ہوا سے بہشت سے اور مشاہدہ منازل
اور قصور اور مشاہدہ غلمان اور حور بہشت سے بہت مسرور رہتے
تھے ہر چند کہ سب لذائذ اور نعما باکمال لطافت اور
نزاکت میسر اور موجود تھی لیکن بمقتضا سے مضمون اس شعر کے
بے سبزہ غیرت شہرین و سرو مشموم در چیان مفید شیفتہ کو بے
بصحبت یار و کوئی نہیں چاہیے تھے کہ جس سے انکو انست
ہوتی اور کوئی انیس ضرور تھا کہ خاطر اونکی اوس سے مالوف
ہوتی حضرت آدم علیہ السلام اسی خیال اور اندیشے مین رہتے
تھے کہ ایک دن خواب نے اونپر غلبہ کیا اور ایک لحظہ سو گیے
اوس خواب مین حق تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کی
بائین پسلی کی آخر ہڈی سے کہ نام اوس ہڈی کا قصیرا ہے

حوا کو بصورت آدم علیہ السلام کے پیدا کیا چنانچہ آثار القرآن
مین منقول ہے بروایت وہب بن منبہ کہ حوا رنگ اور قد
اور قامت اور حسن وجمال مین آدم علیہ السلام سے بہت مشابہ
تھین اور کئی چیزون مین اونپر فوقیت رکھتی تھین ایک یہ
کہ چہرا حوا کا بہت نازک تھا حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے
سے اور رنگ مین بہت صاف تھین آدم علیہ السلام سے
اور نہایت خوش آواز اور آنکھین اون کی نہایت سیاہ
اور دہانہ اونکا چھوٹا سا اور دانت اونکے بہت لطیف آدم
علیہ السلام کے دانتون سے اور ہتھیلیان اون کی نرم زیادہ
آدم علیہ السلام کی ہتھیلیون سے اور حوا کے سات سو گیسو تھے
بھرے بہشت کے یاقوتون سے اور خوشبو دار مشک اذفر
سے جس وقت بہشت مین سیر کرتی تھین تمام بہشت
اونکا حسن وجمال دیکھکر وجد مین آکر ہلتے تھے جب نظر آدم
علیہ السلام کی حوا پر پڑی درگاہ کبریا میں سوال کیا کہ الٰہی
یہ کون حسن وجمال ہے کہ مجھکو تو نے اوس سے کمال انست
اور الفت دی حق تعالے نے فرمایا اے آدم یہ میری
لونڈی اور تو میرا بندہ ہے تیرا نام آدم رکھا اس لئے کہ آدم
زمین سے تجھکو پیدا کیا اور اوسکا حوا نام رکھا اس واسطے
کہ تیری حیوانیت سے مین نے اوسکو پیدا کیا پھر آدم علیہ السلام

سے عرض کیا خداوندا عجب حالت ہے کہ دل میرا اسکی طرف
نہایت مائل ہے گویا میری پارۂ جگر ہے ندا آئی کہ اے
آدم مین نے اسکو تیرے لیے پیدا کیا تا تجکو اوس سے تسلی
اور انسیت حاصل ہو اب تو ہماری درگاہ سے اوسکو طلب کر
عرض کیا آدم علیہ السلام نے خدایا مین تیری درگاہ سے طالب
اسکا ہون اور حامد اور شاکر تیرا اور تو اسکے بدلے مین مجہسے کیا
چاہتا ہے حق تعالے نے فرمایا تقوی اور عمل نیک اور یہ کہ اسکو
احکام دین کی تعلیم کر آدم علیہ السلام نے سب قبول فرمایا حق جل
مجدہ نے حکم دیا کہ آدم کو جواہرات کی کرسی پر بٹھاؤ اور سب
فرشتے حاضر ہون جب مجلس نکاح کی مرتب ہوئی حق سبحانہ تعالے
نے آدم علیہ السلام اور حوا کے نکاح کو اپنی حمد اور ثنا سے مزین
کیا اور اثناء نکاح مین نام اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اسطور پر بیان فرمایا کہ اے آدم حبیب میرا اور نبی
میرا اور صفی میرا اور خلیل اکبر میرا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ہے کہ ابتدا پیدائیش عالم کی مین نے اوس سے کی اور
ختم نبی اوسی پر کرونگا اور یہ نور کہ تیری پیشانی مین چمکتا ہے
اوسیکا نور ہے اور نام اوسکا قبل پیدائیش آسمانون اور
زمینون اور فرشتون اور نور اور ظلمت اور بہشت اور دوزخ
کے مشہور اور مذکور کیا مین نے اور اوسیوقت مین وہ نبی

مرسل اور حبیب معظم تھا اور اگر محمد نہ ہوتا نہ تجکو پیدا کرتا اور نہ بہشت
اور دوزخ کو اوسکو مین نے تمام خلائق پر فضیلت اور شرف اور
کرامت دی ہے اس کلام کے مضمون پر مقرب فرشتون کو
آگاہ کیا [illegible] آدم علیہ السلام کا پڑھا ہوا بقول اصح یہ تھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لہ سبحانہ والکبریاء رداءہ والعظمة
ازارہ [illegible] و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خلیلہ ورسولہ [illegible] قد زوجت الاشیاء
[illegible] علی [illegible] وکان [illegible]
وحملة عرشی [illegible] قد [illegible]
آدم بصداق تسبیحی وتہلیلی وتمجیدی [illegible]
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یا آدم وحوا اسکنا فی جنتی وکلا من
ثمرتی ولا تقربا ہذہ الشجرة والسلام علیکما ورحمتی اور حوا کو
آدم صفی اللہ علیہ السلام کے سپرد فرمایا اوسوقت سے آدم
علیہ السلام اور حوا بمصداق آیہ کریمہ یا آدم اسکن انت وزوجک
الجنة کی فضائے جنان اور ساحت باغ رضوان مین خوش
اور خورم رہنے لگے اور ناز و نعیم بہشت سے بحکم وکلا منہا رغدا
حیث شئتما لذت اور عشرت دونا [illegible] لینے لگے اور اکل ثمرہ
شجرۂ منہیہ سے کہ ولا تقربا ہذہ الشجرة اجتناب اور احتراز کرتے
تھے اسی طور سے آدھا دن کہ دنیا کے پانسو برس کے برابر

ہوتا ہے چین اور آرام سے بہشت مین گذرا تھا کہ ناگاہ آفتاب دولت اور اقبال آدم و حوّا علیہما السلام کا زوال مین آیا اور دونون نے بہشت عنبر سرشت سے بسبب بہکانے ابلیس پر تلبیس کے قدم دنیا سے محنت آباد مین رکھا آدم علیہ السلام زمین ہند مین سراندیپ کے پہاڑ پر کہ چوٹی اوسکی دنیا کے آسمان سے نزدیک ہے پہنچے گئے اور حوّا جدہ مین کہ مقابلہ اوسکا سراندیپ سے سات سَو کوس ہے ڈالی گئین وے دونون آفت زدہ جدائی جوار الٰہی کے درد و الم اور مفارقت فیما بین کے رنج و غم سے فریاد و زاری کرتے تھے اور انواع رنج و مشقت اور اصناف شدائد و محنت سے کہ اوسکی تحریر سے جگر پارہ پارہ ہوتا ہے اوس گناہ کے بدلے مین مبتلا ہوے اوس وقت تک کہ آدم علیہ السلام بحکم خدا ہندوستان سے ہمراہ اوس فرشتے کے کہ حق تعالے نے آدم علیہ السلام کی رہبری کے واسطے مقرر کیا تھا بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور اوسی فرشتے کے سکھانے سے مناسک حج اور زیارت خانہ کعبہ کی بجا لائے مروی ہے راویان معتبر سے کہ آدم علیہ السلام ہندوستان سے واسطے زیارت اور حج بیت اللہ کی چالیس بار پیادہ پا تشریف لیگئے اور ہر بار کہ تشریف لیجاتے تھے بعد فراغت مناسک حج کے ہندوستان کو پھر آتے تھے پاپیادہ یون

ہجر مین آدم علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام کے اشارہ سے عرفات کے پہاڑ پر چڑہتے ہے اتفاقاً حوا بھی جدہ سے نکلکر تلاش آدم علیہ السلام پھرتے پھرتے اوسی پہاڑ پر آئین چونکہ صورت مبارک آدم علیہ السلام کی بسبب شدت گرمی آفتاب اور محنت ورنج سالہاسے دراز کی متغیر تھی حوا نے آدم علیہ السلام کو پہچانا جبرئیل علیہ السلام وسیلہ اونکے پہچاننے کے ہوئے اور دونو کو آپس مین ملایا اسی سیئے وہ پہاڑ جبل عرفات اور وہ دن بروز عرفہ موسوم ومشہور ہوا پس اوسدن وہ غم اور رنج سالہاسے ہجران کا خوشی وفرحت اور سرور وراحت سے مبدل ہوا

شعر

خرم آن روز کہ مشتاق بیارے برسد * آرزومند نگارے بہ نگارے برسد * لذت وصل نداند مگر آن سوختہٴ * کہ پس از دوری بسیار بہ یارے برسد * بعد ازان دونون باہم ہوکر عرفات سے منا کو آئے اور توبہ آدم علیہ السلام کی اوس جگہ قبول ہوئی اور مغفرت اور رحمت الٰہی سے سرفراز ہوئے اسیواسطے نام اوسکا منا ہوا کہ آدم علیہ السلام اوس جگہ اپنی تمنا کو پہونچے بعد ازان منا سے سراندیپ کی اجازت چاہی اور بعد حکم کے دونون سیدہی سراندیپ کے پہاڑ پر آئے اور بفراغ خاطر خدا کی عنایت سے بہت محنت اور مشقت کی بعد وصل کی راحت سے بہرہ مند ہوئے اور باقی عمر فراغت اور رفاہیت سے

گذرانی اور احکام الٰہی کے بجالانے مین اہتمام جیسا چاہیے
ویسا ہی کیا اور سر مو اوس سے تجاوز اور تفاوت نکیا اور تمام
روے زمین مین بجز آدم اور حوا علیہما السلام کے کوئی انسان
نہ تھا اور سواے خانہ کعبہ کے کوئی اور عمارت نہ تھی پھر اولاد
حضرت آدم علیہ السلام کی بہت ہوئی اور زراعت اور عمارت
مین اہتمام بہت کیا منقول ہے کہ حوا بیس بار حاملہ ہوئین اور
ہر مرتبہ اون سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا تھا اول
حمل مین قابیل اور اقلیما بہن اونکی اور دوسرے مین ہابیل اور
لبوذا اونکی بہن پیدا ہوئی اور حکم الٰہی ایسا تھا کہ اقلیما کو ہابیل
کے ساتھ اور لبوذا کو قابیل کے ساتھ بیاہ دو آدم علیہ السلام نے
بموجب حکم الٰہی اوسیطرح دونون کا نکاح کردیا چونکہ اقلیما بہت
خوبصورت اور بہت نیک سیرت تھی اور لبوذا بدصورت اور
تندخو اس سبب سے دونون بھائیون مین لڑائی ہوئی آخر
قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ایک روز پہاڑ پر سوتا پاکر بتعلیم
شیطان پتھر سے مار ڈالا قصہ اوسکا مفصل کتب تواریخ
مین لکھا ہے القصہ بعد وقوع اس واقعہ کے آدم علیہ السلام
کو ہابیل کے مرنے سے نہایت رنج اور حزن اور ملال ہوا اور
رات دن جزع اور فزع بہت کیا کرتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام
واسطے اون کی تسلی اور دلاسی کے نازل ہوے اور بشارت

دی کہ عنقریب حق سبحانہ تعالی تکو ایسا لڑکا دیگا کہ تمام سب
تمام اولاد کا سردار ہوگا اور ساری خلق اوسکی محتاج ہوگی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فصیر
دوسری فصل یہ ذکر سبب انتقال نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
پشت آدم علیہ السلام سے رحم حوا مین اور بیان ہابیل کے
قتل ہونے سے پانچ برس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام
کے پیدا ہونے کا اور عہدنامہ محافظت نور محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا شیث علیہ السلام سے لینے کا فضلاسے عصر اور
علماء سیر نے یون لکھا ہے کہ ایک دن آدم علیہ السلام حوا
کے ساتھ ایک مکان پاکیزہ مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ دریا ے
غیب سے ایک نہر آب صاف کی بہی اور جبرئیل علیہ السلام
مع ایک جماعت فرشتون کے ایک طبق میوۂ بہشتی سے
بھر الیکر آ پہونچے اور کہا السلام علیک یا ابا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اسکے آدم علیہ السلام اس میوہ کو پہچانتے ہو کہا
ہان یہ میوہ بہشت کا ہے کہ مین نے حق تعالی سے مانگا تھا
کہ مرنے سے پہلے مجکو عنایت کرے فرشتون نے کہا کہ حق تعالی
نے مطلوب تمہارا میسر کیا آب اس میوہ کو کہاؤ تا نور محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہاری پشت مین سب سے زیادہ ہو اور
اپنے تئین پاک اور خوشبو دار کرو اور حوا کے پاس جاؤ

بیان انتقال نور محمدی پشت آدم سے رحم حوا مین اور پیدائش شیث علیہ السلام

اور آپکے بدن میں وہ انتقال نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام کیا
پشت سے رحم حوا میں یہ تھا سبب آدم اور حوا علیہما السلام نے
بموجب حکم الٰہی کے ذرہ بہشتی تناول کیا اور بہشت مین تماشے
اور ریحان بہشتی سونگھا کہ حسن وجمال اور قوت وکمال اونکا بہت
زیادہ ہوا اور نور اونکے چہرہ کا اس درجے کو ہوا کہ مشرق سے
مغرب تک اونکے نور سے منور ہوگیا جب آدم علیہ السلام کو
اتفاق قربت کا ہوا نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت
آدم علیہ السلام سے رحم حوا مین انتقال فرمایا اور مدت حمل مین
وہ نور دونون پستان حوا سے مانند آفتاب کے روشن تھا
مروی ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدایش کے وقت سے
جب تک نور محمدی اونکی پیٹھ مین رہا تھا فرشتون کا آدم
علیہ السلام کی خدمت تھا اور آدم علیہ السلام اون فرشتونکی
نظر مین معزز اور مکرم تھے جب وہ نور آدم علیہ السلام سے
حوا کی طرف منتقل ہوا سب فرشتے حوا کی طرف متوجہ ہوے
اور اعزاز اور اکرام حوا کا کرنے لگے آدم علیہ السلام نے شکایت
اسکی حق عز مجدہ سے کی خطاب آیا کہ اے آدم یہ سب فرشتے
تابع اور ملازم نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جب تک
وہ نور تمہارے پاس تھا سب فرشتے تمہاری طرف متوجہ
تھے اب وہ نور حوا مین جلوہ گر ہے سب کا توجہ حوا کی جانب ہے

اور منقول ہے کہ جب سے نور محمدی رحم حوا مین آیا اور حضرت
شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تب تک شیطان کو اوس کے پیدا ہونے
مین کو ہٹایا اوسکا وسوسہ کسی کی راہ کا نمانند کیا اور جب تک
شیث علیہ السلام جوان ہوئے تب تک ہم وہ ویساہی سید رہا
اسی طور سے جب کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صلب
سے دوسرے صلب کو منتقل ہوتا تھا شیطان لعین کو قید
رکھتے تھے جب تک وہ لڑکا پیدا ہوکر جوانی کو نہ پہونچتا تھا
اسے اہل مجلس جب شیث علیہ السلام پیدا ہوئے نور محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی پیشانی نورانی سے مانند آفتاب
کے تابان اور روشن تھا اور شیث علیہ السلام حسن صورت اور
صفائی سیرت اور کثرت فضائل اور مشابہت ظاہری اور
باطنی مین سات آدم علیہ السلام کے اونکی سب اولاد مین ممتاز
تھی اور حضرت آدم علیہ السلام اونکو بہت چاہتے تھے اور
اوس فرزند ارجمند کا نام آدم علیہ السلام نے شیث رکھا
اور معنی شیث کے لغت سریانی مین ہبۃ اللہ ہین یعنے عطا
ہوا جب شیث علیہ السلام بالغ ہوئے جبرئیل علیہ السلام
آئے اور آدم علیہ السلام سے کہا کہ کل شیث علیہ السلام
کو عرش اعظم پر لیچلو کہ مین وہان باجماعۃ ملائکہ مقرب آؤنگا
اور عہد و پیمان واسطے محافظت اس نور کے شیث علیہ السلام

سے لونگا کہ حکم پروردگار عالم کا یہی ہے صبح کو آدم علیہ السلام بموجب فرمان حق عز مجدہ کے شیث علیہ السلام کو حوض اعظم پر لیگئے اور روح الامین یعنے جبرئیل علیہ السلام مع ستر ہزار فرشتون اور دو خلعت سبز کے کہ روشنی اونکی آفتاب سے زیادہ تھی تشریف لائے اور وہ خلعت شیث علیہ السلام کو پہنایا اور عہدنامہ مضبوط وتاکید سے شیث علیہ السلام سے اس مضمون کا لیا کہ اس نور کی حفاظت مین بہت کوشش کرین اور یہ نور اونہین عورتون کو دین کہ تمام زمانے کی عورتون سے زیادہ پاک صاف حیادار اور پرہیزگار ہون اور اس عہدنامہ کو یاقوت کے قلم سے بہشت کے ریشمی کپڑے پر لکھا اور مقرب فرشتون کی گواہی کروا کر خوب مضبوط لپیٹا اور جبرئیل علیہ السلام نے اوس پر اپنی مہر کی اور ایک صندوق شمشاد کی لکڑی کا دو گز چوڑا ایک گز لنبا سونیکا کام اوس پر بنا ہوا کہ اوسمین نبیون کی تصویرین تھین اور اوسکو تابوت سکینہ کہتے تھے بہشت سے لاکر آدم علیہ السلام کے سپرد کیا اور کہا کہ یہ عہدنامہ اس صندوق صندوق مین رکھو اور اپنے فرزندون کو وصیت کرو کہ ہمیشہ اسیطرح ہر ایک اقرار نامہ لکھا کرے اور اس صندوق مین رکھدیا کرے اور یہ طریقہ ہر زمانے مین جاری رہے اور ہر زمانے کے نبی کو سپرد

کرتے رہیں پس یہ طریقہ اقرار نامہ کا ہر زمانے میں حضرت
شیث علیہ السلام کے زمانے سے قیدر بن حضرت اسمعیل
علیہما السلام کے زمانے تک برابر چلا آیا پھر قیدر کی بیٹی حمل
کے زمانے سے آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب
کے زمانے تک بغیر بدلے ہوئے بہ زبانی مضمون اقرار نامہ مذکورہ
کا بطور وصیت کے چلا آیا الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ وصل یہ ذکر ہے نسب شریف جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اثبات ہے حضرت
کے آباء اور امہات کرام کے اسلام کا آدم علیہ السلام سے
حضرت عبداللہ تک معلوم کرو تم اے حاضران مجلس مقدس
کہ نسب شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کا باپ کی طرف سے یہ ہے محمد بن عبداللہ بن
عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک
بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر
بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک ارباب سیر وعلم
انساب متفق ہیں اور اوپر اسکے معلوم اور صحیح نہیں مگر
اس پر اتفاق سب کا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ابن ابراہیم

اور نوح اور ادریس اور شیث علیہم السلام حضرت کے اجداد اوس سے ہین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر اپنے نسب شریف کا فرماتے معد بن عدنان سے آگے نہ بڑہتے اور یہان توقف فرما کر کہتے کہ کذب النسابون اور منقول ہے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ جانتے ہین ہم نسب اپنا عدنان تک اور اس سے آگے ہمکو معلوم نہین اور ایسا ہی منقول ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ نہین پایا ہمنے کسیکو کہ جانے نسب اپنا بعد معد بن عدنان کے اور عدنان سے اسمعیل علیہ السلام تک اور اسمعیل علیہ السلام سے آدم علیہ السلام تک اختلاف بہت ہے بعضون نے عدنان سے اسمعیل علیہ السلام تک تیس ۳۰ آدمی ذکر کیے ہین کہ احوال اور شمار اونکا معلوم نہین اور بعضون نے کم اور بعضون نے زیادہ شمار کیے ہین اور یہ کچہ قابل اعتماد اور لائق سننے کے نہین اور مخالف اقوال علماء معتبر کے ہے واللہ اعلم اور نسب شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماں کی طرف سے یہ ہے محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب تا آخر نسب شریف

له یعنے اس سے زیادہ بیان کرنا ساتہ جہوٹ کے ہے ۱۲

له نسب مادری ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مروی ہے امیر المومنین علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہ سے آنکہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا الحسن ان محمدا امام ہاشمی
قرشی نبی حرمی مکی ابطحی تہامی افضل آدمی فرعہ نزاری
محتدہ ابراہیمی نسبہ اسمعیلی بعثہ حجازی شخصہ مستوی نورہ
قمری خلقہ رحمانی رسول رب العالمین سے اوم لنت

ابقائی مجلس کشلہ ✤ حبیب نسب شتم شاکرم ✤ اقدم
فی کل خیرالائمہ ✤ اذا کان منح نالنسب مقدم ✤ جمیل
تیاج المکرمات متوج ✤ جلیل بالآء البناء منعم ✤ کما
الکون الا ملتہ و محمد طہر احیا انوار النبوۃ متکم ✤ الا فل یقوم
نازعوا ان اکرمتو ✤ نبی ثیہ صلوا علیہ وسلموا ✤ اور معلوم

کرو تم کہ تمام باپ دادا اوس سرور انام صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے آدم اور حوا علیہما السلام سے حضرت عبد اللہ اور
آمنہ تک موافق اخبار صریحہ اور آثار صحیحہ کے ساتھ حریت
اور طہارت کے موصوف اور سفاح جاہلیت یعنی زنا سے
محفوظ تھے اور جو کوئی موصوف بصفات حمیدہ اور
نعوت پسندیدہ ہو مشرک نہیں ہے اسواسطے کہ شرک
منافی طہارت اور باطل کرنے والا ایمان اور صفات کا ہے
جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انما المشرکون نجس

یعنے مشرک نجس ہی ہوتے ہین اور منجملہ اون اخبار صحیحہ کے
پہلے یہ ہے کہ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لم یزل اللہ
ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاہرۃ مصفا
مہذبا لا یتشعب شعبتان الا کنت فی خیرہما یعنے اللہ
تعالے ہمیشہ مجکو پاک پیٹھون اور پاک پیٹون مین اولٹتا پلٹتا
رہا اور سب عیبون سے پاک اور سب اچھائیون سے
آراستہ رکھتا چلا آیا اور جب برادری مین دو شاخین ہوئین
تو مین اوسمین ہوا جو دونون مین بہتر تھے دوسری حدیث
یہ ہے کہ مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر العرب
مضر وخیر مضر عبد مناف وخیر بنی عبد مناف ہاشم وخیر
بنی ہاشم عبد المطلب واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق
آدم الا کنت فی خیرہما یعنے بہترین عرب کے مضر اور
بہتر اولاد مضر سے عبد مناف اور بہتر اولاد عبد مناف
سے ہاشم اور بہتر اولاد ہاشم سے عبد المطلب ہین قسم ہے
خدا سے عز وجل کی کہ نہوے دو فرقے وقت پیدایش
آدم علیہ السلام سے مگر یہ کہ تھا مین بہتر فرقے مین حدیث
تیسری منقول ہے واثلہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ اصطفی ابراہیم واتخذہ
خلیلا واصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل ثم اصطفی من ولد
اسمعیل نزار ثم اصطفی من ولد نزار مضر ثم اصطفی من ولد
مضر کنانۃ ثم اصطفی من ولد کنانۃ قریش ثم اصطفی من ولد
قریش ہاشم ثم اصطفی من بنی ہاشم عبد المطلب ثم اصطفانی
من عبد المطلب یعنے بہ تحقیق اللہ تعالے نے برگزیدہ کیا
ابراہیم کو اور اوسکو اپنا دوست بنایا اور برگزیدہ کیا اولاد
ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے نزار
کو اور برگزیدہ کیا اولاد نزار سے مضر کو اور برگزیدہ کیا
اولاد مضر سے کنانہ کو اور برگزیدہ کیا اولاد کنانہ سے قریش
کو اور برگزیدہ کیا اولاد قریش سے ہاشم کو اور برگزیدہ کیا
اولاد ہاشم سے عبد المطلب کو اور برگزیدہ کیا اولاد عبد المطلب
سے مجھکو حدیث چوتھی مروی ہے عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے لما خلق اللہ آدم اہبطنی فی صلبہ الی الارض وجعلنی
فی صلب نوح فی السفینۃ وقذفنی النار فی صلب ابراہیم
ثم لم یزل ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ الی الارحام الطاہرۃ
حتی اخرجنی من بین ابوی ولم یلتقیا علی سفاح قط یعنے جبوقت
کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو ڈالا مجکو پشت آدم میں زمین پر

اور گردانا مجکو پشت نوح مین بیچ کشتی کے اور ڈالا مجکو مزدود کی آگ مین ساتھ ابراہیم کے پس ہمیشہ نسلاً بعد نسل نقل کرتا مجکو اللہ تعالیٰ اصلاب طیبہ سے طرف ارحام طاہرہ کے یہان تک کہ پیدا کیا مجکو میرے ماباپ سے اور ان لوگون نے کبھی زنا یعنی بدکاری نہین کی حدیث پانچوین یہ ہے کہ روایت کی ہے ملک العلما مولانا عبد العلی لکھنوی نے بیچ شرح اسمار اصحاب بدر کے ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسیقے نقلت من صلب آدم الی خیر اہل الارض ثم و ثم الی ان ولدت یعنی تحقیق مین نقل کیا گیا پشت آدم علیہ السلام سے طرف بہترین مردم روے زمین کے قرناً بعد قرن یہان تک کہ پیدا ہوا مین حدیث چھٹی یہ ہے کہ روایت کی ہے شیخ بن حجر مکی نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین کہ ام البشر حوا کے ہر حمل مین دو لڑکے پیدا ہوتے تھے مگر شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوے تا نور پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان اپنے اور غیر کے مشترک نہو اور شیث علیہ السلام نے وقت وفات کے اپنی بیٹی انوش کو وصیت کی کہ اس نور کو زمانے کی اچھی عورتون مین رکھے اور یہ وصیت ہمیشہ شیث علیہ السلام کی اولاد مین

جاری رہی اوس زنا سے تک کہ وہ نور عبد المطلب کی پیشانی مین
چمکا بعد ازان اون سے منتقل ہو کر عبد اللہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے والد ماجد کو پہنچا پس پاک رکھا اوسکو اللہ تعالی نے نسب
شریف کو سفاح یعنی زنا سے چنانچہ سنن بیہقی مین آیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا وَلَدَنِی مِنْ سِفَاحِ
الْجَاہِلِیَّۃِ شَیْءٌ وَمَا وَلَدَنِی اِلَّا نِکَاحُ الْاِسْلَامِ یعنی نہ جنا مجھکو سفاح
جاہلیت سے کسی نے اور نہ جنا مجھکو مگر نکاح نے جو اہل اسلام مین
جاری ہے اور روایت کی ہے ابن سعد اور ابن عساکر نے
محمد بن سائب سے اور انہون نے کلبی سے کہ ڈھونڈا مین نے
اگلی کتابون مین اور گنا پانسو امہات رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو بطنًا بعد بطن اور سب کو زنا یعنی بدکاری وغیرہ سے
پاک صاف پایا کسی مین کچھ عیب نہ تھا پس ان صحیح حدیثون سے
ثابت ہوا کہ سب ماں باپ دادا آپ کے سب پشتون مین سب نجیب
ہین اور کوئی اون مین سے مشرک نہین ہے اور سب ایمان
والون کے نزدیک ستانا اور ایذا دینا آپ کو سرور انس و جان
کا سبب خرابی دنیا و آخرت کا ہے جیسا کہ حق عز مجدہ نے
فرمایا ہے اِنَّ الَّذِینَ یُؤْذُونَ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِینًا یعنی جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین
اللہ اور اوسکے رسول کو لعنت کرتا ہے انکو اللہ بیچ دنیا اور آخرت

ہین اور مہیا کر تا ہے اونکے واسطے عذاب سخت اور کون ظلم بیت
زیادہ اس سے ہوگی کہ جن لوگون سے پیغمبر خدا پیدا ہوے ہون
اون کے حق مین لفظ جہنمی ہونے کی کہی جاوے نعوذ باللہ
من ذالک اور نقل کیا ہے شیخ محب الدین احمد طبری نے ذخائر
العقبی مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب سبیعہ ابی لہب کی
بیٹی نے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم مین قوم کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگ مجکو بیٹی حمالۃ الحطب
کی کہتے ہین اور اس کلمہ سے مجکو رنج وغیرت دلاتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال غضب سے اوٹھے اور فرمایا کیا ہوا ہے
قوم کو کہ میرے برادری والون کو طعن اور تشنیع دیکر مجکو تکلیف دیتے
ہین اور میری ایذا سے کہ اذیت خدا کی ہے نہین ڈرتے
اس جگہ سے جاننا چاہیے کہ جب سبیعہ کے بُرا کہتے ہین کہ
ما باپ اوسکے یقینی دوزخی تھے اور جو عداوت کہ اوس جناب
پاک سے رکھتے تھے اور جو اذیت کہ دیتے تھے کلام الٰہی
اوسپر ناطق ہے ایذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو
پس دوزخی کہنا اوس سرور انام کے باپ دادا کو کہ اخبار صحیحہ
اور آثار صحیحہ اونکی نجات مین وارد ہین کسقدر باعث اذیت
اور رنج اور جوش غضب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہوگا اور آیا ہے صحیح بخاری اور مسلم مین کہ لوگون نے ابولہب کو

اوسکے مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا کہ نہایت
عذاب مین گرفتار ہون لیکن جسوقت کہ میری لونڈی ثویبہ نے
خبر پیدا ہونے محمد بن عبد اللہ کی مجکو پہنچائی تہی اور اوس خبر فرحت
اثر کے سننے سے اوسکو مین نے انگلی کے اشارہ سے آزاد
کیا تھا اور دودہ پلانے کے لیے اجازت دی تہی اب اوس
انگلی کے چوسنے سے پیاس میری بجہتی ہے اور اوس انگلی مین
اثر آگ کا نہین ہے سبحان اللہ جب ابولہب ایسا کافر کمال
عداوت اوس عالی جناب سے رکہتا تہا ثویبہ آزاد کرنے سے
عذاب مین تخفیف پاوے پس کیا گمان ہے لوگون کو حضرت
آمنہ کے حق مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو مہینے اوسکے
پیٹ مین رہے اور بعد پیدا ہونے کے کئی برس اونکی گود مین
پرورش اور آرام پائی اللہ تعالے سب مسلمانون کو ایسے برے
عقیدے سے بچاوے اے مسلمانون یہان تک بہت ہے
اور اگر زیادہ تفصیل اور توضیح درکار ہے تو مطالعہ کتب احادیث
کرو خصوصاً رسالہ تنبیہ العقول کہ تصنیف قدوۃ العلماء افضل الفضلا
قاضی القضات محمد ارتضا علیخان بہادر کا اس مطلب مین نہایت
مصرح اور مفصل اور دلائل واضحہ اور براہین ساطعہ سے نہایت
مستحکم ہے واللہ ولی التوفیق والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تمام ہوئی مجلس تیسری کتاب انوار مجلس کی ✣

مجلس چہارم

نحمدہ ونصلی ونسلم | بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ علی نبیہ الکریم

یہ مجلس چوتھی ہے بیچ ذکر احوال والدین شریفین
اون خیر الانام کے اور بیان ہے اون واقعات
کا کہ قبل ظہور اون عالیمقام کے وقوع مین آئے
اور بیان ہے ولادت باسعادت اور اور حالات
حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منقول ہے کہ جب نور باسرور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا پشت عبد المطلب سے رحم فاطمہ بنت عمرو مخزومی
زوجہ عبد المطلب مین منتقل ہوا اہل کتاب کہ ہمیشہ سے منتظر
خروج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور استفسار آپکی

ظہور نور کا کرنے لگے اوس شب کہ عبد اللہ پیدا ہوئے اون
لوگوں نے شام میں آپس میں خبر دی کہ اس رات کو پدر پیغمبر
آخر الزمان کے مکے میں پیدا ہوئے اور اونکے پاس ایک
جبہ صوف سفید کا تھا جسمیں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام
کا خون بھرا تھا اور اوسی میں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
شہادت پائی تھی اور یہود کو کتب آسمانی سے معلوم تھا کہ جب
یہ جبہ بخون تازہ سرخ ہوگا اور خون کے قطرے اوس سے
ٹپکینگے تب اوس پیغمبر آخر الزمان کا باپ پیدا ہوگا پس
جب یہ علامت یہود نے دیکھی اونکو ولادت عبد اللہ کا یقین
کامل ہوا اور اونکے قتل اور دفع کی فکر میں ہوئے اور عداوتیں
پر کمر باندھے اور کئی بار اسی قصد سے گرد مکے کے آئے
حق تعالےٰ نے ببرکت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
عبد اللہ کو اونکے شر سے محفوظ رکھا منقول ہے کہ غیب سے
عبد اللہ کی پرورش اسقدر تھی کہ ایکدن عبد اللہ نے اپنے
باپ سے کہا کہ اے پدر جب میں بطحا کی میں اور پہاڑ پہ
جاتا ہوں میری پیٹھ سے ایک نور نکلکر دو ٹکڑے ہوتا ہے
اور آدہا مشرق اور آدہا مغرب کو جاتا ہے بعد اوسکے گول
ہوکر مانند ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے اور دیکھتا ہوں
کہ دروازے آسمانوں کے کہل گئے اور وہ نور یا دل بنکر

آسمان کو جاتا ہے اور پھر پلٹ کر میری پیٹھ مین ملجاتا ہے اور
جب زمین پر بیٹھتا ہون زمین سے آواز آتی ہے کہ اسے
وہ شخص کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری پشت مین امانت ہے
میرا سلام تجھپر ہو جیو اور جو خشک درخت کے تلے جاتا ہون
وہ درخت سبز ہوجاتا ہے اور مجھپر سایہ کرتا ہے اور جب اوس
علیحدہ ہوتا ہون پھر بدستور خشک ہوجاتا ہے عبدالمطلب
نے کہا اسے عبد اللہ بشارت ہو تجکو مین امید کامل کرتا ہون
کہ تیری پشت سے سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہو مین نے بھی کئی خوابین ایسی دیکھین کہ آثار اور علامات
اوسکے دیکھتا ہون القصہ جب عبد اللہ بالغ ہوے بسبب
حفظ الٰہی اور حمایت خداوندی کے کہ اون کے شامل حال تھی
ہرگز تبخانون مین نہ جاسکے اور اگر کبھی تبخانہ کا قصد کرتے
بتون سے فریاد آتی کہ اسے عبد اللہ تم ہمارے پاس
نہ آؤ کہ تمہاری پیشانی سے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا ہے
اور وہ ایسا سلطان عظیم الشان ہے کہ ہلاک ہمارا اور سب
بت پرستون کا اوسکے ہاتھ سے ہوگا اور ازبسکہ عبد اللہ
کمال حسب اور جمال نسب اور لطف گفتار اور نیک کردار اور
مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات
موضوع مین جوانان قریش سے مستثنیٰ اور ممتاز تھے اور خوبی

اور ملاحت مین یگانۂ آفاق اور نورِ کوکب محمدی اونکی طلعت
زیبا سے ظاہر اور شعاع آفتاب احمدی اونکے چہرۂ ونفرو سے
باہر تھا عورتین قوم کی صاحب حسن جمال بیاہی اور کنواری اونکے
حسن وجمال کی عاشق تہین اور ہمیشہ اپنے تئین آراستہ اور
پیراستہ کرکے نہایت عشوہ وناز سے مانند محبوبان دلنواز کے
مقام جلوہ گری مین اکثر کہڑی ہوتین مگر عبداللہ بتوفیق ربانی
اور تائید سبحانی کے مخالفت اون گلرخان ماہ لقا اور پری چہران
زیبا کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور دامن ہمت کو نجاست
تہمت سے پاک رکہتے تھے اور عزیز اور بیگانے سب طرح
دل وجان سے میل اور اقارب اور اجانب اون کی دامادی کی تمنا
کرتے تھے اور اکثر امیرون اور بادشاہون نے عبدالمطلب
سے خواہش اس امر کی کی مگر عبدالمطلب نے اونکی خانہ آبادی مین
توقف فرمایا یہانتک کہ سن شریف عبداللہ کا پچیس برس کا
ہوا جب وقت آپکی پیدائش کا نزدیک آیا تب یہود نا بہبود نے
عہد اور پیمان آپس مین کیا کہ جب تک عبداللہ کو مار نہ ڈالین گہر کو
نہ پہرین اور اسی اقرار پر شام سے مکے مین آئے اور منتظر
فرصت کے تھے ایک دن عبداللہ کو تنہا شکار مین پایا اور
فرصت غنیمت جانکر عبداللہ کے مارنے پر مستعد ہوئے
اتفاقاً اوسی دن وہب بن عبدمناف زہری بہی اوس جنگل مین

شکار کو گئے تھے دور سے دیکہا کہ یہود بد انجام تلوارین زہر
کی بجہی کہینچ کر یکبارگی عبد اللہ کی طرف آتے ہین اور اونکے
مارنے مین کوشش بہت کر رہے ہین اونہون نے بمقتضائے
حمیت عرب اور غیرت قوم کے چاہا کہ اپنے چند ہمراہیون سے
اونکو دفع کرین مگر یہودیون کے بہت ہونے سے اندیشہ کیا
اتنے مین کیا دیکہتے ہین کہ ناگاہ ایک فوج عالم غیب سے نمود
ہوئی کہ ہرگز دنیا کے لوگون سے مشابہ نہ تہی اور ابلق گہوڑون پر
سوار آسمان سے زمین پر آکر اون یہود نابہبود پر حملہ کیا اور
سب کو ایک آن مین قتل کیا وہب بن عبد مناف نے
جو یہ حال دیکہا متحیر ہوئے اور قصد مصمم کیا کہ اپنی لڑکی آمنہ کو
عبد اللہ کے ساتہ بیاہ دونگا جب شکارگاہ سے گہر آئے سب
حال اپنی بی بی سے کہا اور اونکو عبد المطلب کی خدمت مین
بہیجکر کہلا بہیجا کہ میرے ایک لڑکی ہے اگر اوسکو عبد اللہ
کے ساتہ بیاہ لیوین اوسے اجر انسب معلوم ہوتا ہے جب آمنہ
کی ماں نے یہ حال عبد المطلب کی خدمت مین عرض کیا اور
عبد المطلب نے خوبی صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ کی اپنی
بی بی اور سوا اونکے اور لوگون سے بارہا سنی تہی اور اور
قبیلہ کی عورتون نے بہی بالاتفاق احوال آمنہ کا اور قابلیت
اور لیاقت اونکی عبد المطلب سے بیان کی اور فی الواقع او

زمانے مین آمنہ کی ایسی عقلمند اور ہوشیار اور صاحب حسن
جمال کوئی عورت قبائل عرب مین نہتی عبد المطلب اس سبب
پر راضی ہوسے اور عبد اللہ کو واسطے نکاح کے اپنے ہمراہ
شعب ابی طالب مین لیگئے اثناء راہ مین ام قتال ورقہ بن
نوفل کی بہن سے کہ جمال اور کمال مین یگانۂ روزگار اور حال و
مثال مین بیمثال اور کتب آسمانی پڑھی ہوئی اور علم کہانت
میکمال تھے اور بالیقین جانتی تھی کہ وہ نور باسرور عبد اللہ
مین سے عبد اللہ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ اے
عبد اللہ اگر تم مجھسے نکاح کرو تو سو اونٹ کہ تمہاری قربانی مین
صرف ہوسے ہین تمکو دون اور ممنون احسان ہون عبد اللہ
نے کہا کہ مین اسوقت اپنے باپ کی ہمراہ ایک کام کو جاتا ہون
پلٹ کر اسکا جواب دونگا القصہ جب عبد المطلب نے نکاح عبد اللہ
کا آمنہ بنت وہب سے کر دیا اور اوسی رات وہ نور باسرور
رحم آمنہ مین منتقل ہوا بعد اسکے عبد اللہ کو ام قتال کی بات
یاد آئی اور اونکی خوبصورتی کا دہیان آیا تب اوسکے گھر گئے
اور نکاح اوسکے ساتھ قبول کیا جب ام قتال کی نظر عبد اللہ
پر پڑی اور اوس نور کو اونکی پیشانی مین نپایا کہا اے
عبد اللہ وہ نور کہ تمہین تھا کیا ہوا جواب دیا کہ آمنہ بنت
وہب کی طرف منتقل ہوا ام قتال بہت متاسف ہوئی

اور کہا کہ مین اوس نور کی طالب تھی اب جو اس دولت سے
محروم رہی تو مجکو تمسے کچھ کام نہین اور ایسی حکایت فاطمہ
شامیہ کی کہ ایک حاکم شام کی لڑکی تھی نقل کرتے ہین کہ وہ
اسی تمنا مین شام سے مکے کو آئی تھی اور اسیطرح محروم شام
کو پلٹ گئی کہتے ہین کہ جس رات آمنہ حاملہ ہوئین دو سو عورتین
اسی رشک و حسرت مین مرگئین اور بہت لوگ قریش کی حسرت
اور طیش کی بیماری مین مبتلا ہوے اور وہ رات کہ جسمین نطفہ
زکیۂ مصطفویہ اور وہ بُرزۂ نقیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے رحم آمنہ مین قرار پایا بقول اصح اوسط ایام تشریق شب
جمعہ تھی اسی سبب سے امام احمد حنبل رحمۃ اللہ شب جمعہ کو شب قدر
سے بہتر کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ برکات اور خیرات اور
کرامات اور سعادات جسقدر اس رات مین تمام عالم پر
اوترتے ہین اور کسی شب کو تا روز قیامت نہ اوترین گے
منقول ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رحم آمنہ مین تھے عبداللہ واسطے تجارت کے شام کو گئے تھے
اور وہان سے پھر کر مدینہ طیبہ مین آئے اور وہان بیمار ہوے
اور قوم بنی نجار مین کہ اونکے ماموں ہوتے تھے رہے اور باقی
قافلہ مکے کو گیا اور عبداللہ نے اوسی بیماری مین وفات پائی
اور دار نابغہ مین مدفون ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ

ابوا مین کہ وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے مدفون ہین
اور مشہور لوگون مین یہی ہے کہ جب عبداللہ کے ساتھی آئے
تو اُنسے عبدالمطلب نے عبداللہ کا حال پوچھا اونہون نے
کہا کہ مدینے مین بیمار چھوڑ آئے ہین عبدالمطلب نے اپنی بڑی
بیٹی حارث کو عبداللہ کے لانے کے لیے بھیجا وہان قبل
پہنچنے حارث کے عبداللہ نے وفات پائی تھی جب حارث
نے آکر یہ حال سنا وہان سے پھر کر باپ سے خبر وفات
عبداللہ کی کہی عبدالمطلب اور سب اقارب کو اِس واقعہ
جان سوز سے رنج و اندوہ بہت ہوا اور مدت عمر شریف
عبداللہ کی پچیس برس کو پہنچی تھی اور آپ پیدا نہوئے تھے
اور اصح روایت یہی ہے کذا فی زاد المعاد اور منقول ہے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب وفات پائی
عبداللہ نے فرشتون نے کہا اے بار خدایا تیرا صفی اور
حبیب یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم ہوا حق عز مجدہ نے
کہا کہ مین حافظ اور ناصر اور کفیل اوسکا ہون اگر یتیم ہو گیا
کچھ غم نہین کہ دُر یتیم بیش قیمت بہت ہوتا ہے اور نظر مردم
مین زیادہ معزز اور مکرم تم صلوۃ او سلام اوسپر بھیجو اور اوسکے
وجود باجود سے برکات چاہو اور اوسکے باپ کے حق مین دعا
کرو کہ تمہارے حق مین بہتر ہے اور وہ عجائب کہ قبل

آپکی پیدائش کے وقوع مین آئے اور اونکو ارہاصات نبوی
کہتے ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ ایک رات عبد المطلب نے
خواب مین دیکھا کہ ایک زنجیر چاندی کی میری پشت سے نکلی اور
دوسری رات عبد المطلب نے دیکھا کہ میری پشت سے ایک
درخت پیدا ہوا ہے کہ ڈالیان اوسکی آسمان تک پہونچین اور
پھیلاو نے مشرق سے مغرب تک گھیر لیا اور ہر پتے سے
ایک نور روشن ہے کہ اہل عرب اور عجم اوسکو سجدہ کرتے ہین
اور ایک روایت مین ہے کہ عبد المطلب نے یہ خواب دیکہا کہ
عبد المطلب کے گھر سے ایک ستارہ سرخ روشن اور چمکتا نکلکر
اوپر جاتا ہے اور جسقدر بلند ہوتا ہے بڑھتا ہے یہان تک
کہ آسمان تک پہنچ رہا تمام دنیا کے برابر ہوگیا اور آفتاب
ماہتاب اور سب ستارے اوسکی روشنی مین چھپ گئے
پھر تعبیر کاہنان قریش نے تعبیر خواب کی یہ کہی کہ تیری نسل سے
ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی اطاعت کرینگے
اور منجملہ اوسکے واقع ہونا واقعہ اصحاب فیل کا اور دفع ہونا اوس
بلا کا بطفیل اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور منجملہ
اون عجائبات کے یہ ہے کہ جس رات وہ نور فیض ظہور عبد اللہ
سے آمنہ مین آیا تمام فرشتے زمین اور آسمان کے خوشی مین
آئے اور ملک اور ملکوت مین ندا دی گئی کہ عالم کو انوار قدس سے

منور اور طرح طرح کی خوشبواون سے معطر کرین آور دار وغہ
بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھول دے اور آواز دو
بہشت کو آراستہ کرے اور تمام آسمان اور زمین مین بشارت
دی گئی کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آجکی رات رحم آمنہ
مین قرار پایا قریب ہے کہ مصدر تمامی خیرات اور برکات اور
جامع جمیع کرامات اور فیوضات اور مبدء ایجاد عالم اور مبداء
اصول نوع بنی آدم کا عالم ظہور مین جلوہ افزا ہو اور تمام عالم کو
اپنے نور اور نعمتون اور بخششون سے منور اور مشرف کرے
اور مروی ہے کہ اوس رات کو شیطان کا تخت اوندھا ہوگیا
اور چالیس رات دن وہ لعین دریاؤن مین سرگردان اور غلطان
پھرا کیا یہانتک کہ جل کر سیاہ ہوگیا بعد ازان کوہ بوقبیس پر اکر
فریاد کی تمام اولاد اوسکی جمع ہوئی اور حال پوچھا کہا اے
ملعو تو جانو کہ اسباب ہماری ہلاکت کے جمع ہوے اور محمد بن
عبد اللہ نے رحم آمنہ مین قرار پایا کہ شرف اولین اور آخرین
ہے اور افرا اور تلوار اوسکی مشہور ہوگی بتون کو توڑ دے گا
اور با اخبار آسمانی سب چھوڑا دے گا اور عالم بہشت کریگا
اور ظلم ہونے دیگا اور لوگ اوسکی امت کے اگلی امتون سے
بہتر ہونگے کہ راہ دین مین اخلاص کرینگے اور زمین عبادت
سے ایسی بھر دے گا جیسا آسمان ستارون سے بھرا ہے

اور تمام دنیا مین توحید ظاہر کرے گا اور اوسکی امت کے
لوگ ہرگز شرک کو دخل نہ دینگے اور اہل تقوے اور اہل نجات
ہونگے اور تمام بلائیان دنیا کی اونمین ہونگی اور کوئی چیز
کہانے پینے کی بغیر اللہ کے نام لیے ہوئے نکہائینگے
اور سب کو اچہے کاموں کا حکم کرینگے اور بری باتون سے منع
کرینگے اور نیکیان کرنے مین بہت جلدی کرینگے اور فقرا
اور مساکین کے دینے سے بہت خوش ہونگے اور صلۂ رحمی
بجالاوینگے اور ہمکو بسبب ان باتون کے اونپر کچہ قابو نہوگا
اور منقول ہے کہ اوس شب کو سب پادشاہون کے تخت
اولٹ گئے اور کوئی گہر اور کوئی مکان باقی نرہا کہ روشن ہوا
اور اوس رات کی صبح کو جتنے بت تھے سرنگون ہوکر گر پڑے
اور وحوش و طیور اور درندے اور چرندے آپسمین بشارت
دینے لگے کہ وقت ظاہر ہونے نبی آخر الزمان کا نزدیک
آیا قریب ہے کہ تمام دنیا اون کے نور سے منور ہوجاوے
اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
ایک نشان حمل آمنہ کا یہ تھا کہ جو جانور قریش کے گہرون مین
تھے اوس شب کو باتین کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آمنہ حاملہ
ہوئین اور اونمین نبی آخر الزمان آیا قسم رب کعبہ کی کہ وہ امام
تمام دنیا اور چراغ ہر ملت و مذہب کا ہے اور کئی برس سے

قریش قحط سالی سے تنگی اور تکلیف مین تھے اور بسبب خشک سالی
کے جانور دبلے اور درخت خشک ہوگئے تھے جب آمنہ
حاملہ ہوئین پانی برسا اور ندیان جابجا جاری ہوئین اور درخت
سرسبز اور جانور فربہ ہوگئے اور خیر و برکت بہت اوس سال
سے آدمیون مین ظاہر ہوئی اسی سبب سے نام اس سال کا
نام الفتح والابتہاج رکھا گیا اور آمنہ والدہ شریفہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مین نے حمل مین کوئی اذیت
اور تکلیف اور بدمزگی طبیعت جیسی عورتون کو ہوتی ہے نہیں
اور کوئی علامت حمل کی مثل درد اور ضعف اور بوجھ کے مجھ پر ظاہر
نہ تھی اور چھ مہینے تک مجکو معلوم نہوا کہ مین حاملہ ہون اور فرمایا
حضرت آمنہ نے کہ مین کچھ سوتی اور کچھ جاگتی تھی کہ ایک شخص میرے
پاس آیا اور کہا اسے آمنہ تو اپنے حمل سے آگاہ ہے یا نہین
مین نے کہا نہین اوس شخص نے کہا تو حاملہ ہوئی اور بہترین خلق کا
تیرے پیٹ مین ہے اوس دن سے مجکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ
ہون اور فرمایا حضرت آمنہ نے کہ مین ہر مہینے مین ایک آواز
آسمان اور زمین سے سنتی تھی کہ بشارت ہو تجکو اسے آمنہ
کہ وقت ظہور نور ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریب آیا
اور جب دن وضع حمل کے قریب ہوئے تھے تب وہی کہنے والا
کہتا تھا کہ تو کہہ اسے آمنہ اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ

سے تیقے مین سونپتی ہون اوسکو اللہ واحد صمد کو ہر حسد کرنے والے کی برائی سے اور جب یہ لڑکا پیدا ہو اوسکا نام محمد رکھنا پس مین نے اس کلمہ کو خوب یاد رکھا اور اپنے پاس بیٹھنے والی عورتون سے بیان کیا وے بولین تجکو آسیب جن سے ہے لوہا ہاتھ اور گردن مین پہن لے جب اون کے کہنے سے مین نے لوہا پہنا اوسی شخص غیبی نے وہ لوہا مجھسے دور کیا اور کہا اب پھر کبھو مت پہنا اور بھی حضرت آمنہ سے منقول ہے کہ مین نے شروع حمل مین خواب مین دیکھا کہ ایک نور مجھسے جدا ہوا اور تمام عالم کو منور کیا اور مین نے اوسی روشنی مین پہاڑیان بصری کی دیکھین اور بصری ایک شہر ہے ملک شام مین اور اس واقعہ کو بھی وقت ولادت شریف کے نقل کرتے ہین وصل رباعی پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہٴ ❊ ہر چند کہ آخر بظہور آمدہٴ ❊ اے ختم رسل قرب تو معلومم شد ❊ دیر آمدہٴ ز راہ دور آمدہٴ ❊ اے عاشقان جمال نبوی واے مشتاقان لقاے مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم کہ ولادت باسعادت اون فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام الفیل مین بعد چالیس یا پچپن دن کے تھی اور بیالیسوان سال تھا حکومت نوشیروان سے اور زمانہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے آپ کے زمانہ تک چھ سو برس اور وفات سکندر ذوالقرنین سے آٹھ سو بیاسی برس

وصل بیان ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور زمانہ داؤد علیہ السلام سے ایک ہزار آٹھ سو برس اور زمانہ موسی علیہ السلام سے دو ہزار تین سو برس اور زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے تین ہزار ستر برس اور وقت طوفان نوح علیہ السلام سے چار ہزار چار سو نوے برس اور زمانہ آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو پچاس برس گذرے تھے کہ روز دوشنبہ بارھویں ربیع الاول وقت صبح صادق کے اوس خورشید فلک رسالت اور ماہ سپہر سیادت نے مطلع وجود سے جلوہ ظہور فرمایا اور مکمن غیب سے عالم شہادت میں آکر سایہ گستر امت ہوا خوشا نصیب اوس امت گنہگار کے کہ ایسا شفیع محشر رونق افروز ہوا ہے

ندا از حاملان عرش آمد کہ برخیز از پی تعظیم احمد

وُلِدَ الحبیبُ ومثلُه لا یولدُ — وُلِدَ الحبیبُ وخدُّہ یتورّدُ
وُلِدَ الحبیبُ مکحّلاً ومطیّبا — والنورُ بین جبینه یتوقّدُ
وُلِدَ الذی لولاه ما ذُکِرَ التُّقیٰ — کلّا ولا ذُکِرَ السجیُّ ولا التعهّدُ
هذا الذی لولاه ما ذُکِرَ الفتیٰ — کلّا ولا کان المحبُّ المقصدُ
هذا الذی جاءک البشیرُ أکرمَه — هذا الشفیعُ حقّاً قال أنت محمّدُ
هذا إمامُ المرسلین حقیقةً — هو ختامُ الأنبیاء وسیّدُ
لو کان یوسفُ قد أتی بجماله — والشمسِ فالمحبوبُ منه أزیدُ
لو کان إبراهیمُ أُعطی رسالةً — بالشکرِ ذا النورُ محمّدٌ منه أرشدُ
لو کان قد أُعطی المسیحُ عبادةً — محمّدٌ منه أجلُّ وأعبدُ

هذا الذي ملكت عليه لالب — ولناس فتنضيره لا يوجد
جبريل نادى في منصة حسنه — هذا بديع الكون هذا احمد
يا عاشقين تولهوا في حبه — هذا ابو الحسن الجميل المفرد
سيروا بجد واسمعوا الحادي لهم — يحدو ويعلن باللحون وينشد
ويقول يا عشاق هذا المصطفى — ويقول يا مشتاق هذا احمد
يا نازلين الحي في سفر لكم — ان المتيم بالفراق يهدد
يا سيد المختار كم لك من ثنا — ومدائح تعلو وذكر [illegible]
لم يبق في اولاد آدم مثله — فينا معنى [illegible]
قالت ملائكة السماء باسرهم — وله الحبيب [illegible]
صلوا عليه بكرة وعشية — الف الصلوة مع السلام وازيد

ایضاً

یا نبی الله السلام علیک — انما الفوز والفلاح لدیک
السلام آمدم جوابم ده — مرهمی بر دل خرابم نه
بس بود جاه و احترام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا
خواهم از شوق سیت [illegible] — دست بیرون کن از یمانی برد
مهر روی تو هوس بر در من — بهار روی خود ز برد یمن
چون تو ئی دیده و چراغ بلاغ — همچو نرگس ز سرمه ما زاغ
سوی ما افگن ز رحمت نظری — باز کن بر رخم ز لطف دری
مهر بکشا ز حقه یاقوت — روح را کام بخش و دل را قوت
زاری من شنو تکلم کن — گریه من نگر تبسم کن

شاد شد کام من از بخت نژند — ساز شیرین بلبل بیشکر خند
لب بجنبان پی شفاعت من — منگر بر گناه و طاعت من
گر نہ فہم طریق سنت تو — ہستم از عاصیان امت تو

ہر دو غزل از مولانا شاہ سلامت اللہ قدس سرہ

کیا نور فزا از رخ خوبی عیاں ہے — کہتی ہیں اسی رو سے عیاں ہی جہاں کی
کب یوسف مصری ہو نظر سے مٹے — وہ جسم کہاں اور کہاں جان جہاں ہے
شمشاد نہیں مثل قد رشک صنوبر — تم دیکھلو آنکھوں سے کہ آب رواں ہے
مثل اوسکا مہ چاردہ یا مہر درخشاں — پھر غور سے دیکھو تو این ہے و آن ہے
یہ صورت حق ہی کہ مصور بہ تشبیہ شد — اسکا سبب خود رائی بہ جز کون کاں ہے
اب تاب نہیں ہجر کی از پردہ بدرآ — مشتاق تری وصل کا ہر پیر و جواں ہے
مرحال ہم اینہمہ کا چگویم چہ نویسم — یہ دل ہجر کی ماہی بے آب تپاں ہے
سوق ہی جہاں مجلس میلاد نبوت — واں ایک بہ ہر تارک ہم عرش واماں ہے
آ گئی ہلا کشتی و بخستہ چہ گوید — تو جلد خبر اسکی کہ بے تاب و تواں ہے

ایضا

پیدا ہوا جسدن کہ محمد سا نبی ہے — یہ شادی میلاد رسول عربی ہے
اللہ نے نور اپنے سے پیدا کیا اونکو — کچھ کہہ نہیں سکتا کہ یہ کیا بوالعجبی ہے
گلزار خلیلی کا یہی ہے گل شاداب — یہ نخل مراد چمن مطلبی ہے
سرسبز ہوا گلشن دین انکی قدم سے — فردوس رسالت کے یہی خوش لقبی ہے

تعظیم کو ٹہرے ہوسکے بجا لاؤ ادب سے شکیب ہے عجب شیر و شکر نام سے آقا کے	اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے حرفون مین محمد کی یہ شیرین رطبی ہے

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ سبحان اللہ

ایسا بدر منیر افق عرب سے طلوع ہوا اور ایسا آفتاب جہانگیر مشرق عنایت سے چمکا کہ محدب فلک الافلاک سے نقطۂ مرکز خاک تک اور سطح عرش معلے سے صحن فرش غبرا تک نام و نشان تاریکی کا باقی نرہا اور اوسکے فیض ظہور سے ظلمت کفر او رعصیان کی بنور ایمان اور احسان بدل گئی اور ایام شقاوت سکے ساتہ دن سعاوت کے تبدیل پائے اور تمام زمین حرم کی اوسکی روشنی سے منور ہوئی اجنہ او رشیاطین آسمان پر جانے سے باز رہے اور اخبار اوسکے کاہنان و سطیح سے منقطع ہوئی اور تدریس ابلیس کی اوسکے مدرسون اور مجلسون سے موقوف ہوئی اور ایک دن تمام بادشاہ روئے زمین کے گونگے ہو گئے کہ طاقت بات کرنیکی نہ رکہتے تھے یہ بہی بسبب نہایت ہیبت اور کمال دبدبہ اور عظمت اوس شہنشاہ کونین کے تھا اور تمام بت روئے زمین کے منہ کے بہل گر پڑے چنانچہ منقول ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہا سے کہ ایک بت قریش کا تہا کہ سال مین ایک دن اوس بت کا طواف کرتے تھے اور اوس دن کو اپنی عید جانتے تہے

اور اونٹ ذبح کرتے اور دعوت عام کرتے اور شراب پیتے تھے
اتفاقاً ایک شب کو سامنے اوس بت کے سب گئے دیکھا کہ منہ
کے بل زمین پر پڑا ہے یہ حال دیکھکر اونکو نہایت رنج ہوا اوس
بت کو اوٹھاکر اوسکے مقام پر رکھا بعد ایک لحظہ کے پھر وہ بت
گر پڑا اسیطرح تین بار گرا اور اوس جماعت نے اوسکو اوٹھاکر
نہایت مستحکم اور مضبوط گاڑا تاکہ گرنے سے محفوظ رہے تب ایک
آواز سب نے سنی کہ اوس بت کے پیٹ سے آتی ہے اور
اوس سے یہ شعار معلوم ہوتے ہین ع تَرَدّی لِمَوْلُوْدٍ اَضَاءَ
بِنُوْرِهٖ * جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ * وَخَرَّتْ لَہٗ
الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاُرْعِدَتْ * قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ جَمْعًا مِنَ الرُّعْبِ
* یعنی سرنگون اور سیراب ہوئے وہ لڑکا کہ روشن ہوئی تمام زمین
اوسکے نور سے مشرق سے مغرب تک اور سرنگون ہوئے
سارے بت اور لرزنے لگے دل تمام بادشاہان کے
اوسکی ہیبت اور شوکت سے اور یہ واقعہ شب ولادت شریف
کو ہوا اور اوسی شب کو محل نوشیروان کا شق ہوگیا چنانچہ
آواز شق ہونے کی تمام شہر مین پہونچی اور چودہ کنگرے اوسکے
گر پڑے اور نوشیروان نے ایک مکان بلند نہر دجلہ پر بنایا تھا
اور بہت مال اوسمین صرف کیا تھا بسبب زیادتی پانی دجلہ
کے ویران ہوگیا کسرے نے نجومیون سے پوچھا کہ سبب

ظاہر ہی یہ محل اور پیکان کہ دجلہ پر بنایا تھا اور اوسکی مضبوطی بہت تھی
کچھ صرف کیا تھا گر پڑا اور ویران و خراب ہو گیا کیا وجہ ہے نجومیوں
نے کہا کہ اس شب کو پیغمبر رفیع الشان اور نبی آخر الزمان نے
اس جہان مین قدم رکہا ہے پس اسی سبب سے یہ واقعہ گذرا
اور اوسی رات کو آتشکدہ پارسیون کا کہ ہزار برس سے جلتا تھا
اور وے پرستش اوسکی کرتے تھے بجھ گیا ہر چند چاہا پھر روشن
ہو نہوا بلکہ تمام ولایت فارس وان مین آگ جلانا غیر ممکن ہو گیا
اور عراق عجم مین درمیان ہمدان اور قم کے ایک دریا چہ کوس
کا چوڑا ایسا خشک ہو گیا کہ اب اوسمین شہر ساوہ بنا ہے اور جنگل
سماوہ کہ اوسمین ہزار برس آگے آگے ولادت شریف سے پانی
جاری نہ تھا اتنا جاری ہوا کہ اب ایک نہر ملک شام کی مشہور ہے
اور منقول ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے
کہ مرّ الظہران مین کہ وہ جگہ قریب مکے کے ہے اور لوگ اوسکو
وادی فاطمہ کہتے ہین وہان ایک راہب شام کا رہنے والا تھا
نام اوسکا عیص وہ کہتا تھا کہ اے اہل مکہ نزدیک ہے کہ
تم مین ایک لڑکا ایسا پیدا ہو گا کہ سب عرب و عجم اوسکی
تابعداری کرینگے اور یہ زمانہ اوسکی پیدایش کا ہے اور جو لڑکا
مکے مین پیدا ہوتا تھا وہ راہب اوسکا احوال پوچھتا تھا یہانتک
کہ جس دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ...

اوسی راہب کے پاس گئے اور خبر ولادت شریف کی پہنچائی
عیص نے کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے کہ جسکے پیدا ہونے کی مین نے
تمکو خبر دی تھی اسے عبد المطلب نام اوسکا کیا رکہا کہا محمد عیص نے
کہا واللہ مین جانتا تہا کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوگا تین باتین ہونگی
ایک پیدا ہونا اوسکا کل کی راسین دوسری وہ رات دوشنبہ
کی ہوگی تیسری نام اوسکا محمد ہوگا اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہ اپنی ماسے کہ شفا نام تہا نقل کرتے ہین کہ وقت پیدا ہونے
اوس خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین آمنہ کے پاس
تہی اور وہ سرور انس وجان میرے اوہون پر پیدا ہوے
اوسیوقت آپ نے الحمد للہ کہا اور کسی نے اسکے جواب مین
یرحمک اللہ کہا اور حضرت کے نور سے مشرق سے مغرب تک
روشن ہوا چنانچہ مین نے اوس روشنی مین مکانات شام
کے دیکہے اور خوف اور لرزہ مجہپر طاری ہوا بعد ازان ایک نور
داہنی طرف سے پیدا ہوا اور کہنے والا کہتا تہا کہان لیگیا
تو اوسکو دوسرے نے جواب دیا کہ مغرب کی طرف اور سب متبرک
جگہون مین نے اوسکو پہرایا پہر بائین طرف سے ایک نور ظاہر
ہوا اوسمین بہی کہنے والے نے کہا کہ اوسکو کہان لیگیا تہا مشرق
کی طرف اور متبرک مکانون مین اوسکو پہنچایا اور روبرو ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام کے لیگیا اونہون نے سینہ سے لگایا

اور بہت وعابین دین راویہ کہتی ہین کہ ہمیشہ مین نے اس حدیث
کو یاد رکھا جب وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئے
مین سب کے پہلے ایمان لائی اور منقول ہے حضرت آمنہ والدہ
ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وقت وضع حمل کے
مین تنہا گھر مین تھی اور عبد المطلب طواف کعبہ مین کہ ناگاہ ایک
آواز عظیم الشان باہیبت سنی اوسکے سننے سے مجھے خوف
آیا پس دیکھا مین نے کہ ایک مرغ سفید نے اپنے بازو میرے
پیٹ پر ملے وہ خوف جاتا رہا اور ایک پیالہ سفید شربت کا غیب
سے ظاہر ہوا مین نے وہ شربت پیا شہد سے زیادہ میٹھا اور
مشک سے زیادہ خوشبودار تھا بعد ازان ایک نور عظیم مجھسے
ظاہر ہوا اور تمام گھر اوس سے روشن ہوگیا اور لڑکیان بہت
خوبصورت بلند قامت مثل لڑکیون عبد مناف کے میرے
پاس آئین اور متکفل سر کام کی ہوئین اور مین حیران تھی نہین
جانتی تھی کہ یہ کون ہین اور کہان سے آئی ہین ایک نے کہا
مین آسیہ عورت فرعون کی ہون دوسری بولی مین مریم بیٹی
عمران کی ہون اور باقی سب حورین بہشت کی ہین اور گھر مین آواز
چلنے پھرنے کی پاتی تھی لیکن مجھکو کوئی نظر نہین آتا تھا اتنے مین
ایک ٹکڑا بادل کا سفید بڑا آسمان سے اوترا اور ایک آواز میرے
کان مین آئی کہ اسکو سب کی آنکھون سے چھپا رکھنا اور چڑیان سبز

که بچکی چوبچین ستل یا دوب سے کے سرخ شیش نظر آئیں اور ایک
موت مردوں کی ہوا پر دیکھی کہ آفتاب سے چاندی سے کے ہاتھون
مین سیلیے کہڑے سے تھے یہ دیکھکر تارسے ڈرسے کے سرا بدن پسیا پسیا
ہوا اور جو قطرہ اوس سے ٹپکتا تھا اوس سے مشک کی بو آتی
تھی پھر حق تعالے نے پردہ میری آنکھوں سے اوٹھالیا تمام
اور مغارب زمین سے کے مجیر کہل گئے اور تین علم دیکھے ایک
مشرق میں دوسرا مغرب مین تیسرا کعبے کی پیٹھ پر اور
بس گھڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور اوپر سے
جہان دینا اور بس گستر خاکسار ان رحمت ہوسے مین نے
دیکھا کہ آپنی عاجزی سے سر سجدے میں رکھا اور دونوں ہاتھ اٹھایا
کلمہ کی اونگلی تھی اوس وقت ایک ٹکڑا سفید بدلی کا آسمان سے
اوترا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرد مین لیکر میری نظر
سے غائب ہو گیا کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب اور چاروں طرف دنیا کے پھراؤ
تا سب اونکو نام اور صورت اور صفت سے پہچانیں بعد
اوسکے وہ بدلی روشن ہو گئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے سفید کپڑے میں لپٹا ہوا اپنے پاس پایا تب اوسکو
ایک ٹکڑا اور بدلی کا کہ پہلے ٹکڑے سے بہت بڑا تھا ظاہر ہوا اور
میں نے پایا تین آدمیونکی اور آواز گھوڑوں کی سنی پس وہ

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوٹھا کر میری نظر سے غائب ہوگیا اور کوئی غیب سے پکارتا تھا کہ اس لڑکے کو گرد تمام عالم کے پھراؤ اور سب کمالات اور صفات جو انبیا علیہم السلام کو جدا جدا دی گئی ہین اوسکو دو اور سوا اوسکے اور مراتب اور فضائل ظاہری اور باطنی اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور قرب اتم اور شفاعت عظمیٰ وغیرہ کہ کوئی آج تک اون سے مشرف نہین ہوا اوسکو مخصوص کرو تا کوئی کمال اوسکی ذات پاک سے چھٹ نجاوے اور غوطہ دو اوسکو سب پیغمبرون کے اخلاق کے دریا مین بعد ازان تھوڑی دیر مین وہ بدلی جاتی رہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے مین میں نے لپٹا ہوا پایا اور اوس سے قطرے پانی کے ٹپکتے تھے اور کہنے والا کہتا تھا کہ عجب یہ لڑکا ہے کہ تمام عالم کا حاکم ہوگا اور سب اوسکے قبضۂ قدرت مین سپرد ہوگا پھر مین نے اوسکے منہ کی طرف دیکھا تو چودھوین رات کا ایسا چاند نظر آیا اور اوس سے مشک کی بو آتی تھی بعد ازان تین شخص بہت خوبصورت دیکھے ایک کے ہاتھ مین آفتابہ چاندیکا آبِ کوثر سے بھرا ہوا کہ اوس سے بو مشک کی آتی تھی اور دوسرے کے پاس ایک طشت زمرد سبز کا کہ اوسکے چار گوشے تھے اور ہر گوشے مین ایک گوہر آبدار جڑا تھا اور تیسرے کے پاس ٹکڑا حریر سبز کا

اور ایک مہر نور کی نہایت روشن کہ دیکھنے والون کی نظر اوس سے
جہپک جاوے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس طشت
مین نہلایا اور نہایت بار اوس پانی سے نہلایا اور چہرۂ شریف
اور سر مبارک کو بوسہ دیا اور آپ کے دونون شانون کے بیچ مین
وہی نور کی مہر کی اور اوس کپڑے مین لپیٹا اور اپنے پر کے
نیچے چہپایا کہتے ہین کہ وہ میکائیل تہے بعد اوسکے اپنا منہ آپکے
منہ پر دکہا جیسے کبوتر اپنے بچے کو بہراتا ہے اور آپ طلب
زیادتی کی فرماتے تہے بعد اوسکے مجہے سونپا مین انہین روات
مین تہی کہ عبدالمطلب تشریف لائے اور کہا مین اسوقت کعبہ
مین تہا کہ یکایک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم مین سجدہ کرکے
کہا اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفی الان قد طہرنی ربی
من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنی بڑا ہے خدا
محمد کا جسنے مجکو اسوقت بتون کی ناپاکی سے پاک کیا اور بچایا
مشرکین کی نجاست سے اور دیکہا مین نے کہ ہبل بت جو سب سے
بڑا تہا سر کے بل گر پڑا اور منادی غیب نے ندا کی کہ اسے
عبدالمطلب آمنہ کا بیٹا پیدا ہوا اور رحمت الہی اوس پر نازل ہوئی
وہ ایسا عالیمقام ہے کہ خلق کو تاریکی کفر سے نکال کر راہ راست
ہدایت پر لاوے گا اور تمام جنون اور آدمیون کا نبی ہوگا
آمنہ مین اس واردات سے نہایت متحیر ہوا خیال کیا کہ شاید

خواب دیکھتا ہون مگر اثر نیند کا آنکھون مین نپایا پس مضطرب ہو کر
تیرے گھر کی طرف متوجہ ہوا اے آمنہ یہ بات سچ ہے یا میرا
خواب وخیال ہے اسواسطے کہ تجھین کوئی اثر اور علامت لڑکا ہونیکی
نہین پاتا ہون حضرت آمنہ نے فرمایا سب سچ ہے اور جو وارداتت
کہ اونپر گذری تھی اور جو عجائبات اونہون نے دیکھے تھے سب
مفصل عبد المطلب سے بیان کیے عبد المطلب نے سنکر کہا
وہ لڑکا کہان ہے میرے پاس لاؤ کہ دیکھون اور اوسکے دیدار
کرامت آثار سے اپنی آنکھین روشن کرون حضرت آمنہ نے
فرمایا ابھی تمہارے دیکھنے کا وقت نہین آیا ہے کہ اوسکے
پیدا ہونیکے وقت ایک شخص غیب سے ظاہر ہوا اور مجکو منع
کیا کہ تین دن اس لڑکے کو کسیکو نہ دکھانا تب عبد المطلب ناخوش
ہوے اور تلوار کھینچکر آمنہ سے کہا کہ مجکو دکھا و الّا تجکو یا آپکو
ہلاک کرونگا تب آمنہ نے مجبور ہوکر کہا کہ وہ فلانے مکان مین
لیٹا ہوا ہے جاکر دیکھلو عبد المطلب اوس مکان کی طرف چلے
کہ اوس سید مختار کے دیدار سے اپنی آنکھین روشن کرین یکا یک
ایک شخص باعظمت اور ہیبت کو دیکھا کہ ہونہ دکھا تا تلوار کھینچے ہوئے
سامنے آکر کہنے لگا کہ اے شخص کہان آتا ہے عبد المطلب نے
کہا اپنے لڑکے کو دیکھنے آتا ہون کہا پھر جا جب تک فرشتے اوسکی
زیارت سے فارغ نہون نگے کسیکو مجال دیکھنے کی نہوگی عبد المطلب

کو یہ ماجرا دیکھکر نہایت خوف آیا تمام بدن مین رعشہ پڑا اور
تلوار ہاتہ سے گر پڑی پس وان سے بہرے اور چاہا کہ قریش
کو اس ماجرے سے خبر کرین گونگے ہوگئے اور بات نکرسکے
جیسا کہ ابن جوزی نے حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میری اللہ تعالے کے نزدیک بڑی عزت اور آبرو ہونیکی
یہ بات ہے کہ مجکو آنول نال سکٹے اور ختنہ کیے پیدا کیا کسینے
میرے ستر کو نہ دیکھا اور مروی ہے فاطمہ عثمان ابی العاص
کی ماسے کہ مین حضرت کی پیدایش کے دن آمنہ کے پاس
حاضر تہی مین نے ایک نور دیکھا کہ تمام گہر آمنہ کا اوس سے
روشن ہو گیا اور آسمان کی طرف دیکھا کہ ستارے زمین
کو ایسے جہکے ہین گویا زمین پر گر پڑینگے اور منقول ہے
سفیان نہدی سے کہ ہم راہ شام مین مع قافلے چلے جاتے تھے
ایک جگہ صبح کو اوترے کہ سو رہین ناگاہ سینے دیکھا کہ ایک
سوار درمیان آسمان اور زمین کے کہڑا کہتا ہے کہ اے
سونے والو او ٹہو یہ وقت سونے کا نہین کیونکہ سید کائنات
اور افضل مخلوقات نے ظہور فرمایا ہے اور سب جنات
مردود اور مطرود ہوئے پس ہم سب اس واردات سے
ڈرے اور جب اپنے گہر پہنچے سنا کہ عبد المطلب کے یہان

ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور نام اوسکا محمد ہے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور ایسی واقعات عجیبہ اور واردات غریبہ بہت ہین
کہ جمع کرنا اوسکا طاقت انسان سے باہر ہے اور جانو تم اے
حاضران مجلس کہ اگرچہ آپکی پیدائش کے دن مین اختلاف بہت
ہے بعضے کہتے ہین دوسری ربیع الاول اور بعضے آٹھوین اور
بعضے اول دوشنبہ اور بعضے دسوین اور نزدیک بعض کے
بارہوین رمضان شریف مگر صحیح زیادہ ان سب روایات
مین بارہوین ربیع الاول روز دوشنبہ ہے اور پیدائش کی جگہ
مین سبکا اتفاق ہے کہ محمد ابن یوسف کے گھر مین جو شعب بنی ہاشم
مین ہے قریب حرم شریف کے اوسمین آپ پیدا ہوے اور
اوس کوچہ کو زقاق المولد کہتے ہین اور اب دور دور کے لوگ
اوسکی زیارت سے برکت اور سعادت حاصل کرتے ہین اور
صحیح روایتون سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ وہ گھر آپکا
موروثی تھا اوسکو آپ نے عقیل ابن ابیطالب کو دیا کہ
اونکی زندگی بھر اونکے پاس رہا بعد عقیل کے مرنے کے اونکے
لڑکون نے اوس مکان کو محمد ابن یوسف ثقفی کے ہاتھ بیچ ڈالا
اوسنے عبد الملک کو دے ڈالا عبد الملک نے تبرکاً اوسکو
اپنی مجلس مین داخل کرلیا اور اسکی مجلس کا یہی نام تھا اور بعد
گذرنے دولت بنی امیہ کے خیزران ہارون رشید کی ماں جب کعبے

طوافت کو ائی اوس نے اوس کمر کو اوس مجلس سے بپاس ادب علیحدہ کر دیا اور ایک مسجد ہوئے کی کام کی نہایت آراستہ اور مضبوط بنائی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل یہ ذکر ہے آپ کی رضاعت شریف لینے دودہ پینے کا مروی ہے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جس گہڑی آپ پیدا ہوئے غیب سے لوگوں نے آپ کو والدہ کی آنکہہ سے چہپا کر مشرق سے مغرب تک تمام عالم میں پہرایا اور کہا یہ محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خوشا قسمت اوس دائی کی جو انکو دودہ پلاوے اور بڑے نصیب اوس عورت کے جو انکو گود میں رکہے اور بڑا متبرک ہے وہ مکان جسمین یہ رہین پس اس آواز کے سنتے ہی تمام چرند اور پرند اور جن اور پاول اون کے دودہ پلانے کی خواہش اور تمنا کرنے لگے اور آپسمین جہگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تہا کہ یہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی مجہی کو ملے تب غیب سے آواز آئی کہ اے خلائق تم آپسمین نہ جہگڑو اور اس لڑائی سے باز رہو کہ اللہ تعالے نے اون کو دودہ پلانے والی انسانون میں سے مقرر کی ہے آپ جاننا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات دن اپنی والدہ محترمہ بی بی آمنہ کا دودہ پیا بعد اوسکے چند روز آپ کو ثویبہ نے

ذکر رضاعت شریف [illegible]

دودھ پلایا اور ثویبہ ابولہب کی لونڈی تہی جب اوسنے آپکے پیدا ہونیکی خوشخبری ابولہب کو سنائی کہ تمہارے بہائی عبد اللہ کے گہر بیٹا پیدا ہوا ابولہب نے خوش ہوکر اوسکو آزاد کیا اور کہا جا اور اوس لڑکے کو دودھ پلا ہیں ابولہب نے اوسکا بدلہ یہ پایا کہ دوشنبہ کی رات کو اوسپر عذاب کم ہوتا ہی جیسا کہ عباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین نے ابولہب کو اوسکے مرنے کے بعد ایک رات خواب مین دیکہا پوچہا تیرا کیا حال ہے کہا جس دن سے مرا ہون طرح طرح کے عذاب آگ کے ستونوں مین گرفتار ہون لیکن ہر دوشنبہ کی رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونیکی خوشی کی بدولت مجہپر عذاب کم ہوتا ہے اور جو مین نے کلمہ کی انگلی کے اشارے سے اپنی لونڈی آزاد کی تہی اس سبب سے اوس انگلی کے چوسنے سے پیاس مین تسکین ہوتی ہی سبحان اللہ جب ابولہب ایسا کافر جسنے اپنی تمام عمر آپکے تکلیف دہی مین برباد کی اور اوسکی حقمین سورہ تبت یدا نازل ہوئی آپکے پیدا ہونیکی خوشی سی عذاب مین تخفیف پا دی تو مسلمانونکو اللہ تعالی آپکی محبت اور اطاعت کے بدلے مین دنیا اور آخرت مین کیا کیا دیگا اور آپکی پیدایش کے روز خوشی کرنے والون کو آخرت مین کیا کیا درجے عنایت ہونگے اے مسلمانو شب ولادت شریف کو شب قدر سے زیادہ جانو اور جان ومال دنیا اوس خوشی مین نثار کرو القصہ بعد نکاح جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے جب ثویبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گہر آتی وہ اوسکو بہت تعظیم اور توقیر سے بٹہلاتین اور بہت مہربانی

فرماتین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی اوسپر نہایت
شفقت اور رحمت فرماتی تہی اور بعد ہجرت کے مدینہ سے
اوسکے لیے تحفے بہیجے تہے اور سنہ سات ہجری مین جب آپ
خیبر فتح کرکے مدینہ مین پہونچے تو ثوبیہ کے مرنے کی خبر پائی
اسپر آپ کو بڑا رنج اور ملال ہوا اور پوچہا کہ اب اوسکے بیٹا بہائی کا
کوئی باقی ہے یا نہین اگر ہو تو موافق عادت کے مین اوسکی
خبرگیری کرون لوگون نے عرض کیا کہ کوئی نہین ہے اور ثوبیہ
کے اسلام مین اختلاف ہے اور بعد ثوبیہ کے حلیمہ بنت
عبداللہ بن ابی ذویب بن حارث بن جابر بن فرام بن ناصرہ
بن سعد بن بکر کو یہ دولت ملی اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ مکے کے
لوگون کی یہ عادت تہی کہ لڑکون کو دائیون کے حوالے کرکے
ادہر اودہر کہ وہان کی آب وہوا اچہی ہوتی بہیج دیتے تہے
کہ وہان بخوبی پرورش پاوین تو ہر سال مین دو بار ربیع اور
خریف مین دسے دائیان مکے مین آتین اور اشراف اور
مالدارون کے بچون کو پرورش کے لیے لیجاتین اور اگرچہ
پہلے سے اپنی اجرت اور مزدوری ٹہہرا لیتین مگر اوسکے علاوہ بہی
اونکو بہت فائدے ہوتے اور دودہ پلانے کے زمانہ تک
پرورش کرکے پہر اونکو اونکے ماباپ کا سپرد کرجاتین اتفاقاً
جس سال مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے

عرب مین بڑا قحط پڑا تہا کہ عورتون کی چہاتیون مین دودہ نرہا تھا
اور جنگل کی گہاس اور باغون کے درخت خشک ہوگئے تہے
اور عورتین شیرداریں بنی سعد کے قبیلے کے لڑکون کی تلاش مین مکے
مین آئین تہین حلیمہ کہتی ہین کہ مین بہی مع اپنے شوہر اور لڑکون
کے ان عورتون کے ساتہ تہی لیکن بسبب قحط سالی کے
میری چہاتیون مین اسقدر دودہ نہ تہا کہ میرا لڑکا بہی پیٹ بہر کے
پیتا اور مین اوسکے رونے سے نجات پاتی اور میری سواری
مین ایک گدہی تہی کہ مارے بہوک کے چل نہ سکتی تہی اور ایک
اونٹنی نہایت دبلی میرے پاس تہی کہ ہزار وقت چند قطرے دودہ
دیتی تہی الغرض مین گرتے پڑتے پیچہے پیچہے قافلے کے چلی
آتی تہی اور بہزار محنت و مشقت شام تک منزل پر پہنچتی تہی اور
اس مشقت سے مجکو نہایت رنج تہا ناگاہ مین نے اپنے داہنے
بائین سے ایک آواز سنی کہ اے حلیمہ تیرے بڑے نصیب کہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا دودہ پئین گے مین تعجب سے
ادہر اودہر دیکہنے لگی ناگاہ دیکہا کہ پہاڑ کی گہاٹی سے ایک مرد
لنبا کہ اوسکے ہاتہ مین نور کا ہتہیار ہے میری طرف چلا آتا ہے
یہان تک کہ قریب آکر وہ ہتہیار میری سواری کے پیٹہ پر مارا اور
کہا اسنے حلیمہ اللہ تعالے نے تجکو خوشخبری دی ہے اور نصیب
فرمایا ہے کہ شیطانونکو تجہسے دور کرون اور سب بہی باتون

سے محفوظ رکھون اس بات سے مین بہت خوش ہوئی اور جلد
جلد جانیگی یہان تک کہ جب مکہ دو کوس رہا مین وہان اوتری
اور سسرال کی رات کو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک درخت
سبز بہت سایہ والا میرے سر پر سایہ کیے ہوے ہے اور اوسمین
طرح طرح کے خرمے لگے ہوے ہین اون مین سے ایک خرما
میرے گود مین گرا مین نے اوسکو اوٹھا کر کھا لیا نہایت شیرین
اور خوش مزہ تھا اور جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے پاس رہے اوسکا مزہ میری زبان سے نگیا الغرض جب
مین جاگی اس خواب کو نیک شگون سمجھا اور اپنے دل مین سوچا کہ اللہ
تعالے نے مجھپر رحم کیا ہے دوشنبہ کے روز مین مکے مین
داخل ہوئی اور ساتھ والی عورتین کہ مجھسے پہلے پہونچین تہین ہر ایک
نے مالدار قریشون کے لڑکے لے لیے یہان تک کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی لڑکا نرہا سو یہ بہی اس جہت سے کہ
اونکی یتیمی کے سبب سے کسینے اونہین قبول نکیا اور کہا کہ اون
بے باپ کے لڑکے کی پرورش سے کیا فائدہ ہوگا حلیمہ کہتی ہین
اوسدن میرا لڑکا بہت بیمار تھا کہ آنکھین نہین کھولتا تھا اور دودھ
نہین پیتا تھا مین سمجھی کہ عنقریب مرجائیگا یکایک اوسنے آنکھین
کھولین اور بہا مین خوشش ہوئی اور اوسکو چھوڑ کر لڑکے کی
تلاش مین چلی اگرچہ جانتی تہی کہ بنی سعد کی عورتون نے

بالا زادون کے لڑکے پہلے سے لے لیے پس ہر چند تلاش
کیا کوئی لڑکا نملا اس سبب سے مین بہت غمگین ہوئی اور اپنے
آنے سے پشیمان تہی ناگاہ مین نے ایک شخص کو کہ اوسکے
چہرے سے آثار عظمت اور جلالت اور انوار کرامت اور شہامت
کے نمایان تہے دیکہا کہ پکارتا ہے کہ اے بنی سعد تم مین سے
کون عورت باقی ہے کہ جسکو کوئی لڑکا نملا ہو مین نے لوگون
سے پوچہا کہ یہ کون شخص ہے کہا عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش
کے ہین پہر مین اوسکے نزدیک گئی اور سلام کیا عبد المطلب نے
مجہسے پوچہا تو کون ہے مین نے کہا کہ مین ایک عورت بنی سعد
کے قبیلے سے ہون میرا نام حلیمہ ہے عبد المطلب مسکرائے
اور بہت خوش ہوئے اور کہا اے حلیمہ میرا ایک لڑکا بن باپ کا
ہے اوسکا محمد نام ہے مین نے سب بنی سعد کی عورتون کو
بولایا لیکن اوسکو قبول نکیا اور کہا یتیم کی پرورش سے کیا فائدہ
ہوگا تو اگر اوسکو قبول کرے اللہ تعالے سے امید ہے کہ تجہکو
بہت فائدہ ہوگا مین نے کہا کہ مین اپنے شوہر سے پوچہ لون
پہر جواب دونگی اونہون نے کہا تجہپر کچہ جبر نہین ہے
پہر مین وہان سے اپنے مکان پر آئی اور شوہر سے یہ سب
ماجرا بیان کیا اللہ تعالے نے اوسکے جی مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ڈال دی اوسنے کہا کہ جلد جا اور

ابہی لا ایں ہنو کہ کوئی اور عورت اوسکو سے لیوے او ر تو محروم
رہو اسپر میری بہاوجی سے کہا کہ اسوقت کہ تو بن باپ کے لڑکے کو لیتی ہو
سوائے محنت او ر مشقت کے اوس سے کچھ حاصل ہنوگا اوسوقت اور سب بنی سعد
کی عورتوں سے اشرافون اور مالدارون کے لڑکے لیے اور دایہ بننے
مین حلیمہ کہتی ہین کہ اوسکے کہنے سے مجکو بہی تامل ہوا اور
اپنے جیبن پس وپیش کرنے لگی اتنے مین ملہم غیبی سے میرے
دل مین ڈالا کہ اسے حلیمہ اگر تو محمد کو نہ لیگی زندگی بہر تیری مفلسی
اور پریشانی نہ دور ہوگی پہر تو مین سے بہاوجی کا کہنا کچہ خیال
نہ کیا اور اپنے خاوند سے کہا کہ مجہے شرم آتی ہے کہ کسکے سے
خالی پہر جاؤن اور کوئی لڑکا اپنے ساتھ نلون اب بہتر یہی معلوم
ہوتا ہے کہ اس یتیم ہی کو لے لون یہ صلاح کرکے مین آمنہ کے
پاس گئی اور اون سے سب حال کہا اور وہ بہت خوش ہو کر اوس
مکان مین لے گئین جہان وہ فخر بنی آدم رہتے تھے مین نے اون
کو دیکہا کہ ایک سفید کپڑے مین لپٹا ہوا ہے اور آواز
اونکی گو سے آ رہی ہے اور اوسکے بدن کی خوشبو سے
تمام مکان مہک رہا ہے میرا دل اوسپر فریفتہ ہوگیا اور اثر محبت سے
دودہ میری چہاتیون سے اوبلنے لگا آہستہ جاکر مین نے اونکے
سینہ پر ہاتہ رکہا اونہون نے آنکہ کہول دی اور ہنسکر اسنے
بہت پیار سے دونون آنکہین چوم لین اور گود مین لے لیا

دودھ اوترنے لگی اونٹنی نے ایک جانب کا دودھ دیا اور
دوسری جانب کا نہ دیا اور یہی حال رہا جب تک وہ میرے پاس
رہے۔ دہنی طرف دودھ پیتے تھے اور بائین طرف میرا بیٹا پیتا تھا
گویا کہ عدالت اونکے خلقت مین داخل تھی کہ دودھ شریکی بھائی کا
حق چہوڑ دیتے تھے مین اونکو گود مین اوٹھاکر جہان اوتری تھی
وہان لائی اور اپنے خاوند کو دکھلایا وہ بھی دیکھتے ہی بیحد جان
شیفتہ اور فریفتہ ہو گیا اور کہا اے حلیمہ اب ہمارے خاندان
مین برکت آئی اور اللہ تعالے کی نظر عنایت ہماری طرف متوجہ
ہوئی کہ ایسا لڑکا تیری گود مین آیا اور اوسی دن میری اونٹنی ہری
تازی معلوم ہونے لگی اور اوسی دن اوس نے اتنا دودھ
دیا کہ سب نے پیٹ بہر پیا اور نیند بہر سوئے القصہ تین دن یا
سات دن مین مکے مین رہی ہر روز آمنہ کے پاس جاتی اور جو
عجائبات کہ مدت حمل مین اور بعد ولادت کے گذرے تھے
سب اون سے سنا کرتی اور آمنہ مجھے آپ کی پرورش اور
دلجوئی کی تاکید کیا کرتین بعد اسکے مین آپکو لیکر اور حضرت آمنہ سے
رخصت ہوکر قافلے کے ساتھ گھر کو چلی اور وہ دبلا جانور جسپر آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود مین لیکر سوار ہوئی بہت چست و چالاک
ہو گیا اور چلتے وقت نہایت خوشی سے کعبہ کیطرف تین بار سجدہ
کیا اور سب کی سواریون سے آگے آگے جاتا تھا ساتھ والے

تعجب کرتے تھے کہ ہمیں ایسی طاقت کہان ہے آگئی اور کہتے تھے اے حلیمہ
ذرا اپنی سواری روک کہ ہم بھی تیرے ساتھ پہونچین اور کہتے کیا یہ ہی سواری
ہے کہ آنے کے وقت چل نہ سکتی تھی اور سب سواریوں کے پیچھے رہتی
تھی اسنے مین اوس سواری نے اونکی طرف منہ پھیر کر زبان فصیح چلا کر
کہا کہ اے قوم بنی سعد مین بہی ہون واللہ میری بڑی شان ہے اور
تم میرے حال سے غافل ہو نہین جانتے ہو کہ مجھپر کون سوار ہے
یہ سید المرسلین خیر الاولین والآخرین حبیب رب العالمین ہے کہ
تمام عالم کیا دنیا کیا آخرت سب اللہ تعالے نے اسی کے سبب
پیدا کیا اور تمام خوبیان اسکی ذات بابرکات مین جمع کین جب
اونہون نے یہ بات سنی افسوس اور حسرت سے اپنے ہاتھ ملنے
لگین اور کہا اے حلیمہ دنیا اور آخرت مین تو مالدار ہوئی اور دونو جہان
کی تو نے سعادت حاصل کی اور ہم سب اپنی نادانی سے
اس دولت ابدی اور سعادت سرمدی سے محروم رہے اور روایت
ہے حلیمہ سے کہ راہ مین ایک جگہ بہت سی بکریان چرتی تھین ایک
اونمین سے میرے پاس آکر کہنے لگی اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہ لڑکا کون ہے
یہ حبیب پروردگار اور سید اولاد آدم ہے حلیمہ کہتی ہین کہ ایک منزل پر
ایک ڈیرا قبیلۂ ہذیل کا ملا ساتھ والی عورتون نے مجھسے کہا کہ جو حالات
اس لڑکے کی ماں نے تجھسے کہے ہین اب پوچھے سے بیان کر
پھر مین نے سب حالات اور عجائبات کہ آمنہ سے سنے تھے

بیان کیے وہ یہ ہا چلایا کہ اے آل ہذیل اس لڑکے کو مار ڈالو کہ تمام
زمین کا مالک ہوگا اور قریب ہے کہ آسمان سے اوسپر وحی اوترے
تب مین نے جلدی سے آپ کو گود مین اوٹھا لیا اور اوس سے
کہا کہ تو دیوانہ ہے کہ ایسی باتین کرتا ہے الغرض مین جس منزل
مین پہونچتی تہی لوگ آپ کی نبوت اور رسالت کی خبر دیتے تھے
اور جس رستے پر گذر ہوتا اور جہان ٹھہرتی وہان کی سوکھی گھاس ہری
ہوجاتی اور خشک درخت سرسبز ہوجاتے تھے جب گھر مین پہونچی
تو ایک عجیب رونق میرے گھر مین ہوگئی ہر چیز مین برکت ہی
برکت نظر آنے لگی بکریان میری جو بہت دبلی اور بے دودہ تہین
سب موٹی تازی دودہار ہوگئین اور سب قبیلے والے اپنے
چرواہون سے کہتے کہ جہان حلیمہ کے جانور چرتے ہین ہمارے
جانور بہی لیجایا کرو یہ اونہون نے نجانا کہ چراگاہ دوسرا نہین بلکہ
صاحب تبارک الذی بیدہ الملک کے قدمون کی برکت ہے
اور حلیمہ کہتی ہین جتنا کوئی مہینون مین بڑہتا ہے اوتنا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنو نمین بڑہتے تھے اور جب بولنے لگے
پہلے اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ بکرۃ واصیلا
کہا دو مہینے کے سن مین ہاتہ ٹیک کر گھٹنیون کے بل زمین پر
چلنے لگے اور تیسرے مہینے کہڑے ہوے اور چوتھے
مہینے دیوار پکڑ کر چلنے لگے اور پانچوین مہینے بے سہارے

بڑھتے اسیطرح ہر دن اور ہر مہینے مین طاقت زیادہ ہوتی گئی
یہان تک کہ نو مہینے مین اچھی طرح بفصاحت تمام باتین کرنے
لگے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ پہلے پہل آپ یہ بولے لا الہ الا اللہ
قدوسا نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور انہین
دنون مین لوگون نے آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو فرمایا محمد ابن
عبداللہ ابن عبدالمطلب اور جب سے بولنا شروع کیا
جو چیز لیتے بسم اللہ کہکر سیدھے ہاتھ سے لیتے اور جب
لڑکون کو کھیلتے دیکھتے اون سے دور بھاگتے اگر وے کھیلنے کو
بلاتے آپ فرماتے مجھکو اللہ تعالے نے کھیلنے کے لیے نہین
پیدا کیا ہے اور انکے پاخانہ اور پیشاب کا وقت مقرر تھا
آپ کے کپڑے نجس نہین ہوتے اور اگر آپ کا ستر کبھی کھل جاتا
غمگین ہوتے اور روتے تھے جب مین چھپا دیتی تب تسکین ہوتی
اور اگر مجھکو چھپانے مین دیر ہوتی تو غیب سے فرشتہ
چھپا دیتا اور فرشتے آپ کے جھولے کو ہلاتے تھے اور
رات کو آپ چاند سے باتین کرتے اور وہ بھی آپ سے
ہمکلام ہوتا اور جدہر آپ اشارہ فرماتے ادہر ہو جاتا منقول
ہے کہ ایک دن عباس ابن عبدالمطلب آپ کو تیز نگاہ سے
دیکھ رہے تھے آپ نے اون سے پوچھا کہ آپ کو کچھ حاجت
ہے کہ میری طرف دیکھ رہے ہین عباس نے کہا

مین تمسے ایک بات پوچھتا ہون کہ جب تم حلیمہ کے پاس چالیس
دن کے تہے مین نے دیکہا تہا کہ تم چاند سے باتین کرتے تہے اور
وہ تمسے کچہ کہہ رہا تہا کہ مین اوسکو نہ سمجہا اگر یاد ہو تو بیان کرو آپنے
فرمایا اے چچا میرا ہاتہ مضبوط بندہا تہا اور مین اوسکے درد سے
رویا چاہتا تہا پس چاند مجکو منع کرتا تہا اور کہتا تہا کہ اے محمد مت رو
اگر ایک قطرہ تمہارے آنسو کا زمین پر گریگا کبہی زمین پر گہاس
نہ جمے گی عباس نے تعجب سے زانو پر ہاتہ مارا آپنے فرمایا کہ
مین اوسکے کہنے سے چپ ہو رہا اور اپنی امت پر شفقت کی
عباس نے پہر تعجب سے زانو پر ہاتہ مارکے کہا اے فرزند تونے
اس عمر مین اپنی امت کو کیونکر جانا فرمایا اے چچا قسم خدا کی
جب مین ماں کے پیٹ مین تہا اور لوح محفوظ پر قلم چلتا تہا مین اوسکی
آواز سنتا تہا اور کہو تو اس سے زیادہ کوئی اور بات کہو ن
عباس نے کہا ہاں کہو یا رسول اللہ فرمایا قسم خدا کی جب مین
ماں کے پیٹ مین تہا اور سورج اور چاند عرش کے نزدیک سجدہ
کرتے تہے مین اونکے سجدے کی آواز سنتا تہا اور کہو تو اور
اس سے زیادہ کہون عباس نے کہا ہاں کہو یا رسول اللہ فرمایا
قسم اوس خدا کی کہ میری جان اوسکے قبضہ قدرت مین ہے
اللہ تعالے نے ایک لاکہ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کیے اونمین سے
سوا میرے دوسرے کے سینے چالیس برس کی عمر تک نجانا کہ مین نبی ہو

تو سنئے عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے پیدا ہوتے ہی کہا
اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا یعنے مین اللہ کا بندہ
ہون اوسنے مجکو کتاب یعنے انجیل دی اور نبی کیا اور دوسرا
تیرا ابتجا ہے کہ پیدا ہونے سے پہلے جانتا تہا کہ مین نبی ہون
اگر کہو تو اس سے زیادہ اور کوئی بات بتاؤن حباس نے
کہا ہان کہیے فرمایا جب مین پیدا ہوا دوشنبہ کی رات تہی
اور اوسی رات کو اللہ تعالے نے ساتوں آسمانوں مین ساٹھ
پہاڑ پیدا کیے اور اونکو اسقدر فرشتوں سے معمور کیا کہ
گنتی اونکی وہی جانتا ہے وہ فرشتے یاد الٰہی مین مشغول رہتے ہین
اللہ تعالے اونکے ذکر کا ثواب وس بندے کو دیتا ہے
جو مجکو بہت یاد کرے اور خوشی اور رغبت سے مجپر درود و
سلام بہیجتا ہے پس اے مسلمانو آپ کا ذکر ہمیشہ کرتے رہو
اور دل سے درود و سلام بہیجتے رہو الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحصل یہ ذکر ہے
شق صدر شریف کا حلیمہ سعدیہ سے منقول ہے
کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکپن سے
بیکاری اور سستی کو برا جانتے تہے تین یا چار برس کی عمر
مین مجہسے پوچہا کہ اے اماں دن بہر اپنے بہائیوں کو گہر مین
نہیں دیکہتا ہون یہ کہاں جاتے ہین مین نے کہا وہ بکریان

جنگل مین بکریان چراتے ہین آپ نے فرمایا کہ کل مین بہی بہائیون
کے ساتہ بکریان چرانے جاؤن گا مین نے ہر چند منع کیا آپ نے
نہ مانا مین نے لاچار ہوکر اجازت دی اور صبح کو سورج نکلتے نہلا
دہلا کر آنکہون مین سرمہ لگایا اور ایک ہار مہرہ یمانی کا حفاظت
کے لیے گلے مین ڈال دیا آپ نے اوسکو جہٹ پٹ توڑ کر پہینک
دیا اور فرمایا اسکی کچہ حاجت نہین میرا اللہ میرا نگاہبان ہے
پہر آپ نے ایک لکڑی ہاتہ مین اوٹہالی اور خوش خوش بہائیون
کے ساتہ تشریف لے گئے اسیطور سے چند مدت آپ بہائیون
کے ساتہ دن کو بکریان چراتے اور رات کو پہر آتے ایک دن
میری لڑکی شیما دوپہر کو جنگل سے آئی مین نے اوس سے
پوچہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان ہین اوسنے کہا بکریان
چراتے ہین مین نے کہا مجکو بڑا رنج ہے کہ اس دہوپ اور
گرمی مین وہ جنگل مین بڑی تکلیف اوٹہاتے ہون گے اوسنے
کہا کچہ رنج اور غم کی بات نہین ہے اسواسطے کہ اونکو دہوپ
صدمہ نہین ہوتا مین برابر دیکہتی ہون کہ ہر روز دہوپ اور
گرمی کے وقت ایک بدلی کا ٹکڑا اون کے سر پر سایہ کرتا ہے
اور جسطرف وہ جاتے ہین وہ بدلی بہی اونکے ساتہ رہتی
مین نے کہا تو سچ کہتی ہے کہا مین سچ بولتی ہون الغرض
جب دو تین دن اسیطرح گذرے ایک روز دوپہر کو میرا لڑکا

منہ وکہانا لینے گہر مین آیا تو آن حضرت کو اکیلا بکریون کے پاس
چہوڑ آیا ناگاہ دو شخص نمودار ہوے اونہون نے آن حضرت کو
پکڑ کر پہاڑ پر لیجا کر چت لٹا دیا اور پیٹ آپ کا چہری سے چاک
کیا اس اثنا مین وہ لڑکا کہانا لیکر آ پہنچا تہا اون جو یہ حال دیکہا
گہبرا کر گرتا پڑتا پہر گہر کو پلٹ گیا اور اپنی مان حلیمہ سے جا کر کہا کہ
وہ ہمارا دودہ شریکا بہائی تلف ہو گیا چلکر دیکہو مین نے اوسکے
حال پوچہا اوسنے سب بیان کیا پس اسکے سنتے ہی میرے
ہوش اوڑ گئے روتی پیٹتی گہر سے نکلی اور ہر طرف ڈہونڈہا
کہین نہ پایا تب پہاڑ پر چڑہ گئی دیکہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم صحیح وسالم کہڑے آسمان کی طرف دیکہہ رہے ہین
مگر رنگ مبارک ڈر سے فق ہے مین نے گود مین اوٹہا لیا
اور پیار کیا اور حال پوچہا آن حضرت نے فرمایا کہ دو شخص آئے
ایک نے دوسرے سے پوچہا کہ یہ وہی لڑکا ہے دوسرے
نے کہا ہان وہی ہے مین ان سے ڈر کر بہاگا اونہون نے
جہپٹ کر مجہے پکڑ کر گرا دیا اور سینہ سے ناف تک میرا پیٹ چاک
کر ڈالا مگر مجہے کچہ درد نہین معلوم ہوا پہر ایک نے دوسرے سے
پانی مانگ کر لیا اور میری آنتین نکالین اور اوس پانی سے
کہ برف سے زیادہ سپید تہا دہو کر پہر اوسی جگہ رکہدین بعد اوسکے
دوسرا شخص اوٹہا اور پہلے سے کہا کہ اوٹہ تجہکو جو کچہ حکم الٰہی تہا

سو کر چکا پہر اوسنے میرے نزدیک آکر میرے دلکو نکال کر چیرا
اور اوسکے اندر سے کچہ سیاہ سا نکال کر پہینک دیا اور کہا یہ حصہ شیطان
کا تہا جو مین نے تجہسے دور کیا تہا اوسکے ایک نے دوسرے سے
کچہ لیا میرے دلپر چہڑکی اور نور نبوت اور حکمت الٰہی سے معمور
کر کے اوسکی جگہ پر رکہدیا اور ایک مہر نور کی اوسپر کی کہ مین آجتک
اوسکی سردی اور خوشی اپنے بدن میں پاتا ہون پہر اوس نے اپنا
ہاتہ میرے پیٹ پر پہیرا کہ وہ زخم اوسیوقت اچہا ہو گیا پہر ہاتہ
پکڑ کے مجہکو بٹہایا اور میرے منہ کو چوم کر کہا اے حبیب اللہ کے
کچہ خوف مت کر یہ کہکر میری نظرون سے غائب ہو گئے حلیمہ کہتی ہین
کہ مین آپ کو پاتی ہے اوٹہا کر بہت گہبرائی قسم خدا کی جسوقت
مین آپ گہر سے گئے مدتون وہان مشک اور عنبر کی بو آیا کرتی تہی
منقول ہے کہ اثر اوس زخم کا سینہ مبارک پر صحابہ
نے دیکہا تہا اور یہ واقعہ شق صدر کا کئی بار وقوع مین آیا ایک بار
اسی مرتبہ جو بیان ہو چکا دوسری بار دس برس کی عمر شریف
مین تیسری مرتبہ قریب زمانہ نبوت کے چوتہی مرتبہ شب معراج
مین اور تفصیل ہر ایک کی اپنی جگہ مین بیان ہو گی القصہ
حلیمہ فرماتی ہین کہ جب یہ معاملہ گذرا میرے خاوند اور اور لوگون
نے مجہے کہا کہ اس لڑکے کو اوسکی مان اور دادا کے پاس پہنچا
دینا ہو کہ اوسے کچہ صدمہ پہنچے سو مین اوسی دن لڑکے کو لیکر چلی اور

راستے مین بہت بیقراری کرتی تھی اور ایک لحظہ اوس سے جدا
ہوتی تھی جب اوسکے قریب پہنچی تو ایک جگہ مین اونکو تنہا
بٹھلا کر طہارت کے سبب کنارے اوترین ہو گئی جب فارغ ہو کر
آئی تو میں نے اونکو اوس مقام پہ نپایا ہر طرف ڈھونڈھا کچھ پتا
نملا تب تو مین ڈاڑہین امار رونے لگی اور کہتی تھی وا محمداہ وا محمدا
~~~ ایکدل را چو جان شیرین ٭ سے تو تلخ است زندگانی مین ٭
غم وا اندوہ و محنت آمد و رفت ٭ طرب و عیش و کامرانی مین ٭ روز
وصلم شب جدائی گشت ٭ شام شد صبح شادمانی مین ٭ اور اسقدر
گریہ و زاری اور اضطراب و بیقراری کی کہ ایک عالم کو میرے
حال پر رقت آئی اور پیر و جوان نے میرے ساتھ گریہ و زاری
کی اتنے مین ایک بوڑھا آدمی آیا اور مجھسے پوچھا کہ اے حلیمہ تیرا
کیا حال ہے اور کیون اسقدر بے آرام اور بیقرار ہے مین نے
اپنا سارا قصہ اوس سے بیان کر کے کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر مین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نپاونگی تو اپنے تئین پہاڑ پر سے
گرا کر ہلاک کرونگی اوس بڈھے نے میری دلجمعی اور تسلی
کر کے کہا کہ مین تجھے ایک بڑے شخص کے پاس لے جاؤنگا
وہ تجھے بتا دیگا مین نے کہا میری جان تجھپر قربان وہ کون شخص
ہے کہا وہ بڑا بت جسکا نام ہبل ہے مین نے کہا نعوذ باللہ
من ذلک شاید تو اس حال سے واقف نہین ہے کہ جس رات
~~~

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے یہ ہبل اور لات اور
عزی اور نسار سے بت روے زمین کے خار و ذلیل اوندہے منہ
گر پڑے سمجھے اوس بڈہے نے کہا تو دیوانی ہے اور تیری عقل
جاتی رہی ہے اب میرے ساتھ چل ابھی تیرا لڑکا ہبل سے مانگی
دیتا ہون پس وہ بڈہا باز بردستی مجکو ہبل کے پاس لیگیا اور
سات بار اوسکے گرد پھرا اوسکے سر کو چوما اور کہا اے سردار
تیرا فضل و احسان ہرگز کبھی قریش سے کم نہین ہوا اور کوئی غرض
والا اس دروازے سے نامراد نہین پھرا اس عورت کا بیٹا
کھو گیا ہے اور یہ نہایت مضطر اور بیقرار ہے تو اسکے حال پر
رحم کر اور بتلا دے کہ محمد کہان ہین جو نہین اوس بڈہے نے آپکا
نام لیا دوبت کہ سب سے بڑا تھا اوندہے منہ گر پڑا اور اوسکے
اندر سے آواز آئی کہ اے بڈہے یہان سے دور ہو اور یہ نامت
لے یہ وہ لڑکا ہے کہ ہم سب بتون اور بت پرستون کو ہلاک
کریگا اور جو شخص اوسکی تابعداری کریگا نجات پاویگا اور اوسکا خدا اوسکا
نگاہبان ہی ہر گز اوسکو ضائع نکرے گا پس وہ بڈہا کانپنے لگا
اور لاٹھی اوسکے ہاتھ سے گر پڑی پھر جب وہان بھی آپکا
پتا نہ لگا تو مین روتی ہوئی عبد المطلب کے پاس آئی اور سب
حال بیان کیا عبد المطلب نے یہ گمان کیا کہ ایسا نہو کسینے
اونکو لیجا کر ہلاک کیا ہو پس کمال غضب مین آکر تلوار اوٹھائی اور

کوہ صفا پر جا کر یا آل غالب کہکر سبکو پکارا سب قبیلے جمع ہوئے اور عرض کیا
کہ ای سردار تم سوار ہو ہم تمہارے ساتھ مین جہان کہوگے ہم ساتھ چلینگے
اور ہلاک جان اوس فرزند کو ڈھونڈھینگے پس عبدالمطلب سبکو ساتھ لیکر سوار ہوے
اور کوئی جگہ ڈھونڈھنی نہ چھوڑی جب کہین پتا نہ لگا تب عبدالمطلب نے حرم مین
جا کر طواف کیا اور رو رو کر مناجات مین مشغول ہوئے ناگاہ غیب سے آواز آئی
کہ ای عبدالمطلب مقام تہامہ مین ایک درخت کے نیچے کھڑی مین ہے سنتے ہی جب
دوڑے جب وہان پہونچے دیکہا کہ ایک لڑکا خوبصورت مثل مہر درخشان یا
چاند جیسا نیچے ڈال کے کھڑا ہے عبدالمطلب نے کہا
تو کون ہے آپ نے فرمایا مین محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب
ہون عبدالمطلب نے آپ کو گود مین اوٹھالیا اور پیشانی پر
بوسہ دیکر فرمایا کہ مین عبدالمطلب تیرا دادا ہون کہ تیرے سبب سے
سرگردان اور پریشان حال پھرتا تہا ہون پہر بہت پیار سے
اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا لیا اور مکے مین لے آئے اور بہت
دہوم دہام کی اور بہت مال لٹایا اور بہت اونٹ صدقہ کئے
اور حلیمہ کو بہت سا مال و متاع دیکر خوش کیا اور رخصت فرمایا
بعد اوسکے ام ایمن لونڈی جو آنحضرت کو باپ کے ترکے سے
پہنچی تہین آپ کی کھلائی کے طور پہ مقرر ہوئین منقول ہے کہ جیتے
کے دو برس کے قبل ایک بار حلیمہ مکے مین آئین اور آپ سے
فقر و فاقہ کی شکایت کی آپ نے اونکو ایک اونٹ اور چالیس

بکریان دیتی اور حلیمہ کے اسلام مین اختلاف ہے بعضون نے
حلیمہ اور اونکے خاوند حارث کو کہ اونکی کنیت ابو ذویب تھی صحابی
کہا ہے اور غالب یہی ہے کہ وہ ایمان سے محروم نرہے
ہونگے اور حلیمہ کا بیٹا ضمرہ آپ کا دودھ شریکا بھائی اور
خذامہ آپکی دودھ شریکی بہن دونون اسلام لائے اور صحابیون
مین داخل ہوئے منقول ہے کہ جب سے ام ایمن آپ کی
کھلائی مقرر ہوئی ہین اونھون نے کبھی آپ سے بھوک کی شکایت
نہین سنی اکثر ایسا ہوتا کہ وہ کھانا آپ کے سامنے رکھتین آپ
فرماتے مجکو کھانے کی طرف رغبت نہین ہے اور بارہا صبح کو
تھوڑا زمزم کا پانی پی لیتے پھر دن رات کچھ نکھاتے الصلوۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم و فصل یہ بیان ہے حضرت آمنہ اور عبد المطلب
کی وفات کا اور ذکر ہے عبد المطلب کی وصیت کرنے کا
ابوطالب کو آپ کی پرورش کے لیے منقول ہے کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سن شریف چھ سات
برس کا ہوا آپکی والدہ شریفہ آپ کو ام ایمن کے ساتھ لیکر
اپنے عزیزون کی ملاقات کے لیے سے مدینہ طیبہ کو تشریف
لے گئین اور ایک مہینہ وہان رہین جب وہان سے پھرین راہ
مین منزل ابوا مین کہ وہ بستی مدینہ کے نزدیک ہے بیمار ہوئین

بیان وفات حضرت آمنہ و عبد المطلب

اور یکایک بیہوش ہو گئیں تھوڑی دیر میں جب ہوش آیا تو
آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سرہانے بیٹھے دیکھا اور آپکی
طرف دیکھکر فرمانے لگیں کہ جو نیا ہے پرانا ہونے والا ہے اور
جو زندہ ہے وہ مرنے والا ہے اگر میں مرجاؤنگی نام میرا زندہ
رہیگا کیونکہ تجھ ایسا پاکیزہ نہاد یادگار چھوڑتی ہون یہ کہکر انتقال
فرمایا اور اوسی منزل میں دفن ہوئیں بعد اوسکے ام ایمن آپکو
لے گئیں لائیں اور عبدالمطلب کے سپرد کیا عبدالمطلب دن رات
آپکی پرورش اور نگہبانی میں مشغول رہتے اور ہمیشہ آپکو
اعزاز اور اکرام سے رکھتے اور بغیر آپکے کھانا نہ کھاتے
اور آپ عبدالمطلب کے پاس مسند پر بیٹھتے اگر کوئی براہ ادب
آپکو برابر بیٹھنے سے منع کرتا عبدالمطلب اوس سے کہتے منع
مت کر کہ بیشک میں اسمیں ایک شرف اور بزرگی پاتا ہون
اور امید ہے یہ لڑکا اس مرتبہ کو پہنچے کہ کوئی عرب والا اسکے
قبل اوس مرتبہ کو نہ پہنچا ہو اور جب آپ سات برس کے ہوے
مکے میں بڑا قحط پڑا اور پانی نہ برسا اور مطلق کھیتی نہوئی اور
فاقہ کشی انتہا کو پہونچی ایک رات رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم
عبدالمطلب کی بھتیجی نے سوتے جاگتے میں آواز سنی کہ جو شخص
تم سے سردار خوب صورت حسب نسب سے درست ہو وہ اپنی لڑکے
کو لیکر اور غسل کر کے اور پاکیزہ کپڑے پہن کو کعبے کے گرد سات بار

طواف کرکے کوہ ابوقبیس پر جاکر دعا کرے اور سب ساتھی آمین کہیں تاکہ پانی برسے اور ارزانی ہو جب رقیقہ نے یہ خواب بیان کی ہر شخص کہتا تھا کہ ایسا مرد سوا عبدالمطلب کے کوئی نہیں پس سب قریش نے عبدالمطلب کے پاس آکر یہ ماجرا بیان کیا عبدالمطلب نے سب چھوٹے بڑون کو ساتھ لیکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود مین لیا اور کعبہ کا طواف کرکے کوہ ابوقبیس پر گئے اور آپ کو کندھے پر چڑھاکر یہ مناجات کی کہ اے بر لانے والے حاجتون کے اور اے دور کرنے والے بلاؤن کے فقر و فاقہ اور غم و اندوہ ہمسے دور کر اور یہ لوگ تیرے بندے ہین اور قحط کی شکایت کرتے ہین اور رنج و مصیبت سے ہلاک ہوے جاتے ہین الٰہی تو ہم پر رحم کر اور اپنی رحمت سے پانی برسا کہ ہم سب کی زندگی ہو قسم خدا کی ایک گھڑی نگذری تھی کہ اسقدر پانی برسا کہ مکے کی گلیان بند ہوگئین اور چند روز مین آپ کی برکت سے نہایت ارزانی ہوئی اور قریش نے غم و اندوہ سے نجات پائی روایت ہے کہ بعد اس ماجرے کے عبدالمطلب آپ کو زیادہ چاہنے لگے اور ام ایمن کو تاکید فرماتے کہ کسیوقت آپ کے حال سے غافل نرہنا اور پرورش اور خدمت آپ کی بخوبی بجالانا جب عمر عبدالمطلب کی ایک سو دس برس کی ہوئی اور زمانہ مرنیکا نزدیک آیا اور ایک روایت مین ہے کہ عمر اون کی

ایکسو بیس یا ایک سو چالیس برس کی تھی اور دونوں آنکھوں سے
معذور ہوگئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور
اپنے پاس بٹھا کر اپنے چاروں بیٹوں یعنے ابولہب اور حمزہ
اور عباس اور ابوطالب کو جمع کیا اور کہا میرا وقت دنیا سے
کوچ کا قریب آیا اور کوئی حسرت سوا اسکے نہیں رکھتا ہوں
کہ اگر عمر میری وفا کرتی تو پرورش اس لخت جگر کی بخوبی کرتا
لیکن کیا کروں کہ عمر نے جواب دیا اب یہ غم اور حسرت دنیا سے
لیے جاتا ہوں دیکھا چاہیئے کہ میرے بعد کون اسکی پرورش
کا ذمہ دار ہوتا ہے ابولہب کہ سب بیٹوں میں بڑا تھا اوٹھا اور
عرض کیا کہ اللہ تعالے آپکی سب مرادیں پوری کرسے اور عمر میں
برکت فرماوے اگر اسکی پرورش میرے سپرد ہووے تو خدمت
اسکی میں جان و دل سے بجالاؤں عبدالمطلب نے کہا کہ اگرچہ تو
مالدار ہے اور طاقت پرورش کی رکھتا ہے لیکن سخت دل
اور بے رحم ہے اور یتیم لوگ شکستہ دل مجروح خاطر ہوتے
ہیں کہ ہوتے ہیں ذرا بھی تکلیف نہیں اوٹھا سکتے بعد اسکے
حمزہ اوٹھے اور آداب خدمت کے بجالا کر التماس کیا کہ اسے
آبروئے عرب واسے سید عالی نسب اگر مجکو لائق اس خدمت
کے سمجھئے تو انکو میرے سپرد کیجئے عبدالمطلب نے کہا اگرچہ
تم اسکام کے لائق ہو لیکن تمہارا کوئی لڑکا نہیں تم اس فرزند کے

رنج و مصیبت کو کیا جانوںگے جبکے لڑکا نہیں ہوتا وہ دردِ فرزندی
نہیں جانتا علاوہ اسکے تم سپاہی اور شکار باز ہو شاید تمکو اسکی خبرگیری
سے غفلت ہو جائے اور یہ دشمنوں کے ہاتھ سے تکلیف پائے
اور مجکو قبر مین ایذا ہو بعد اسکے عباس اوٹھے اور ہاتھ باندھ کر عرض
کیا کہ اے امیدگاہ ملک و دولت و اے پشت پناہ دین و ملت
اگر مین لیاقت اس خدمت کی رکھتا ہوں تو یہ خدمت میرے سپرد
فرمائیے کہا اے عباس اگرچہ تم لائق اس خدمت کے ہو اور
اسکی رعایت اور ہمدردی کر سکتے ہو مگر تمہارے لڑکے بہت ہین
ایسا کون ہے کہ اپنے لڑکوں کے آگے یتیم کی پرورش اور دلجوئی
کرسکے پھر ابوطالب اوٹھے اور عرض کیا اگرچہ مین مفلس اور غریب
اور کم مایہ ہوں لیکن دل سے آرزو اس خدمت کی رکھتا ہوں اور
بسبب بہائیوں کے ادب کے پہلے نہ عرض کر سکا عبدالمطلب نے
کہا تمہین لائق اس خدمت اور سزاوار اس دولت کے ہو سوا
تمہارے کوئی اس لائق نہین کہ یہ خدمت اوسکو سپرد کی جائے
کیونکہ دل تمہارا نرم اور زبان تمہاری میٹھی ہے اور تم عہد و پیمان
پورا کرنے والے ہو لیکن چونکہ مین ہر مشکل کام مین محمد سے صلاح
اور مشورہ لیتا ہوں اور بموجب اونکے فرمانے کے کرتا ہوں اب
اس کام مین بھی مین نے محمد کو اختیار دیا کہ تم چاروں مین سے
جسکو چاہو اختیار کرو پھر عبدالمطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہٖ وسلم سے فرمایا کہ اسے نور دیدہ و اسے فرزند برگزیدہ مین آج
تیری جدائی کا اس جہان سے سے لیے جاتا ہون اب تجکو مختار
کرتے ہین تجکو اوسکے سپرد کردن آپ اوٹھکر ابطالب پاس سے
سلے اور اوسکے زانو پر بیٹھ گئے عبد المطلب نے کہا الحمد قند محمد
نے بھی اوسیکو اختیار کیا جسکو مین نے اختیار کیا تھا بعد اسکے
عبد المطلب نے ابوطالب کو وصیت کی کہ اس لڑکے نے سینے
باپ کی مہربانی کی بو نہین سونگھی اور ماں کی شفقت نہین دیکھی
تو اس فرزند کو جان کے برابر رکھنا اور جہان تک ہو سکے اسکی
تابعداری اور مدد اور پرورش مین کمی نکرنا قریب ہے کہ یہ لڑکا
اپنی قوم بلکہ تمام اولاد آدم اور ہمہ جیدہ جزار عالم کا سردار ہوگا اور
جو بزرگیان ہمارے کسی باپ دادا نے نپائی ہونگی اسکو
ملینگی تم اسکی یتیمی پر رحم اور اسکی تنہائی پر نظر رکھنا ابو طالب
نے باپ کا کہنا سب قبول کیا اور حق تعالے کو اوسپر گواہ کیا
پھر عبد المطلب نے کہا اب مرنا مجپر آسان ہوا اور آپ کے
سر اور منہ پر بوسے دینا شروع کیے اور کہا مین نے آج تک
کسی فرزند کے سر اور منہ کو نہین چوما کہ اسسے زیادہ خوشبودار اور
خوب صورت ہوتا ہے ہم بوت خوش ہم روت خوش ہم شیوہ اٹ
خوش ہم لقا + ہم مہر تو خوش ہم غضب ہم لطف تو خوش ہم رضا
اسے صورت عشق احد و سے حسن تو بیرون زحد + اسے ماہ روے

سرو قد اے جان فزائے و دلکشا ؛ اے جان باغ یاسمین و شمع افلاک و زمین ؛ اے مستغاث ما و طین اے شہسوار ہل اتی ؛ اے جوان لطف انداختہ و سے بالیمان ساختہ ؛ طوطی و کبک ہم فاختہ گفتہ ترا مدح و ثنا ؛ القصہ بعد اس گفتگو کے عبد المطلب نے اس جہان سے سفر فرمایا اور حجون مین کہ مکے والون کا قبرستان ہے دفن ہوئے ام ایمن سے منقول ہے کہ جب ان عبد المطلب نے وفات پائی مین نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جنازے کے پیچھے روتے جاتے تھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل

یہ بیان ہے ابو طالب کی خدمت گذاری اور پرورش مین کہ موجب اپنے باپ کی وصیت کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ کرتے تھے اور ذکر ہے حضرت کو اپنے ساتھ ملک شام کے سفر مین لیجانیکا اور بحیرا راہب کے کہنے پر راہ سے پھر آنیکا اے اہل مجلس جب عبد المطلب نے وفات پائی تو آپ کے چچا ابو طالب نے بسبب فرمایش عبد المطلب کے آپ کی پرورش اور پرداخت اپنے ذمہ لی اور محافظت اور دلداری اونکی جیسی چاہیے کی اور آپ کو اپنے سب لڑکون سے زیادہ عزیز رکھتے اور دن رات دلجوئی اور خاطر داری مین

وصل
بیان پرورش
ابوطالب

مشغول رہتے اور ہمیشہ اپنے پاس سلاتے اور ہر مجلس اور محفل
مین ساتھ لے جاتے اور تکریم اور تعظیم آپکی اپنے اوپر واجب
جانتے اور ابو طالب نے آپ کی شان اور تعریف مین بہت
قصیدے کہے ہین اور ابو طالب آپ کے ساتھ ایکہی برتن مین کہانا
کہاتے اور جب کہانے مین آپ ہاتھ نہ لگاتے وہ اوسکو ہرگز
نکہاتے اور پہلے آپ کہانا کہا لیتے پہر ابو طالب کے لڑکے
بالے اور سب گہر والے کہاتے جس کہانے مین آپ اپنا ہاتھ
لگا دیتے اگر کم بہی ہوتا تو سب لوگ کہا ہوتے اور باقی رہ جاتا
اور اگر آپ اوسمین ہاتھ نہ ڈالتے سب بہوکے رہ جاتے
اور اوس زمانے مین بہی مکے مین قحط پڑا ابن عساکر نے
عرفطہ سے نقل کیا ہے کہ مین اون دنین قحط کے دنون مین
مکے مین آیا اور دیکہا کہ سب لوگ قریش کے ابو طالب کے
پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ پانی برسنے کے لیے دعا کیجیے
پہر ابو طالب اوٹھے اور اونکے آس پاس قریش کے
سب لڑکے تھے اون مین سے ایک لڑکے کا منہ مثل آفتاب
کے چمکتا تھا اوسکو ابو طالب نے اوٹھا کر اوسکی پیٹھ کعبے
کی دیوار سے ملائی پہر اوس لڑکے نے اپنی انگلی سے آسمان کی
طرف اشارہ کیا اور آسمان پر کہین بادل کا نشان نہ تہا یکایک
ابر کے ٹکڑے آ آکر جمع ہوئے اور اسقدر پانی برسا کہ مکے

کوچہ بند ہوگئے اور منقول ہے ابو طالب سے کہ مین ایک دن
سفر ذی مجاز مین کہ وہ ایک عرب کی بازار ہے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ساتھ لیے تھا مجکو پیاس بہت معلوم ہوئی اور وہان
کہیں پانی نتھا اتنے مین آپ اوٹھے اور دوزانو ہو کر بیٹھے مین نے
دیکھا کہ آپ کی ایڑیون کے پاس سے ایک چشمہ پانیکا نمودہوا
مین نے خوب جی بہر کر اوسکا پانی پیا ایسا میٹھا اور ٹھنڈا پانی
کبھی نہین پیا تھا اور سوا اسکے بہت عجیب باتین کہ ابوطالب
نے دیکھین تاریخ کی کتابون مین لکھی ہین اور جب آپ گیارہ برس
کے ہوئے دوسری بار سینہ مبارک شق کیا گیا قصہ اوسکا بروایت
اُبَیّ ابن کعب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے یہ ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مین دس برس کا
ہو چکا ایک دن دو فرشتے آئے اور مجکو لٹا کر میرا پیٹ چیرا
مگر مین نے کچھ ایذا اور تکلیف نہ اوٹھائی پہر اونہون نے میرا
دل چیر کر اوس سے کینہ اور حسد دور کیا اور رافت اور رحمت
بہری اور ذرا ساکالا لہو نکال کر پہینک دیا اور اوسکی جگہ پر
ایک سفید چیز رکہدی پہر پیٹ پر ہاتہ پہیرا زخم برابر ہوگیا اور
میرے پانو کی انگلیان پکڑ کر اوٹھایا اور غائب ہوگئے
اور جب آپ بارہ برس دو مہینے دس دن کے ہوئے
ابوطالب نے سوداگری کیلیے ملک شام کے سفر کا ارادہ کیا

اور چاہا کہ آپ کو گھر چھوڑ جائیں آپ کو اس بات سے بہت
رنج ہوا اور جدائی ابوطالب کی خوش نہ آئی آپ نے اونکا دامن
اور انکی سواری کی باگ پکڑ کر فرمایا کہ اے چچا مجھکو کسکے سپرد
کرتے ہو ماں باپ میرے شفقت کرنے والے نہیں رباعی
تو کہ ہر زبان بجانم حق ناز میگذاری * تو روئے تافتہ دمار ابنار
میگذاری * تو چو سرو مخرامی سوئے باغ و من ندانم * کہ مرا
یتیم و بیکس بہ کہ باز میگذاری * ابوطالب کو آپکی باتوں پر
رونا آیا اور کہا میں تمکو ساتھ لیجاونگا اور جدائی میں ابوطالب
کے افسوس کرتے تھے کہ اس بارہ برس کی عمر میں اس سفر
دور دراز کا تحمل کیونکر ہوگا اسپر پھر ابوطالب نے چاہا کہ آپ کو
گھر میں چھوڑ جائیں پس دیکھا کہ آپ گھر کے ایک گوشہ میں اکیلے
بیٹھے روتے ہیں ابوطالب نے حال پوچھا آپ چپ ہو رہے
تب ابوطالب نے کہا شاید تم میری جدائی سے روتے ہو
آپ نے فرمایا ہاں اوسوقت ابوطالب نے قسم کہائی کہ میں
تمکو ہرگز نچھوڑونگا اسپر آپ خوش ہو کر باہر آئے اور ابوطالب
کے ساتھ ہوئے وہ ہمیشہ آپ کی خبرگیری اور نگہبانی کرتے
اور رکھتے تھے رباعی اے ہزار جان دلم ست لقائی رکھو تو *
خانۂ دل بیچارہ وقف ہوا سے رو سے تو * رشتہ جان چون
کشم سر شتہ سوزنے کنم * چشم بدوزم از جہان تا نہ وفائی رکھو تو *

جب مقام کفر مین کہ وہ ملک شام کا ایک گانون ہے اور درمیان اوسکے اور بصرے کے چھ کوس کا فرق ہے پہنچے وہان بحیرا راہب کہ کنیت اوسکی ابو عداس اور لقب اوسکا جرجیس تھا رہتا تھا اور قوم نصاریٰ سے تھا اور اگلی آسمانی کتابون کا بڑا عالم اور بڑا زاہد اور عابد اور اپنے قوم کا بڑا پادری تھا اوسنے آسمانی کتابون سے معلوم کیا تھا کہ ایک وقت خاتم الانبیا کہ اونکی ایسی صفتین اور علامتین ہونگی یہان تشریف لاوینگے اور ٹھہرینگے پس آپکی زیارت کے اشتیاق مین یہی بنا عبادت خانہ بنایا تھا اور ہمیشہ آپ کے تشریف لانے کا منتظر رہتا تھا اور جو قافلہ وہان آتا وہ اوسمین آپ کو تلاش کرتا اور کہتا تھا غزل خوش نے زچشم میرود انا انتظار کیست این ✢ خار بجانم میخلد تا خار خار کیست این ✢ ہر شب بجا کی ہنرلم ہر دم غبار حاصلم ✢ اے خاک بر فرق دلم آخر غبار کیست این ✢ گویند گران گوش پر آید چہ آرسے در نظر ✢ در چشم من خیلتا گوہر نثار کیست این ✢ گلگون تا رانگیختہ گیسو کمند آویختہ ✢ دل خستہ و خون ریختہ چابک سوار کیست این ✢ استنے مین قافلہ پہنچا بحیرا نے اپنی عبادت خانہ کے بالاخانہ سے دیکھا آفتاب کی جلتی مین ایک ٹکڑا بادل کا قافلہ پر سایہ کیے ہوے ہے اور جدہر وہ قافلہ گذرتا ہے اودہر کے درخت اور پتھر اوس

قافلہ مین ایک شخص کو سجدہ کرتے مین اور درختون اور پتھرون نے
السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز بلند آتی ہے بحیرا کو اون آثار
سے یقین ہوا کہ جسکے اشتیاق نے میرا دل جلایا اور جسکے دیدار
کی آرزو نے مجکو دیوانہ بنایا وہ اسی قافلہ مین ہے اور شعلہ
آتش شوق کا بحیرا کے سینہ مین بھڑک اوٹھا اور کمال ذوق
اور سرور سے یہ شعر زبان پر آیا بیت اِذَا دَنَتِ الْمَنَازِلُ
زَادَ شَوْقِی ❊ وَلَا سِیَّمَا اِذَا بَدَتِ الْخِیَامُ ❊ آخر تاب نہ لا کر مضطرانہ
اپنے مکان سے باہر نکلا اور اوس قافلہ مین آکر آثار نبوت اور
علامت رسالت کے کہ اگلی کتابون مین دیکھے تھے سب ایک مین
ڈھونڈھے اور سوا ذات پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور کسی مین نہ پائے تب اوسنے آپ کا ہاتھ پکڑ کر پکار کر
کہا کہ اسے قافلے والو جانو اور سمجھو کہ یہ وہی سید انبیا و اصفیا
ہادی سبل خاتم رسل ہے کہ اگلی آسمانی کتابون مین اونکا ذکر اور
حال مفصل لکھا ہے قافلہ والون نے بحیرا سے پوچھا کہ تو نے
یہ حال کیونکر جانا اور انکو کس چیز سے پہچانا اوسنے کہا جس وقت
تم اس میدان مین پہنچے مین نے دیکھا کہ تمام درخت اور پتھر
اسکو سجدہ کرتے ہین اور بدلی کا ٹکڑا اسکے سر پر سایہ کرتا تھا جب
تم یہان اس درخت کے نیچے اوترے اسنے یہان جگہ نہ پائی
اور دہوپ مین جا بیٹھا مین نے دیکھا کہ تمام شاخین اپنی اپنی جگہ

سے بہر کر اسپر بشارہ گستر ہوئین اور سوا اسے اسکے اور بہت نشان
اسکے نبوت اور ختم رسالت کی ہین اب مین امیدوار ہون کہ
تم سب کل میری دعوت قبول کرو اور کہانا کہانے کے سبب
میرے مکانپر تشریف لاؤ کہ جو عقدہ میرے دل مین ہین تمہارے
کرم سے حل ہوجاوین ابوطالب اور سب لوگون سنے قبول کیا
دوسرے روز صبح کو سب قریش کہانا کہانے کے سبب بحیرا کے
مکان پر گئے مگر اوس سر دفتر ارباب مناقب او رشرف دومان
عبد المطلب کو لبسبب لڑکپن کے مکان پر چہوڑ گئے جب بحیرا نے
دیکہا کہ گوہر مقصود ہاتہ نہ آیا پوچہا کہ تمسے کوئی اور بہی باقی رہا ہے
سب نے کہا ایک لڑکا کم عمر کہ اوسکو اسباب کی نگہبانی کے لیے
مکان پر چہوڑ آئے ہین اور کوئی شخص قافلہ مین نہین رہا ہے
اوسنے کہا کہ میری یہ تمنا تہی کہ تم سب تشریف لاؤ تعجب ہے کہ تم سب
آئے اور ایک شخص اپنا ساتہی نہ لائے اوسکو بہی بلانا ضرور ہے
اور اسباب کی نگہبانی کو مین اپنے آدمی بہیجتا ہون الغرض
اوسکی تاکید سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہی تشریف
لائے بحیرا آپ کو دیکہتے ہی تعظیم کے لیے اوٹہ کہڑا ہوا اور
خوب غور او تامل سے آپ کو سر سے پانوتک دیکہا اور سب
علامتین ختم نبوت اور رسالت کی آسمانی کتابون سے مطابق
کر کے کہنے لگا کہ وا اسے آندل کہ باواز تو نشانے نرسید ؛

مردہ آں تن کہ بدو فرقہ جانی نرسید ٭ سیہ آں روز کہ بے نور
جمالت گذرد ٭ ہیچ از مطبخ تو کاسہ و خوانی نرسید ٭ اور بعد
فراغت کہانے کے بحیرا نے ابوطالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا تمہارا
کون ہے کہا میرا بھتیجا اور بجاے بیٹے کے ہے اوسنے
کہا یہ گوہر بحر نبوت تم معلوم ہوتا ہے ابوطالب نے کہا سچ ہے
یہ میرے بھائی عبداللہ مرحوم کا بیٹا ہے کہا اسے ابوطالب!
ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین ہذا الذی یبعثہ اللہ
رحمة للعالمین یعنے یہ تمام جہان کا سردار اور اوس خدا کا رسول
ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ اسکو اللہ تعالے نے تمام خلق پر
رحمت اور مہربانی کے لیے بھیجا ہے عنقریب شریعت اسکی
تمام عالم مین پھیل جائیگی اور اسکے دین کی روشنی سے سارا جہان
روشن ہو جائیگا اور دین اسکا اگلے دینون کو مٹا دیگا
اور اسکی ہیبت اور شوکت اور عظمت اور جلالت اور دبدبہ
سب کے دلون مین سما جائیگا مدد اسکے لیے اسکو دشمنون کے ملک
مین نہ لیے پھرو اور یہود اور نصارے کی دشمنی اور عداوت سے
محفوظ رکھو جب ابوطالب نے بحیرا سے یہ باتین سنین اندیشہ
کرکے شام کا ارادہ موقوف کیا اور سوداگری کا مال بصرے
مین بیچ کرکے مکہ کا رستہ لیا منقول ہے کہ ملک شام کے بہت
یہودیون نے اگلی آسمانی کتابون سے دریافت کیا کہ آج کل

پیغمبر آخر الزمان بحیرا راہب کے عبادت خانہ کے قریب درخت کے نیچے اوترا ہے پس آپ کے قتل کے واسطے شام سے آئے جب اوس عبادت خانہ مین پہنچے بحیرا نے اون سبکو منع کیا اور کہا اس خیال خام سے درگذرو اور بیہودہ عزمت کہاؤ اسلیے کہ اگر یہ شخص وہی پیغمبر ہے جسکا ذکر تمنے آسمانی کتابون مین دیکھا ہے تو ہرگز تم اوسکو نمار سکوگے اور اگر یہ وہ پیغمبر نہین ہے پس ناحق خون کرنا آدمیت سے بعید ہے پس نصیحت بحیرا کی کارگر ہوئی اور اون ساتون یہودیون نے بامید بہشت اس ارادۂ فاسدہ سے باز آکر بحیرا سے بیعت کی اور تمام عمر بحیرا کے ساتہ اوسی عبادت خانہ مین بسر کی بعد اوسکے ابو طالب مکے مین آئے اور جب پہر کبہی سفر کا قصد کرتے اور وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہ چلنے کو کہتے ابو طالب اپنے ساتہ نہ لیجاتے اور کہتے مجکو قول بحیرا راہب کا اور حال یہود و نصاریٰ کی خباثت کا یاد اور معلوم ہے بلکہ جب تک ضرورت شدید نہوتی ابو طالب آپ بہی سفر نکرتے اور جو انوار و آثار فضل وکمال کے آپکے چہرۂ مبارک سے نمایان اور فرشتون اور غیب کی صورتون کے آنے جانے سے حال آپ کا متغیر تہا ابو طالب آپ کو بیمار سمجہ کر کاہنون اور طبیبون کے پاس لیجاتے وے سب کہتے اسے ابو طالب اس لڑکے کو بدن کی کوئی بیماری

ہیں اور شیطانوں کے وسوسوں سے بھی پاک ہے آور ہمیشہ مارخیرات اور انوار برکات کے اسیطرح اسپر نچھاور ہوتے رہینگے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط یہ چوتھی مجلس تمام ہوئی

مجلس پنجم

نحمدہ ونصلی ونسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	علی نبیہ الکریم

یہ مجلس پانچوین ہے بیچ بیان سفر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملک شام کو حضرت خدیجہ کبرے رضی اللہ عنہا کے مال کی تجارت کیواسطے ہمراہ خزیمہ کے اور بیان ہے مقدمات شادی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ حضرت خدیجہ خاتون رضی اللہ عنہا کے اور ذکر ہے بنا خانہ کعبہ اور اوسکی تعداد کا حضرت آدم علیہ السلام

سکے زمانہ سے اور حال ابتداء وحی * اے اہل مجلس مروی ہے لغیب بنت منیہ سے کہ جب سن مبارک رسول عالیمقام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا پچیس برس کا ہوا فقر و فاقہ اور ضعف و بے طاقتی نے ابوطالب پر غلبہ کیا اس اثنا میں عاتکہ بنت عبد المطلب پھوپھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی بہائی ابیطالب کے پاس آئیں اور کہا اے بہائی اس نونہال باغ زندگانی اور شجرۂ روضۂ کامرانی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ وقت آیا ہے کہ کسی دختر بادآور سے پیوند کیا جاہیے اور اس آفتاب دل افروز کو کسی ماہتاب عالمتاب کے ساتھ بیت الشرف ازدواج مین بٹھلایا جاہیے آبوطالب نے کہا ہے برگزیدہ دل وجان مین اس فکر سے ہرگز غافل نہین ہون مگر کیا کرون کہ غیر قوم مین کرنا منظور نہین اپنی قوم کرنے کا مقدور نہین سالہا سال گذرے ہین کہ تنگی معاش نے لذت زندگانی کی کہو دی عاتکہ نے کہا کہ مین نے ایک بات تجویز کی ہے اگر تمہارے پسند ہو تو مین اوسمین کوشش کرون آبوطالب نے کہا وہ کیا ہے تب عاتکہ نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ خدیجہ اپنا مال تجارت کیواسطے شام کو بہیجا چاہتی ہین اور اوسکے واسطے کسی امین کی تلاش مین ہین اگر تم کہو تو مین اسکا ذکر خدیجہ سے کرون آبوطالب یہ سنکر بہت روئے

اور کہا اسے بہن پیشتر ہمارے برادری مین سے مزدوری نہین لی ہے اور مین کسیکو اپنے عزیز و قریب مین سے مزدوری کرنا روا نہین رکہتا پس ایسے اپنے نور دیدہ و جگر گوشہ کے واسطے کیونکر یہ امر مین تجویز کرون لیکن بحکم الضرورات تبیح المحظورات تم جاؤ اور خدیجہ سے اسکا مشورہ کرو دیکہو وہ اس بات مین کیا تجویز کرتی ہین کہتے ہین کہ خدیجہ عرب مین بڑی رئیسہ تہین اور حسن و جمال مین طاق اور کثرت مال مین بے نظیر آفاق اور بادشاہ لوگ اور بزرگان قریش اون کی نسبت کا پیغام کرتے تھے اور اون کے وصال کے طلبگار رہتے تھے مگر وہ اپنی خاوند کے مرنے کے بعد سوا اسے عبادت الٰہی اور مطالعہ کتب سماویہ اور توریت کے کسی طرف دہیان نکرتی تہین اور اونہون نے اوسی عرصہ مین خواب دیکہا تہا کہ ماہتاب آسمان سے آکر میری گود مین گرا اور اوسکے نور نے میری بغل سے نکلکر تمام عالم کو روشن کیا جب خواب سے چونکین ایک شخص کو اپنے خواب کی تعبیر پوچہنے کے واسطے بحیرا راہب کے پاس بہیجا راہب نے کہا تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان جو پیدا ہوے ہین تمکو اپنے نکاح مین لاوین گے اور تمہارے پاس اونپر وحی اوترے گی اور تمام عالم اون کے دین کی روشنی سے نورانی ہوگا اور اول جو اونکا ایمان لاوے گا تمہین ہوگی

بیان خواب خدیجہ رضی اللہ عنہا ۱۲

نکاح با حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اور وہ پیغمبر قبیلہ قریش اولاد بنی ہاشم سے اور تمہارے قرابتیون
سے ہے خدیجہ یہ تعبیر اپنے خواب کی سنکر شکر الٰہی بجا لائین اور
اس دولت اور رحمت نامتناہی کے آثار ظاہر ہونیکی ہمیشہ منتظر
رہتی تہین کہ ناگاہ عاتکہ واسطے مشورۂ سفر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اون کے گہر آئین خدیجہ نے آنا اون سیدہ
کا اپنے گہر بڑی دولت اور سعادت سمجہی اور بہت تعظیم و تکریم کی
اور لوازم مہمانداری کے بجا لاکر عرض کیا کہ اے سیدۂ عرب آپکو
تشریف آوری سے کیا مقصود ہے فرمائے تا مین اوسکو
بجا لاؤن کہ فرمانبرداری تمہاری اپنا فخر و سعادت سمجہتی ہون
عاتکہ نے کہا اگرچہ حیا اور غیرت قوم کی حقیقت حال کہنے سے
مانع ہے مگر بضرورت گذارش یہ ہے کہ آپکو معلوم ہوگا
کہ میرے بہائی عبد اللہ کا ایک لڑکا ہے محمد نام اور میرے
باپ عبد المطلب نے اوسکی پرورش اور پرداخت بہت کی
اور مرتے وقت میرے بہائی ابو طالب کے سپرد کیا اور اوسکے
حق مین بہت وصیت کی اب وہ جوان ہوا ہے اور بہائی ابوطالب
سے بسبب تنگی معاش اور تہی دستی اور بے مقدوری کے فکر
اوسکے خانہ آبادی اور شادی کی نہین ہوسکتی اور اب سنا گیا
ہے کہ قافلے کا روانہ ہوا چاہتا ہے اور تمکو دیانتدار و امانتدار
درکار ہے اس خیال سے مین تمہارے پاس آئی ہون کہ اگر

ف ۱۰ جانا عاتکہ کا پاس خدیجہ کے واسطے نوکری حضرت کے اور قبول کرنا خدیجہ کا اوسکے قول کو اور سچ معلوم ہوا خدیجہ کو اپنے خواب کی تعبیر کا اور دینا خدیجہ کا آپکی شان کو مطابق قدرت کے اور خوش ہونا اونکا ۱۲

اوس فرزند دلبند کو تم کوئی کام سپرد کرو تو ہم سب بنی ہاشم
تمہارے ممنون منت ہونگے اور تمام عمر احسان مانینگے خدیجہ
کو اس بات سے کچھ اپنی خواب کی سچائی کی بوآئی اور دل خوشی سے
باغ باغ ہوا اور چراغ سینہ و دل کا آتش شوق سے روشن ہوا
کہا اسے سیدۂ قریش مین سنے تعریف محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی سنی ہے کہ دیانت اور امانت مین کوئی اونکے
برابر نہین اور حسن اخلاق اور کمال نسب مین بمثل ہین دوسرے
شخص سے دونی مزدوری مین اونکو دونگی اور احسان مانونگی
لیکن جو خبر گیری قافلہ کی اور نگہبانی مالکی بہت مشکل ہے اونکو
میرے پاس لاؤ تا طور اور طریق اونکا مین دیکہون اور جانون
کہ یہ کام اون سے ہوگا یا نہین عاتکہ حضرت سے کے بولانیکو
گہر آئین اور خدیجہ سنے اپنے گہر کو خوب سنوارا اور آراستہ کیا
اور اپنے تئین پاک صاف کر کے مسند جلالت پر آپ سکے
آنے کی منتظر بیٹھین اور ایک پردہ باریک مسند کے آسگے
لٹکایا اور توریت سامنے رکھہ کر علامتین اور صفتین پیغمبر آخر الزمان
کی مطالعہ کرنا شروع کیا اور خدمتگارون سے کہدیا کہ جسوقت
آپ یہان تشریف لاوین اونکو صدر مین کہ بڑے لوگون کے
بیٹھنے کی جگہ ہے بٹھلانا اس اثنا مین جناب رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم عاتکہ کے ساتھ تشریف لائے خدیجہ سنے تعظیم

تکریم حسب حال اور مناسب شان حضرت سکے کی اور ہر ایک اپنے
اپنے مقام مین کہڑا ہوا اور جب کہ ملکۂ عرب یعنے خدیجہ خاتون نے
حضرت سکے جمال جہان آرا کو ملاحظہ کیا اور سب علامتین اور
صفتین نبی آخر الزمان کی کہ توریت مین لکہی تہین آپ کی صورت
مین دیکہین جہین بہت سا خوش ہوئین اور کہتی تہین کہ تعبیر خواب
کی سچ ہے لیکن ابہی اس بہید کو پوشیدہ رکہنا اور منتظر وقت
کے رہنا مناسب ہے پس اجرت مین دو اونٹ مقرر کیے مالکہ
نے حضرت کو کہر لا کر اور پوشاک لائق سفر کے پہنا کر خدیجہ سکے گہر بہیجا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم قوم کی مزدوری اور
نوکری کی شرمندگی سے نہایت رنج اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بسبب
بہتری انجام کار سکے از بس خوشی تہی القصہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
کا ایک غلام تہا میسرہ نام کہ سب کاروبار اور سارا اسباب و مال
اوسکے سپردگی مین تہا اوسکو بلایا اور ایک خلعت بہت عمدہ
قیمتی اوسکے سپرد کیا اور ایک اونٹ ساز و عراق بادشاہی سے
آراستہ کرکے ہمراہ کیا اور کہا اسے میسرہ جب کہ سے نکلنا
مہار اونٹ کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتہ مین دینا اور
جب شہر اور قوم سے علیحدہ ہونا تب یہ خلعت انکو پہنانا اور
اس سجے ہوئے اونٹ پر بٹہلانا اور مہار اوسکی تو اپنے ہاتہ
مین لینا اور اپنے تئین اونکا خدمتگار اور چاکر جاننا اور انکو چہانا

مالک اور حاکم اور آقا سمجھنا اور خرید و فروخت مین بغیر اونکی اطلاع
کے تصرف نکرنا اور دن رات اونکی خدمتگاری اور محافظت
اور دلداری مین مستعد اور حاضر رہنا اور جلد صحیح و سالم اونکو مجھہ
تک پہونچانا اور حتی الامکان اونکی رضا جوئی مین کوشش کرنا
ایسا نہو کہ سادات قریش سے کہ بنو ہاشم ہین مین شرمندہ ہون
اگر میرے کہے پر تو عمل کرے گا اور اونکو راضی رکھیگا میرے
مال و متاع سے جسقدر تو مانگے گا دونگی اور تجکو آزاد کرون گی
یہ کہکر میسرہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رخصت کیا میسرہ
موافق حکم مالک کے مہار اونٹ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کندہے پر رکہکر روانہ ہوا شہر کے غیر لوگ کہ اپنے اپنے
بہائیون عزیزون کی رخصت کرنیکو جمع ہوے تھے یہ حال دیکہکر
حضرت کی غربت اور بیکسی پر روتے تھے اور خون جگر کہاتے تھے
عاتکہ نے جو مہار اونٹ کی آپ کے کندہے پر دیکھی بیہوش
ہوکر گرین اور خون آنکھون سے بہا کر کہنے لگین کہ اے عبد اللہ
خاک لحد سے سر نکالو اور اپنے فرزند دلبند کو اس بیکسی اور
بے بسی مین دیکھو اور ابو طالب بہی اس حال کے دیکھنے سے
گریان اور آتش تاسف و رنج سے دل بریان تھے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی بسبب غیرت اور
شرم قوم کے آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچی اور آنکھون مین

آنسو بہر کے فرمایا اے یار و مجھکو نہ بھولنا اور وقت مصیبت
کے میرے درد و غربت کو یاد کرنا تمام خویش و اقربا یہ حال دیکھکر
روتے تھے اور فرشتے بھی اشکبار تھے اور کہتے تھے خداوندا
یہ وہی محمد تیرا محبوب ہے کہ تو نے اوسکی شان مین لولاک
لما خلقت الافلاک فرمایا اور اوسکے وصف مین سبحان الذی
اسریٰ بعبدہٖ کہا خطاب آیا اے فرشتو یہ وہی میرا محبوب
ہے مگر اس اسرار سے تمکو کیا خبر اور اس بھید کے کھولنے سے
تمکو کیا کام ہے الحاصل جب قافلہ شہر کے باہر ہوا اور سب
لوگ اپنے عزیزون کو رخصت کر کے اپنے گھر پھر گئے
میسرہ نے بموجب حکم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وہ خلعت
نکالکر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہنایا اور اوس سجے ہوے
اونٹ پر سوار کیا اور مہار اوسکی خدمتگارون کی طرح اپنے
کندہے پر رکہی اور روانہ ہوا ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ کہ اوس
قافلہ مین تہی اور حضرت سے دلی دشمنی رکہتے تھے میسرہ
سے کہنے لگے کہ اس یتیم کو موٹے اور برے کپڑے پہنا
اور اس سے سخت سخت کام لے تا یہ ترا تابعدار رہے اور
کام اور خدمت خوب کرے میسرہ نے کہا کہ مین کچھ تمہارا
غلام نہین ہون خدیجہ کا غلام ہون اونہون نے جیسا مجھکو
حکم کیا ویسا مین بجالایا منقول ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی جو

رشتہ داروں مین تہا اوسکو بہی خدیجہ نے اس سفر مین ہمراہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تہا اور وہ بہی حضرت سے
محبت بہت رکہتا تھا اور کوئی لحظ حضرت سے جدا نہین ہوتا تھا
اوسنے راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے
بہت دیکہے تھے اس سبب اوسکو روز بروز محبت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہوتی جاتی تھی منجملہ اون معجزات
کے ایک یہ تھا کہ خدیجہ کے دو اونٹ راہ مین ایسے تہک گئے تھے
کہ اونکو طاقت جنبش کی نتہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنا ہاتہ اون اونٹون پر رکہا اور دعا کی اونکی ماندگی جاتی رہی
اور اوسیوقت اوٹھ کہڑے ہوئے اور آگے آگے قافلہ کے
چلنے لگے خزیمہ او میسرہ دونو اس حال سے بہت متعجب ہوئے
اور جانا کہ یہ سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک
کی برکت سے ہے جب قریب شہر بصرے کے پہونچے
بحیرا راہب کے عبادت خانہ کے نزدیک اوترے اون
دنون مین بحیرا مرچکا تہا اور نسطورا راہب کہ بڑا عالم نصرانی تہا
قائم مقام اور جانشین اوسکا ہوا تہا غرض کہ آن حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خشک درخت کے نیچے جا بیٹھے وہ درخت
فی الفور سبز اور بار آور ہوگیا اور گرد اوسکے سب گلزار ہوا
نسطورا نے کوٹھی پر سے جو یہ حال دیکہا بیطاقت ہوا اور

اور حضرت کے نزدیک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا
اور اوسکے ہاتھ مین ایک کتاب تھی اوسکو دیکھتا تھا اور پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف نگاہ کرتا تھا بعد
مطابق کرنے علامتون نبوت کے اوسنے کہا قسم ہے اوس خدا
کی جسنے عیسی علیہ السلام پر انجیل بھیجی یہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہے
کہ جسکی تعریف اور صفت اس کتاب مین لکھی ہے خزیمہ نے
جب یہ کلام راہب سے سنا اس خیال سے کہ شاید راہب
کچھ بے ادبی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرے تلوار
کھینچکر اسکو مارنے پہونچا راہب خوف سے اپنے عبادت خانہ
مین بھاگا اور دروازہ بند کر کے کوٹھے پر چڑھا اور پکار کر کہا کہ
اے خزیمہ تم مجھسے کیون اندیشہ کرتے ہو خدا کی قسم کوئی قافلہ
میرے نزدیک اس قافلہ سے بہتر نہین اور یہ قافلہ مجھکو سب سے
زیادہ محبوب ہے میری اس کتاب مین لکھا ہے کہ جو
شخص اس درخت کے نیچے اوترا ہے پیغمبر آخر الزمان اور خاتم
پیغمبران ہے جو کوئی اسکی تابعداری اور فرمان برداری کریگا
اور حکم مانیگا چھٹکارا پاویگا اور جو نافرمانی کرے گا مارا جاویگا
اے خزیمہ تجھکو اسکے ساتھ کون نسبت اور قرابت ہے خزیمہ نے کہا مین انکا خدمتگار ہون اور
[illegible] سے [illegible] اونٹون کی تجارت کا مال اور آپکے
ہاتھ سے [illegible] اونکا تیز چالاک ہوجانا بیان کیا

نسطورا نے کہا واللہ اس شخص کی بڑی شان ہے مین ایک
مدت سے انہین کی زیارت کے اشتیاق مین یہان چھپا ہون
الحمد للہ کہ آج اپنے مقصد کو پہونچا اور جو صفات پاکیزہ پیغمبر
آخر الزمان کی آسمانی کتابون مین دیکھی تھین خوب اچھی طرح سے
انہین پائی اب اسے خزیمہ مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ تو ان سے
جدا نہونا اور قصد شام کے ملک کا ہرگز نکرنا کہ وہان اس خاتم الانبیا
کے دشمن بہت ہین اونکی شرارت سے تم خبردار رہیو بعد ازان
راہب بولا کہ افسوس کاش میری عمر اسکے نبی ہونے تک وفا
کرتی تو مین اسکے دین کو اختیار کرتا القصہ میسرہ اور خزیمہ
نے اوس پادری کے کہنے سے شام کا جانا موقوف کیا
اور مال سوداگری کا وہین بصری مین بیچا اور آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بہ نسبت اور سال کے
اس سال تجارت مین نفع بہت ہاتھ آیا پھر وہان سے قافلہ پھرا
اور رستے مین طرح طرح کی خیرات اور برکات اوس صحیح کرامات
سے ظاہر ہوئین اکثر وقت حرارت آفتاب کی دو مرغ سفید سر مبارک
پر سایہ کرتے اور جس پتھر اور درخت پر گذر ہوتا السلام علیک یا رسول اللہ
کی آواز آتی جب بعد قطع منازل اور طے مراحل کے مر الظہران
مین کہ مکہ معظمہ وہان سے تین رات دن کی راہ ہے پہونچے
تب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ وہ بھی اوس قافلہ مین تھے عید سے

فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہونچانیکے واسطے خدیجہ
کے پاس بھیجو میسرہ نے فرمانا اونکا قبول کیا اور ایک اونٹ
نہایت سجا ہوا اور زر و پوست آراستہ کرکے اور خط لکھکر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سبب
آراستگی اونٹ کا پوچھا میسرہ نے کہا کہ عادت ملکہ عرب
یعنی خدیجہ کی یہ ہے کہ جس اونٹ پر سوار ہو کر جو کوئی خبر
آمد آمد قافلے کی اوسکو پہونچاتا ہے وہ اونٹ مع ساز و یراق
انعام میں اوسی شخص کو عنایت کرتی ہے پس میں چاہتا
ہوں کہ یہ اونٹ سجا سجایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
ملے اس واسطے اسکو اسباب بیش قیمت سے میں نے آراستہ
کیا اور وجہ اس خواہش کی یہ ہے کہ اس سفر میں ہمیشہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے نفع بہت اوٹھایا ابوجہل
دشمنی کی جہت سے ناخوش ہوا اور کہا اے میسرہ محمد سفر ناکردہ
اور راہ سے ناواقف اور خورد سال ہیں شاید راستے بہک
جاویں تو اور کسیکو بھیج میسرہ نے اوسکا کہا نمانا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رخصت کیا اتفاقاً راہ میں نیند نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غلبہ کیا اور آپنے ایک لحظہ اونٹ پر تکیہ
نہ کرلی اور اونٹ راہ سے بہک گیا اور بعض روایات میں
یوں آیا ہے کہ شیطان آیا اور حضرت کو سوتا پایا کر اندھیری

مین مہار اونٹ کی پکڑ کر راہ سے بہکا دیا حق تعالے نے جبرئیل
علیہ السلام کو بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے آکر شیطان کو ایک لات ماری اور اوسکو
حبشہ کی زمین پر پہینک دیا بعد ازان بحکم خدا مہار اونٹ کی پکڑ کر
رستے پر لائے اور ایک لحظہ مین تین دن کی راہ طے کر دی اور
حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سَأَلْتُ اللّٰهَ شَيْئًا وَوَدِدْتُ اَنْ لَا اَسْئَلَ یعنی سوال
کیا مین نے اللہ سے ایک چیز کا اور بعد جواب پانے کے مین
پچھتایا کہ کاش نہ مانگتا مین قُلْتُ اِلٰهِيْ كَلَّمْتَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا
وَاَعْطَيْتَ سُلَيْمَانَ مُلْكًا عَظِيْمًا فَاَيَّ شَيْءٍ اَعْطَيْتَنِيْ بِمُقَابَلَتِهٖ
یعنی میرا سوال یہ تہا کہ اے پروردگار موسی کو تو نے خلعت
تکلم کا پہنایا کہ تو نے اوس سے باتین کین اور سلیمان کو تو نے
ملک عظیم دیا پس مجکو اوسکے مقابلہ مین کیا عنایت کیا
قَالَ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ
عَائِلًا فَاَغْنٰى فرمایا حق تعالے نے کیا نہین جانا تو نے کہ
یتیم لوگون کی آنکہون مین حقیر و ذلیل ہوتے ہین اور کوئی
اونکی پرورشش اور دلداری نہین کرتا اور تو عبد اللہ کا یتیم تہا
سو مین نے تجکو عزت دی اور محبت اور شفقت تیری عبد المطلب
اور ابیطالب کے جی مین ڈالی کہ اونہون نے جان و مال اپنا
تجپر نثار کیا اور دشمنون سے تیری حفاظت کی اور تجکو

نہین معلوم ہے کہ شام سے آتے وقت تیرا اونٹ راہ سے
بہک گیا اور جبرئیل کو کہ اگلے پیغمبر بعد نبوت کے اوسکے دیدار
کی تمنا کرتے تہے اوسکو تو نے نبوت سے پہلے تیرے اونٹ
کا مہار روانا اور خدمتگار مقرر کیا اور تو بہول گیا کہ پہلے تو بہمقدور
تہا سو خدیجہ کے مال سے ہمنے تجکو مالدار کیا القصہ جب آمد
قافلہ کی نزدیک پہونچی ہر روز خدیجہ خاتون اپنی خواصون کے
ساتہ بالاخانہ پر قافلہ کے انتظار مین بیٹھی رہتی تہین نفیسہ کہتی ہین
کہ مین اوسدن خدیجہ کے پاس حاضر تہی دیکھا مین نے کہ مالکہ میری شدت
انتظار سے نہایت بے چین اور بیقرار ہوکر اس نغمہ جان سوز
اور ترانہ جگردوز سے مترنم تہین غزل خوش آنکہ تو باز آئی و من
ای تو لب بسم * در سجدہ فتم خاک قدمہای تو بوسم * بر جا کہ تو در
نفسی جای گرفتی * آنجا روم و سجدہ کنان جای تو بوسم * بروی
تو تصور کنم و لالہ و گل را * در حسرت رخسار دلارای تو بوسم * بیجا کہ
غزالیست چو مجنون سر و چشمش * در آرزوی نرگس شہلای تو بوسم *
مست ازلی ور دو جہان تو ... تبسم * دستی کہ بسوی بسم تنہا سے
تو بوسم * ناگاہ ایک شتر سوار کہ تیز رفتاری مین بجلی سے زیادہ
تہا نمودار ہوا اور اوس وقت نہایت گرم اور طپش آفتاب بہ رتبہ اعلی
تہی دیکھا ہمنے کہ اوس سوار کی سر پر ایک ٹکڑا ابر کا سایہ کیے تہا
خدیجہ نے خدمتگارون سے پوچھا کہ یہ سوار اس طپش گرمی مین

[illegible]

لون ہے اونہون نے عرض کیا کہ اے ملک عرب یہ سوار محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا معلوم ہوتا ہے الغرض ہم سب
اوسکو دیکھتے تھے اور اوسکے شان سے تعجب کرتے تھے کہ یکایک
وہ سوار قریب ہی پر آپہونچا دیکھا تو محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہین
پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد ثنا اور دعا کے خط
میسرہ کا خدیجہ کی خدمت مین گذرانا مضمون اوسکا یہ تھا کہ اس
سال بہ نسبت اور سالون کے نفع بہت ہوا اور جسقدر امید
تھی اوس سے زیادہ ملا اور یہ سبب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی برکت سے ہے باقی حال حاضر ہوکر عرض کرونگا پس
خدیجہ بہت خوش ہوئین اور دو اونٹ مع ساز و عراق حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشا اور میسرہ کے خط کا جواب لکھکر
اوسیوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رخصت فرمایا
جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعانت الہی اون
قافلے مین پہونچے ابوجہل نے جو دور سے دیکھا خوش ہوا اور
کہا اے میسرہ تو نے میری بات نمانی اور فرصت وقت کو کھو دی
یہ دیکھ محمد بیشک کہ پھر قافلے مین آ گئے ابوبکر اور میسرہ کو اس
بات سے رنج ہوا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہونچکر
مہری خط خدیجہ کا میسرہ کے خط کے جواب مین دیا میسرہ نے
ابوجہل سے کہا کہ تو راہ سے بھٹکا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

راہ راست پر ثابت قدم ہین یہ دیکھ جواب میرے خط کا خدیجہ
کی مہر سے لاے ہین اوس مردود نے شرمندہ ہوکر کہا کہ مین
اس خط پر اعتماد نہین کرتا کیونکہ اتنے دنون کی راہ ایک دن مین
طے کرنا دشوار ہے مین اپنا غلام ملکہ کی خدمت مین بھیجتا ہون
وہ سچی خبر لاویگا جب غلام ابوجہل کا خدیجہ کے پاس سے خبر لایا کہ
بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان آئے اور خط میسرہ کا لائے
تہے اور میرا مہری خط لیگئے ہین تب وہ ملعون شرمندہ ہوا
اور کئی روز کے بعد قافلہ بصحت و سلامت مکہ مین پہونچا خدیجہ
نے میسرہ اور خزیمہ سے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پہونچنے کا اور ابر کا سایہ کرنا آپ کے سر مبارک پر اور
تیز چلنا اونٹ کا سب ایک ایک بیان کیا اور اونہون نے بھی
جو معجزات اور خرق عادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے راہ مین دیکھی تہی اور جو نفع سوداگری مین آپ کی بدولت
اوٹہائے تھے سب خدیجہ کے حضور مین عرض کیے ملکہ نے
دس ہزار درم دیکر میسرہ کو آزاد کیا الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ وصل ذکر نکاح خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہے
ساتھ جناب رسالت پناہ کے اے اہل مجلس نقیب بیت منیر
سے مروی ہے کہ خدیجہ بہت دانا اور ہوشیار اور عقلمند عورت
تہین جب اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت

اور کرامت مین خوب غور وتامل کیا تو آپ کی محبت اور الفت
نے اون کے جیبین غلبہ کیا اور آرزو نکاح کی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ اونکی خاطر مین دلنشین ہوئی مین کہ نفیسہ
اور ہمراز خدیجہ کی تہی مجہسے اسپنے دل کی بات کہی کہ کیا خوب
ہوتا اگر یہ ہمارے ہما یون بال مجہپر اپنا سایہ ڈالتا اور میرے گہر
کو اسپنے قدمون سے متبرک فرماتا جب مین اونکے مطلب
سے آگاہ ہوئی مین نے اوسکا ذمہ اوٹہایا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ اسے برگزیدہ
عالم آپ کو نکاح کرنے سے کون چیز مانع ہے آپ نے فرمایا
متعلقی اور بیقدوری کہ اس بوجہ اوٹہانے کی مین طاقت
نہین رکہتا ہین نے عرض کیا کہ اگر کوئی عورت خوبصورت
مالدار اشراف تمہاری قوم سے ہو آپ قبول فرماوینگے
حضرت نے تامل کرکے فرمایا کہ ایسی کون عورت ہے مین نے
کہا خدیجہ بنت خویلد فرمایا میرا وہان کون وسیلہ ہے کہ اوسکے
سبب سے یہ امر قرار پاوے مین نے کہا کہ مین خدیجہ کو رغبت
دلا کر راضی کرون گی پس نفیسہ وہان سے اوسیوقت خدیجہ
کے پاس گئین اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
رضامندی کی خوشخبری خدیجہ کو پہونچائی خدیجہ بہت خوش
ہوئین اور ساعت نیک مقرر کرکے عمر بن اسد اپنے چچا کو

اور ورقہ بن نوفل اپنے چچازاد بہائی کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین بہیجا کہ فلانے دن فلانے وقت
جس کسیکے ساتھ کہ صلاح ہووے قدم رنجہ فرما کر سرفراز فرمائیے
ابو طالب اورادر چچا آپکے اس سبب سے کہ آپ کی پاس
پوشاک مناسب شادی اور قابل کتخدائی کی نہتی اور جو کپڑے
کہ پہنے ہوئے تھے اون سے خدیجہ کے گہر جانا مناسب
نہین معلوم ہوتا تہا اور کچہ زر نقد بہی خرچ کے واسطے نہ تہا
نہایت غمگین تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی
اسی فکر مین تھے کہ ناگاہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے
اور عرض کیا کہ اے برگزیدۂ عالم و اے فخر بنی آدم اثر
ملال کا مین چہرۂ مبارک مین پاتا ہون اگر میرا جان کام آوے
آپ پر تصدق کیجئے اور اگر مال چاہیے سب نثار کیجئے آنحضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب حال ابوبکر رضی اللہ
عنہ سے کہا ابوبکر صدیق ہنسے اور عرض کیا کہ عبدالمطلب
نے ہزار اشرفیان اور چند کپڑے قیمتی میرے سپرد
کیے تھے اور وصیت کی تھی کہ اسکو اپنے پاس امانت
رکھیو جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درکار ہون
دیجیو اب وہ مال موجود ہے اور وہ سب چند کپڑے
سیے ہوئے بہی ہین پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گہر

جاکر تو ڑا ہزار اشرفیون کا اور تین کپڑے نفیس کہ ہر ایک
پانسو دینار کی قیمت کا تہا سے آئے اور اوسوقت خدیجہ نے
بہی ایک خلعت پادشاہانہ آپ کے لیے بہیجا تہا حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ابوبکر کے کپڑے کے آگے
کسیکے کپڑے کو نہ پہنونگا کہتے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عبد المطلب کا نام اسلیے لیا تہا کہ آپ اوسکو احسان سمجہکر
قبول نفرماوینگے ورنہ حقیقت مین وہ مال ابوبکر رضی اللہ
عنہ کا تہا دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کا یہی
مطلب ہے القصہ وہ شہنشاہ کونین ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی لائی ہوئی پوشاک پہن کر اور ابو طالب اور حمزہ بن عبد المطلب
وغیرہ اپنے چچاؤن اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ
لیکر خدیجہ کے گہر تشریف لیگئے اور اوسی ملکہ عفیفہ خدیجہ
نے بہی گہر اپنا پادشاہانہ اور عروسانہ آراستہ کیا اور فرش
نفیس بچہوایا اور خوان اشرفیون اور جواہرات کے بہر کر
آپکے سر مبارک پر نثار کرنے کے واسطے خواصون کے
ہاتہون مین دیے تہے اور کہتے ہین کہ اون خواصون کو
اوسیدن شکرانے مین آزاد کردیا پس ابوطالب نے
سب خویش و اقربا اور قریش کے رئیسون کو جمع کیا
اور خطبہ نکاح حضرت کا بلیغ و فصیح پڑہا ترجمہ اوسکا یہ ہے

کہ حمد اور ثنا اوس پروردگار کو جسنے ہمکو ابراہیم اور اسمعیل
کی نسل سے کیا اور معد اور مضر کی اصل سے پیدا کیا اور
اپنے حرم یعنے کعبہ کا ہمکو محافظ اور پیشوا کیا اور ہمکو سب پر
حاکم فرمایا اما بعد حمد اور ثنا کے بھتیجا میرا محمد بن عبد اللہ وہ
ملند رتبہ ہے کہ اگر اوسکو قریش کے ہزار مردون کے ساتھ
تولین تو وہی بھاری نکلے اگرچہ مال مین کم ہے کچھ غم نہین
اسواسطے کہ مال مانند سایہ کے ہے کہ گھٹ جاتا ہے
اور اوسکی قرابت میرے ساتھ سب کو معلوم ہے سو آپ
وہ چاہتا ہے کہ بعوض میرے بیٹی اونٹون کے خدیجہ بنت
خویلد کے ساتھ نکاح کرے اور قسم خدا عز و جل کی کہ محمد کو
ایک مرتبۂ عظیم درپیش ہے فقط جب خطبہ ابوطالب
نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے تمام
کیا خدیجہ کی طرف سے اوسکے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل
نے اوسکا خطبہ پڑھا اور خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد نے
ابوطالب کے کہنے سے ورقہ کے ساتھ موافقت کی اور
کہا کہ اے گروہ قریش مین نے اپنی بھتیجی خدیجہ کو محمد
بن عبد اللہ کے نکاح مین دیا پس دونون طرف سے
ایجاب وقبول متحقق ہوا اور مہر ام المومنین خدیجہ رضی
اللہ عنہا کا پانسو درم یا چارسو مثقال سونے کے کہ اون دنون

وہی بیس اونٹون کی قیمت تھی قرار پایا بعد اسکے ابوطالب
نے ولیمہ مین ایک اونٹ ذبح کیا اور کھانا پکوا کر اپنے عزیزون
اور سارے قریش کے رئیسون کو کھلایا اور وہ توڑا ہزار
اشرفیون کا کہ ساتہ تھا اس خوشی مین صرف کیا اور خدیجہ
کبری رضی اللہ عنہا نے اوس دن خوشی مین اپنی لونڈیون
کو آزاد اور سب خزانہ مال و متاع کا آپ پر تصدق کیا اور
باقی مال و اسباب حضرت کو دیکر فرمایا کہ مین نہین چاہتی ہون
کہ تم امور معیشت مین کسی کے محتاج ہو یہ سب مال تمہارا ہے
اور مین تمہاری ایک کمترین لونڈی ہون مجکو تمہارے
سوا کچہ درکار نہین ابوطالب اس بات سے بہت
خوش ہوئے اور آن حضرت کی معیشت کی فکر سے
چھوٹے اور فرمایا شکر اوس خدا کا جس نے ہمسے غم کو
دور کیا پس خدیجہ کبری نے اپنی کمر آپ کی خدمتگاری
پر مضبوط باندہی اور دین و دنیا کی سعادت حاصل کی اور
مدۃ العمر اس ترانہ عاشقانہ سے مترنم رہین اشعار
رسیدہ بخدمت آن شاہ دلنواز مین ٭ قفا و سایہ آن سرو
سرفراز مین ٭ ہمای قدس کہ بود چو سایہ پرور او ٭
ہزار شکر کہ افگند سایہ باز مین ٭ مرا کہ پایہ جاہ ہست
فوق نہ طارم ٭ زخدمت تو رسید است اعتزاز مین ٭

اور باتفاق ارباب سیر کا اسیت ہے کہ عمر مبارک جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پچیس برس کی اور عمر شریف ام المومنین خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کی چالیس برس کی تھی اور سب اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی مگر حضرت ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے اور سات برس کے ہو کر وفات پائی اور ذکر آپ کی اولاد کا آگے آوے گا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و صلی

یہ ذکر ہے تیار خانہ کعبہ کا بعد اوسکے گر جانیکی اور سبب اوسکے گر جانے کا بعضے مورخین نے یون لکھا ہے کہ کعبے کے اندر ایک کنوان تھا کہ اگلے بادشاہوں نے ایک تصویر ہرن کے بچے کی سونے کی بنا کر اور اوسکو جواہرات بیش قیمت سے آراستہ کرکے اوسمین دفن کیا تھا جب قریش اس حال سے آگاہ ہوئے وہ کنوان کھود کر اوس تصویر کو نکال لیگئے اس سبب خانہ کعبہ کے اساس مین تزلزل پڑا تھا کہ قریب گرنے کے ہوگیا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بہت خانہ کعبہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے نیچی تھی اور اندر خانہ کعبہ کے پانی جاتا تھا رفتہ رفتہ دیوارون کو صدمہ پہنچا

اور قریش نے لگین تو قریش چاہتے تھے کہ اسکو پہر دوسری مرتبہ بناوین اور چوکہٹ کو بلند اور اونچی کرین تاکہ اندر سے پانی جانے سے محفوظ رہے مگر اوسکا سامان مہیا نہین ہوتا تہا آپ کی پیدائش سے پینتیسوین سال مین قریش نے قصد مصمم کیا کہ بیت اللہ کو از سر نو بناوین اور دیوارون اور چوکہٹ کو بلند کرین اور اوسکی چہت بہی بناوین کیونکہ پہلے اس سے فقط چار دیوارین تہی اور چہت نہ تہی اور بلندی دیوارون کی قد آدم سے زیادہ نہ تہی وہ بہی شکستہ و ریختہ ہو گئین تہین با اینہمہ پرانی عمارت کے کہودنے کی اونکو جرأت نہوتی تہی کہ مبادا اسکے کہودنے سے کچھ عذاب اور خرابی پہونچے اسی تردد مین تہے اور بعضے چاہتے تہے کہ پرانی عمارت کو رہنے دین اور اوسکی صورت نہ بدلین اور بعضے سر سے سے درست کرنا اور بنانے کو اچہا جانتے آخر الامر یہ قرار پایا اور یہ صلاح ٹہری کہ تہوڑا تہوڑا ہر ایک قبیلہ کے سپرد ہو تا کہ خرابی یا ثواب اوسکے کہودنے اور بنانے مین ہر سب کو شامل رہے پس رکن حجر اسود اور رکن عراقی تک بنی عبد مناف اور بنی زہرہ کے دستے ہوا اور رکن عراقی سے رکن شامی تک بنی اسد بن عبد العزی اور بنی عبد الدار کے سپرد ہوا اور رکن شامی سے رکن یمانی تک بنی تمیم کے نامزد ہوا اور رکن یمانی سے رکن حجر اسود تک

بنی سہم اور بنی عدی کے حصہ مین پڑا الغرض یہ سب قبائل یکبار
کعبہ کے بنانے کی طرف متوجہ ہوے اور عمارت قدیم کچھ چھوڑی
جب نوبت حضرت ابراہیم کی نیو پر پہونچی چند پتھر سبز مانند
زمرد کے نمود ہوے کہ آپسمین ملے ہوے تھے ولید بن
مغیرہ نے ایک پتھر مین تیر مارا اور ایک ٹکڑا اوسمین سے
ٹوٹا جب ابو وہب نے اوسکو اوٹھایا اوسکے نیچے سے
ایک ایسی روشنی نکلی کہ یقین تھا کہ سب کی نظرین جاتی رہین
پھر اوسیوقت وہ ٹکڑا ابو وہب کے ہاتھ سے گر پڑا اور
اوسی پتھر مین ملگیا منقول ہے کہ اوس پتھر کے ٹوٹتے وقت
تمام مکہ مین زلزلہ پڑا قریب تھا کہ ساری مکہ کی عمارتین مسمار
ہوجاوین تب لوگون نے کہا کہ یہ بنیاد ابراہیم علیہ السلام
کی ہے اس کو نہ چھیڑو اور اسی پر عمارت بناؤ اوسوقت
سب نے اوسی بنا پر بیت اللہ بنایا اور دیوارون کو بلند
کر کے مقام حجر اسود تک پہونچایا تب قریش کے آپسمین
جھگڑا پڑا ہر ایک قبیلہ چاہتا تھا کہ ہم حجر اسود کو اوٹھا کر
اوسکی جگہ پر رکھین کہ اوسکی برکت ہمارے شامل حال ہو
آخرش نوبت اس جھگڑے کی یہانتک پہونچی کہ بجز لڑ
مرنے کے کچھ چارہ نہ تھا اور بعد گفتگوے بسیار اور قیل
وقال کے ولید بن مغیرہ کہ بڈھا اور ہوشیار تھا اوسنے

اس لڑائی مین یون فیصلہ کیا کہ صبح کو جو شخص پہلے بنی شیبہ کے دروازے
سے نکلے وہی اسکام کا انجام کرے اور یہ کام اوسکی رای پر رکہو جو وہ اسکا
فیصلہ کر دے اوسپر تم راضی ہو علی الصباح سورج کے نکلتے قریش لوگ کہ
منتظر اور منتظر تھے انتظار مین بیٹھے تھے دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اوسی دروازے سے تشریف لیے آتے ہین سب لوگ اس بات سے
بہت خوش ہوے اور سب حال حضور پر نور مین عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک بچھائی اور اپنے ہاتہ سے اوس پتھر کو اوس چادر کے
بیچ مین رکہا اور فرمایا چار شخص سردار چارون قبیلہ کے چارو کونے اس چادر
کے پکڑ کر اوٹھاوین تاکہ برکت آپکی سب کو شامل ہو سبنے خوش ہو کر
بموجب آپکے حکم کے عمل کیا اور چارو کونے چادر کے چارون سردارون نے
پکڑ کر اوس پتھر متبرک کو اوسکے مقام تک پہونچایا پہر اوسکے رکھنے مین
اوسکے مقام پر جھگڑا ہوا سب نے یہ امر بہی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر رکہا کہ جیسا آپ فرما دین ویسا ہم بجا لاوین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس پتھر کو اپنے دست مبارک سے اوٹھا کر اوسکے مقام پر
رکھدیا اور ایک پتھر عباس کے ہاتہ سے لیکر آپنے اوسکی مضبوطی کیواسطے
وہان رکھکر اوسکو مستحکم کیا قریش اس مقابلے سے بہت خوش
ہوے اور آپس سے لڑائی موقوف ہوئی الصلوٰۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ وصل یہ ذکر ہے تعداد و شمار
کیے کے گئے کا کہ کتنی بار حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے

حجاج بن یوسف کے زمانہ تک تبا علماء سیر او تواریخ نے لکہا ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے گناہ بخشوانے کے لیے حکم کیے گئے کہ کعبہ کی زمین کی زیارت کرین اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک یاقوت بہیجا کہ اسکو کعبے کے مقام پر رکہدین اور وہ یاقوت لنبائی اور چوڑائی مین کعبہ کے برابر تہا اور اوسکے دو دروازے زمرد سبز کے تہے ایک پورب اور دوسرا پچہم کیطرف اور اوسمین دس ہزار قندیلین سونے اور یاقوتا اور موتیون کی لٹکی تہین کہ روشنی ہر ایک قندیل کی آفتاب کے نور پر فائق تہی اور اوسکو بیت المعمور کہتے تہے اور آدم علیہ السلام ہمیشہ اوسکا طواف کرتے تہے جب وہ بیت المعمور چوتہے آسمان پر اوٹھالیا گیا اور وہان مقابل خانہ کعبہ کے رکہا گیا اور فرشتون کا کعبہ کر کے مشہور ہوا تب آدم علیہ السلام نے اور ایک روایت مین ہے کہ شیث علیہ السلام نے بعد اپنے باپ آدم علیہ السلام کے اوس عمارت کو گارے اور پتہر سے بنایا تہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے وہ عمارت گر گئی اور تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہے کہ یہ جو بعضے مورخون نے کہا ہے کہ حضرت آدم کی اولاد نے بعد وفات حضرت آدم علیہ السلام کے کعبے کو گارے اور پتہر سے بنایا اور بیت المعمور اوسی مقام مین حضرت

آدم علیہ السلام کی زندگی تک رہا اسکی کچھ اصل نہین ہے اور تحقیق یہ ہے کہ بیت المعمور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ تک موجود تھا اور طوفان نوح علیہ السلام مین اوٹھالیا گیا بعد اوسکے مکان کعبہ مثل ٹیلے کے مانند تمام زمین سے بلند اور ممتاز تھا اور اوس ٹیلے پر کچھ عمارت نہ تھی اور قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کسی نے اوس گھر کو نہین بنایا تھا بعد ازان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام اپنے صاحبزادے کے ساتھ ملکر کعبہ بنایا پس کیا عرض خانہ کعبہ کا رکن حجر اسود سے رکن عراقی تک بتیس ۳۲ گز اور اوس سے رکن شامی تک بائیس ۲۲ گز اور رکن شامی سے رکن یمانی تک اکتیس ۳۱ گز اور رکن یمانی سے رکن حجر اسود تک بیس ۲۰ گز اور نو ۹ گز اوس گھر کو بلند کیا اور اوسمین دو دروازے رکھے ایک پچھم کیطرف دوسرا پورب کیطرف اور چھت اوسکی نہ بنائی بعد اوسکے عمالقہ یعنی اولاد عملیق بن لاذ بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام نے کہ یہ عمالقہ پہلے مکہ کے رہنے والے تھے انھون نے اوس عمارت کو بنایا بعد ازان جرہم نے یعنے اولاد جرہم بن قحطان بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام نے وہ عمارت بنائی اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ پہلے جرہم نے بنایا پھر عمالقہ نے اور یہ عمارتین کہ نئی بنین اونمین حضرت

بیان بنانا کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

بنانا عمالقہ کا اور جرہم کا

ابراہیم علیہ السلام کی عمارت کے مطابق تھی اور طول اونچا
کچھ زیادتی نہیں کی تھی بعد اوسکے قصی بن کلاب نے کہ آپ کے اجداد
میں سے تھے کعبے کو بنایا اور خرموں کی شاخوں اور مقل کی لکڑیوں
سے اوسکی چھت بنائی تھی اوسکے قریش نے اوس زمانے میں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف پینتیس
برس کی تھی اوس عمارت کو نئے سرے سے بنایا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونمیں شریک تھے جیسا کہ
اوپر بیان ہوچکا لیکن قریش نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی عمارت کو بالکل بدل دیا چنانچہ بلندی کعبے کی نو گز اوسکی پہلے
سے زیادہ کی اور لمبائی میں سات گز کم کرکے اوسقدر کو
خانہ کعبہ کے باہر نکال کر حطیم قرار دیا اور پچھم والے دروازہ کو
بند کردیا اور چوکھٹ کعبہ کی زمین سے اونچی کردی جو عمارت
قریش کے خلاف عمارت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ لولا حدثان قومک

بالاسلام لنقضت البیت علی قواعد ابراہیم وادخلت الحجر
بالحطیم فی الکعبة وفتحت الباب الغربی من [illegible]
الکعبة بالارض [illegible] [illegible]

یعنے اے عائشہ اگر نیا زمانہ تمہاری قوم کے اسلام کا نہ ہوتا

تو مین کعبہ کو موافق عمارت ابراہیم علیہ السلام کے بناتا اور
حطیم کو کعبے مین داخل کر دیتا اور پچھم کے دروازہ کو کھول دیتا
اور چوکھٹ کعبے کی زمین سے ملا دیتا کہ آنے جانے والون کو
آسانی ہوتی جب سن چونسٹھ ۶۴ ہجری مین حصین بن نمیر ملعون
یزید کیطرف سے عبد اللہ بن زبیر کے قتل کے واسطے
مکے مین آیا تھا اور وہ بزرگوار مسجد حرام مین جا چھپے تب اوس
بدنصیب نے پتھرون سے کعبے کی دیوارون کو گرا دیا تھا
اور بعضون مین سوراخ ہو گئے تھے اور پردے اور لکڑیان
اوسکی جل گئین تھین اسی اثنا مین اوسنے یزید پلید کے
مرنے کی خبر سنی اور پلٹ گیا پس عبد اللہ بن زبیر نے
قریش کی بنائی ہوئی جو عمارت کی تھی سب گروا کر موافق
حدیث شریف مذکور کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمارت
کے طور پر کعبہ بنوایا بعد ازان حجاج بن یوسف نے سن
چوہتر ۷۴ ہجری مین عبد الملک بن مروان کے حکم سے ابن
زبیر کی بنا کو توڑ کر موافق عمارت قریش کے کعبہ کی تعمیر کی
جب وقت سلطنت ہارون رشید کا آیا ہارون نے
چاہا کہ بناء مروان کو مٹا کر بدستور قدیم حسب قواعد ابراہیم
علیہ السلام کے بیت اللہ کو بناوے اور اس باب مین امام مالک
رحمۃ اللہ علیہ سے فتوے پوچھا امام مالک نے فرمایا کہ

اے امیر المومنین خانہ کعبہ کو اب اسی حال پر چھوڑنا کہ بادشاہوں
کا کھیل نہو جاوے ہارون رشید نے اس بات کو پسند کیا
اور خانہ کعبہ کو ویسی ہی چھوڑ دیا چنانچہ اب تک وہی بنا حجاج بن یوسف
کی باقی ہے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وصل یہ ذکر ہے ابتدا نزول وحی کا جانو تم اے
اہل مجلس کہ اہل حدیث اس پر متفق ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بت پرستی نہیں کی اور کوئی رسم ایام جاہلیت کی عمل میں
نہیں لائے اور سب چھوٹے بڑے گناہوں سے محفوظ رہے اور ایام جاہلیت میں آپکا عمل
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر رہا اور سات برس کی عمر سے گیارہ برس کی
عمر تک آپکی خدمت میں اسرافیل علیہ السلام حاضر رہتے تھے اور کبھی کبھی
دکھائی بھی دیتے تھے اور آپ سے دو ایک باتیں بھی کرتے تھے بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام
خدا کے حکم سے انتالیس برس تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف
میں حاضر رہے مگر اپنے تئیں کبھی ظاہر نہیں کیا جب چالیس برس کے ہوئے جبرئیل
نے اپنے تئیں خدا کے حکم سے ظاہر کیا اور مروی ہے جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس زمانے میں میں نبی ہونے والا
اوس سے کئی دن رات پیشتر یہ حال تھا کہ جب میں
کسی درخت یا پتھر کے پاس ہو کر گذرتا تھا تو السلام علیک
یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی اور جب رستے میں تنہا چلتا تھا
آواز یا محمد کی سنتا تھا ہر چند دہنے بائیں نگاہ کرتا تھا کسیکو

بیان ابتدا تنزیل وحی

نہین دیکہتا تہا پس اس سبب سے وہم مجہپر غالب ہوتا تہا اور مین
وہان سے دور بہاگتا تہا اور اپنا حال خدیجہ سے کہتا تہا کہ مین
ڈرتا ہون کہ کوئی آفت مجکو نہ پہونچے خدیجہ کہتی تہین کہ ہرگز
ایسا نہو گا تم خاطر جمع رکہو اللہ تعالی تمہارے ساتہ بہتری کریگا
اور ایک روایت مین ہے کہ پندرہ برس وحی اوترنے سے
پہلے غیب سے بہت آوازین سنتا تہا مگر مجکو کوئی نظر نہین
آتا تہا اور سات برس وحی اوترنے سے پہلے مین بہت نور
اور روشنی دیکہتا تہا اور اوس سے میرا جی خوش ہوتا تہا
اور مروی ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریب اوترنے وحی کے
سچی خوابین برابر دکہائی دینے لگین اور دروازے کرامت
اور استقامت ظاہر وباطن کی حضرت پر کہلنے لگے اور حکمت
سچے خوابون کے دکہانے مین یہ تہی کہ آپ کو وحی والہام سے
عادت ہووے اور دل آپ کا فرشتے کے اوترنے سے
نہ گہبراے جب وقت اوس کا جناب قدس سے نزدیک ہوا
اور زمانہ مصاحبت کا ساتہ فرشتون کے قریب آیا تب
آپ کو خلوت اور تنہائی خلق سے نہایت محبوب ومرغوب
ہوئی اکثر غار حرا مین کہ وہ مکے سے پورب کیطرف تین
کوس ایک پہاڑ ہے اور اوسمین ایک غار ہے لنبائی مین

بیان رویای صالحہ و قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان خلوت آنحضرت در غار حرا

چار گز اور چوڑائی مین کہین ایک گز اور کہین اس سے کم وہان
تشریف لیجاتے اور دن رات وہان عبادت کرتے اور
اکثر وہین رہتے گہر کم تشریف لاتے جب سن شریف پورا
چالیس برس کا ہوا نور وحی نے عالم کو منور کیا اور آفتاب
نبوت کا مطلع عنایت سے چمکا اور اکتالیسوین برس
تیسری یا آٹہوین تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کے روز یہ نور
عالم غیب سے ظاہر ہوا اور بعد گذرنے مراتب وحی کے
کہ آگے بیان ہونگے ایکدن جبرئیل علیہ السلام غار حرا مین
اوس حال مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ
کے واسطے تکیہ دیے ہوے بیٹہے تہے پیچہے سے آئے
اور حضرت کو آگاہ کرکے چلے گئے آپ سیدہے ہو بیٹہے
اور ہر طرف نظر کی کسیکو نہ دیکہا اور سر جہکا لیا ایک گہڑی
کے بعد پہر جبرئیل آئے اور کہا قم یا محمد یعنے اوٹہو اے محمد
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اوٹہایا دیکہا
ایک شخص جیسے آدمی کی صورت پس وہ شخص آگے چلا اور
آپ اوسکے پیچہے چلے جب دونون غار حرا کے باہر نکلکر
صفا اور مروہ کے بیچ مین پہونچے اوس شخص نے بڑہنا
شروع کیا یہانتک کہ پاؤن اوسکے زمین پر رہے اور
سر آسمان تک پہونچا اور جب اپنے پرون کو پہیلایا تو

مشرق سے مغرب تک گہیر لیا تہا اوسکے پاؤن کا زرد اور
پر کا سبز اور پیشانی صاف اور چہرہ بہت نورانی اور دانت
سب سفید براق اور اوسکے بال سرخ جیسے مونگا اور گلوبند
سرخ یاقوت کا گردن مین بندہا تہا اور اوسکے ماتھے پر لا اله
الا الله محمد رسول الله لکہا تہا جب حضرت صلی الله علیه و آله
وسلم نے اوسکو اس قطع اور اس ہیئت سے دیکہا پوچہا تو کون
ہے کہ مین نے کبہی ایسی صورت کا کوئی شخص نہین دیکہا
اوسنے کہا مین جبرئیل ہون کہ پہلے سب نبیون اور رسولون
پر وحی لاتا تہا اسے محمد تم پڑہو آپنے فرمایا کہ مین پڑہا ہوا نہین
ہون کیا پڑہون پہر جبرئیل علیہ السلام نے ایک خط بہشت کے ریشمی کپڑے سے
کا بنا ہوا اور موتی اور یاقوت کا جڑاؤ اپنے پر کے نیچے سے
نکال کر دیا اور کہا پڑہو اسے محمد حضرت صلی الله علیه و
آله وسلم نے فرمایا کہ مین بن پڑہا ہون اور اس خط مین مین
کچہ لکہا نہین پاتا کیا پڑہون پس جبرئیل علیہ السلام نے
حضرت کو اپنی گود مین اسقدر دبایا کہ آپ بیطاقت ہوگئے
اور پسینہ پسینا ہوگیا قریب تہا کہ بیہوش ہوجاوین پہر چہوڑ
دیا اور کہا پڑہو یا محمد پہر حضرت صلی الله علیه و آله وسلم نے
یہی جواب دیا کہ مین ان پڑہا ہون پہر گود مین لیکر دبایا اور
چہوڑکر کہا پڑہو اسے محمد پہر وہی جواب پایا آخر الامر تیسری مرتبہ

خود جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پڑھو اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ پس اوسکو آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا بعد ازان جبرئیل علیہ السلام نے اپنا
پاؤن زمین پر مارا وہان ایک چشمہ پانی کا پیدا ہوا اوس سے
وضو کیا اور طریقہ وضو کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھلایا
اور دو رکعت نماز پڑھی اور آپ نے جبرئیل علیہ السلام کے
پیچھے نماز پڑھی پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ نماز
پڑھنا ایسا ہی ہے اور چلے گئے پس آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر دہشت اور ہیبت ایسی غالب ہوئی کہ اضطراب
کی جہت سے آپ نے چاہا کہ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے تئین پہاڑ
کے نیچے گرا دیوین اور اسی قصد سے پہاڑ پر چلے رستے مین
پھر جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ کہتے ہین یا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُولُ
اللهِ حَقًّا وَاَنَا الرُّوْحُ الْمُنَزَّلُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ یعنی
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقینی آپ اللہ تعالے کے
رسول اور بھیجے ہوے ہین اور مین جبرئیل روح الامین ہون
کہ تمام نبیون اور رسولون کے پاس آیا کیا پس آپ یہان
سے شہر گئے اور جس طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھتے تھے جبرئیل کی
صورت نظر آتی تھی یہان تک کہ شام ہو گئی اور حضرت خدیجہ

رضی اللہ عنہا کے آدمی کہ آپ کی تلاش میں پہرتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سے لے گئے او ن لوگون سے کے ملنے کے
جبرئیل علیہ السلام کی صورت آپ کی نظر مبارک سے غائب
ہو گئی پس آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اون آدمیون کے
ساتھ خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے گہر تشریف لائے اور تمام بدن
آپ کا خوف سے تہر تہراتا تھا آپ نے فرمایا زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی
یعنی مجکو کچہ خوب اوڑہا دو جب وہ خوف اور لرزہ موقوف ہوا
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا حال پوچہا آپ نے سب حال
بیان فرمایا اور کہا کہ مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ کہین
مین کاہن نہو جاؤن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا معاذ اللہ ہرگز
ایسا نہوگا اللہ تعالے تمہارا حافظ اور مددگار ہے اور تمکو
ساری خلق سے بہتر پیدا کیا اور تم لوگون مین ملاپ کرتے ہو
اور امانت مین خیانت نہین کرتے اور یتیمون اور بیکسون
کی پرورش کرتے ہو اور غریبون محتاجون کو کہانا کہلاتے
اور وارد و صادر کی مہانداری کرتے ہو اور قوم کی سختیان اور
تکلیفین سہتے ہو پس ان خوبیون کے ہوتے ہوئے کچہ ڈر کا
مقام نہین ہے تم خیر و برکت کے منتظر رہو اور مجکو یہ امید ہے
کہ عنقریب خدا کی عنایت تمہارے شامل حال ہو پس حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا ایسی ایسی باتون سے آپ کی تسلی کرتی تہین

اور آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین
اور سب حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کیا ورقہ
نے کہا کہ وہ شخص آسنے والا وہی جبرئیل تہا کہ موسی اور عیسی
اور تمام نبیوں کے پاس آتا تہا اور خوشخبری ہو تمکو اسے محمد
کہ تم پیغمبر ہوسے اور اللہ تعالے نے تمہاری خبر زبور اور توریت
اور انجیل مین دی ہے قریب ہے کہ اللہ تعالے نے تمکو کافرون
سے لڑنے اور جہاد کرنیکا حکم دے اگر مین اوسوقت تک
زندہ رہون گا تو تمہاری مدد کرون گا بعد اسکے ورقہ نے آپکے
سر اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رخصت کیا پہر بعد چند روز کے
ورقہ نے انتقال کیا اور آپ کی دعوت اسلام کے زمانے تک
زندہ نرہی مگر بعد موت ورقہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ مین نے ورقہ کو بہشت کے سبز کپڑے پہنے ہوے
دیکہا کیونکہ وہ میرا ایمان لائی تہی اور میرے رسول ہونے کی
گواہی دیتی تہی الغرض بعد اوسکے تین برس تک وحی نہ
اوتری اور اوسکے نہ اوترنے سے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نہایت بادل وغمگین رہتے تہے کئی بار آپ نے
چاہا کہ اپنے تئین پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کرین جو مین نے
قصد فرمایا تو غیب سے آواز تسلی بخش آئی کہ انک لرسول
اللہ حقا یعنے یقینی تو رسول برحق ہے یہان تک کہ سورہ

بیان اقسام نزول وحی بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدثر نازل ہوئی اوس دن سے پھر وحی کا آنا بند ہوا اور
برابر آنے لگی اور نزول وحی کی کئی قسمیں ہیں پہلے وحی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھ مہینے تک بصورت خواب تھی اور
کبھی جبرئیل علیہ السلام اپنی صورت نہیں دکہاتے تھے صرف
معنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ڈال دیتے
تھے اور لفظین نہوتی تہین جیسا کہ روایت کی ہے حاکم نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ
نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَهَا
یعنی جبرئیل نے میرے جی مین ڈالا کہ کوئی جاندار بے اپنی
روزی پوری کیے ہوئے نہ مرے گا اور کبھی جبرئیل علیہ
السلام صحابہ کی صورت پر نمود ہوکر وحی لاتے چنانچہ اکثر دحیہ
کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت بنا کر کہ وہ نہایت خوبصورت آدمی
تھے آتے تھے اور بعضے صحابہ نے اسی صورت مین جبرئیل
علیہ السلام کو دیکہا ہے اور بعض اوقات مین مثل آواز
گہنٹے کے آپ پر وحی آتی کہ اوس سے کلمات الٰہی کچہ آپکو سمجہ
نہ پڑتے تھے اور یہ صورت وحی اوترنے کی سب صورتون سے
زیادہ سخت تھی یعنی اگر اس حال مین آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تو دونون ہاتہ اوس اونٹ کے وحی کے بوجہ سے خم ہوجاتے
اور اگر کسی صحابی کے زانو پر زانو رکہے ہوتے تو اوس

کہ ران یا زانو کے ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور گرمی کے جاڑے دن
مین آپ کی پیشانی سے پسینا ٹپکنے لگتا اور کبھی جبرئیل علیہ السلام
اپنی اصلی صورت سے ظاہر ہو کر وحی لاتے مگر یہ دو مرتبہ ہوا ایک
پہلے غار حرا مین دوسری بار آسمان پر معراج مین قریب سدرۃ المنتہی
کے اور ایک صورت وحی کی وہ تھی کہ حق تعالے نے معراج کی رات
کو خود بیواسطہ فرشتے کے باتین کین اور جو چاہا وہان کہا اور
علماء سیر نے لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام چوبیس ہزار بار حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے کہ اس قدر کسی نبی پر نہین
نازل ہوئے چنانچہ آدم علیہ السلام پر بارہ بار اور ادریس علیہ
السلام پر چار بار اور نوح علیہ السلام پر پچاس بار اور ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام پر بیالیس بار اور موسی علیہ السلام پر چار سو
مرتبہ اور عیسی علیہ السلام پر دس بار نازل ہوئے اور اس
قول کو صاحب مواہب لدنیہ نے نقل اور بیان کیا ہے
واللہ اعلم بالصواب الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ف بیان تعداد نزول جبرئیل بر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام

پانچوین مجلس تمام ہوئی فقط

مجلس ششم

نحمدہ ونصلی ونسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	علی نبیہ الکریم

یہ مجلس چھٹی ہے بیچ ذکر دعوت اسلام اور صحابہ کرام کے ایمان لانے مین اور بیان ہے ایذادہی کفار اور ہجرت صحابہ کبار کا بجانب حبشہ اور تشریف لیجانا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طائف کو اور واقعہ جنون کی بیعت کرنیکا

جاننا چاہئے تم اے مسلمانو کہ اتفاق تمامی علما سے سیر اور تواریخ کا اسپر ہے کہ جب وہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مخاطب بخطاب مستطاب قم فانذر اور مامور بامر بلغ ما انزل الیک
کے ہوئے اور انھون نے کمر ہمت اور ہدایت کی باندہی اور
دعوت خلق پر قیام کیا پہلے سب سے جسنے کہ شرف دعوت پایا
اور خلعت سبقت ایمان کی اوسکے قامت رعنا پر زیبا ہوا
خدیجہ خاتون تہین کہ بے توقف اور بے تردد دین اسلام
کو قبول کیا اور زمرۂ سابقین مین شمار کی گئین حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اونکو اپنے ساتھ لیا اور اوسی چشمہ پر کہ برکت
جبرئیل علیہ السلام حوالی غار حرا مین نمود ہوا تھا تشریف لیگئے
اور اوسی طریق پر کہ آپ نے تعلیم وضو اور نماز کی جبرئیل علیہ
السلام سے اوٹھائی تہی تعلیم فرما کر نماز اور نیاز سے
سرفراز کیا اور جو غم اور اندوہ خواہ امور دنیویہ سے یا دینی سے
پیرامون خاطر مبارک کے ہوتا تھا یا استہزا اور تمسخر اور
انکار منکرین سے مجروح خاطر اور شکستہ دل ہوتے تھے خدیجہ
رضی اللہ عنہا کی تسلی اور دلاسے سے وہ سب رنج و غم جاتا رہتا
اور بعد ایمان لانے خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے ایکدن کے
بعد جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ دس
برس کی عمر شریف مین مشرف باسلام ہوئے اور قصہ
ایمان لانے جناب امیر علیہ السلام کا یہ ہے کہ ابوطالب کو
قلت مال اور کثرت عیال سے اضطراب بہت تہا اور مکہ مین

قحط پڑا تھا کہ اہل مکہ بہت تنگی میں تھے ایک دن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس سے
کہا کہ اے چچا بھائی تمہارے ابوطالب عیال اکثر رکھتے ہیں
اور خرچ بہت اور آمدنی کم اور ایام گرانی سے کے ہیں مصلحت
مناسب وقت یہ ہے کہ ہم اونکی معاونت کریں
اون کے لڑکوں کو اوٹھا لیوے تا ابوطالب کو تخفیف خرچ
کی ہووے یہ خبر ابوطالب کو پہونچی ابوطالب نے کہا عقیل
سے میں ناچار ہوں باقی لڑکوں سے تم مختار ہو جناب رسول خدا
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو اور عباس نے جعفر
کو لے لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کی پرورش
اور تربیت جیسی چاہیے ویسی کی اور کمال شفقت اور انکی
مرحمت میں لیکر دس برس کی عمر کو پہونچایا ایک روز جناب
امیر علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں گئے تو
کہ جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ام المومنین
خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا باہم جا نماز پڑہ رہے ہیں التماس
کیا یا رسول اللہ یہ کون دین ہے فرمایا یہ دین اللہ تعالی کا
ہے کہ اوسنے اسکو پسند کیا ہے میں تجھکو اسی دین کی
دعوت کرتا ہوں کہ خدا ایک ہے اکیلا ہے
وہ تنہا ہے اور شریک نہیں رکھتا ہے اور اسکے

پرستش چھوڑ جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا کہ مین نے
ایسا دین کو قبل اس سے کسی سے نہ سنا تھا اور مین کوئی کام
بے مشورہ ابیطالب اپنے باپ کے نہین کرتا ہون اگر حکم
ہو تو اون سے مشورہ کر لون نہین فرمایا اسنے علی یون قرار پایا
کہ اگر اسلام نہ لاؤ تو اس راز کو کسی سے اظہار نکرو جناب امیر
علیہ السلام نے اوس رات کو توقف کیا مفتح الابواب نے
دروازہ اونکے دل کا کھولا اور نور ہدایت سے منور کیا جب
صبح ہوئی خدمت شریف مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اسلام مجھپر عرض کرو اور فی الحال مسلمان ہوئے فضائل
اہل بیت مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بروز دوشنبہ مبعوث ہوئے اور ایمان امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کا روز سہ شنبہ کے واقع ہوا بعد ازان زید بن
حارثہ کہ اونکو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ
عنہا سے لیکر آزاد کیا تھا مسلمان ہوئے اور سوم اہل اسلام
سے شمار کیے گئے اور یہ تینون شخص اپنے تئین پوشیدہ
رکھتے تھے اور جب کہ نماز کا وقت آتا تھا حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم علی کو ہمراہ لیکر وادی مکے مین تشریف لیجاتے
اور وہان متفق ہوکر نماز پڑھتے ایک روز ابیطالب جناب
امیر کو ڈھونڈھتے تھے فاطمہ بنت اسد کہ والدہ اونکی ہے نے کہا

کہ مین علی کو بہت ملازم اور متابع محمدؐ کا دیکھتی ہون ڈرتی ہون
کہ وہ التزام اسپہ اسکا نکرے کہ مخل ملت آبا و کرام کا ہوئے
ابوطالب نے کہا کہ میرے بیٹے علی نے کبھی بے میرے مشورے
کوئی کام نہین کیا ہے اتفاقاً ایک دن ابوطالب کسی کام کو
باہر شہر کے گئے تھے رفتہ رفتہ اوس وادی مین پہونچے
دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی دونون بجماعت
نماز پڑھتے ہین ابوطالب متعجب ہوکر آہستہ جاکر وہان بیٹھے
جب آپ نماز سے فارغ ہوے پوچھا اے محمد یہ کون دین ہے
کہ تمنے اختیار کیا ہے اور یہ کیا عمل ہے کہ تم کرتے ہو فرمایا اے
چچا یہ دین اللہ تعالی کا ہے کہ اس سے راضی ہے اور دین
اوسکے انبیا اور رسل اور ملائکہ کا اور دین باپ میرے ابراہیم
خلیل الرحمن کا ہے اور اللہ تعالی نے مجھکو برسالت برگزیدہ
کیا اور واسطے بلند کرنے اس دین کے مجھکو اپنے بندون
کی طرف بھیجا ہے چچا اب مین تمکو اس دین کی دعوت
کرتا ہون کہ اللہ تعالی کو ایک جانو اور اوسکا کسیکو شریک
نہ جانو اور تمہین عبادت پر تحریص اور ترغیب دلاتا ہون اور
تم سب سے سزاوار تر ہو کہ ابتدا نصیحت کی مین تمہین سے
کرون تمکو لائق ہے کہ قبول کرو دعوت میری اس بات مین
کرو اور اس کلمہ حق کے بلند کرنے مین کہ جس کے واسطے

مین مبعوث ہوا ہون اہتمام فرماؤ ابوطالب نے کہا اسے
فرزند میرے تو صحیح کہتا ہے مگر نفس میرا اپنے بزرگون کا دین
چھوڑنے کو نہین مانتا ہے اور اعراض ملت عبد المطلب سے
نہین چاہتا ہے ورنہ مین متابعت تیری کرتا لیکن تو
بلا عوض خاطر اپنے کام مین مشغول رہ جب تک کہ مین زندہ
ہون کیا تاب و طاقت کسیکی کہ تیری طرف آنکھ اوٹھا
دیکھ سکے اور تجکو قصد ایذا دینے کا کرے بعد ازان
ابوطالب نے طرف علی رضی اللہ عنہ کے متوجہ ہوکر حال
پوچھا کہا اسے پدر یہ دین حق ہے اور مین ساتھ خدا اور
پیغمبر کے ایمان لایا ہون اور یہ نماز کہ مین پڑہتا ہون فرض
ہے کہ حق تعالے نے اپنے بندون پر اسکو واجب کیا ہے
کہا اسے لڑکے میرے تو ملازم اور خدمتگذار محمد کا رہ کہ وہ
تجکو سوا نیکی کے اور کسی بات کا حکم نکریگا حق تعالے
حافظ اور ناصر تمہارا ہے اور مین تا بزیست اپنے تم دونون
کی محافظت مین قصور نکرونگا اور جان گرامی اپنا
نثیر فدا کرونگا یہ کہکر ابوطالب اپنے گھر کو چلے گئے اونکی
زوجہ نے پوچھا کہ علی کہان ہے ابوطالب نے کہا
کیا کروگی کہا مجکو میری باندی نے خبر دی ہے کہ وہ
محمد کے ساتھ نماز پڑہتا ہے اور اپنے باپ دادا کے

وین سے پھر گیا ہے ابوطالب نے کہا چپ رہ علی کوئی
لائق ہے کہ اپنے بہائی یعنی محمد کی مددگاری کرے اور اگر نفس میرا
ترک دین عبد المطلب پر راضی ہوتا ہر آئینہ مین بہی متابعت
اونکی کرتا جب یہ سب باتین ابوطالب کی قریش کے کان مین
پڑین اونکو سخت رنج ہوا اور بہت ہراسان ہوئے منقول
ہے کہ ایکدن ابوطالب نے ساتھ اپنے بیٹے جعفر کے ایک
گہاٹی گہاٹیون پہاڑ کے مین جاکر دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور علی نماز پڑہتے ہین ابوطالب نے جعفر سے
کہا کہ جا کر میرے بھتیجے کے بازو کے برابر کہڑے ہو جعفر باشارت
پدر کے پہلو سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جاکر کہڑے
ہوئے اور نماز پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر
کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالی تجکو دو بازو دیوے کہ اوس سے
بہشت مین اوڑتا پہرے جب جعفر رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ مین
کہ قریہ ہے بلاد شام سے شہید ہوئے دعا مقبول اوس
سید الانس والجان سے حق تعالے نے اونکو دو بازو دیئے
کہ ان سے بہشت مین اوڑتے ہین اسی سبب سے اونکا لقب
جعفر طیار ہوا اور بعد اسلام جعفر طیار کے ابوبکر صدیق ایمان لائے
تہے اونکے اسلام لانے کے بہت ہین تہا اونکے ایک یہ ہے
کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبل نبوت کے خبر پائی تہی

کی عمر مین خواب مین دیکہا کہ چاند آسمان سے کعبہ پر گرکے ٹکڑے ٹکڑے ہوا اور ایک ایک ٹکڑا اوسمین سے سب کے گہرون مین پڑا بعد اوسکے پہر وے ٹکڑے جمع ہوکر چاند کی صورت آسمان مین مل گئے مگر وہ ٹکڑا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حجرے مین پڑا تہا وہین رہ گیا علی الصباح ابوبکر نے اوٹہکر ایک عالم یہودی کے پاس جاکر تعبیر اپنے خواب کی پوچہی اوسنے کہا یہ خواب و خیال ہے کچہ اسکا اعتبار نہین بعد ایک مدت کے جب ابوبکر کو اتفاق سفر شام کا پڑا اور بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی تب اوس سے آپ نے تعبیر اپنے خواب کی پوچہی بحیرا نے کہا کہ تم کون ہو اور وطن تمہارا کہان ہے کہا مین مکے کا رہنے والا قوم قریش سے ہون کہا راہب نے خبر یہ ہے کہ درمیان تمہارے ایک پیغمبر ظاہر ہوویگا اور نور اوسکی ہدایت کا سب کے گہرون مین پہونچے گا اور تو اوسکی حالت حیات مین وزیر اوسکا اور بعد اوسکے خلیفہ اوسکا ہوویگا صدیق اکبر فرماتے ہین کہ یہ حال مین نے کسی سے نکہا تا وقتیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے جب مین نے اس امر کے ظہور کی خبر پائی چلا اونکی خدمت مبارک مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا مین تجہکو اس دین کی دعوت کرتا ہون عرض کیا مین نے پیغمبر کو اپنی نبوت پر

دلیل ہوتی ہے آپ کی کیا دلیل ہے فرمایا کہ دلیل میری نبوت کی وہی
خواب ہے جو تو نے دیکھی اور عالم یہودی نے اسکی تعبیر میں
سمجھے کہا کہ اسکا کچھ اعتبار نہین ہے اور بحیرا راہب نے
یہ تعبیر کہی عرض کیا مین نے کہ اس حال سے آپ کو کسنے خبر دی
فرمایا جبرئیل نے التماس کیا یا رسول اللہ اب اس سے زیادہ
کوئی دلیل درکار نہین اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور دوسری روایت یہ ہے
کہ نقل کیا ہے عبد اللہ بن مسعود نے ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے کہ فرمایا آپنے کہ قبل بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے مین بقصد تجارت جانب یمن کے گیا تہا اور
وہان ایک بڈہے کے پاس کہ قبیلہ آذ سے تہا اوترا مین عمر
اوس بڈہے کی تین سو نوے برس کی تہی اور آسمانی کتابون
سے واقف تہا جب اوس بڈہے نے مجہکو دیکہا کہا گمان
میرا یہ ہے کہ حرم سے آیا ہے تو کہا مین نے یہ بات سچ ہے
پوچہا کہ قریش سے اور قبیلہ بنی تمیم سے ہے تو کہا مین نے
ہان کہا ایک نشان اور رہا ہے کہا مین نے وہ کیا ہے
کہا کپڑا اپنے پیٹ سے اوٹہا کہا مین نے کیا کرے گا تو کہا
اوس بڈہے نے کہ مین نے آسمانی کتابون مین دیکہا ہے
کہ حرم مین ایک پیغمبر مبعوث ہوگا اور اوسکے مددگار دو شخص ہونگے

روایت ثانی
در ایمان آوردن
[illegible]
تتمہ ۱۲

ایک جوان دوسرا مرد میانہ سال اور وہ جوان دستجا ایکا موں
مین ور آویگا اور بہت بلاؤن کو دفع کریگا اور وہ مرد میانہ
سال ایک مرد ہوگا سفید رو باریک تن اور شکم پر اوسکے ایک
داغ سیاہ ہوگا اور ران پر اوسکے ایک نشان گمان میرا یہ ہے
کہ وہ شخص تو ہی ہوگا چاہتا ہون مین کہ وہ داغ اور نشان
تیرے شکم پر دیکھون ابو بکر نے فرمایا کہ جب شکم اپنا برہنا کیا
مین نے اور ران کو کہولا اوس بڈہے نے دیکھا کہ میری
ناف پر ایک تل سیاہ تہا اور ران پر میرے ایک نشان تہا
اوسنے قسم ہے رب الکعبہ کی کہ تو وہی مرد میانہ سال ہے
اور مجکو وصایا مشفقانہ بہت کیے بعد اوسکے جب مین نے سب کام
سے فراغت کی واسطے رخصت کے اوس بڈہے کے
پاس آیا کہا مجہسے کہ چند بیتین اوس پیغمبر جلیل القدر کی نعت
مین رکہتا ہون مین میری طرف سے اونکو پہونچانا اور بارہ
بیتین اوسنے پڑہین مین نے اونکو یاد کر لیا اور رخصت
ہوکر مکے کو پہرا جب اپنے گہر آیا عقبہ بن ابی معیط اور ابو جہل
بن ہشام اور شیبہ اور ابو البختری مع چند نفر رؤساء قریش
کے واسطے میری ملاقات کے آئے مین نے اون سے
پوچہا کہ کوئی نئی بات تمہارے درمیان مین ظاہر ہوئی ہے
کہنے لگے کہ کون واقعہ اس سے زیادہ غریب ہوگا کہ یتیم ابو طالب

کیا دعوے پیغمبری کا کرتا ہے اور ہمکو کہتا ہے کہ تم سب
اور آباء اور اجداد تمہارے دین باطل پر ہوا سے ابی بکر اگر ہمکو
پاس خاطر تمہاری نہوتی تو ہم اوس یتیم کو مار ڈالتے اسلئے آپ کہ تم
آپ کے ہو جو داس کام کو کافی ہو کہ وہ تمہارا دوست ہے فرمایا
ابوبکر صدیق رضی نے کہ جب مین نے یہ کلام قریش سے سنا اونکو
حیلہ اور عذر سے رخصت کیا اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کہاں ہین معلوم ہوا کہ خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف
رکھتے ہین وہان گیا مین اور زنجیر دروازے کی ہلائی جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے عرض
کیا مین نے یا محمدؐ یہ کیا بات ہے کہ لوگ تمسے نقل کرتے ہین
فرمایا اے ابی بکر مین رسول خدا ہون تم اور سب لوگ میرا
ایمان لاؤ تا رضا ے رحمانی پاؤ اور دوزخ جاودانی سے
امان مین رہو کہا مین نے یا محمدؐ کون دلیل ہے تمہارے
اس دعوے کے سچ ہونے پر فرمایا وہ تنبیہ کہ مین نے دیکھا
تمنے کہا مین نے بہت بدیہے اور جوانون سے ملاقات اور
اون سے بیع اور شرا کی مین نے فرمایا وہ تنبیہ کہ جسنے تمہارے
ہاتھ ابیات مجکو بھیجی ہین اور بار ہون ہتین خود حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے شعر سنا ہین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ
تمکو اس حال سے کسنے خبر دی فرمایا اوس فرشتہ نے کہ

آپ سب پیغمبرون پر نازل ہوتا تھا ابو بکر نے کہا کہ دست
مبارک اپنا مجکو دیجیے پس دست مبارک کو پکڑ کر اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد انک عبدہ و رسولہ با آواز عالی
کہا اور اپنے گہر کو اس خوشی سے پہرے کہ کبھی ویسا خوش
نہین ہوے تھے پہر وجہ ایمان اوس سرور ارباب تحقیق
یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دو صفت سے مقرون تہا
ایک سو کہ پیشوا ہو دوسرے بے تردد اور تراخی جیسا کہ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ما عرضت الاسلام علی احد الا کانت لہ عندہ
کبوۃ و تردد و نظرۃ الا ابو بکر فانہ لم یتلعثم فی قبول الایمان
یعنی نہ عرض کیا مین نے اسلام کو اوپر کسی شخص کے مگر یہ کہ
ہوا اوسکو اسلام لانے مین کراہیت اور توقف اور تردد
اور تامل مگر ابو بکر کہ اونہون نے قبول ایمان مین کچہ تردد اور
توقف نکیا اور بکمال رغبت ایمان لائے اہل سیر نے لکہا ہے
کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد شرف اسلام کے جس کسی
اپنے رفیق اور دوست سے ملاقات کرتے تھے اوسکو راہ
راست اور طریق صواب پر دلالت فرماتے تھے اور صدق
قول جناب مقدس نبوی کو امارات واضحہ اور علامات ظاہرہ
سے اون پر جلوہ دیتے تھے یہان تک کہ پینتالیس آدمی کا بہ

قریش اور صنادید عرب سے آپ کی ہمت مبارک کی برکت سے
بادیۂ ضلالت اور گمراہی سے نکل کر راہ راست ہدایت پر پہونچے
اور متعاقب ایک ایک بعد دوسرے کے ایمان لائے اول
اون سب کے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بعد اونکے پانچ آدمی
عشرۂ مبشرہ سے زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن
ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہم مشرف باسلام ہوئے اور قصہ عثمان رضی اللہ عنہ کے
ایمان لانے کا یون منقول ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا
میری ایک خالہ سعدیہ نام تھی کہ فن کہانت مین دستگاہ
کامل رکھتی تھی ایک دن اوسکے گھر گیا مین مجھے بطریق فال
گوئی کے کہنے لگی کہ تجھکو ایک دولہن ملے گی بہت خوب صورت
اور پارسا کہ نہ تجھکو قبل اوسکے دولہن اور نہ اوسکو قبل تیرے
دولہا ہووےگا اور وہ لڑکی ایک پیغمبر جلیل القدر کی ہووےگی مین
اس بات سے بہت متعجب ہوا پھر کہنے لگی کہ وہ پیغمبر پیدا ہوچکے
اور اوپر آسمان سے وحی آتی ہے کہا مین نے اے خالہ
یہ بات فقط تمہین سے سنتا ہون مین اور شہر مین اس بات کا
کچھ چرچا نہین ہے یہ حال مفصل بیان کر تب خالہ نے کہا کہ
محمد بن عبد اللہ خلق کو اپنے دین کی دعوت کرتے ہین کچھ عرصہ
نگذریگا کہ تمام عالم اونکے نور ملت سے روشن ہو جاوےگا

قصۂ ایمان لانا عثمان رضی اللہ عنہ کا ۱۲

اور جو کوئی اونکی اطاعت اور فرمانبرداری سے پھریگا سرا اوسکا
قلم ہوویگا جو مین یہ باتین اپنی خالہ سے سنتی مین نے کچھ اثر
ہیبت حق کا میرے دل پر ظاہر ہوا اور رات دن ایک ہوا مین بعد
وعدہ ونکے پاس دوستی اور ہمنشینی تھا مین سکے ابوبکر صدیق
کے گھر گیا مین اوسے سنجن اپنی خالہ کا اون سے کہا ابوبکر نے
مجھے کہا اسے عثمان تم مرد عاقل اور ہوشیار اور فہم اور تجربہ
مین یگانۂ روزگار ہو تم پر چھپا نہین ہے کہ کتنے ایک پتھر کہ
نہ بولین نہ سنین نہ دیکھین اور نفع اور ضرر کسیکو نہ پہونچا سکین
کیونکر خدائی کے لائق ہو وین سکے کہا مین نے سچ ایسی ہی
بات ہے ابوبکر نے کہا کہ تمہاری خالہ نے سچ کہا ہے حق سبحانہ
تعالے نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے ہدایت کے
خلق پر بھیجا ہے غنیمت جانو اور قبول ایمان مین دیر نکرو
مصرع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست القصہ ہم اور
ابوبکر یہی باتین کر رہے تھے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابیطالب تشریف لائے ابوبکر اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ بات پوشیدہ
کہی آپ نزدیک ہمارے آکر بیٹھ گئے اور میری طرف مخاطب
ہو کر فرمایا اسے عثمان خدا تعالے تجکو واسطے مہمانی بہشت
کے بلواتا ہے تو بھی اوسکو قبول کر فی الحال فرمانا آپکا میرے

دلمیں اثر کر گیا اور نور ایمان کا اوسمیں بھر گیا نہایت وجد او ذوق
سے ترانہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مترنم ہوا میں بعد ازاں
جب کہ تشریف فراش رقیہ بنت رسول اللہ کی مشرف ہوئیں
بار بار سخن اپنی خالہ کا یاد کرتا تھا میں اور اوس سے یقین میرا
زیادہ ہوتا تھا اور نام باقی لوگوں کے منجملہ پینتالیس آدمیوں
کے یہ ہیں عمرو بن عنبسہ ابو عبیدہ بن الجراح عثمان بن مظعون
ارقم بن ابی الارقم ابو سلمہ بن الاسد عبیدہ بن الحارث
بن عبد المطلب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فاطمہ بنت خطاب
خواہر عمر زوجہ سعید مذکور قدامہ بن مظعون خباب بن الارت
عبد اللہ بن مظعون عمیر بن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود
مسعود بن الربیع الغفاری سلیط بن عمر عیاش بن ابی ربیعہ
خنیس بن حذافہ عامر بن ربیعہ عبد اللہ بن جحش جعفر بن
ابی طالب اسماء بنت عمیس زوجہ جعفر مذکور حاطب بن
ابی الحارث خطاب بن الحارث معمر بن حبیب سائب
بن عثمان بن مظعون نعیم بن عبد اللہ عامر بن فہیرہ حاطب بن
عمرو بن عبد الشمس خالد بن سعید ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ
واقد بن عبد اللہ عمار بن یاسر صہیب بن سنان ایاس بن
ابو بکر خالد بن بکر ابو ذر غفاری طلیب بن عمیر بلال مصعب
بن عمیر رضی اللہ تعالے عنہم اور ہر ایک کے ایمان لانے کا

ایک قصہ اور سبب ہے کہ یہان گنجایش اسکی نقل کی نہین ہے
بعد اسکے اور لوگ ایک ایک دو دو مسلمان ہونے لگے اور
باوجود اوسکے جور و جفائے کفار اور انواع شدائد اور
مصائب کے راہ اسلام سے ستہ نہ ہوے تین برس تک حسب
حکم الٰہی کے بجز صبر اور اخفا کچھ نہ تھا چوتھی برس نبوت کے
آیۂ کریمہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ نازل ہوئی
یعنے اظہار کر تو دعوت اسلام کو اور کنارہ کر تو مشرکین سے
تب جناب صاحب الہیت ورسالت نے اظہار دعوت اسلام
کا کیا اور مسجد حرام مین آکر عامہ خلائق کو دین اسلام کی دعوت
کی بعدہ کوہ صفا پر جا کر ندا کی کہ اے آل قریش جمع ہو جب
قریش مجتمع ہوے فرمایا آپ نے کبھی تمنے مجکو جھوٹ بولتے
سنا ہے کہا قریش نے ہرگز ہمنے نہین سنا پھر فرمایا کہ حق
جل مجدہ نے مجھے منت رکھکر فرمایا ہے کہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا اۨلَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس تم سب مجھ پر ایمان
لاؤ اور اطاعت میری کرو تا عذاب اخروی سے نجات پاؤ
اور ترقی پکڑی اسلام نے وقت اسلام لانے امیر حمزہ بن عبد المطلب
اور عمر بن خطاب کے کہ یہ دونون غیرت ناک جوانان قریش

اور شجیع تر شجاعان عرب سے تھے پس جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب اسلام لانے ان دونون بزرگوارون کے سال ششم نبوت مین قریش پر زیادہ غالب اور قوی ہوے منقول ہے کہ ایک شبانہ روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْہِشَامِ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یعنے خداوندا قوی اور غالب کر تو دین اسلام کو ایمان لانے ابی جہل سے کہ نام اوسکا عمر بن ہشام ہے یا اسلام لانے عمر بن خطاب سے اور یہ دونون آدمی اشد اور قوی اپنی قوم مین سے تھے چونکہ ابوجہل اون لوگون مین سے تھا کہ حق تعالے اونکے حال سے خبر دیتا ہے سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اجابت دعا نے اوسکے حق مین راہ نپائی حق عمر مین کہ بسبب بعضے حجابات کے موقوف وقت پر تھی مستجاب ہوئی اور ہرگز حضرت عمر سے مدت کفر مین ایذا اور جفا اور کوئی کلام بے ادبی کا بہ نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب کے واقع نہوا اور قصۂ اسلام لانے عمر کا روضۃ الاحباب مین یون لکھا ہے کہ جب یہ آیۂ کریمہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ اَنْتُمْ لَھَا وَارِدُوْنَ نازل ہوئی یعنے اے کفار قریش تحقیق تم اور جن بتون کی تم پرستش کرتے ہو

قصۂ اسلام عمر [illegible] ۱۲

سب لکڑیان آتش جہنم کی ہین تم سب اوس آگ مین جانے
والے ہو ابوجہل نے کہا اے معاشر قریش محمد تمہارے دین کی
طعن اور تشنیع کرتے ہین اور تمہارے خداؤن کو گالیان دیتے ہین
اور تمہارے آبا و اجداد کو آتش جہنم مین منزل اور مقام ٹھہراتے
ہین غیرت اور مردمی سے بہت بعید ہے کہ ہم اپنے آبا اور
اجداد کی سنکر کان اپنے بہرے کر لیوین ہم اور تم اوس یتیم
ابوطالب کو یون ہی مین چھوڑ دیوین جو شخص تم سے محمد کو قتل
کرے مین اوسکو انعام مین سو ناقہ سرخ اور ہزار اوقیہ نقرہ
بخشونگا کہ چالیس ہزار درم ہوتے ہین دونگا عمر اوٹھ کھڑے
ہوے اور کہا اے ابا الحکم یہ وعدہ وفا کریگا تو یا فقط باتین
زبانی اور کلام لا یعنی ہے ابوجہل نے کہا خواہ اوسی وقت
دونگا عمر نے ہاتھ ابوجہل کا پکڑا اور کعبے مین لیجا کر اور ہبل
بت کے کہ سب بتون مین بڑا تھا ایسے وعدہ کے
وفا پر قسم لی اور باہر نکلکر شمشیر حمائل کرکے بقصد قتل اوس محبوب
الہی کے چل دیے اور لات و عزےٰ کی قسم کھائی کہ نہ پھرونگا
مین اور پاؤن سے نہ بیٹھون گا جب تک کہ سر محمد کا نہ لاؤن
اور حق سبحانہ تعالی نے قسم اپنے ذات پاک کی یاد کی کہ نہ
بیٹھنے دونگا مین تجکو جب تک سر تیرا صدق یقین اور تقوی
مین نہ لاؤن گا اے عمر تو نے بقصد قتل محمد تیغ اوٹھائی ہے

مین اوسی تیغ تو طریق تیز سے شرق کا کردن گا اور تجکو ذوق
عشق محمد رسول اللہ صلعم شیرین کام کرون گا قسم ہے مجکو
اپنے عزت اور جلال کی کہ ایک ہزار چار سو چالیس شہر نامدار
کو تیری تیغ سیاست شعار عدالت آثار سے بزیور اور زینت
اسلام کے مزین کرون گا اور ہزارون کوس تک تیرے
دُرّہ احتساب کی دہشت سے مسخر اور فرمانبردار کرون گا
القصہ راہ مین ایک شخص بنی زہرہ سے کہ اسلام لایا تھا
لیکن خوف قریش سے اپنے دین کو چھپاتا تھا عمر سے
ملاقی ہوا پوچھا اے عمر کہان جاتے ہو کہا بارادۂ قتل محمدؐ
کے کمر باندہی ہے اوس مرد زہری نے کہا اگر اس امر پہ
جرأت کی تمنے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے لڑائی
مین کیونکر برآوگے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تونے
دین محمدؐ کو قبول کیا ہے اگر ایسا ہے تو پہلے تجہی کو مار ڈالون
اوسنے کہا نہین مین اپنے آباء کے دین پر ہون اور مراد
آباء سے ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی بعدہ ازان وہان سے
آگے چلے اور رستے مین ایک شخص بنی عبد المطلب سے کہ نام
اوسکا نعیم بن عبد اللہ تھا ملاقات ہوئی پوچھا اے عمر کہان کا
قصد ہے کہا واسطے قتل محمدؐ کے جاتا ہون مین نعیم نے
کہا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے نہین ڈرتے ہو کہ ایسے

امر عظیم کا خیال رکھتے ہو عمر نے کہا معلوم ایسا ہوتا ہے کہ
تم نے محمد کا دین اختیار کیا ہے اگر ایسا ہے ابتدا تمہی کی
تمہین سے کرون مین نعیم نے کہا نہین تو مین اپنے بزرگون
کے دین پر ہون بعد ازان کہا اے عمر تمکو ایک عجیب امر سے
آگاہ کرون مین کہ بہن تمہاری فاطمہ نے اور شوہر اونکے سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل نے بہی دین محمد کا اختیار کیا ہے
اون کی اصلاح اپنے خاندان کی کرو بعد اوسکے دوسرے کا
ارادہ کرو عمر نے تعجب کر کے اور بصدق قول نعیم کے گواہ مانگا
نعیم نے کہا اگر تحقیق اس بات کی چاہتے ہو تو ایک بکری
اپنے ہاتھ سے ذبح کرو اگر دسے دونون ذبح کیا ہوا تمہارا کہا تو
تو جانو کہ تمہارے دین پر ہین نہین تو دین محمد کا رکھتے ہین
پس عمر اول اپنی بہن کے گھر آئے اور اوسوقت سورۂ
طٰہٰ نازل ہوئی تھی اور فاطمہ اور سعید دروازہ گھر کا بند کرکے
خباب بن الارت کو تعلیم کر رہی تھی عمر نے دروازہ پر ایک
ساعت توقف کر کے آواز اونکی سنی بعد ازان دروازہ ٹھونکا
اونہون نے جانا کہ عمر ہین پس اوس صحیفہ کو کہ جسمین سورۂ
طٰہٰ لکھی تھی چھپا ڈالا اور خباب کو گوشۂ گھر مین پنہان کیا
اور دروازہ عمر کے خاطر کہول دیا جب عمر گھر مین آئے بہن
اور بہنوئی سے پوچھا کہ ایک آواز سنی مین نے تم کیا پڑھ رہے

کہا اونہون نے ہم کچھ ایسی باتین اپنے سنتے تھے اسکے عمر
نے ایک بکری منگا کر اپنے ہاتھ سے ذبح کی اور اسکو پکا کر
بہن اور بہنوئی سے کہا اسکو کہاؤ اونہون نے عذر کیا کہ ہم نے
نذر کی ہے کہ گوشت نکہاوینگے اور ایک روایت [illegible]
کہ کہا اونہون نے ذبیحہ تمہارا ہمکو [illegible]
سے قول نعیم کا سچ معلوم ہوا بہن کو ایذا دینا شروع کیا سعید
اپنی زوجۂ صالحہ کو بچانے اوٹھے اور بہن اوسکے بیچ درمیان
مین آئے عمر نے کمال غضب سے اونکے سر کے بال پکڑ کر
خوب مارا بہن جب اپنے شوہر کو بچانے لگی اوسکا سر
زخمی کیا اور لہو اوس سے بہہ چلا تب بہن نے فریاد کی کہ
اے عمر تو دین باطل کے لوگون کو راہ بتاتا ہے اور دین حق
سے پہرتا ہے جان تو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہین اور محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہین اگر ہمکو تو تلوار سے ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالیگا تو اس دین برحق سے منہ نہ پہیرینگے
اور بے تحاشا پکار کر کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ [illegible] یا عمر [illegible]
جب عمر نے استقامت دین محمدی کی اپنی بہن فاطمہ مین دیکھی
متحیر اور پشیمان ہوکر اونکی ایذا سے ہاتھ اوٹھایا اور دلبری
اور دلاسا دیکے ایک گوشہ گھر مین سر جھکا کر بیٹھ رہے

ہین اور بہنوئی نے جو دیکہا کہ کچہ شب گذری اوٹہہ کر وضو کیا
اور سورہ طہ کی تلاوت شروع کی بسم اللہ الرحمن الرحیم طہ ما
انزلنا علیک القرآن لتشقی الا تذکرۃ لمن یخشی تنزیلا ممن خلق
الارض والسموات العلی الرحمن علی العرش استوی یہان تک
پہونچے تہے کہ عمر نے سر اوٹہایا جب اونہون نے پڑہا لہ ما فی السموات
وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثری یہ سنکر عمر نہایت متحیر
ہوے اور کہا اے فاطمہ آسمان اور زمین اور جو کچہ کہ اوس مین
ہے اور جو کچہ کہ زمین کے تلے ہے وہ سب تمہارے خدا کا ہے
فاطمہ نے کہا واللہ یا عمر ایسا ہی ہے کہا اے فاطمہ ہمارے
ایک ہزار پانچ سو بت ہین کہ حکم اونکا تہہ سکے کی زمین پر نہین
چلتا ہے یہ کتاب تو اپنی مجہے دے تا مطالعہ کرون مین فاطمہ
نے کہا تم نجاست کفر اور شرک سے آلودہ ہو اور یہ وہ کتاب ہے
کہ جسکی شان مین حق تعالے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون
عمر نے کہا پہر کیا کیا چاہیے تا قابلیت اس کتاب کی مجہکو
پیدا ہووے کہا فاطمہ نے کہ اوٹہہ کر غسل کر عمر اوٹہے اور
غسل کیا پہر بہن بولی کہ شاید اس کتاب سے بے ادبی کرو تم
عمر نے قسم کہائی کہ اس کتاب کی تعظیم اور توقیر مین کوئی امر
فروگذاشت نکرونگا مین اور اے فاطمہ سوگند خدائے
عز وجل کی کہ دوستی اسلام کی اپنے جی مین پاتا ہون مین

ت فاطمہ نے اوس صحیفہ کریمہ کو دیا عمر نے اوسکو گود مین رکھ کر
تلاوت کرنا شروع کیا جب اس آیۂ کریمہ پر پہونچی کہ اللہ لا الہ الا ہو لہ
الاسماء الحسنیٰ اس کلام کی حلاوت اور طراوت اور فصاحت اور
بلاغت نے عمر سے انکار کھو دی اور اوپر اعجاز اس کلام اور
حقیت اس خطاب کے اقرار کیا اور کہا کیا خوب ہے یہ کلام
اور کیا گرامی خطاب ہے یہ خطاب بہ تحقیق یہ رب قابل پرستش
کے ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور
اوس رات کو صبح تک عمر نے جناب باریتعالی مین سوز و گداز سے
مناجات کی اور دم بدم اشتیاق عمر کا واسطے دیدار فیض آثار
جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ تہا جب صبح ہوئی
اپنے بہنوئی سعید سے پوچہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہان تشریف رکہتے ہین تو جلدی سے مین اپنی گردن شرمندا
اور نجات کو رستی خدمت گاری اوس فخر بنی آدم سے باندہون
اور اونکی خاک پاک پاے مبارک کو سرمہ اپنی چشم بصارت کا کرون
اور اطاعت اور فرمانبرداری اوس جناب ملایک ماب مین بجان
و دل کوشش کر کے سعادت دارین حاصل کرون مین سعید نے
کہا کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امیر حمزہ کے یا ارقم بن ارقم
کے گہر علی اختلاف الروایات تشریف رکہتے ہین پس عمر تیغ [illegible]
کے حضور اقدس نبوی کو چلے اور مسلمان لوگ کہ کفار قریش سے

خوف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اوسی گھر مین
چھپ رہے تھے خبر پاسے فتنہ کفار اور اونکے اتفاق سے اوپر
قتل سید ابرار کے نہایت ہراسان تھے اور جب معلوم ہوا کہ اعدا
دین سے گھنے کے دروازے پہ جمع ہو کر غیر کو ہم سب کے قتل کے
لیے بیجا ہیں اور ہر دم آواز طبل اور دُہل کی دیتے ہین اس خبر
سنے سے لوگ زیادہ شکستہ خاطر ہوے اور اندوہ اور خوف اور
ہیبت اونکو بہت ہوا اور دل اوپر شہادت کے مصمم کیا مگر افسوس
اور حسرت کہاتے تھے اور کہتے تھے وا دریغا وا حسرتا کہ ان چند
خبیثون کے ہاتھ مارے جاوین ہم اور ایکبار بھی کلمۂ شہادت کو
بر سبیل اعلان زبان پر نہ لاوین آخر الامر وہ ہوے تاب صبر
اور حسرت و اندوہ کی نہ لا کر حضور اقدس نبوی مین عرض کیا کہ اے
آفتاب آسمان رسالت و اے دلیل سرگشتگان بادیۂ ضلالت
اگر اجازت ہو تو ہم اس گھر سے باہر نکلکر ایکبار حضرت کلمہ لا الٰہ الا الله احد
کو سامع مجامع ملکوت مین پہنچاوین بعد اوسکے اگر بہ تیغ سیاست
مارے جاوین کچھ غم اور اندیشہ نہین ہے فرمایا جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے قنبر و غم ولی قوی رکھو حق سبحانہ
تعالی نے نار نمرودی کو ابراہیم علیہ السلام پہ گلزار کیا اور بحر جیحان
فرعون کو سبب رجحان موسی بن عمران کا گرداب اور حلق اسمعیل
علیہ السلام کو زخم تیغ سیاست سے محفوظ رکھا کیا یہ طاقت اوسکو

رہین ہے کہ ملکوان دشمنون کے شر سے محفوظ اور مامون رکھے
منقول ہے کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفرقہ
خاطر صحابہ اور اونکی تشویش کو مشاہدہ فرمایا تب ایک گوشہ خانہ
مین بیٹھکر مناجات جناب کبریا مین مشغول ہوے اور عمامہ سر
مبارک سے اوتارکر اور چادر مبارک کو گردن مین ڈالکر گریہ و زاری
کی اور کہا کہ خداوندا شرق سے غرب تک یہی چند ضعفا ہے
اسلام ہین کہ پرستش تیری کرتے ہین اور بدل وجان تجھسے محبت
رکھتے ہین بحرمت سوز سینہ اور آب دیدہ ان فقیر دلریش کے
جماعت کفار سے ایک سردار بھیج کہ مددگار ہو انکی کر سے اعدا کے
ستم سے محفوظ رکھے اسی مناجات مین تھے کہ جبرئیل علیہ
السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ جو تو نے ایک سردار کو روسا ے
قوم سے مانگا کہ کمک دین اسلام کی کرے سو خطاب مستطاب
رب الارباب تعالی ملائکہ کو پہونچا کہ اے فرشتگان مقرب خانہ کعبہ
سے حضرت یا ارقم بن ارقم کے گھر تک صف بصف طبقات جواہر
نثار سینے کے لیئے ہاتھون پر رکھکر کھڑے ہوؤ اور دیکھو کہ مین واسطے
دوستان امت حبیب اپنی کے شمشیر کش بھیجتا ہون کہ جسنے
ملک میرا پیرو محمد رسول اللہ کا پردہ دار مقرر کرتا ہون اور مدار
خطہ اسلام کا سپہ سالار معین فرماتا ہون تم اوسکو نظر آنے تک گویان
وہان تک پہنچاؤ اور راہ ہدایت سے سپہ سالار میدان اسلام کو عنایت

کرو یا رسول اللہ یہ دیکھو عمر آپ کی شب بابرکت مین حاضر
ہوا ہے تا تقویت دین اسلام کی کرے اوٹھو اور اوس کا
استقبال کرو فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اے جبرئیل وہ بارادۂ صلح آتا ہے یا بقصد جنگ عرض کیا
یا رسول اللہ کیا مجال جنگ کی ہے کہ کل کے دن ہزار بندۂ حق ہو
سے درگاہ رب العزت مین کمال گریہ وزاری سے نام عمر کا دفتر
اشقیا سے نکلوا کر دیوان سعدا مین لکھوایا ہے اسی گفتگو مین
تھے کہ عمر نے آکر دروازہ ٹھونکا اور زبان حال سے عرض کیا
؎ آمد بدرت امیدوارے * کورا بجز از تو نیست یارے *
محنت زدۂ نیازمندی * خجلت زدۂ گناہگارے * از گفتۂ
خود سیاہ روئے * وز کردۂ خویش شرمسارے * از پا چو
فتادہ عمرے * وز دوست بماندہ روزگارے * حاشا از در تو
باز گردد * نومید چنین امیدوارے * القصہ جب آواز
دروازہ ٹھونکنے کی سب صحابہ کے کان مین پڑی اور یہ سب کو
معلوم ہوا کہ عمر شمشیر حمائل کیے ہوئے بقصد قتل اوس ہمہ
برگزیدہ کے آیا ہے نہایت ڈرے اور اوسکے ہاتھ سے
کوئی آگاہ نہ تھا تب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اکیلا مرد
تنہا ہے کس کا اسے اندیشہ ہے اگر بقصد خیر آیا ہے اپنے مبارک ہے
اور جو قصد شر کا رکھتا ہوگا مین ضامن اوسکے قتل کا ہوں کہ سر اوسکا

تن سے اوتارونگا پس امیر حمزہ رضی اللہ عنہ دروازے پر آئے
اور کہا اے عمر کیا گمان تجکو ہے کہ ہم اتنے آدمی بنی عبد المطلب
سے کہ تو ہے کو دانتون سے چباڈالین اور واسطے ننگ و نام
کے اپنی کو سر جان کو نثار کرین اس گھر مین ہو وین اور تو محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف نظر اوٹھا کر دیکھ سکے یہ ممکن نہین پس
اس خیال محال کو تو اپنے سر سے باہر کر جب آواز امیر حمزہ رضی اللہ
عنہ کے گفتگو کی سمع مبارک اوس سلطان کونین مین پہونچی بذات
شریف واسطے استقبال عمر کے تشریف لائے دیکھا کہ عمر شمشیر
حمائل کیے ہوئے دروازے پر کہڑے ہین اور امیر حمزہ اون سے
یہ کہہ رہے ہین پس آپ نے دست مبارک اپنا عمر کی کمر مین
ڈالا اور ایسا تنگ دبایا کہ بند اور پیوند عمر کے کانپنے لگے اور تلوار
کاندہے سے گر پڑی منقول ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ جسدن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو اپنی گود مین دبایا تہا مجہپر
ایسا دشوار تہا کہ گمان کیا مین نے کہ ہڈیان میری ٹوٹ گئین
اور کلاہ سر سے اوتر پڑی الحاصل جب عمر نے یہ صلابت اوس
سلطان با مہابت کی دیکہی پکارے کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
واشہد ان محمد آرسول اللہ اور سر اپنا خجالت سے جہکا لیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو گود مین لیا
اور سر پر بوسہ دیکر تکبیر کہی جب آواز اوس عالیجناب کی

تکبیر کی صحابہ نے سنی سب تکبیر کہتے ہوئے واسطے استقبال
عمر کے دوڑے اور مبارکباد دینے لگے اور اسلام عمر سے
بہت سا خوش ہوئے القصہ عمر رضی اللہ عنہ نے التماس
کیا کہ یا رسول اللہ تعجب ہے کہ کفار لات و عزے کو علانیہ
پوجیں اور مسلمان خالق آسمان و زمین کی عبادت چھپ کر اور
مخفی کریں بخدا اس دن سے لا یزال ہم عبادت خدا کی آشکار کریں گے
اس دن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو باہر لائے اور سب
صحابہ ساتھ بیعت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آگے
پیچھے چلے سرداران قریش کے دار اسمٰعیل میں جمع تھے انہوں
نے عمر کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ مع جماعت
صحابہ دیکھ کر گمان کیا کہ شاید عمر ان سب کو واسطے مارنے کے
قتل گاہ کو لیے آتے ہیں ناگاہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا
کہ اے لوگو جس کسی نے مجھ کو پہچانا پہچانا اور جس شخص نے نہیں پہچانا
سو اب جان لیوے کہ میں عمر بیٹا خطاب کا ہوں اے معاشر
قریش تم دین اسلام کو قبول کرو ورنہ ثابت اس گوہر کان ثبات
اور شہسوار میدان جلالت میں دوڑو واللہ ابھی تلوار سے سر
تمہارے اڑاونگا اور ایک کافر کو تم میں سے جیتا نہ چھوڑوں گا
جب اعداء دین نے حضرت عمر سے یہ کلمات سنے اپنے
دین کفر سے مایوس ہوئے اور یکبارگی بھاگ کر میدان کعبہ کا

مسلمانون کے لیے خالی کردیا مسلمانون نے اوس مسجد ن لغار سے
دین محمدی کے بجا لائے اور پکارا مسجد حرام مین اذان دی اور نماز
ظہر کی جماعت پیچھے اوس امام دین اور پیشوا اصحاب صدق و یقین
کے پڑہی اور وہ اول دن ظہور اسلام کا تہا بعد ازان حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ کیا کعبے مین جانے کو
آپ کا جی چاہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہایت
اشتیاق بیان فرمایا اور ساتھ عمر کا پڑ کے خانہ کعبہ مین تشریف لائے
کعبہ کو بتون سے بہرا دیکہا عصا سے شریف بتون کی طرف کر کے
یہ آیہ کریمہ پڑہی کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
اور عمر نے بہی زبان عرب مین بتون کی جانب خطاب کر کے
چند اشعار فرمائے مضمون اوسکا یہ تہا کہ اے بتو اگر محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم رسول خدا کے برحق ہین اور اللہ تعالے یگانہ مطلق
پس گواہی دو اور سجدہ کرو تم پس سب بت یکبارگی سجدے مین
گر پڑے حق تعالے نے یہ آیہ نازل کی یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنے اے محمد بس کرتا ہے تجکو
خدا اور پیروی تیرا یعنے عمر اعانت دین مین اور صہیب بن سنان
سے منقول ہے کہ ہم اپنی تکلیف دیتے وا ون سے بدلا نہ لیتے تہے
مگر بعد اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے پس اوس روز سے کہ عمر رضی اللہ
عنہ ایمان لائے روز بروز دین اسلام ترقی پر تہا اور پہر اسلام نے

کبھی خارج نہ دیکھی سبحان اللہ جب ایسا شمس فلک جلادت
اور مہر سپہر شجاعت حاشیہ برداری اسلام کی اختیار کرے
دین اسلام کیونکر جلوۂ ظہور نہ پاوے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول
اللہ وصل یہ ذکر ہے وفات ابیطالب اور ام المومنین خدیجہ
کبری رضی اللہ عنہا کا علمائے سیر نے لکھا ہے کہ دسوین سال
نبوت کے جب ابوطالب بیمار ہوے سب قریش واسطے
اونکی عیادت کے آئے ابوطالب نے بعد تعظیم اور احترام قوم کے
واسطے تعظیم کعبہ اور بجالانے صلہ رحمی قوم اور اعانت عاجز
اور اعطا رسائل کے نصیحت کی اور سچ بولنے اور امانتون کے
ادا کرنے کے واسطے مبالغہ بہت کیا اور کہا وصیت کرتا ہون
تمکو واسطے متابعت اور اعانت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ وہ امین قریش اور صادق ترین عرب ہین اور وہ ایسی
بات لائے ہین کہ دل اوسکو قبول کرتا ہے اور زبان اوسکی
سچائی پر گواہی دیتی ہے خدا کی قسم مین ایسا دیکھتا ہون کہ
سادات عرب اور اشراف آفاق اور عظماء اور اکابر اطراف
اور اکناف نے اونکی دعوت اسلام کو اجابت اور قبول
کیا ہے اور اونکے قول کی تصدیق بجالائے ہین اور سب
شہر عرب اور عجم کے اونکے قبضۂ اقتدار مین سپرد کیے ہین
اور زمام حل مشکلات عالم کی اونکے ہاتھ مین دی گئی اور

ذکر وفات ابیطالب و ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا

کنجیان دروازون سعادت کی اونکی متابعت اور فرمانبرداری
مین رکھین ہین اسے بنی ہاشم تم اوسکے نزدیک جاہو اور اپنی جان
مال سے اونکی معاونت اور مدد کرو اور جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی اوسیدن واسطے عیادت ابیطالب کے
تشریف لیگئے اور سرہانے جاکر بیٹھے اور فرمایا اسے چچا حق
تعالے تمکو جزاے خیر دیوے کہ صغر سن مین تم کفیل میری
پرورش کے ہوئے اور حالت کبر سن مین کوئی امر بیچ رعایت
اور شفقت کے فروگذاشت نکیا اب وقت یہ ہے کہ ایک
کلمہ کہنے سے میری مدد کرو تو مین قیامت مین جناب کبریائی
سے تمہاری شفاعت چاہون ابوطالب نے کہا وہ کلمہ
کون ہے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ابوطالب نے
کہا اسے فرزند بتحقیق جانتا ہون مین کہ تم میرے نیکو خواہ ہو
واللہ اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ قوم میری بعد میرے مرنے کے
تمکو یہ طعنہ کرینگے کہ چچا تمہارا تجہسے ڈر گیا تو اس کلمہ کے کہنے
سے دل تمہارا خوش کرتا مین پس ابوطالب نصف ماہ شوال
مین فوت ہوئے اور عمر اونکی ستاسی برس کی ہوئی تھی
اور بعد وفات ابیطالب کے تین دن کے بعد جناب ام المومنین
خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا نے وفات پائی اور مصیبت اوسکی اوپر
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوچند ہوئی اور دن بدن

[illegible] ۱۲

درد پر درد اور الم پر الم زیادہ ہوتا تھا اسواسطے کرام المومنین
کے سبب سے کوئی رنج وغم گرد خاطر مبارک کے آنے نہین پاتا تھا
اور کثرت اندوہ سے آپ منزل مقدس سے کم نکلتے تھے بیان
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سال کا نام عام الحزن
اور اوس گہر کو بیت الحزن نامزد فرمایا اور اوس خاتون پاک کو
دست مبارک سے حجون مین کہ قبرستان اہل مکہ ہے مدفون
کیا اور خاطر مبارک حضرت کی اونکے رحلت سے نہایت
محزون ہوئی ذکر اولاد اوس حمیدہ خصال کے آخر کتاب
مین آوینگے انشاء اللہ تعالے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول
اللہ وصل یہ ذکر سبب بیچ اذیت اور تکلیف اوٹہانے
جناب سرور انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم کے کافرون کے ہاتہ سے بعد وفات ابیطالب اور خدیجہ کبری
رضی اللہ عنہا کے اور حکم دینا صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت کا حبشہ
کی طرف اور تشریف لیجانا اوس سید ابرار کا طائف کو بسبب
بے ادبی اور گستاخی کفار فجار کے اور دعوت اسلام کی اہل طائف
کو اور نصرت اور اعانت اور حفظ حمایت چاہنا اون لوگون سے
اور انحراف کرنا ان اشقیا کا اوس سے اور اذیت پہنچانا
اوس سالار دوجہان کو اور مراجعت فرمانا حضرت کا مکے کو
محزون وملال [illegible] اور بیان سبب ایمان لانا اجنہ کا اثناء راہ مین

مراجعت حضرت

بیچ موضع بطن نخلہ کے آسے محبان اختر برج رسالت واسے
دوستداران مہر سپہر جلالت آگاہ ہو اور دل صفا منزل کو بیاد
تکالیف اور مصائب اوس صابر فخر نبوت کے پر درد اور پر ملال
رکہو کہ ساتوین برس نبوت کے قریش نے قوت اسلام کی بسبب
القیاد بعضے شجعین اور مجاہدان دین مثل امیر حمزہ اور عمر بن خطاب
کے دیکہکر نائرہ حسد اور عداوت کا بلند کیا لیکن بسبب حمایت
ابیطالب اور بعضے سعادتمندان بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے
کچہ کر نہین سکتے تہے اور ہاتہ اپنے حسرت سے کاٹ کاٹ
کہاتے تہے اسی طرحسے تین برس گذرے دسوین برس
نبوت کے جسوقت مین کہ سن مبارک ۴۹ و پنجاس برس سات مہینے
گیارہ دن کا تہا ابوطالب عم غمخوار نے اور بعد تین دن کے خدیجہ
جان نثار نے سفر آخرت کا کیا اوسی سال سے کفار نابکار نے
ہاتہ ظلم کا دراز کیا اور اوس حبیب کبریا اور ملازمان بارگاہ والا کو
انواع انواع تکالیف اور مصائب سے ستایا ایکدن کا مذکور
ہے کہ ابی جہل خاک بسر نے بے اوبانہ اوس معدن حلم و رضا کے
سر مبارک پر ایک ٹوکری خاک لا ڈالی مگر اوس صابر فخر نبوت نے
معاملہ اوسکا منتقم حقیقی کو سونپ کر زبان فیض بیان سے
کوئی بات غصے کی نہ نکالی اور منقول ہے کہ ام جمیل عورت
ابی لہب علیہ و علیہا اللعنۃ کی تمام دن کانٹے اور گوکہر جمع کرتی

اور رات کو سر راہ اوس گل گلستان رسالت کے بچھاتی تاوسے
آپ کے دامن عالی اور پاؤن مبارک مین چبھین اور اوس سے
آپ کو اذیت پہونچے جب وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم شب کو گھر سے نماز کے لیے باہر نکلتے اون کانٹون اور
گوکھرو کو رستے سے علیحدہ کردیتے اور بجز صبر و شکیبائی کچھ
زبان مبارک سے نفرماتے اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے کہ ایک دن مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کعبہ کے صحن مین کھڑا تھا کہ ناگاہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور
کپڑا اپنا گردن مبارک مین ڈالکر اوس سید ابرار کو زمین کی
طرف کھینچا قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑین اتنے مین ابوبکر صدیق
آگئے اور اوس غدار اشقیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس بدبخت
کے ہاتھون سے چھوڑایا اور ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول مقبول
علیہ الصلوۃ والسلام مقبرۂ مکۂ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے
اور ابوجہل اور عدی بن حمرا وغیرہ بد نصیب سر راہ بیٹھے تھے
اوس خورشید فلک رسالت کو دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوئے
اور زبان سے گالیان اور ہاتھون سے اذیت بہت دی یہانتک
کہ پیشانی نورانی اوس مہ جبین کی خون آلودہ ہوگئی اور رخسار
نازنین اونکے بسبب گرنے کے اوپر زمین کے زخمی ہوگئے
اوس رحمۃ للعالمین نے زبان مبارک سے کچھ نفرمایا اور واسطے

صدمہ سے کنارے قبرستان کے سر مبارک جھکا کر بیٹھ رہے
جب یہ حال زار امیر حمزہ عم بزرگوار کو معلوم ہوا غصے مین آکر اپنی
کمان کو اوٹھا لیا اور جا کر بے تحاشا ابوجہل لعین کے سر پر ماری
ایسا کہ سر اوسکا پھٹ گیا یقین تھا کہ اگر وہ لعین سامنے سے
بھاگ نجاتا تو جان سے مارا جاتا اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے کہ مین نے زبان معجز نشان سے قریش کے
حق مین دعاے بد کبھی نہ سنی الا ایک دن کہ آپ متصل حریم
کعبہ کے نماز پڑھنے مین مشغول تھے پس ابوجہل لعین نے
عقبہ بن ابی معیط علیہ اللعنة والعذاب کے ہاتھ سے اوجھڑی
اونٹ کی خون اور غلیظ آلودہ وقت سجدے کے درمیان دونون
شانون مطہر اوس صاحب لولاک کے رکھوا دی آپ نے سجدے مین
توقف فرمایا اور وے بدنصیب بے حیا ہنستے تھے یہانتک
کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی وہ بنت خیر البشر دوڑین اور
آکر اوسکو پشت مبارک سے دور کیا آپ نے بعد فراغت نماز
کے نہایت ناخوش ہو کے اونکے حق مین دعا بد کی کہ اللّٰھم علیک
بقریش تین بار پس ببرکت دعاے اوس محبوب بارگاہ صمدیت
کے وے اشقیا تھوڑے عرصہ مین روز جنگ بدر کے خستہ حال
داخل جہنم ہوئے اور لاشین ناپاک اونکی بموجب ارشاد حضرت ایا و
کے چاہ بدر مین ڈلوادی گئین اور اسیطرح ابن شہاب اور

ابن قمیئہ اور ابن حمید اور عتبہ بن ابی وقاص وغیرہ ملا عین نے
جنگ احد میں بے ادبی بہت کی اور اوس محبوب کبریا کو اذیت
حد سے زیادہ دی تفصیل اوسکی غزوات مین مذکور ہوگی اور اکثر
فقرا اصحابہ اور ضعفا اہل اسلام کو انواع عقوبت اور اصناف
شدائد سے ستاتے تھے تا وے دین اسلام سے باز آوین
بعضون کو زرہین لوہے کی پہنا کر دہوپ مین ڈالتے تھے اور
بعضون کے گلے مین رسی باندھ کر کھینچتے تھے چنانچہ بلال حبشی
کی گردن مین رسی باندہتے اور لڑکون کے ہاتہ مین دیتے کہ
وے اونکو پہاڑون کی گہاٹیون مین گھسیٹے پہرتے تھے
یہان تک کہ گردن چور اور زخمی ہو جاتی تھی اور امیہ بن خلف
جمحی ہو لا اونکا ہر روز وقت دوپہر کے میدان مکے مین لیجاتا
اور ننگا کر کے جلتے ریت پر لٹاتا اور پتھر گرم کہ اگر اوسپر گوشت
ڈالو تو بھن جاوے اونکے سینے اور شکم پر رکھتا اور کبھی اونکو
اونٹ وغیرہ کی کہال مین بند کر کے آفتاب مین ڈالتا اور
لکڑیون سے اوسکو کوٹتا اور کبھی برہنہ کانٹون مین گھسیٹتا کہ
تمام بدن اوس عاشق رسول کا خون مین شور بور ہو جاتا اور
وہ کافر کہتا کہ اسے سیاہ رنگ دین محمدی کو چھوڑ اور لات و عزی
کا ایمان لا تا ان مصائب سے نجات پاوے تو بلال رضی
اللہ عنہ کہتے واللہ مین اس دین برحق سے نہ پہرونگا اگرچہ

مجکو تو اس سے دو چند سہ چند اذیت دے الغصہ
وہ سنگدل سیاہ سینہ بلال کو طرح طرح کے عذابون سے ستاتا
اور بانواع انواع عقوبت اور شدائد سے معذب کرتا تھا
پس تنگی کی نفس نے اوپر بلال کے اور تلخ ہوگئی تہی زندگانی
اونکی ایکدن ابوبکر رضی اللہ عنہ وہان ہو کر نکلے اور بلال کو اس
سختی عذاب اور مصیبت مین مبتلا دیکہا فرمایا اے امیہ اسکے
ایذا دینے سے تجکو کیا حاصل ہے خدا سے ڈر اور اسکو اذیت
مت دے اوس سیاہ دل نے کہا یہ میرا غلام ہے مین نے
اوسکو مول لیا ہے اسکی تعذیب مجکو پہونچتی ہے تمہین نے
اسکو خراب کیا اور بتون کے پوجنے سے منع کیا اور دین محمدی کی
ترغیب دلائی اگر اسکا تمکو رنج ہے تو قیمت اسکی مجکو دو اور
لیجاؤ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غنیمت جانکر ایک غلام نصرانی
اور دس اوقیہ سونا امیہ کو دیا اور بلال کو مول لے لیا وہ بدبخت
ہنسا اور کہا اے ابی بکر یہ کیا خطا کی تمنے اور کیا نقصان
اوٹھایا تمنے اگر اس غلام کو ایک درم کو مول لیتے تو مین ڈالتا
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم خدا کی اگر تمامی مال ومتاع
میرے گہر اور میرے اختیار مین تہا تو اسکے بدلے مین مانگتا
تو مین دے ڈالتا مین نے اسکو مفت لیا او بیت ازران
خریدا لعبد ازران صدیق اکبر نے ہاتہ بلال کا پکڑ کر گہر کو لائے

اور اپنی پا و دیبار ک سے وہ گرد وغبار جھاڑا اور کپڑے سے پہنائے
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لاکر پیش
کیا اور عرض کیا کہ مین نے اسکو لوجہ اللہ آزاد کیا سبحان اللہ وہ
عاشق صادق جس کا صحت اوسکے پاس پہونچا اور مدت العمر
خدمت شریف مین حاضر رہا یہان تک کہ مودت احمدی اور
محبت محمدی مین جان اپنا قابض ارواح کو سونپا اور اسیطرح
عمار بن یاسر اور اونکے ماں باپ کو تکلیف دیتے تھے ایک دن
گرمی آفتاب مین جلتی ریگ پر اونکو لٹاتا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم وہان ہوکر نکلے اور اون لوگون کو اس حال مین دیکھا
فرمایا صبر کرو تم اے آل یاسر کہ اسکے بدلے مین تم جنت مین
جاؤ گے اور ابو جہل لعین نے ایک دشنہ عمار کی ماں کے شرمگاہ پر
ایسا مارا کہ وہ مرگئین اور عمار کے باپ کو بھی مار ڈالا اور یہ پہلے جو لوگ
راہ خدا مین مارے گئے یہی لوگ تھے رضی اللہ عنہم اجمعین
اور جب جور و جفا سے کفار نابکار اور اشرار تیرہ روزگار کا صحابہ
سید ابرار پر حد سے زیادہ گذرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سب کو واسطے ہجرت کے طرف حبشہ کے کہ محل امن اور
امان کا تھا اور وہان کوئی جبر یا زبردستی اور زور نہین کرسکتا تھا
حکم فرمایا پس گیارہ آدمی اور ایک روایت مین بارہ نفر مرد اور
چار یا پانچ عورتین ماہ رجب سن پانچ نبوت مین چھپ کر گئے

(حاشیہ: [illegible])

باہر نکلے اور بعضے صحابہ اپنی بیبیون کے ساتھ اور بعضے بے اہل
تا کنار دریا پیادہ پا تشریف لیگئے اور وہان سے کشتی پر سوار ہوکر
حبشہ کو روانہ ہوے اور وہان پہنچکر پاس نجاشی کے کہ لقب بادشاہ
حبشہ کا ہے اون اشرار کے شر سے نجات پائی اور اول اون
لوگون کے کہ ساتھ اپنے اہل کے نکلے جناب امیر المومنین عثمان
بن عفان تھے کہ رقیہ خاتون بنت رسول اللہ کو ہمراہ لیکر
تشریف لیگئے اور جب اون لوگون کی خیر و عافیت ملنے مین
دیر ہوئی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ملال
زیادہ ہوا اس اثناء مین ایک عورت نے آکر خدمت مبارک
مین عرض کیا کہ مین نے دیکھا عثمان کو کہ اپنی بی بی کو مرکب پر
سوار کرکے لیے جاتے تھے فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ عثمان اول اون لوگون سے ہے کہ
جنہون نے بعد لوط پیغمبر کے اپنی زوجہ کے ساتھ ہجرت کی اور جب
صحابہ حبشہ کو پہونچے اور جوار نجاشی مین پناہ لیکر آرام پائی بعد
ایک مدت کے جھوٹی خبر سنی کہ درمیان پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور کفار قریش کے صلح ہوگئی اسپر وے حبشہ سے
نکلے اور جب قریب مکے کے پہونچے معلوم ہوا کہ اوس
صلح کا کچھ اعتبار نہ تھا اور کفار ویسے ہی درپے اذیت مسلمانان
کے ہین پھر چند وے لوگ جو ابر سکے ہین رہے اور بعد

چند روز کے باذن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم پھر حبشہ کو گئے اور اس مرتبہ بہت لوگ مسلمانون مین سے
گئے اور جب تک کہ وہ آفتاب رسالت مکے مین نور بخش رہے
تب تک جو مسلمان کہ کفار نابکار کے ہاتھ سے ایذا اوٹھاتا تھا
حبشہ کو چلا جاتا تھا اور جب کافرون نے جانا کہ صحابہ لوگ حبشہ مین
جمع ہین اور وہان پناہ پائی ہے عمرو بن عاص کو ہدیے اور
تحفے دیکر نجاشی کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ مسلمانون کو اپنے
یہان سے نکال دیوے عمرو نے کو مجلس نجاشی مین پہنچا اور
بدستور تعلیم کے بجا لا کر اور سب تحفے گذرانکر پیغام کفار
قریش کا نجاشی سے عرض کیا نجاشی نے انکار کیا اور کہا
کہ لائق اور مناسب نہین کہ اون لوگون کو جو میرے گھر آکر پناہ
لیوین اونکو مین دشمنون کے حوالے کرون اور کہا مسلمانون
کو بلاؤ کہ گفتگو اپنے دین اور ملت کی میرے روبرو کرین پس
مسلمان مجلس نجاشی مین آئے اور سلام کیا اور سجدہ تعظیم
اونکو کہ دو رسم حبشہ کی تھی نہ کیا مصاحبان نجاشی نے مسلمانو
ن سے پوچھا کہ تمنے سجدۂ تعظیم اور ادب کا بادشاہ کو کیون نکیا
جعفر بن ابیطالب نے جواب دیا کہ ہم لوگ اپنے پروردگار
کے سوا اور کو سجدہ نہین کرتے ہین حکم ہمارے پیغمبر کا یہی ہے
اور بیان اپنے دین مسلمانی اور احکام اسلام کا بخوبی تمام

نجاشی کے حضور مین کیا پس جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی گفتگو سے
نجاشی کے دل مین ہیبت پڑی اور کہا کہ جو کلام تمہارے پیغمبر
پر نازل ہوا ہے اوس مین سے کچھ پڑھو جعفر نے شروع آیت
سورہ مریم کی پڑھین نجاشی اور سب رفیق اوسکے اس کلام حسن
نظام کے سننے سے روئے اور کہنے لگے کہ بخدا سوگند یہ کلام
اور جو کہ اوپر موسیٰ کے نازل ہوا ایکہی جگہ سے ہے اور نجاشی
نے کہا گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول خدا کے ہین اور اونکی
پیدائش کی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی ہے
کہ بعد میرے ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اوسکی [illegible] ہوگی
پس نجاشی نے ہدایا اور تحفے قریش کے پھیر دیے اور التماس
اونکا پذیرا نہ کیا اور جب ستانا کفار نابکار کا حد سے زیادہ گذرا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ دعوت قبیلہ
بنی بکر بن وائل کا کیا جب اوس قبیلہ مین رونق افروز ہوے
اور دعوت اسلام کی کی اون بے نصیبون نے حضور اقدس
کو اپنے یہان اوترنے نہ دیا پس وہان سے کوچ کر کے قبیلہ
قحطان کو تشریف لیگئے وے بھی روادار اقامت شریف
کے نہوے تب وہان سے کوچ کر کے طائف اور ثقیف
کیطرف توجہ فرمائی اور اوس سفر سعادت اثر مین زید بن
حارثہ بھی ہمراہ رکاب تھے آپنے ایک مہینا وہان اقامت

فرمائی اور ہرچند اہل طائف اور ثقیف کو دعوت اسلام فرمائی
اون سب بے نصیبون نے اقبال نکیا اور اپنے نوکرون کو متعین
کیا تا اوس سرور انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہونچاوین
پس وے شور وغل کرتے تھے اور گالیان دیتے تھے اور
پیچھے سے آپ کے پتھر پھینکتے تھے یہان تک کہ ایڑیان مبارک
زخمی ہو جاتین اور اون سے خون جاری ہوتا تھا اور ایک
روایت مین ہے کہ جب وہ لعین پتھرون سے پاے مبارک
کو زخمی کرتے تھے آپ زمین پر گر پڑتے تھے پھر وہ روسیاہ آپ کے بازو مبارک
پکڑ کر اوٹھاتے تھے جب آپ اوٹھ کھڑے ہوتے تھے
پھر پتھرون سے اذیت دیتے تھے اور ہنستے تھے اور
زید بن حارثہ آگے سپر ہو جاتے تھے پس سر اونکا ٹوٹ جاتا تھا
اور صحیحین میں ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
منقول ہے کہ مین نے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کو کوئی اذیت اور تکلیف
زیادہ تر جنگ احد سے ہوئی ہوگی کہ اوس دن اکثر موالی اور
امیر حمزہ سید الشہدا علیہ السلام چچا آپ کے شہید ہوے
اور دندان مبارک کو صدمہ پہونچا فرمایا کہ ایک دن ابن عبد یالیل
بن عبد کلال کو کہ اہل طائف اور ثقیف کا سردار تھا
ہرچند مین نے دعوت ہدایت اور اسلام کی کی لیکن اوس

نابکار نے میرے کلام کی تصدیق نہ کی بلکہ تکلیف اور اذیت
اسقدر مجکو دی کہ ایڑیان میری خون آلودہ ہوگئین تہین پس مین
وہان سے مہموم اور مغموم چلا جب قرن الثعالب مین پہونچا اور وہ
ایک موضع ہے کہ اہل نجد کا میقات ہے وہ لوگ وہان سے احرام
باندہ کر حج کو آتے ہین وہان مین نے سر اپنا اوٹھایا دیکھا جبرئیل
علیہ السلام کو کہ کہتے ہین یارسولؐ اللہ حق تعالےٰ نے حال تمہارا
دیکھا اور ملک الجبال کو جو مکے کے پہاڑون کا موکل ہے بہیجا ہے
جو فرماینیے گا بجالاویگا بعد اوسکے مجکو ملک الجبال نے
پکارا اور بعد سلام کے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تمہاری تکلیف اور ایذا سے تمام فرشتے آسمان اور زمین کے
ملول ہین مجکو حق تعالےٰ نے آپ کے پاس بہیجا ہے اگر فرمائیے
تو اخشبین یعنے دو پہاڑ کہ مکے کے گرد ہین ان سبہون پر
توڑکر ڈالدون اور قطعہ زمین کا اوٹھالیجاؤن تا نام و نشان
کفار کا باقی نرہے آگے جو مرضی شریف ہو بجالاؤن تب مین نے
کہا کہ حق تعالےٰ نے مجکو واسطے رحمت اور ہدایت خلق کے
بہیجا ہے مجہسے ہلاکت خلائق کی محال ہے بلکہ امیدیہ کہتا ہون
کہ اللہ تعالی اونکی نسل سے وہ شخص پیدا کرے کہ عبادت خدا کی
کرے اور کسیکو اوسکا شریک نجانے فقط اے اہل مجلس جب
اہل طائف نے آپکی دعوت اسلام کو قبول نکیا کمال رنج اور درشت

سے مکے کو پھرے اور ایک باغ کہ شیبہ اور عتبہ کا تھا وہان آپ ٹھہر گئے جو اوس باغ کے مالکون نے اثر ملالت اور رنج کا پیشانی نورانی پر دیکھا رگ قرابت نے جوش کھایا پاس صلہ رحم ایک خوشہ انگور کا غلام نصرانی کے ہاتھ کہ نام اوسکا عداس تھا حضور پرنور مین بھیجا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو لیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر چاہا کہ تناول فرماوین عداس نے عرض کیا کہ واللہ ایسا کلام مین نے کبھی اس شہر کے لوگون سے نہ سنا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے عداس تو کون شہر کا رہنے والا ہے اور دین تیرا کیا ہے عرض کیا کہ مین نصرانی ہون نینوا کا رہنے والا آپنے فرمایا وہ قریہ مرد صالح یونس بن متی کا ہے عداس نے کہا کہ آپ نے کہان سے جانا کہ نام میرا عداس ہے اور کہان سے پہچانا آپنے یونس بن متی کو فرمایا وہ میرا بھائی ہے اور پیغمبر ہے مثل میرے عداس نے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے فرمایا محمد بن عبداللہ کہا عداس نے ایک مدت سے مین نے وصف آپ کا انجیل اور توریت مین دیکھا ہے کہ آپ کو حق سبحانہ تعالے اہل مکہ پر بھیجے گا اور وے آپکی اطاعت نکرینگے اور آپ کو مکے سے نکال دیوینگے اور آخرش کو آپ اونپر فتح اور نصرت پاوینگے اور نور آپ کے دین اور ملت کا جہان کو گھیر لیوے گا یہ کہکر

تھا اس نے دست مبارک پر بوسہ دیا اور قدمون شریف پر گرکر مسلمان
ہوا اور ایک دعا اُن دعاؤن سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ضعف اور ناتوانی مین ضعیفان اور بیچارگان امت کو تعلیم فرمائی
تھین یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ
وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ
وَاَنْتَ رَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ یَّتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی قَرِیْبٍ مَّلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ
اِنْ لَّمْ تَکُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَکَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ
وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَہُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَاَشْرَقَتْ
لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْ تُحِلَّ عَلَیَّ غَضَبَکَ
اَوْ تُنْزِلَ عَلَیَّ سَخَطَکَ وَلَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِکَ اور ایک روایت مین ہے کہ بعد وفات ابیطالب
کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا طائف
کو تشریف لیگئے اور اہل طائف کو دعوت اسلام فرمائی اون
بدنصیبون نے قبول نکیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مغموم اور محزون وہان سے پہرکر ایک درخت کے سایہ کے
نیچے بیٹھے اور وہان دو رکعت نماز پڑہ کر یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ
اَشْکُوْ بعد ازان وہان سے اوٹھکر بطن نخلہ مین رونق
افروز ہوے اور وہ مقام مکہ معظمہ سے شب بہر کی راہ ہے
اور وہان آپ نے شبکو توقف فرمایا اور رات کو نماز تہجد مین

قرارت سے درس کی اوسوقت سات یا نو نفر نے نصیبین کے جنون
مین سے کہ وہ ایک شہر ہے بلاد شام سے قرآن مجید کو زبان
مبارک سے سنا اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت سے
فارغ ہوے اونہون نے اپنے تئین حضور پرنور مین ظاہر کیا
آپ نے اونکو دعوت اسلام فرمائی وے سب ایمان لائے اور
بحکم جناب مقدس نبوی کے پہر اپنی قوم کو پہر گئے اور اون سے
کہا کہ یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی مصدقا لما بین
یدیہ یہدی الی الحق والی طریق مستقیم یا قومنا اجیبوا داعی اللہ
وامنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم ومن لا یجب
داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس لہ من دونہ اولیاء اولئک
فی ضلال مبین انتہی یہی روضۃ الاحباب اور مواہب لدنیہ
مین بروایت عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس سے
منقول ہو کہ یہ سات یا نو جنون نے آواز قرآن مجید کی زبان مبارک
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی مگر آپ حضور اقدس
نبوی مین حاضر نہین ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہی اون سے آگاہ نہوے فقط وے بلا حضور وظہور سماعت
قرآن کی کر کے اپنی قوم کو پہر گئے اور وہان سے فوج فوج
آکر ایمان لائے اور ایک جماعت اس مرتبہ بہی حاضر ہوئی
اور بدون حاضر ہونے کے سب دیکہے مسلمان ہوے انتہی

اور منقول ہے کہ ایک درخت حرم سے کا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنات واسطے آپ کی ملازمت بابرکت کے حاضر ہوئے ہین
اور حجون مین اوترے ہین جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اون کے استقبال کے لیے مکہ معظمہ سے تشریف
لے چلے اور عبداللہ بن مسعود کو ہمراہ لیا جب اوس پہاڑ پر
پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت مبارک
سے زمین پر ایک دائرہ کہینچا اور فرمایا اے عبداللہ اس دائرہ
سے قدم باہر نہ رکہنا تاکہ تجکو کچھ صدمہ نہ پہونچے بعد ازان
جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین مشغول ہوئے
اور سورہ کہیعص طا کو نماز مین پڑہا پس بارہ ہزار اور ایک روایت
مین ہے کہ چہہ لاکہہ جنات آپ کی ملازمت بابرکت کے
لیے حاضر ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد
فراغت نماز کے اون سب کو دعوت اسلام کی دی کہ
سب مشرف باسلام ہوئے اور احادیث مین آیا ہے کہ
جنون نے وقت قبول کرنے دعوت کے اور پر صدق دعوی
رسالت کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گواہ طلب
کیا آپ نے فرمایا کہ یہ درخت جو اس میدان مین ہے میرا گواہ
ہے پس وہ درخت روبرو جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے آکر کھڑا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہون مین کہ آپ رسول خدا
ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پھر وہ درخت اپنی جگہ پلٹ
گیا اور بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنون نے مجھسے اپنے جانورون اور
چروا ہون کے لیے توشہ طلب کیا پس مین نے اون کے
چروا ہون کے لیے ہڈیان اور جانورون کے لیے گوبر مقرر کیا
اور اون سے کہہ دیا کہ اگر تم خدا کا نام لیکر یہ ہڈیان اور گوبر
اوٹھاوگے تو ہڈیون پر گوشت آگے سے زیادہ ہوگا اور گوبر
مین اتنے دانے پیدا ہونگے کہ اون سے تمہارے جانور سیر
ہوجاوینگے اسی سبب سے استنجا کرنا گوبر اور ہڈیون سے منع ہے
منقول ہے کہ جب جناب سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے مطلے کو پھرے تیا یک کے مین تشریف نہ لیگئے تا اہل
مکہ بھی طائف اور ثقیف والون کی طرح جہالت اور شقاوت
سے پیش نہ آوین اور اونکی ایسی حرکات ناشایستہ نکرین
بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائل قریش کے پاس
ایک شخص کو بھیجکر کہلا بھیجا کہ اگر تم مانو اور امان اور اجازت
دو تو ہم مکے مین آکر رہین پس کسی بے نصیب نے قبول نکیا مگر
مطعم بن عدی کو جب پیغام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا پہونچا اونھون نے قبول کیا تب مکے مین تشریف لیجاکر

حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف خانہ کعبہ کا بجا لائے
اور دو رکعت نماز ادا کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تمام ہوئی مجلس چھٹی کتاب
دوازدہ مجالس کی

مجلس ہفتم

نحمدہ و نصلی و نسلم   بسم اللہ الرحمن الرحیم   علی نبیہ الکریم

یہ مجلس ساتوین ہے بیچ بیان حلیہ شریف اور سراپائے فخر
مخلوقات اور اخلاق حلیمہ اور صفات کریمہ اور سبب وجود موجودات کے
رباعی جانا لبم از ذکر تو خاموش مباد ٭ یاد تو ز خاطرم فراموش مباد
ہر مو بہ رسالت حدیثے گذرد ٭ ذرات وجودم بجز گوش مباد
آئے عاشقان شمائل نبوی و اے مشتاقان خصائل مصطفوی
سیر اور تواریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ صحیحین مین حدیث
براء بن عازب سے منقول ہے کہ تھے رسول خدا صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت اچھی صورت اور نہایت خوش
خلقت تمام آدمیون سے اور حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے
کہ نہ دیکھی مین نے کوئی چیز بہتر اور خوشتر جناب رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بزرگ باہیبت چمکتا تھا چہرۂ مبارک اوس محبوب بارگاہ
صمدیت کا جیسے چودھوین رات کا چاند اور جابر بن سمرہ سے
آیا ہے کہ دیکھا مین نے اوس حبیب کبریا کو ایک سرخ
چادر دہاری دار اوڑہے ہوے چاندنی رات مین پس
خدا کی قسم میری نظر مین آپ ماہتاب سے بہتر تھے اور
آنکھین ولربا آپ کی بڑی اور خوشنما اور دونون آنکھون مین
سرخ ڈورے باریک تھے اور بے سرمہ لگائے سرمگین تہین
اور اندہیری رات مین ویسے ہی دیکھتے تھے جیسا دن کی
روشنی مین اور شفا سے قاضی عیاض رضی اللہ عنہ مین آیا ہے
کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثریا مین گیارہ ستارے
دیکھتے تھے اور دیکھنا آپ کا زمین کی طرف زیادہ تھا
بہ نسبت دیکھنے کے آسمان کی طرف اور اکثر آپ کنکھیون سے
دیکھتے اور جو اپنے بائین کوئی چیز دیکھتے تمام بدن سے
پھر کر دیکھتے تھے نہ متکبرون کا ایسا کہ بے اعتنائی سے
فقط گردن پھیرنے پر اکتفا فرماتے اور آگے پیچھے سے برابر
دیکھتے چنانچہ اکثر مقتدیون سے فرماتے کہ تم مجھ سے پہلے
رکوع اور سجدہ نکیا کرو کہ مین تمکو آگے اور پیچھے سے برابر

دیکھتا ہون اور چھپا نہین ہے مجپر رکوع اور رحبدہ تمہارا اور
دیکھتا ہون مین اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون
اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور تہی پیشانی منور کشادہ اور اگر
کبہی پیشانی نورانی پر چین پڑتی ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا ٹکڑا
ماہتاب کا ہے اور تہین بہوین مبارک باریک اور لطیف
پوری کہنچی ہوئین آخر گوشہ چشم تک مانند کمان خوش خم کے
اور درمیان دونون بہوؤن کے ایک رگ تہی کہ جب آپ
غصے مین آتے تھے وہ رگ حرکت کرنے لگتی تہی اور دونون
بہوین جدا جدا تھین جٹی نہ تھین اور بینی مبارک نہ بلند
تہی نہ پست اور اوسپر ایک روشنی تہی جو بلا تامل دیکھتا تہا
کہ ناک آپ کی اونچی ہے حالانکہ حقیقت مین وہ بلندی
بینی مبارک کی نہ تہی بلکہ بلندی اوس نور کی تہی جو اوسپر
شعلہ مارتا تہا اور تہے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کشادہ دہن اور کشادگی دہن کی نزدیک عرب کے
مردون مین بہتر ہوتی ہے نہ عورتون مین اور جبات
دہن شریف نکلی پڑتی تہی نہ یہ کہ آدہی اور کچھ نکلے اور دانت
آپ کے برابر اور مضبوط براق اور سفید تہے اور آگے کے
دانتون مین کشادگی تہی جب باتین کرتے دکہائی دیتا کہ آپ کے
اگلے دانتون سے روشنی نکلتی ہے اور ہونٹ آپ کے

نہایت سرخ اور باریک تھے اور رخسار ہایون نہ پر گوشت
اور نہ کم گوشت اور لعاب دہن مبارک شفاے بیماران
اور مرہم دل نگاران تھا اور تاثیرات لعاب دہن شریف
کی بیشمار ہین منجملہ اوسکا یہ ہے کہ ایکدن ابی جہل لعین نے
ایک شخص کا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا آپ نے لعاب دہن مبارک
ملوا دیا فی الفور وہ جیسا تھا ویسا ہوگیا اور ہاتھ محمد بن طیب
کا اوبلتی دیگ مین جلگیا تھا لعاب دہن شریف کے
ملنے سے اچھا ہوگیا اور آنکھین امیر المومنین علی اکرم اللہ
وجہہ کی روز جنگ خیبر کے دُکھنے آئین تھین اور وہ وقت
لڑائی کا تھا جناب امیر کرم اللہ وجہہ نے شکایت اوسکی
حضور پر نور نبوی مین کی جناب عالیمقام نے لعاب دہن
اپنا لگا دیا وسے اوسیوقت اچھی ہوگئین اور ام کلثوم
کو جنگ احد مین جو زخم پہونچا تھا سو لعاب دہن مبارک
کے لگانے سے اچھا ہوگیا اور سر مبارک آپ کا بڑا تھا
اور بڑائی اوسکی درجہ اعتدال مین تھی اور یہ دلیل ہے
زیادتی عقل پر موافق قوت دماغ کے اور بال سر مبارک
کے نہ بہت نرم تھے نہ بہت سخت اور نہ پیچدار مثل حبشیون
کے اور سیاہ رنگ تھے اور درازی اور کوتاہی اوسکی
باعتبار اختلاف احوال اور اوقات کے تھی پس جن

اوقات مین کہ تیل ڈالتے تھے اور کنگھی کرتے تھے کندہے
تک پہونچتے تھے والا آدہے کان تک یا کانون کی لوتک
رہتے تھے اور کبھی چارو طرف لٹکتے تھے اور کبھی آدہے
ادہر آدہ آدہے ادہر ہوتے اور بیچ مین مانگ نکل آتی
نہ یہ کہ آپ قصدًا مانگ نکالتے اور سوا ایام حج اور
عمرے کے کبھی سر مبارک کو نہین منڈوایا اور بال کتروانیکا
اکثر اتفاق ہوا اور تمام سر پر بال رکھنا سنت ہے مگر بہت
بالون کو آراستہ اور پیراستہ کرنا ممنوع ہے اور پریشان
سر اور ابتر بال رہنا بھی مکروہ ہے اور توسط حال
مین بہتر ہے اور جس شخص سے بالون کی خدمت نہو سکے
اوسکو منڈوانا بہتر ہے اور خضاب مین آپ کے علما کا
اختلاف ہے اور مختار محدثین کا یہ ہے کہ آپ کا بڑہاپا
اسقدر نہ پہونچا تھا کہ حاجت خضاب کی ہوتی تمام سر اور
ڈاڑہی مین چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے نوبت
جتنی بال سفید ہونے کی نہین آئی تھی سو وے بھی تیل
ڈالنے کے وقت چھپ جاتے تھے اور ظاہر نہین ہوتے تھے
اور یہ جو مروی ہے کہ نزدیک انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کے بال مبارک رنگین تھے پس تاویل اوسکی یون ہے
کہ حقیقت مین وے خضاب کیے ہوئے نہ تھے بلکہ خوشبودار

چیزون مین ملا کر رکہا تہا اس سبب سے رنگین معلوم ہوتے تھے
یا آنس نے اونکو خضاب کرکے رکہا ہووے تاکہ بسبب خضاب کی
مستحکم اور مضبوط رہین اور اسیطرح کا کلام مدارج النبوۃ مین ہے
اور داڑہی مبارک گہنی تہی کہ سینہ کو بہر لیتی تہی اور ایک مٹہی
لمبی تہی اور ترمذی نے اور قاضی عیاض نے شفا مین لکہا ہے
کہ اگر ریش مبارک اسقدر سے زیادہ بڑہ جاتی تہی کترواڈالتے تھے
اور کترواتے تھے بال ہونٹون کے اور فرماتے تھے جو نہ کتروائے
بال لبون کے وہ مجہسے نہین ہے اور ہووے نہانی مین اختلاف
ہے بعضے احادیث مین نورہ اور بعضے مین حلق آیا ہے
اور دونون روایتین ضعیف ہین اور روایت حلق کی زیادہ
ضعیف ہے اور ناخونون کو جمعرات یا جمعہ کے دن کترواتے
تھے اور کیفیت اونکے ترشوانے کی یہ تہی کہ شروع فرماتے
تھے سیدہے ہاتہ کی شہادت کی انگلی سے اور تمام کرتے تھے
اوسی سیدہے ہاتہ کے انگوٹھے پر اور جدا نہین ہوتی تہی آپ سے
کبہی کیا حضر مین کیا سفر مین مسواک اور کنگہی اور جب سر مین
تیل ڈالتے اور داڑہی مین کنگہی کرتے آئینہ دیکہتے تھے اور
گردن مبارک بلند تہی اور از بس صفائی سے بجلی سی چمکتی تہی
اور سینہ صفا گنجینہ اوس مخزن اسرار دو عالم کا چوڑا تہا
اور پیٹ سینے کے برابر تہا نہ سینہ شکم سے بلند اور نہ شکم

سینے سے اور سینہ شریف سے ناف تک بالون کی ایسلی تہی
باقی سینہ اور پیٹ صاف تھا اور دونو بازو اور دونو
کندہون اور دونو ساق پر بال تھے اور وہ جو حدیث
مین آیا ہے کہ بدن مبارک خالی تہا بالون سے مراد اوس سے
یہ ہے کہ سوا ان جگہون کے بال نہ تھے اور بہت نہ تہی
اور بغلین شریف سفید مانند رنگ تمام بدن کے تہین اور
بدرنگ شل اور لوگون کی بغل کے نہ تہین اور بوے مشک
اذفر کی بغل شریف کے پسینے سے آتی تہی اور پشیہ آپ کی صاف
اور برابر تہی اور درمیان دونون شانون کے قریب بائین
شانے کے مہر نبوت مثل کبوتر کے انڈے کے چمکتی تہی اور
شیخ ابن حجر مکی نے شرح مشکات شریف مین لکھا ہے
کہ مہر نبوت مین لکھا تھا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ توجہ حیث
شئت فانک منصور لیکن موضع لکھے ہوے کو تعین نہین کیا
اور مہر نبوت کی صفت مین اور بہی اقوال بہت ہین بعضے
کہتے ہین کہ وہ ایک گوشت کا ٹکڑا بلند تھا اور اوس پر تل تھے
اور بعضے قائل ہین کہ مانند تکمے کے اور بعضے مانند غدود
اور بعضے مثل سیب کے اور بعضے مانند چکور کے انڈے کے
کہتے ہین مگر حقیقت مین وہ خزانۂ اسرار الہی تہا کہ سوا
پروردگار کے کوئی اوس کی حقیقت سے واقف نہ تھا اور وہ مہر

مخصوص بذات پاک تھی کسی نبی کو نہ ملی اور بعضی روایات مین
آیا ہے کہ بعد وفات شریف کے وہ مہر نبوت غائب ہو گئی اور
اوسی سے پہچانی گئی وفات شریف آپ کی اور دراز تھے دونون
پہونچے اوس بحر کرم کے اور فربہ تھے دونون بازو اور کشادہ
اور نرم تہین ہتھیلیان زیادہ ریشمی کپڑے سے جیسا کہ نقل کیا
بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے کہ مین نے کوئی ریشمی کپڑا حضرت کی ہتھیلیون سے زیادہ
نرم نہ چھوا اور تھے پاؤن مبارک پر گوشت اور پشت پا ہموار
اور نرم اور تلوے ایسے خالی تھے کہ بہتا پانی تلوے کے نیچے
سے نکل جاتا اور کم تھا گوشت ایڑیون مبارک مین اور پاؤن
کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سب انگلیون سے بڑی تھی
چنانچہ مواہب لدنیہ مین میمونہ بنت کردم سے روایت
کی ہے کہ کہا اوسنے دیکھے مین نے دونون قدم جناب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مجکو خوب یاد ہے
کہ انگوٹھے کے پاس کی اونگلی اور اونگلیون سے لنبی تھی اور
چوڑ ہڈیون کے بھاری اور مضبوط تھے اور دونون پنڈلیان
باریک اور لطیف اور قد ہمایون اوس نونہال باغ وحدت
کا نہ بہت چھوٹا نہ بڑا بلکہ میانہ قد تھے باوصف اسکے جب اور
لوگون کے ساتھ چلتے آپ ہی اون سے اونچے معلوم ہوتے

اور جب تنہا تشریف فرما ہوتے قد میانہ قد سمجھ پڑتے اور بدن
نازنین آپ کا نہ زیادہ دبلا نہ نہایت طیار اور گوشت بدن کا
کسا گٹھا ہوا اور رنگ اوس گل گلستان رسالت کا سرخ سفید
تھا اور بعض روایات مین آیا ہے کہ رنگ مبارک آپ کا اول عمر
مین سرخ اور سفید تھا اور جوانی مین پختہ ہو کر گندم گون ہو گیا
تھا اور چال دلربا اوس سید انس و جان کی نہایت قوت
اور سرعت سے تھی اور قدم کو جا کر رکھتے گویا اونچے سے
نیچے کو اوترتے تھے اور منقول ہے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہ دیکھا مین نے کسیکو جلد چلنے والا زیادہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گویا لپٹتی تھی زمین
آپ کے قدم مبارک کے تلے اور ہم بہت محنت اور مشقت
کرتے تھے اور دوڑتے تھے تب حضرت کے ساتھ پہونچتے تھے
اور آپ بے تعب و اضطراب چلے جاتے تھے اور یہ چال
اولوالعزم اور اہل ہمت اور شجاعت کی ہے اور عادات شریف تھا
سے یہ تھا کہ گاہی سوار ہو کر اور کبھی پیادہ پا اور کبھی نعلین پہن کر
اور کبھی ننگے پیر چلتے تھے اور جب صحابہ کے ساتھ چلتے تھو
اونکو آگے کرتے تھے اور آپ پیچھے چلتے تھے اور فرماتے
کہ پیٹھ میری فرشتون کے لیے چھوڑ دو اور بو بدن اطہر
کی ایسی تھی کہ بے استعمال خوشبویون کے ہرگز بو مشک و عنبر

وغیرہ عطریات کی اوسکو نہین پہونچتی تہی اور جن کوچون مین کہ
آپ تشریف لیجاتے وہ رستہ آپکی بو سے مہک جاتا اور اوسکا
لوگ جان جاتے تھے کہ آپ اسی رستے سے تشریف لیگئے ہین
اور ہنوز در و دیوار مدینہ طیبہ سے مشتاقون اور دوستون کو
وہی آپکی بو آتی ہے اور تربت شریف مین ایک خوشبو خاص
ہے کہ دنیا مین پہر کسی اور چیز مین نہین ہے شعر دران زمین
کہ نسیمی وزد ز طرۂ دوست ٭ چہ جاے دم زدن نافہای تاتاریست
اور جو کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تمام روز اوسکے ہاتہ مین خوشبو
آیا کرتی اور اگر دست حق پرست اپنا کسی لڑکے کے سر پر پہیر دیتے
وہ لڑکا اور لڑکون مین خوشبودار مشہور اور ممتاز ہوتا اور آپکے
پسینے سے بو مشک اور عنبر کی آیا کرتی اور عورتین پسینا آپ کا
لیکر اپنے بدن مین ملتی تہین مدتون اوسکے بدن سے
اوسکی خوشبو نجاتی تہی چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایکدن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے گہر تشریف لاے اور آرام فرمایا اور وقت سونے کے
پسینا بہت نکلتا تہا پس میری ماں ام سلیم وہ عرق مبارک ایک
شیشے مین جمع کرتی تہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار
ہوے اور فرمایا اسے ام سلیم کیا کرتی ہے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسینہ آپکا ایک [illegible]

کر اور خوشبوؤن مین ملا کر استعمال کرون کہ یہ سب خوشبوؤن
سے بہتر ہے روا مسلم اور منقول ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ اپنی لڑکی کو اوسکے مرد کے گہر بہیجے
مگر خوشبو کے لیے کہ دولہنون کو ضرور ہے اوسکے پاس کچہ
نتہا پس حضور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر
عرض کیا کہ کچہ مجہے عنایت فرمائیے تو اوس سے خوشبو لیکر
اپنی لڑکی کو دون مین اوس وقت حضور اقدس مین بہی کچہ موجود نتہا
پس اوس معدن افضال وکرم نے ایک شیشی منگا کر تہوڑا سا
پسینا اپنے بدن کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی لڑکی کو دے کہ اپنے
بدن مین ملے اور جب کم ہووے تو اور خوشبو اوسمین ملا لیوے
پس وہ لڑکی اوس خوشبو کو لگایا کرتی اور تمام گہر اوسکا اوس
خوشبو سے معطر رہتا اور جب باہر نکلتی سارے اہل مدینہ کا دماغ
معطر ہوجاتا اور اوسکے گہر کا نام بیت المطیبین مشہور ہوا اور بعضے
احادیث مین آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول والا مقام علیہ الصلوة
والسلام نے کہ جب مین معراج کے سفر سے پہرا میرے بدن کے
پسینے کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا اوس سے گلاب کا پہول پیدا ہوا
جو چاہے کہ میری بو سونگہے وہ گلاب کے پہول کو سونگہے ہرچند
کہ محدثین کو اس حدیث کی صحت مین کلام ہے مگر بنظر منزلت
مرتبت اوس رسول عالیمقام کے یہ ایک ادنی بات ہے اور کچہ عجب کی بات نہین ہے

کذا فی المواہب اور آپ باوجودیکہ ہمیشہ خندہ رو رہتے تھے لیکن کبھی کھلکھلا کر نہ ہنستے اور اکثر مسکراتے تھے اور کبھی فقط دانت آپکے کھل جاتے مگر آواز منہ سے نہ نکلتی تھی اور آپکے دانتون کی روشنی سے دیوارین روشن ہوجاتین جیسا کہ مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب ہنستے تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشن ہوجاتی تھین دیوارین آپکے دندان مبارک کی روشنی سے اور رونا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی اسی قبیل سے تھا کہ آواز منہ سے نہین نکلتی تھی فقط آنسو آنکھون سے جاری ہوتے تھے اور سینہ مبارک سے آواز مثل جوشش دیگ کے سنی جاتی تھی اور بعضے روایات مین ہے کہ مانند چکی کے سینہ شریف سے آواز آتی تھی اور رونا اوس شفیق بیکران کا بسبب جلال الٰہی یا شفقت امت اور رحمت میت کے ہوتا تھا اور اکثر کلام مجید کے سننے مین یا تہجد کی نماز مین اور آواز شریف آپکی سب آدمیون کی آواز سے شیرین اور صاف تھی اور اوس جگہ پہونچتی تھی کہ کسیکی آواز وہان نہ پہونچتی خصوصاً خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے کے وقت بیان تک کہ پردے کی بیٹھنے والیان اپنے اپنے گھرون مین وعظ او نصائح آپکے سنتی تھین اور خطبہ پڑھا اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام حج مین منا مین جو لوگ وہان حاضر تھے کیا دور کیا نزدیک

سب نے سنا اور جو لوگ وہان موجود تھے اپنے اپنے گہرون
مین آپ کی آواز سنتے تھے اور آپ کے برابر کوئی خوش بیان
نہ تھا منقول ہے کہ ایکبار امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کبھی ہم لوگون
سے کہین باہر نہین گئے اور نہ ہم لوگون سے آپ نے کچھ سیکھا
اور نہ ہم مین بیٹھے پہر یہ بلاغت اور فصاحت آپ کہان سے
لائے آپ نے فرمایا کہ لغت اور بولی اسمٰعیل علیہ السلام کی مٹ
گئی تھی اوسکو جبرئیل علیہ السلام لائے اور مین نے یاد کرلی
اور یہی فرمایا کہ ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنے سکھایا مجکو میرے
پروردگار نے نیک ادب مین تعلیم یافتہ جناب کبریا کا ہون
اور یہ کہ سے بیٹے سعد بن بکر مین کہ میری دائی حلیمہ سعدیہ کی قوم مین
پرورش پائی ہے اور وے لوگ افصح عرب تھے اور آپ کی
عادت تھی کہ وعظ اور نصائح کے وقت ایک ایک بات کو تین تین
بار تکرار فرماتے تھے اور کلام جدا جدا بولتے تھے تاکہ سننے والے
کی سمجھ مین خوب آجاوے اور شک اور شبہہ نہ رہے اور حاصل
کلام اس گفتگو کا یہ ہے کہ سب اعضا سے شریف اور صورت
منیف نہایت خوبی اور زیبائی اور اعتدال مین تھی اور وے
خلاصہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حسن وجمال ظاہری
اور باطنی خوبیون مین شریک اور ہمتا نہین رکہتے تھے

وصل در ذکر اخلاق عظیمہ وصفات کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

؎ فما نظر العیون مثل جمالہ ✤ ولا وقعت انثیٰ لمثل محمد ✤
ولا عشرت ارض بمثل نعالہ ✤ ولا سمعت اذن کذکر محمد ؎
ہرچہ اسباب جمال است رخ خوب ترا ✤ ہمہ بر وجہ کمال است کما لا یخفیٰ ✤
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وصل یہ ذکر ہے اخلاق
عظیمہ اور صفات کریمہ اوس پاکیزہ سرشت کا جانو تم اے مسلمانو
کہ کسی بشر میں صباحت اور ملاحت اور لطافت ظاہری ویسی
نہ جمع ہوئی جیسے اوس حبیب کبریا میں جمع ہوئی اور نہ جمع
ہوئے کسی انسان کے باطن میں کمالات پسندیدہ اور خصائل
حمیدہ جیسے کہ جمع ہوئے اوس خاتم الانبیا کی سیرت میں اور
جو جمال جہان آرائے نبوی کہ اصل خلقت میں تھا اگر وہ تمام
اور کمال عالم ظاہر میں ظہور کرتا کسیکو دیکھنے کی طاقت نہوتی اور
اوس روئے زیبا کا جلوہ کسی دیکھنے والے کے ہوش و حواس
باقی نرکھتا اور بسبب اجتماع ان سب مکارم اخلاق اور محامد صفات
اوسکے اور کثرت اور قوت اور عظمت کے آپکی ذات شریف آیات
مین حق تعالےٰ نے اپنی کتاب کریم مین آپکو ساتھ صفت خلق
عظیم کے یاد فرمایا کہ انک لعلیٰ خلق عظیم [1] اور آپکے خلق عظیم
کی کچھ حد اور نہایت نہین ہے کہ تحریر اور تقریر مین آوے کیونکہ
آپ تو متخلق اور متصف ساتھ جمیع اسماء اور صفات الٰہیہ غیر متناہیہ
کے تھے اور مظہر اتم اون سب کے علی وجہ التساوی والکمال واقع

[1] ترجمہ یعنے تو اسے محمد بڑا خوش مزاج اور خوش خلق ہے ۱۲

ہوسکتے ہیں کیونکر کوئی اوسکو احاطہ کرسکے ایک صحابی نے
جناب ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا
کہ آپ فضائل اور کمالات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے گنیئے کہ مین اونکو اختیار کرون جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ اگر تو نعمتین دنیا کی گن سکے تو مین بھی آپکے کمالات
اور اخلاق کی تعداد کرون اوس صحابی نے کہا کہ نعمتین دنیا کی بڑا تہا
ہیں مجھے طاقت اونکے تعداد کرنیکی نہین ہے تب فرمایا جناب صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ تو دنیا کی نعمتون کو کہ بحکم قل متاع الدنیا
قلیل کے بہت کم ہین تعداد نہین کرسکتا ہے تب مین کمالات
اور اخلاق ایسے شخص کے کہ حق تعالے نے اونکو ساتہ خلق عظیم
کے یاد کرتا ہے کسطرح تعداد کرسکون اور کرم اور مہربانی اور رافت
اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ جب روز احد کے آپکا دانت شہید
ہوا اور سر مبارک مین زخم پہونچا تو اصحاب آپکے بیقرار ہوے
اور عرض کیا کہ کاش آپ ان کافرون کو بددعا فرماتے کہ اپنی
سزا کو پہونچین فرمایا مین کسیکے بددعا کرنے کے لیے نہیں آیا ہون
اور حق تعالے نے مجکو واسطے بہیجا ہے کہ سرگشتگان بادیۂ
ضلالت اور گمراہی کو راہ ہدایت پر پہونچاؤن اور دعا تمام ونکا کر
فرمایا اللھم اہد قومی فانھم لا یعلمون یعنے اے بارخدا ہدایت
کر تو میری قوم کو کہ یے ناوان ہین اور اپنا نفع اور ضرر نہین سمجھتی ہین

۵ بحسن و خلق و وفا کس بیار ما نرسد ٭ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ٭ ہزار نقش بر آید ز کلک صنع ولی ٭ بدلپذیری نقش نگار ما نرسد ٭ ہزار نقد ببازار کائنات آرند ٭ یکی بسکہ صاحب عیار ما نرسد ٭ اگرچہ حسن فروشان بجلوہ آمدہ اند ٭ کسی بحسن و ملاحت بیار ما نرسد ٭ اے عزیز جو احاطہ جمیع اخلاق جمیلہ اوس خلاصۂ موجودات کا متعذر اور احاطہ طاقت بشری سے باہر ہے بعضے اون سے لکھے جاتے ہیں تا پڑھنے والے کو ایک ذوق اور سننے والے کو شوق زیادہ ہووے منجملہ اوسکے صبر اور حلم اور عفو اور تواضع اور فروتنی ہے اور یہ بڑی صفات نبوت کی ہیں کیونکہ جب تک یہ صفات قوی نہووین بار نبوت کا کون اوٹھاوے جب کہ حق تعالے انبیاء سابقین کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا اور حکم صبر اور عفو کا فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ یعنے صبر کر و تم ایذا دہی خلق پر اور ایذا اوٹھاؤ اونکی ظلم کو جیسا کہ صبر کیا انبیاء اولو العزم نے اور عفو اور در گذر کرو تم اونکو تا ظاہر ہو کہ صبر اور معنی حلم کا کافرونکی ایذا سے زیادہ دیا جیسا کہ آیا ہے حدیث شریف میں کہ مَا أُوذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا أُوذِيتُ یعنے ایذا دیا گیا کوئی نبی جیسا کہ ایذا دیا گیا میں اور اسکے کہ جب حضرت سرکار مبارکی ہتے اسلام لائین تہی یہی اویت کفار کے ہاتہ سے بہت اوٹھائی اور ستوا اسکے جو اندکا نازک مزاج

ادا ہم ستم

ہوتا ہے تھوڑا صدمہ بھی اوسکو بہت معلوم ہوتا ہے پھر کیا
پوچھنا ہے ایسے شخص کا کہ جسکی لطافت مزاج اور نزاکت
فطرتی کچہ انتہا نہووے اور آپ کے وسعت اخلاق کا یہ ایک
شمہ اور نمونہ ہے کہ فرمایا صِلْ مَنْ قَطَعَكَ یعنے مل تو اوس
شخص سے جو تجھسے نہ ملے اور بہت دے اوسکو جو کچھ تجکو نہ دے
اور عفو فرما اوس سے جو تجھپر ظلم کرے اور حدیث ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات یا مال کے لیے کبھی
کسی سے بدلا نہ لیا مگر اوس شخص سے جو خلاف حکم خدا کے کرتا تھا
اور اوسکے اوامر اور نواہی کو نمانتا تھا اور حدیث صحیح مین آیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ
الاخلاق یعنی بھیجا گیا ہون تاکہ مکارم اخلاق انبیاے سابقین کے تمام کرون کہ صفوت
حضرت آدم علیہ السلام اور رفعت حضرت ادریس علیہ السلام اور شکر نوح علیہ السلام
اور مجد ہود علیہ السلام اور عبادت صالح علیہ السلام اور خلت خلیل الرحمن
علیہ السلام اور نزاہت یوسف علیہ السلام اور رزم موسی علیہ السلام اور
صبر ایوب علیہ السلام اور عدل داؤد علیہ السلام اور تمکین سلیمان علیہ السلام
اور امر بالمعروف یحیے علیہ السلام اور زہد عیسی علیہ السلام ہی مین کمال کو پہنچا
رباعی خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری * حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات * آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری *

اور حاکم اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ زید بن سعنہ یہودی
نے کہا کہ مین نے تمام محامد پیغمبر آخر الزمان کے کتب سماوین
دیکھے تھے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پائے
مگر غصے کا ضبط کرنا اور سخت بات کے مقابلہ مین آپ کا نرمی کرنا
مجھپر ظاہر ہوا پس مین اوسکے امتحان کی فکر مین ہوا ناگاہ آپنے
مجھسے خیبر مین خرمے قرض مول لیے اور فرمایا کہ اتنی مدت مین
ادا کرونگا ہنوز وہ وعدہ پورا نہوا تھا اور بعد مدت آپنے مقرر
فرمائی تھی وہ نگذری تھی کہ مین نے تقاضا سخت شروع کیا اور ترش روئی اور
درشت خوئی بہت کر کے دامن مبارک آپ کا پکڑ کر کھینچا اور کہا
اوٹھیے اور قرض میرا دیجیے مین ہرگز آپکو نچھوڑونگا جبتک
کہ آپ قرض میرا نہ دیجیےگا اور یہ ہم اسواسطے کہا کہ وہان لوگ بہت
جمع تھے شاید غیرت سے آپکو غصہ آوے اور آپکی زبان سے
کوئی سخت بات نکلے پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور مجھکو کہتے ہوئے اور مطلق یہ عذر نکیا کہ ابھی میعاد وعدہ کی نہین
گذری اور ذرا بھی خفا اور تنگ نہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کمال غضب مین آکر تلوار میان سے کھینچ کہا اسے دشمن
خدا کے ابھی بیہودگی سے باز نہین آتا ہے اور کلمات بیہودہ
زبان پر لاتا ہے ابھی تجھکو مار ڈالتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مسکرائے اور کہا اسے عمر مجھکو تجھسے یہ توقع تھی چاہیے تھا کہ

اسکو از راہ لطف اور مہربانی کے نصیحت کرتے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے نادم ہوکر تلوار ہاتھ سے پھینک دی اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو صبر نہین اور بیہودہ گوئی اسکی
مجسے نہین سنی جاتی اگر فرماییے تو قرض اسکا دیدے ڈالون
فرمایا بہتر ہے مگر بیس صاع خرمے میری طرف سے اور اوسکو
دینا تجبر دانش کلام کے سننے کے مین آپ کے پاؤن پر گرا اور
شرمندہ پامال ہوکر قصور اپنا معاف کروایا اور روایت کی ہے
ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ ایکدن مین ہمراہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جاتا تھا ناگاہ ایک اعرابی رستے مین ملا اور اپنی چادر کو آپ کے
گردن مبارک مین ڈالکر اپنا زور سے کھینچا کہ اوسکے صدمہ سے
گردن مبارک چھل گئی اور کہا میرے دو اونٹ مین انکو بھروادو
آپنے فرمایا کہ جب تک تو مجکو نہ چھوڑیگا مین تیرے اونٹ نہ بھر دونگا
اوسنے کہا خدا کی قسم جبتک یہ اونٹ میرے نہ بھرینگے
مین نہ چھوڑونگا تب آپنے ایک شخص کو بلا کر فرمایا کہ اسکے ایک
اونٹ کو خرمون سے اور دوسرے کو جو سے بھر دو اور
بڑی مہربانی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہے
کہ آپنے بخش دی تقصیر لبید بن اعصم یہودی کی کہ اوسنے آپ پر
سحر اور جادو کیا تھا اور بخش دیا قصور یہودیہ خیبریہ کا کہ اوسنے بغیب

نے آپکو بکری کے گوشت مین زہر دیا تہا اور منقول ہے کہ ایکدن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے سے جاگے دیکہا کہ ایک کافر
تلوار کہینچے سرہانے کہڑا ہے اور کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اسوقت آپ کو میرے ہاتہون سے کون بچانے والا ہے
فرمایا کہ اللہ ہے یہ کہتے ہی اوسکے ہاتہ سے تلوار گر پڑی اور جناب
احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوٹہا لی اور فرمایا کہ اب کہہ تجکو
کون بچانے والا ہے پس وہ کافر ڈرا اور کانپنے لگا پہر اوسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہوڑ دیا اور اوسکا قصور معاف کیا وہ
اپنی قوم مین گیا اور کہنے لگا کہ مین اسوقت بہترین خلق کے
پاس سے آیا ہون کہ اونہون نے مجہسے بہت بڑی تقصیر دیکہی
اور باوجود یکہ اونکو بدلا لینے کا اختیار تہا مگر اپنے حلم اور رحمت سے
مجکو چہوڑ دیا اور میرے جرم کو عفو فرمایا اور منقول ہے کہ ایک
شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پکڑ لائے اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شخص چاہتا ہے
کہ آپ کو مار ڈالے فرمایا مت ڈرو اگر یہ شخص چاہتا ہے کہ
مجکو مار ڈالے تو ہرگز نہ مار سکیگا اور اسکو چہوڑ دو اور منجملہ
وسعت خلق اور حلم اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ تہا
کہ مخالفون کے ساتہ ایسا حسن سلوک فرماتے تہے کہ کسی بشر کا مقدور
نہین کہ اپنے مخالفون سے ایسی نیکی کرے اور اسی سبب سے

حق سبحانہ تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتاکید فرماتا ہے
کہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم لیکن وہ رحمۃ
للعالمین اپنی کمال رافت اور رحمت سے اونکے گناہوں کو عفو
فرماتے تھے اور ہمیشہ اونکے لیے استغفار کرتے تھے بیان کیا
کہ ایکدن صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باوجود نزول آیہ جاہد کے آپ کافروں کے ساتھ ملاطفت اور
مہربانی کیوں فرماتے ہیں اور آن منافقین کے لیے مغفرت
کیوں طلب کیا کرتے ہیں فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے نے مجھکو اختیار
دیا ہے چاہوں انکے لیے عذاب طلب کروں اور چاہوں انکی
مغفرت میں مصروف رہوں پس اختیار کیا میں نے استغفار کو
اور بنہایت عفو اور رافت اور اغماض اوس عالیجناب کا ہے
اور صحیح بخاری میں بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا منقول ہے کہ ایک شخص آیا اور اجازت چاہی کہ
گہر کے اندر آپ کے حضور پرنور میں آوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اوسکو اجازت دی جب وہ شخص سامنے ہوا فرمایا یہ
اپنی قوم میں سب سے برا ہے اور جب پاس آکر بیٹھا آپ نہایت
خلق اور کمال ملاطفت اور کشادہ روئی سے پیش آئے ام المومنین
فرماتے ہیں جب وہ چلا گیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے اوسکو دیکھا کہا تھا یوں فرمایا

اور جسوقت وہ آکر بیٹھا عنایت اور شفقت اوسکے حال پر بہت
فرمائی فرمایا اسے عائشہ مجکو تمنے کبھی بدمزاجی بکواس کرتے دیکھا
ہے بیشک اللہ تعالے کے نزدیک وہ شخص نہایت برا ہے
جسکی بدمزاجی اور بدخوئی سے لوگ ڈرکر بچا کرین اور اوسکی صحبت
سے پرہیز کرین اور بھی بخاری مین مذکور ہے کہ ایک
لونڈی مدینہ کی آپ کا دامن مبارک پکڑکر جہان چاہتی تہی
وہان لیجاتی تہی اور آپ ہرگز اوس سے انکار نہین کرتے تھے
اور رنجیدہ نہین ہوتے تھے اور بھی اوسی زمانے مین ایک عورت
دیوانی تہی اور بہت خیالات فاسدہ اور وہمیات لاطائل اوسکے
جیمین آتے تھے اور لوگون کے سامنے ظاہر کرنے سے
شرماتی تہی پس بار بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آتی تہی اور تنہا بیٹھ کر وہ سب واہیات کہتی تہی اور جب ویسے ور
کسیکو دیکھتی تہی کہتی تہی کہ یہان سے اوٹھ چلو اور جگہ بیٹھو حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب تکلیفات گوارا فرماتے تھے
اور ہرگز اوس سے تنگدل اور رنجیدہ خاطر نہوتے اور سنن ترمذی
مین ہے کہ آپ نے کسی خادم کو کبھی سخت آواز سے نہین پکارا
اور اپنے انتقام کے واسطے اوذیت نہین پہونچائی اور کبھی صحابہ
کے روبرو پاؤن پھیلاکر نہ بیٹھے اور جو کوئی آپکی ملاقات کے لیے
آتا جب تک وہ بیٹھا رہتا آپ نہ اوٹھتے تھے اور نہ اونسے بولتے

اور جو کوئی یاروں میں سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہکر پکارتا تھا بجواب اسکے کہ حاضر ہوا اور کوئی لفظ نہیں بولتے تھے
اور ہر قوم کے بزرگ کی تعظیم اور اکرام فرماتے تھے اور اصحاب اور
ہمنشینوں پر کمال عنایت کرتے تھے یہان تک کہ ہر ایک گمان
کرتا تھا کہ سب سے زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو چاہتے
ہیں اور جو کوئی آپ کا ہاتھ پکڑتا تھا جب تک کہ وہ اپنے نچھوڑتا آپ
اپنا ہاتھ اوس سے نچھوڑاتے اور بسبب آپکی شفقت اور عنایت
کے سب لوگ آپکو بجاے اپنے باپ کے سمجھتے تھے اور آپکے
نزدیک حق میں سب برابر تھے کوئی زیادہ مستحق کسی دوسرے سے
نتھا اور تھے وہ عالیجناب ہمیشہ تازہ رو خندہ پیشانی خوش خلق
نرم خو تھے اور نہ تھے زشت خو سخت گو فحاش عیب جو اور جو اسکے
پاس آتا تھا اوسکی تعظیم کرتے تھے یہان تک کہ اپنی چادر بچھا دیتے
تھے اور تکیہ عنایت فرماتے تھے اور کلام کسیکا قطع نہیں کرتے تھے
جب وہ آپ سے چپ رہتا تھا تب جواب دیتے تھے اور کبھی
حاجتمندوں کے لیے نماز میں تخفیف کرتے تھے اور حال اور حاجت
اونکی پوچھتے تھے اور بعد فراغت کے باقی نماز پڑھتے تھے اور
مزاج پرسی مریض اور مساکین کی کرتے تھے اور فقیروں کے
ساتھ بیٹھتے تھے اور قبول کرتے تھے دعوت غلاموں کی اور
ایکبار کسی نے جو کی روٹی اور بدبودار چربی کی دعوت کی آپنے

اوسکو بھی قبول فرمایا اور انکار نکیا اور اصحاب مین کمال اخلاق سے
بیٹھتے اور اخیر مجلس مین بیٹھتے تھے اور سوار ہوتے تھے حمار پر اور
پیچھے اپنے کسیکو بٹھا لیتے تھے اور غزوۂ بنی قریظہ کے دن ایک حمار
پر سوار تھے کہ مہار اوسکی رسی کی اور پالان اوسکا خرمیکی چھال کا
تھا اور اپنی آخر زمانے مین بعد فتح ولایات اور بلاد اور وسعت
اموال سے آپ نے اوس اونٹ پر حج کیا کہ جسپر پرانا پالان تھا
اور پرانی چادر چار درم کی قیمت کی اوسپر تھی باوجودیکہ اوسی حج مین
آپ نے سو اونٹ قربانی کے لیے بھیجے تھے اور فتح مکہ کے دن جب
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کے لشکر
مین تشریف لاتے تو سر پاؤن تک جھکائے تھے نہ بادشاہون
کی طرح کہ وقت فتح کے سرکش اور سربلند ہوتے ہین اور مروی ہے
قیس بن سعد انصاری سے کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور پلٹتے وقت میرے باپ
نے ایک حمار اونکی سواری کے لیے لاکر حاضر کیا کہ آپ سوار ہو کر
تشریف لیجاوین اور مجھسے کہا اے قیس تو بھی حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سوار ہوے اور فرمایا اے قیس سوار ہو میں نے بسبب
ادب کے انکار کیا پھر فرمایا سوار ہوئے یا پھر جا میرے ساتھ
مت آ اور ایسے ہی ایک صحابی سوار ہوے جاتے تھے حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہکر اوتر پڑے اور عرض کیا کہ آپ سوار
ہولین پس آپ سوار ہوسے اور ادنکو بہی اپنے آگے بٹھا لیا
از عجیب تراس سے یہ قصہ ہے کہ طبری نے ذخیرۃ العقبیٰ مین
نقل کیا ہے کہ ایکدن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حمار بے پالان پر سوار ہوکر قبا کو تشریف لیے جاتے تھے اور
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پیادہ پا ساتہ تھے فرمایا اے ابوہریرہ
مین تجکو سوار کر لون کہا جیسی مرضی شریف ہووے فرمایا سوار
ہو نپس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے قصد سوار ہونے کا کیا اور
سوار ہو سکے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ کر چڑہنے
لگے دونون زمین پر گر پڑے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سوار ہوسے اور ابوہریرہ سے فرمایا کہ سوار ہوگا التماس کیا
جیسی مرضی مبارک ہو فرمایا سوار ہو پہر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کود سے کہ سوار ہووین چڑہ نہ سکے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو پکڑ کر چڑہنے لگے پہر دونون زمین پر گر پڑے
پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوسے اور فرمایا اے
ابوہریرہ تجکو سوار کر لون عرض کیا نہین قسم خدا سے عزوجل
کی مین نہین چاہتا کہ آپ کو تیسری بار گراؤن اور تاریخ طبری مین
مذکور ہے کہ ایک روز سفر مین صحابہ سے فرمایا کہ ایک بکری
ذبح کر کے کباب پکاؤ سب اوٹھے اور ایک ایک کام سب نے

اپنے اپنے ذمہ لی الیا ما جلد تیار ہووے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگل کو
چلے گئے اور وہان لکڑیان اکٹھا کر کے ان کا اپنے سر مبارک پر رکھ کر لائے اصحاب نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ نے اتنی محنت اور مشقت کیون
اوٹھائی ہم سب کام پر مستعد تھے اور اگر ہمکو معلوم ہوتا کہ آپ اس کام کی تکلیف اوٹھاوینگے تو
ہم سب ہم اسکو ہرگز نکرنے دیتے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے بندے کو یہ بات مکروہ جانتا
ہے کہ اپنے یارون مین ممتاز ہو کر بیٹھے اور اونکے ساتھ کام مین
شریک نہووے اور انس بن مالک خادم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مین نے دس برس حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی کبھی آپ نے نفرمایا کہ یہ کام
تو نے کیا یا کیون کیا اور ایکبار نعل مبارک کا تسمہ ٹوٹ
گیا تھا ایک صحابی نے عرض کیا کہ اسکو مجھکو عنایت فرمایئے
مین اسکو درست کر دون فرمایا مین نہین چاہتا ہون کہ آپ
ممتاز ہو کر بیٹھون اور دوسرون سے کام کو کہون اور مروی ہے
قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نجاشی بادشاہ حبش کے پاس سے
ایلچی آئے تھے آپ اوٹھے کہ اونکی خدمت کرین صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم فرمایئے کہ انکی
خدمت کرین فرمایا ان لوگون نے میرے یارون کی بہت خدمت
کی ہے پس مین چاہتا ہون کہ خود اسکے اوسکا عوض کرون اور
جناب سرور انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت اپنے اہل خانہ کی

اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور کپڑون اور جوتون مین اپنے
ہاتھ سے پیوند لگاتے اور اپنے ہاتھ سے بکریان دوہتے تھے
اور اونٹ باندھتے تھے اور اونکو چارہ ڈالتے تھے اور خدمتگار
کے ساتھ کھانا کہاتے تھے اور اوسکے ساتھ خمیر کرتے تھے اور
اوسکی محنت اور مشقت بٹا لیتے تھے اور بازار سے سودا اپنا
آپ اوٹھا لاتے تھے اور نہین چاہتے تھے کہ کوئی دوسرا
اوٹھا لاوے اور فرماتے تھے کہ جسکی چیز ہو اوسکو لائق ہے
کہ آپ اوٹھا لاوے ہان اگر ناطاقت ہو تو مضائقہ نہین کہ
اوسکا بھائی اوسکی مدد کرے اور ایکدن ایک شخص حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپکی ہیبت اور جلال سے
کانپنے لگا آپنے فرمایا تو مت ڈر کہ مین بادشاہ نہین ہون مین
ایک عورت قریشی کا بیٹا ہون کہ رُبلا سوکھا گوشت کہ ریتیا اوس
کا کھانا سے کھایا کرتی تھی اور مروی ہے حضرت عبد اللہ بن ابی الحمسا
سے کہ مین نے قبل نبوت کے آپ سے کچھ مول لیا تھا اور اوسکی
تھوڑی قیمت باقی رہی تھی مین نے کہا کہ آپ یہان توقف کیجئے
مین یہین لیے آتا ہون پس مین جاکر بھول گیا تین دن کے
بعد مجکو یاد آیا ناگاہ دیکھا مین نے کہ جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی جگہ بیٹھے ہین فرمایا اے عبد اللہ
تو نے مجکو بہت مشقت مین ڈالا مین تین دن سے اسی جگہ

تیری انتظار کرتا ہون اور بغایت تواضع اور صبر اور صدق
و عفو ہ تھا اور منجملہ تواضع اوس فخر بنی آدم کے یہ تھا کہ کبھی کہانے
مین عیب نکیا اور زبان مبارک سے نفرمایا کہ یہ بدمزہ ہے
یا بے نمک یا ترش یا غلیظ یا رقیق ہے اگر خوش آتا تھا کچہ کہا لیتے
تھے اور جو بدمزہ ہوتا تھا چہوڑ دیتے تھے اور دنیا باوجودیکہ اوسکی
اور حقارت اور مذمت اوسکی زبانون پر مشہور ہے لیکن آپنے
کبھی اوسکو برا نہین کہا بلکہ فرماتے تھے دنیا کو گالی مت دو
کہ یہ مسلمان کی اچھی سواری ہے کہ نیکی تک پہونچاتی ہے اور
بدی سے بچاتی ہے اور ایسیہی منع فرماتے تھے زمانے کو
برا کہنے سے اور حدیث قدسی مین آیا ہے کہ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ
فَاِنَّا الدَّهْرُ یعنے فرمایا ہے حق تعالے نے کہ برا مت کہو اور
گالی مت دو زمانے کو واسطے کہ مین زمانہ ہون یعنے خالق
اوسکا اور اوسکی نیکی اور بدی کا مین ہون پس اوسکو بد کہنا
میری طرف عائد ہے اور عادات فیض سمات سے یہ تھا
کہ سبقت کرتے تھے سلام مین اور جواب سلام کا دیتے تھے
جو کہ آپکو سلام کرتا تھا اور منجملہ حسن اخلاق اوس برگزیدہ کائنات
کے حسن معاشرت تھا ازواج طاہرات کے ساتھ کہ بہت رعایت
اور تفقد اونکے حال پر فرماتے تھے اور نان نفقہ اور تحفے
ہدایا وغیرہ مین سب کو برابر جانتے تھے مگر نسبت قلبی کہ وہ

سب کے ساتھ برابر تھی اور رعایت کرتے تھے اللّٰہمّ ہذا قسمی فیما املک
فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی اے پروردگار یہ تقسیم میری ان چیزوں میں ہے جو میری
قدرت اور اختیار میں ہیں پس ملامت اور مواخذہ مت کر تو اوس
چیز میں کہ میرے اختیار سے باہر ہے یعنی محبت کہ اوس میں
آدمی کا اختیار نہیں اور سب ازواج مطہرات سے زیادہ محبت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رکھتے تھے اور انصار کی لڑکیان
کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اونکے بھیجنے کے لیے
حکم کرتے تھے اور صدیقہ رضی اللہ عنہا جس پیالے وغیرہ سے
پانی پیتیں آپ اوسی برتن لیکر لب مبارک اپنا اوسی جگہ پر رکھ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے لب لگا کر پانی پیتے اور جس
ہڈی کا صدیقہ رضی اللہ عنہا گوشت تناول فرماتیں آپ اوس
ہڈی کو صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے لیکر تناول فرماتے
اور اگر صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مسواک دیتے کہ دھوکر دیوین اور
وہ اوسکو اپنے تھوک سے تر کرکے چبا تیں آپ اوس
مسواک کو کرتے تھے اور صدیقہ کی گود میں تکیہ دیتے تھے
اور روزہ میں اونکے بوسہ لیتے تھے اور ایک دن کمال محبت
اور نہایت شفقت سے فرمایا کہ اے عائشہ حبشیان کھیلتے ہیں
اگر دیکھو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنا منہ آپ کے کندھے
پر رکھکر کھڑی ہوئیں اور تماشا دیکھا کیں اور اوس وقت نبی

اور ایکبار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے ساتھ دوڑے پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آگے ہو گئین
پھر دونون دوڑے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے ہو گئے اور
فرمایا یہ سبقت میری تیری سبقت کا بدلا ہے اور ایکبار حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے
کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ کھانا بھیجا حضرت صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے ہاتھ اوس پیالے مین مارا وہ گر کر ٹوٹ گیا اور کھانا سب گر پڑا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون ٹکڑے پیالے کے اور وہ کھانا
سب جمع کر کے اوسمین رکھا اور حاضرین سے عذر کیا کہ بتابی کی
تمہاری ماں نے پس دوسرا برتن حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
گھر سے لیا اور ایک روایت مین ہے کہ کھانا بھی وہان سے لیکر
پیالے مین رکھا اور خادم کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ برتن
تاوان برتن اور کھانا تاوان کھانے کا ہے ایک حدیث مین
آیا ہے کہ عورتین حالت غیرت اور رشک مین بلندی کو پستی سے
تمیز نہین کرتی ہین اور منقول ہے کہ ایکبار ام المومنین
سودہ رضی اللہ عنہا شوربا پکا کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے لائین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم بھی کھاؤ اونہون نے
نہ کھایا پھر کہا کہ کھاؤ نہین تو تیرے سب شوربا

تہا دسترس میں لگا کر ان کی پہر بھی سودہ رضی اللہ عنہا نے نہ کہایا
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ شوربا سب ان کے منہ پر ملا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرما کر سودہ رضی اللہ عنہا سے
کہا تم بھی انکے منہ پر ملو پس سودہ رضی اللہ عنہا نے بھی صدیقہؓ
کے منہ پر ملا اور آپ ہنسا کرتے تھے یہ تھا حال جناب پاک کا
اپنی بی بیون کے ساتہ کہ کبھی انکو ہنسی کہیل سے خوش کا اور ان
امور میں انکو سماحت رکہا اور جملہ صفات کریمہ اس جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جود اور سخاوت ہے فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم
یعنے اللہ تعالی بڑا سخی ہے اوسکے بعد میں بڑا سخی ہون بنی آدم
میں سے اور شفا میں لکہا ہے کہ کرم اور سخا اور جود اور سماحت
یہ چارون صفت قریب المعنی ہین اور جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چارون صفات میں ممتاز تہے کہ کوئی آپ
سے ہمسری اور برابری نہین کرسکتا تھا اور جو شخص کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتا تھا وہ انہین صفات سے وصف
آپ کا کرتا تہا اور صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
آیا ہے کہ تہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب تر
اور شجیع تر اور جواد تر سب لوگون سے اور سبب اسکا یہ تہا
کہ نفس آپ کا اشرف نفوس اور مزاج آپ کا اعدل امزجہ تھا

آور جو ایسا ہووے پس فعل اوسکا ہی احسن افعال اور شکل
اوسکی احسن اشکال اور خلق اوسکا احسن اخلاق ہوویگا اور جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات ظاہری اور
باطنی اور حاوی تمام خوب سیرتی اور خوش صورتی کے تھے اور
وہ بہت بڑے سخی اور بڑے دینے والے تھے اور حسان بن
ثابت رضی اللہ عنہ نے قصیدہ اوس جناب پاک کی شان مین
لکھا ہے سیے اشعار اوسی قصیدے کے ہین ع لہ ہمم لا
منتہی لکبارہا ٭ وہمتہ الصغری اجل من الدہر ٭ لہ راحۃ لو ان
معشار جودہا ٭ علی البر کان البر اندی من البحر ٭ یعنے جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہت ہمتین ہین کہ
اونکی بڑی ہمتوں کی کچہ انتہا نہین اور ادنی ہمت اونکی زیادہ تر
ہے وسعت زمانے سے اور اوس صاحب جود کا ایسا ہاتہ
ہے کہ اگر عشر عشیر حصہ اونکی داد و دہش کا جنگل کو پہونچے تو
وہ جنگل دریاے اعظم سے زیادہ سخی ہوجاوے اور احادیث
صحیحہ مین آیا ہے کہ جس کسی نے کوئی چیز جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگی آپنے عنایت فرمائی
اور کبھی زبان مبارک سے نہین نہین کی اور بالفرض اگر کوئی
چیز اوسوقت موجود نہوتی تو چپ ہو رہتے اور میٹھی میٹھی باتو
سے سائل کی دلبری کرتے اور بہت سا عذر فرماتے اور وعدہ

صاف یہ کہتے کہ دونگا ملکہ اکثر یون فرماتے کہ توجا کر میرے
نام سے قرض لے جبوقت آویگا ادا کر دونگا اور منقول ہے کہ ایکبار
ایک سائل آیا آپ نے فرمایا میرے پاس اسوقت کچھ موجود نہین
ہے توجا اور قرض لے جبوقت آویگا مین اوسکو ادا کر دونگا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حق تعالے نے آپ کو یہ تکلیف نہین دی ہے
کہ جس چیز کی قدرت اور دسترس نہو اوسکا بوجھ اوٹھایئے
پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے کبیدہ خاطر
ہوئے اسمین ایک انصاری نے التماس کیا یا رسول اللہ آپ
دیجئے جہان تک آپ سے ہوسکے حق تعالے کے پاس کچھ کمی
نہین ہے آپ نے تبسم کیا اور آثار خوشی اور تازگی کے آپکے
چہرۂ مبارک پر نمود ہوئے اور فرمایا مجکو اسی بات کا حکم ہے
اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ ایکبار نوے ہزار درہم آپکے
پاس آئے آپ نے سب فقیرون اور مسکینون کو تقسیم کر دیئے
اور ایکدرم بھی باقی نرکھا اور بخاری مین انس بن مالک سے
روایت ہے کہ آپ کے پاس بحرین سے مال کثیر آیا فرمایا اوسکو
مسجد کے صحن مین ڈالدو بعد ازان آپ مسجد مین تشریف لائے
اور اوس مال پر نظر بھی نڈالی اور بعد نماز کے بیٹھے جو کوئی سامنے
ہوکر نکلا اوسکو دینا شروع کیا پس آئے عباس بن عبد المطلب

رضی اللہ عنہ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو
بھی اس مال سے کچھ عنایت فرمائیے پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اونکو اسقدر دیا کہ اوٹھا نسکے عرض کیا یا رسول اللہ
کسیکو حکم فرمائیے کہ یہ مال اوٹھا کر میرے گھر پہنچا دے فرمایا
جسقدر تم سے اوٹھ سکے لیجاؤ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ
جسقدر اوٹھا سکا لیگئے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اتنی دیر تک بیٹھے رہے کہ اوس مال سے ایک درم بھی باقی
نرہا ابن شیبہ کی روایت میں آیا ہے کہ وہ مال لاکھ درم تھا
کہ علا بن حضرمی نے بحرین کی طرف سے حضور پر نور بھیجا تھا
اور پیشتر ایسا مال جناب مقدس میں کبھی نہیں آیا تھا اور نہ آیا
جود وبخشش کا کہ جنگ حنین کے دن ہوا حصر اور قیاس سے
باہر ہے کہ ہر ہر کسو اونٹ کو سو سو [illegible] ہزار بکریاں دیں اور
ابوسفیان کو تین سو اونٹ اور ایک سو بیس اوقیہ چاندی عنایت
فرمایا اور بیان ان جود وعطایات احسان اور رحم وکرم کا اوپر
تیمنا لکھا گیا والا کسیکو مجال نہیں کہ کرم اور احسان اوس
بلند ہمت کا بیان کرسکے بوصیری صاحب قصیدہ بردہ نے
اوس بحر کرم کی مدح میں فرمایا ہے ؂ فَاِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا
وَضَرَّتَهَا ٭ وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ٭ ہے یعنی تحقیق ادنیٰ
بخشش تیری دنیا وما فیہا ہے اور ایک شمہ تیرے علموں کا

علم لوح و قلم ہے اور باوجود اس جود و سخا اور کرم و عطا کے آپ
بذات خود بطریق فقر و قناعت کے ساتھ گذران کرتے تھے اور
دو دو مہینے تک ما در خانۂ شریف مین آگ نہین جلتی تھی اور
اکثر بسبب شدت بھوک کے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے
اور اگر کھانا ایک وقت کا میسر آتا اور کوئی محتاج اوسوقت سامنے
ہوتا اوسکو حوالہ فرماتے اور تجسس اوس سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کئی طرح پر تھی کبھی یہ کرتے تھے اور کبھی قرض
لینے کا حکم فرماتے تھے اور آپ اوسکے ضامن ہوتے تھے
اور کبھی کسی شخص سے کوئی چیز مول لیتے اور قیمت اوسکی دیکر
پھر اوسکو وہ چیز عنایت کرتے تھے اور کبھی بعد مول لینے کے
قیمت سے زیادہ دیا کرتے تھے اور اکثر ہدیہ قبول فرماتے
تھے اور دو چند اوسکا اوسکے بدلے مین بطریق انعام کے
مرحمت فرماتے تھے اور فقر اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا تنگی اور اضطرار سے نتھا بلکہ بسبب زہد اور جود و سخا کے
تھا اور منجملہ صفات علیہ اوس عالی جناب سے شجاعت اور
قوت اور زور بازو تھا کہ اکثر سخت مقامون مین بڑے بڑے
بہادر عرب کے بھاگ جاتے تھے اور آپ اپنی جگہ سے جنبش
نہین فرماتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ مین نے کسیکو جناب رسول عالیمقام علیہ الصلوۃ والسلام سے

زیادہ بہادر نہین دیکھا اور منقول ہے امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ سے کہ لڑائی مین جب خوب گرما گرمی ہوتی تھی اور مسلمانون پر
سختی پڑتی تھی ہم آپکے پاس پناہ لیتے تھے اور دشمنون کے
مقابلے مین سوا آپکے کوئی نہین ٹھہر سکتا تھا اور جو ثبات
قدمی آپنے غزوہ حنین و خیبر وغیرہ مین کی اور داد جوانمردی اور دلیری
کی دی تفصیل اوسکی غزوات مین آویگی اور آپ کو قوت اور
زور بازو استقدر تھا کہ کوئی کشتی باز آپ سے نہین جیتتا تھا محمد بن
اسحاق محدث نے اپنی کتاب مین نقل کیا ہے کہ مکے مین ایک
شخص رکانہ نام کشتی گیری مین بے مثل اور یگانہ عصر تھا اور
پہلوانان عرب اور اطراف بلاد کے اوس سے کشتی لڑنے کے
لیے آتے تھے مگر وہ سبکو زمین پر گراتا تھا اور کوئی اوس سے
نہین جیتتا تھا ناگاہ ایکدن پہاڑون مین حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو ملا آپنے فرمایا اے رکانہ خدا سے نہین ڈرتا ہے
اور میری رسالت کا اقرار نہین کرتا ہے کہا آپکے اس دعوے
پر کون گواہ ہے فرمایا اگر مین تجکو کشتی مین گرا دون تو تو ایمان
لاویگا کہا ہان پس آپنے فرمایا کہ مستعد ہو وہ مانند شیر کے
آمادہ ہو کر سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
پکڑ کر زمین پر دے مارا کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے
چھوڑ دیجیے مین پھر کشتی لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اوسکو چھوڑ دیا اور دوسری بار زمین پر گرایا اسیطرح تین
مرتبہ زمین پر پٹکا تب رکانہ متعجب ہوا اور کہا واللہ شان آپکی
عجیب ہے اسیقدر حدیث مین آیا ہے اور حال اوسکے ایمان کا معلوم
نہین اور ایسی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت شجاعان
عرب سے کشتی لی ہے اور سب پر غالب آئے اور منقول ہے
کہ ابو الاسد جمحی نہایت شجیع تھا چنانچہ گاے کے چمڑے پر کھڑا
ہوتا تھا اور دس آدمی کنارون سے اوس چمڑے کو کھینچتے تھے
کہ نکال لیوین وہ چمڑا اوسکے پاؤن کے تلے سے نہین نکلتا تھا
اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تھا اور وہ مرد اپنی جگہ سے جنبش نہین
کرتا تھا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور کہا آئیے
مین آپسے کشتی کرون اگر آپ مجھکو زمین پر گرا دین تو مین آپکا
ایمان لاؤن پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
زمین پر دے مارا اور وہ بے نصیب اپنے اقرار سے پھر گیا اور
ایمان نہ لایا اور منجملہ صفات کریمہ اوس عدیم المثال کے ایک حیا
تھی کہ سب آدمیون سے آپ مین زیادہ اور پوری تھی جیسا کہ
روایت کی ہے بخاری نے حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد حیاء من
العذراء فی خدرہا یعنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہت حیا والے عورت باکرہ پردہ نشین سے اور جب آپ نے

حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور لوگ کہانے کے لیے آئے اور دیر تک بیٹھے رہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو کمال حیا اور شرم سے اوٹھا نہ سکے تب اللہ تعالے نے اوس قوم سے آپکی حیا اور شرم کا حال یون بیان فرمایا اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنے یہ زیادہ بیٹھنا تمہارا ایذا دیتا ہے نبی کو اور وہ بسبب حیا اور شرم کے تمکو اوٹھا نہین سکتا ہے اور خدا حیا نہین رکہتا ہے سچی بات کہنے مین اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص صاحب حیا تھا اور لوگون سے بسبب کمال شرم کے اپنے حقون کے لینے مین ہمیروتی نہیں کرتا تھا اوسکا بہائی اوسکو نصیحت کرتا تھا کہ تو اپنی حیا کو چھوڑ کہ اوسمین تیرے حق ضائع ہوتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور اوس سے حیا سے فرمایا کہ تو اپنے بہائی کو حیا سے منع نکر کہ حیا ایمان کا ہے اور مومن کامل وہی ہے جسکو حیا ہووے اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص حضور اقدس نبوی مین زرد کپڑے پہنے ہوئے آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند ہوا مگر نہایت شرم سے اوسکے سامنے کچھ نفرمایا کہ وہ آزردہ خاطر نہو اور بعد اوسکے اوٹھ جانے کے فرمایا کہ اس سے کہدو کہ اس کپڑے کو دہو ڈالے یا اوسکو بدل ڈالے تو بہتر ہے اور آپ کی عادت یہ تھی کہ کمال حیا

اور بسبب شرم کے اسکی آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے اور جو اگر کسی مین کوئی
فعل ناپسند خاطر مبارک کے پاتے تھے اوس شخص کا نام لیکر
یا اوس فعل کو تصریح کرکے کچھ نفرماتے تھے بلکہ حکایۃً یا اشارۃً
یا کنایۃً منع فرما دیتے تھے اور صحیحین مین حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کبھی بے حجابانہ اور بیباکانہ کلام نہین فرمایا اور بیکار کبھی
کوچہ و بازار مین نہ بولے اور عوض بدی کے کسی سے بدی نہ کی بلکہ
اوسکو کمال رافت اور رحمت سے معاف فرمایا اور مطابق اوس
روایت کے عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہم نے توریت سے نقل کیا ہے اور صفات جمیلہ اور
اوصاف حمیدہ اوس برگزیدہ عالم سے شفقت اور رافت اور
رحمت ہے امت پر اور نیک خلقی اور صلہ رحمی اور وفا سے
عہد سے تھے جیسا کہ خبر دیتا ہے حق تعالی اور اپنے کلام مجید مین
فرماتا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ولقد جاءکم رسول
من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم اور
مراحم اور اشفاق اوس یگانۂ آفاق سے اپنی امت پر تخفیف
اور آسانی ہے شرایع اور احکام الہی مین اور بعضے افعال کو کہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخوف اوسکے کہ مبادا میری
امت پر فرض ہو جاوے اور اونکو مشقت مین ڈالے چھوڑ دیا

جیسا کہ حکم مسواک کا ہر نماز مین اور تاخیر نماز عشا مین اور رکہنا صوم وصال کا اور سوا اسکے اور عبادات شاقہ اور ایک اون شفقت اونکی یہ تہی کہ اگر نماز مین کسی لڑکے کے رونے کی آواز سنتے اور والدہ اوسکی نماز مین ہوتی تو جلدی سے اپنی نماز تمام کرکے اوسکی تسلی فرماتے تاکہ والدہ اوسکی پریشان اور مضطر نہو اور آیا ہے کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالے نے آسمان اور زمین اور پہاڑون کو حکم دیا ہے کہ فرمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجالاو اور جو کچھ کہ وہ فرماوین تو ویسے عمل کرو اور اوسکے دشمنون کو ہلاک کرو آپنے فرمایا مجکو اونکی تکلیف دہی پر صبر کرنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور مین چاہتا ہون کہ اوپر عذاب نہو شاید وہ توبہ کرین اور ایمان لاوین اور اللہ تعالے اونپر رحمت فرماوے اور فرمایا ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اللہ تعالے نے آپکو دو باتون مین اختیار دیا تب آپنے وہ بات اختیار فرمائی جو امت پر آسان اور سہل ہو اور منقول ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ اگر کہین سے آپکے پاس کوئی چیز ہدیہ آتی تہی یا کوئی بکری ذبح ہوتی تہی فرماتے تھے کہ اسمین سے فلانی عورت کو کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تہی دے آو اور ایکدن ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوسکو نہایت شفقت اور رعایت سے بٹھلایا

اور اوسکا حال پوچھا جب وہ چلی گئی فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے کہ
زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آتی تھی وحسن العہد من الایمان
یعنے نیک عہدی جزء ایمان کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے اہل قرابت کے ساتھ خوش معاملگی فرماتے تھے
اور کہتے تھے کہ اولاد حکم بن العاص کی میری دوست نہین ہے
کیونکہ سوا اسے خدا اور مومنین صالحین کے کوئی دوست نہین ہے
فقط پاس قرابت اور صلۂ رحمی کے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرتا ہون
اور حال اون لوگون کا مشہور ہے کہ بڑے بدبخت تھے اور بجز
اذیت اور رنج کے اون سے کچھ حاصل نہ تھا اور منقول ہے
کہ ہوازن کے قیدیون مین آپکی رضاعی بہن شیما کہ اپنی ما حلیمہ کے
ساتھ مسلمان ہوئی تھی حضور پر نور مین آئی اور آپ نے پہچانا
پس تعظیم وتکریم اوسکی کی اور اپنی چادر مبارک بچھا کر اوسپر
اوسکو بٹھلایا اور نہایت شفقت اور لطف سے اوس سے
فرمایا کہ اگر تو میرے پاس رہا چاہتی ہے تو بہت اچھی طرح
سے تجکو رکھونگا اور مال ومتاع سے تجکو کامیاب کرونگا اور
اگر اپنی قوم میں جایا چاہتی ہے تو جا اوسنے اپنی قوم مین جانا اختیار
کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو بہت مال واسباب
دیکر رخصت فرمایا اور مروی ہے ابو الطفیل سے کہ میرے
لڑکپن مین ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

آں بیبی نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے واسطے
اپنی چادر مبارک بچھائی اور اوسکو اوسپر بٹھایا پس مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون عورت ہے کہ آپ نے
اوسکی اتنی تعظیم او تکریم کی آپنے فرمایا کہ یہ میری دائی حلیمہ سعدیہ ہے
اور عمر بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ پدر رضاعی آپ کا
یعنے خاوند حلیمہ سعدیہ کا آیا اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی چادر مبارک بچھائی اور اوسپر اوسکو بٹھایا بعد ازاں حلیمہ
آئین اونکو بھی اوسپر بٹھایا بعد اوسکے ہمشیر آپکا آیا آپ اوٹھکہ
کھڑے ہوئے اور اوس جگہ پر اوسکو بھی بٹھایا اور ثویبہ کو کہ
ابی لہب کی لونڈی تھی اور اوسنے آپ کو دودہ پلایا تھا اوسکو
آپ کپڑے وغیرہ اکثر بھیجا کرتے تھے جب وہ مر گئی تب آپنے
پوچھا کہ ثویبہ کے اہل قرابت سے کوئی ہے کہ مین اوسکے
ساتھ رعایت کرون لوگون نے کہا کوئی اوسکی اہل قرابت سے
نہین ہے اور حدیث خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا مین آیا ہے
کہ جس وقت وسے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے وحی
محزون اور متالم ہوے اور روح نے آنیکا حال خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے بیان کیا اور فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ کاہن نہ ہو جاؤن
خاتون رضی اللہ عنہا آپکی تسلی اور تشفی کرتی نہین کہ اے محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم خدا سے عزوجل کی اللہ تعالی آپ کو
رسوا کرے گا کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہین اور قوم کے ظلم سہتے ہین
اور اونکی سختی اور مصیبت مین اونکی کمک کرتے ہین اور فقیرون
محتاجون کو کہانا کہلاتے ہین اور یتیمون اور بیکسون کی پرورش
فرماتے ہین اور زوار اور مسافرون کی مہمانداری کرتے ہین ان خوبیون
کے ساتہ کچہ مقام ڈر کا نہین ہے آپ منتظر خیر و برکت کے رہیے
عنقریب عنایت الٰہی شامل حال ہوگی اور صفات عظیمہ اوس
فخر دو عالم سے عدل اور امانت اور عفت اور صدق ہے کہ
آپکی ذات پاک مین عدل اور انصاف اور امانت اور عصمت
بہری تہی اور آپ ایسے سچّے تھے کہ دشمن تک آپ کو سچّا جانتے
اور محمد امین آپ کو کہتے تھے اور جب کعبے کے بنی ہین حجر اسود
کے رکہتے وقت قریش مین اختلاف پڑا سب نے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنچ کیا اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہم سب مین امین ہین جو وہ کہین اوسپر ہم سب راضی ہین اور
ربیع بن خثیم سے منقول ہے کہ اسلام کے پہلے سب لوگ بسبب
امانت داری کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنچ مقرر کرتے تو
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وَاللہِ اِنِّی لَاَمِیْنٌ فِی السَّمَاءِ وَاَمِیْنٌ فِی الْاَرْضِ یعنے
قسم خدا کی مین بیشک آسمان اور زمین مین امین ہون اور سچّی

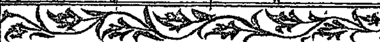
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابو جہل حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے بھی کہتا تھا کہ بخدا ہم آپکی تکذیب نہین کرتے
ہین اور آپکو جھوٹھا نہین جانتے ہین اور ہرگز آپ نے کبھی
کوئی بات جھوٹھی نہین کہی مگر ہم آپکے دین کو جھوٹھا کہتے ہین اور
منقول ہے اخنس بن شریق سے کہ اوسنے روز جنگ بدر کے
ابوجہل سے پوچھا کہ اے ابا الحکم اس جگہ مین اور تو تنہا ہون اور
کوئی دوسرا نہین ہے سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین یا
جھوٹھے پس اوس ملعون نے کہا کہ واللہ وے سچے ہین اور
کبھی اونہون نے جھوٹ نہین کہا ہے اور ایسی سوال کیا
ہرقل نے ابوسفیان سے کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو قبل دعوی نبوت اور دعوت اسلام کے جھوٹھا جانتے تھے
کہا معاذ اللہ بخدا وے لا یزال ہرگز وے جھوٹ نہین بولتے
تھے اور نضر بن حارث نے قریش سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تمہارے نزدیک بچپن سے پسندیدہ تک پاکیزہ
افعال اور صادق الاقوال اور بہت امانتدار تھے اب قیمت و
دعوت اسلام کے تم اونکو ساحر کہتے ہو قریش نے کہا کہ ہرگز
وے جادوگر اور جھوٹھے نہین ہین اور حارث بن عامر مشہور کہ
کہ آپسے نہایت عداوت رکھتا تھا لوگون کے سامنے آپکی
تکذیب کرتا تھا اور جب تنہا ہوتا تھا اپنے گھر مین کہتا تھا کہ واللہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تھے نہیں ہیں اور ایک روز ابوجہل
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے مصافحہ
کیا لوگوں نے اوس سے کہا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ہاتھ ملاتا ہے کہا قسم خدا کی میں تحقیق جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیغمبر ہیں لیکن بنی عبد مناف کی متابعت کرتا نہیں
اور حاصل یہ ہے یہ حال مشرکین کا تھا کہ سب آپ کو سچا اور پیغمبر
جانتے تھے اور اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ بھی کہ آپ کے
حال سے خوب واقف تھے بالیقین جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے اور امین ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تمام ہوئی مجلس ساتویں کتاب دوازدہ مجلس کی



نحمدہ ونستعینہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ونصلی ونسلم علی نبیہ الکریم



یہ مجلس آٹھوین ہے بیچ بیان عادات شریفیہ
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یعنے کہانے پینے پہننے سونے جگنے مین اور

ذکر ہے معجزات شریف کا ❊ ذکر عادات کولا
جانو تم اے مسلمانو کہ عادت کریمہ جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تہی کہ باوجود نظافت نفس اور
لطافت اور نزاکت مزاج کے اوپر کسی نوع مخصوص عادیہ
کے مقید نہ تہی اور بسبب اسی بے تکلفی اور قصد آسانی کے
اوپر امت کے جو کہ عادت اہل شہر کے کہانے کی چیزون
مین تہی تناول فرماتے تھے اور جو کچھ کہ سامنے آجاتا گوشت
اور میوہ جات اور خرما اور روٹی وغیرہ اوسکو تناول فرما لیتے

اور میٹھی چیز حلوا وغیرہ کی قسم سے کہاتے تھے اور شہد کو بہت کہاتے اور اوسکو دوست رکھتے تھے اور مواہب لدنیہ مین ثعالبی سے نقل کیا ہے کہ مرغوب اور محبوب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میٹھے کہانے کے اقسام مین مجیع تھا اور وہ دودہ اور خرمون کا حمبر کرکے بناتے ہین اوسکو عرب مین مجیع کہتے ہین اور منقول ہے کہ ایک دن ایک سوداگر آیا اور اوسنے آٹا اور شہد یا میدہ اور گہی اور شہد آپ کی نذر کیا آپ نے اوسکو ماسے برکت دعی اور دیگچہ منگا کر آگ پر رکہا اور حلوا پکایا اور صحابہ سے کہا کہاؤ اور بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ شکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت مرغوب تہی اور آپ اوسکو تصدق کرتے تہے اور کہا یا کیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت بکری کا مگر گاے کا گوشت کہانا کہین ظاہر حدیثوں مین نہین فقط اسقدر احادیث مین آیا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کیطرف سے گاے کو قربان کیا اور شاید کہ اوسمین سے کچہ آپ نے کہایا بہی ہو وسے واللہ اعلم اور احادیث گوشت کی تعریف مین بہت وارد ہین اللحم سید طعام اہل الجنۃ اور ایک روایت مین ہے کہ اللحم سید الطعام لاہل الدنیا والاخرۃ

روایت کی ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب طعام دنیا کا گوشت سردار
ہے لعب اوسکے برنج اور یہی منقول ہے امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ سے کہ گوشت رنگ کو صاف کرتا ہے اور خلق
کو نیک کرتا ہے اور جو کوئی چالیس دن گوشت چہوڑ دیوے
بدخلق ہوجاسے اور بعضے احادیث مین آیا ہے کہ آپکو
سب کہانونسے گوشت زیادہ مرغوب تھا اور فرماتے تھے
کہ گوشت کہانے سے شنوائی زیادہ ہوتی ہے اور وہ بہتر
طعام ہے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا کہ اگر مین چاہون
تو میرا پروردگار مجکو ہر روز گوشت کہلاوے اور منقول ہے
امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کہ گوشت کہانا عقل کو زیادہ کرتا ہے
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ دوست تر نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت شانے کا تہا اور اسی سبب
سے یہودیہ نے آپکو شانے کے گوشت مین زہر دیا تھا
اور آپکو یہ گوشت اسوجہ سے زیادہ محبوب تہا کہ یہ عضو بعید
زیادہ ہے موضع نجاست سے بہ نسبت اور اعضا کے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت کو دانتون مبارک
سے نوچ کر کہایا ہے اور چہری سے کاٹ کر بہی تناول

فرمایا ہے اور گوشت بھونا بھی کہایا ہے جیسا کہ ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین بھونا ہوا
گوشت روبرو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لائی پس آپ نے اوسکو کہایا اور قدید یعنے گوشت خشک
بھی کہایا ہے جیسا کہ سنن ترمذی مین منقول ہے کہ ایک
شخص نے سفر مین صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لیے بکری ذبح کرو پس فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوسکو ذبح اور خشک کر کے رکہہ لو
پس اوسکو خشک کر کے رکہہ لیا اور اوسہین سے مدینہ طیبہ
تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہلایا کیے اور تناول
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکلیچی کے کباب کو
اور گوشت مرغ کا اور گوشت نیل گاے کا اور گوشت اونٹ
کا سفر اور حضر مین اور گوشت خرگوش کا اور دریائی جانور کا
روایت کی ہے اسکو مسلم نے اور ائمہ کا جانور دریائی مین
اختلاف ہے اور نزدیک حنفیہ کے سواے مچھلی کے
کسی جانور کا کہانا درست نہین اور تناول فرمایا ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثرید اور حیس اور روٹی ترکی ہوئی
گہی اور مسکہ اور روغن زیتون کی اور تناول فرمایا ہے
کدو کو اور بہت اوسکو دوست رکہتے تھے اور جس کہانے مین

وہ پکایا تھا تو آپ وقت تناول کے اوسکے [illegible] ڈھونڈھ کر
تناول فرماتے تھے اور آپنے جو کی روٹی کے ساتھ چقندر پکاکر
نوش فرمائی اور روایت کی ہے ترمذی نے شمائل نبوی
میں کہ ایکدن حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ
بن جعفر رضی اللہ عنہم سلمے کے پاس کہ خادمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھیں آئے اور کہا کہ تم ہمارے لیے
وہ کھانا پکاؤ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آتا تھا
سلمے نے کہا اے نور دیدہ تمکو وہ کھانا کب خوش آویگا
کہ تم اطعمہ لذیذہ اور خوش مزہ کھاتے ہو اونھون نے
کہا ہمکو خواہ مخواہ خوش آویگا تم ہمارے لیے تیار کرو پس
سلمے اوٹھیں اور تھوڑا جو کا آٹا پانی میں گھولکر ہانڈی میں
ڈالا اور اوپر سے تھوڑا روغن زیتون اور مرچ وغیرہ مسالحہ
ڈالکر پکایا اور سامنے لاکر رکھا اور کہا یہ وہی کھانا ہے کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو رغبت سے
کھاتے تھے اور تناول فرمایا ہے حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے خزیرہ کو طبری نے لکھا ہے کہ خزیرہ بفتح
خاء و کسر زاء معجمتین و بیاے تحتیہ ساکنہ ایک قسم کھانیکی
ہے کہ بنایا جاتا ہے آٹے کا بطور عصیدہ کے لیکن اوس سے
رقیق ہوتا ہے اور جوہری نے کہا ہے کہ خزیرہ ہے کہ

کہ گوشت قیمہ کر کے بہت پانی میں جوش کریں لیکن جب وہ پختہ ہو اور نرم ہو جاوے اوسمیں آٹا ڈالتے ہیں اور اگر گوشت نہ ہو تو نام اوسکا عصیدہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقط بھی تناول فرمایا ہے اور اقط بفتح ہمزہ وکسر قاف اوسکو کہتے ہیں کہ مسکہ نکال کر تہ دہی کو جما کر خشک کرتے ہیں اور کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تر اور خشک گندم کو اور تناول فرمایا ہے پیلو کے خوب پکے پھل کو اور دوست رکھتے تھے جمّار کو کہ وہ خرمے کے درخت کے اندر سے نکلتی ہے اور تناول فرمایا ہے پنیر کو جیسا کہ آیا ہے حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں کہ لایا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پنیر غزوہ تبوک میں پس چھری منگا کر اور بسم اللہ کر کے اوسکو کاٹا اور تناول فرمایا اور کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خربوزہ اور ککڑی کو تر خرمے کے ساتھ اور سب ترکاریوں سے آپ کو خربوزہ بہت پسند تھا اور محدثین نے لکھا ہے کہ خربوزہ یا ککڑی کو خرمے کے ساتھ ملانے سے غرض یہ تھی کہ اسکی سردی اوسکی گرمی میں ملکر معتدل ہو جاوے اور شیخ عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ توجیہ تکلفات توہم سے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ جمع کرنا اتفاقات سے تھا شاید وہ خربوزہ اور ککڑی بے مزہ ہوگی پس آپ نے ملا کر خرمے کے ساتھ کہایا

یا شیرین ہو جاوینگے اور یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ازراہ بے تکلفی کے تھا اور منظور لذت اوٹھانا
نہ تھا اور تناول فرماتے تھے خشک خرمے کو مسکے کے ساتھ
اور خوش آتا تھا آپ کو اونہور کہ یہ کھانا عرب مین مشہور ہے
اور بادیہ دارون مین پکتا ہے اور روٹی کے ساتھ گوشت
یا خرمے خشک یا خربوزہ جو کچھ مل جاتا تھا آپ کھا لیا کرتے
تھے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خشک خرمے کو روٹی کے
ٹکڑے پر رکھکر فرمایا کہ یہ اسکا سالن ہے اور کھایا روٹی
کو اس کے ساتھ اور فرمایا نعم الادام الخل رواہ مسلم
(یعنی سرکہ بہت اچھا سالن ہے)
اور جو میوے کہ شہر مین پیدا ہوتے تھے تناول فرماتے
تھے اور اوس سے پرہیز نہین فرماتے تھے اور منقول
ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا مین نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تناول فرماتے
تھے خوشہ انگور کو اسطرح پر کہ اوسکے دانہ کو دہن مبارک
سے لیکر اوسکی شاخ کو پھینک دیتے تھے اور لوگون کی
عادت یہ ہے کہ دانہ کو ہاتھ سے لیکر منہ مین ڈالتے اور
تناول فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز کو اور
لہسن کو اور [illegible] کو اوس سے منع نہین کیا مگر یہ فرمایا

کہ اوسکو کہا کہ سعید بن نادین اور مروی ہے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آخر کہانا جو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہایا وہ میں پیاز تہا اور ظاہر اس حدیث سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے جوازکے تہا یا جنانچہ تہا کہ آدمین
بو دور ہوگئی تہی اور کراہت اوسکی کچا کہانے مین سبب
کہ بدبو آتی ہے اور اگر کچا ہی سرکہ وغیرہ مین ڈالنے
سے بو جاتی رہے کچہ کمروہ نہین ہے اور ابتداء ہجرت
مین جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوایوب انصاری
کے گہر تشریف رکہتے تہے اور وہان سے کہانا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتا تہا اگر اوس مین ان چیزوں
کی بو ہوتی تہی آپ اوسکو نہین کہاتے تہے اور صحابہ
کو بہیج دیتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کبہی دودہ اور مچہلی اور دودہ اور کہانی کو ساتہ ملا کر تناول
فرمایا اور آپ نے کبہی دو کہانے گرم اور ٹہنڈے اور
اعاب دار اور قابض اور ملین ملا کر نہین کہائے اور یہ کہا کہ کبہی
ایسے دو کہانے کہ مزاج مین مخالف ہون جیسے قابض
اور ملین اور گاڑہے اور پتلے اور میوے اور سیکے اور تازہ
اور باسی ملا کر کہانے ہون اور کبہی ایسی کہانا نہین کہایا
ایسی لکہا ہے کتاب سفرالسعادت مین کہ تصنیف سید مجدالدین

محدث کی ہے اور عادت شریفہ یہہ تہی کہ تناول فرماتے
تہی تین انگلیون ابہام اور سبابہ اور وسطی سے جیسا کہ
روایت کی ہے ترمذی نے شمایل مین اسواسطی کہ ایک
انگلی یا دو انگلی سے کہانا عادت متکبرون کی ہے علاوہ
علاوہ اوسکی کہانے والا دیر مین سیر ہوتا ہے اور اوسکو
لذت نہین ملتی ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے نقل
کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پانچون
انگلیون سے کہایا ہے حاصل یہہ کہ کبہی تین انگلیون
اور کبہی پانچ انگلیون سے نوش فرمایا ہے اور بعد کہانے
کے انگشتان مبارک کو چاٹتے تہے اور بعض اوقات مین انگلیو
مبارک کو لڑکون اور خادمون کو چٹا دیتی تہی اور چاٹنی مین یہہ شرط ہے
کہ انگلیون کو منہہ مین ڈالی اگر اوسکو زبان یا لب سے چاٹی کافی ہی اور کہانا
کہانی مین چاٹنا مکروہ ہے اور جو تکڑی دسترخوان پر پڑی نوش یا دال
سالن برتن مین بچا ہوی اوسکی کہانی مین بڑا ثواب ہے اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ اوس سے فقر اور کوڑہ اور جذام سی محفوظ رہتا ہے اور اوسکی
اولاد سے حمق دور ہوتا ہے اور صحت بدنی حاصل ہوتی ہے اور حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تکیہ لگاکر نہین کہاتی تہی اور فرماتی تہے کہ

وکُل بِیَمِیْنِکَ وَمِمَّا یَلِیْکَ اور قبل کہانا کہانے کے اور
بعد فراغت کے ہاتہ دہوتے تہے اور فرماتے تہے برکۃ
الطَّعَامِ فِی الْوُضُوْءِ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءِ بَعْدَہٗ یعنے کہانے کے
پہلے اور پیچہے ہاتہ دہونے سے کہانے مین برکت ہوتی ہے
اور آپ گرم کہانا نہین کہاتے تہے مروی ہے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی شخص حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خوب گرم کہانا لایا آپنے
فرمایا کہ حق تعالے نے مجہکو آگ کہانے کا حکم نہین فرمایا
اور حدیث انس بن مالک مین آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سرد کہانا کہاؤ کہ اوسمین چین
ہے اور گرم کہانے مین برکت نہین ہے اور مروی ہے
اسماء سے کہ جب گرم کہانا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے سامنے لایا جاتا تہا آپ اوسکو چہپا دیتے
تہے یہان تک کہ سرد ہوجاتا تہا اور فرمایا انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ آپکا ایک پیالہ لوہا لگا لکڑی کا تہا اور اوسمین
مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور شہد
اور دودہ وغیرہ پلایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کبہی باریک روٹی نہ کہائی اور کبہی سوا چمڑے یا خرمے
کے پتون کے دسترخوان کی سینی وغیرہ مین نہین کہایا اور

مین بندہ ہون بندون کیطرح بیٹھتا ہون اور انکی طرح
کھاتا ہون اور تفسیر اتکاء مین اختلاف ہے قاضی عیاض
نے شفا مین لکھا ہے کہ مراد تکیہ دینے سے ایک جانب کو
جھکنا نہین ہے بلکہ تمکنت اور شوکت سے بیٹھنا اور
بیٹھنے والا اسطرح بیٹھ کہا جاتا ہے اور حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہانیکے وقت ایسے بیٹھتے تھے کہ گویا
ابھی اٹھکہڑے ہونگے اور صاحب مواہب نے کہا ہے
کہ جب تکیہ دیکر کہانا مکروہ اور برا ہوا پس مستحب یہ ہے کہ
دوزانو بیٹھکر یا سیدھے پانون کو کہڑا رکھکر اور داہنے
پانو پر بیٹھکر کہاوے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم دست مبارک کہانے مین لگاتے تھے بسم اللہ فرماتے
تھے اور افضل یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہے
اور اگر لفظ بسم اللہ ہی بولے وا اداے سنت کے کافی
ہے اور بعد فراغت کہانے کے حمد الہی کرتے تھے کہ الحمد
للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین اور یہ دعا بھی
صحت کو پہونچی ہے کہ فرماتے تھے اللھم اطعمت وسقیت
واغنیت واقنیت وھدیت واحییت فلک الحمد علی ما
اعطیت اور سیدھے ہاتھ سے تناول کرتے تھے اور
لوگون کو اوس کا حکم فرماتے تھے کہ یا غلام قل بسم اللہ

بیٹھ ... اللہ والا ...

تکلّی چمنیک وغیرہ پانی اور قبل کہانا کہانے کے اور
بعد فراغت کے ہاتھ دہوتے تھے اور فرماتے تھے برکۃ
الطعام فی الوضوء قبلہ و الوضوء بعدہ یعنی کہانے کے
پہلے اور پیچھے ہاتھ دہونے سے کہانے میں برکت ہوتی ہے
اور آپ گرم کہانا نہیں کہاتے تھے مروی ہے حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی شخص حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خوب گرم کہانا لایا آپنے
فرمایا کہ حق تعالے نے مجھکو آگ کہانے کا حکم نہیں فرمایا
اور حدیث انس بن مالک میں آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سرد کہانا کہاؤ کہ اوسمیں برکت
ہے اور گرم کہانے میں برکت نہیں ہے اور مروی ہے
اسماء سے کہ جب گرم کہانا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے سامنے لایا جاتا تہا آپ اوسکو چھپا دیتے
تھے یہاں تک کہ سرد ہوجاتا تھا اور فرمایا انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ آپکا ایک پیالہ لوہا لگا لکڑی کا تھا اوسمیں
میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور شہد
اور دودہ وغیرہ پلایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کبھی باریک روٹی نہ کہائی اور کبھی سواے چینی کے یا خرمے
کے پتوں سے دسترخوان کی بستی وغیرہ میں نہیں کہایا اور

ہیت سیدہ ہوت بندون کیطرح بیٹھتا ہون اور اونکی طرح
کہاتا ہون اور تفسیر اتکا میں اختلاف ہے قاضی عیاض
نے شفا مین لکہا ہے کہ مراد تکیہ دینے سے ایک جانب کو
جہکنا نہین ہے بلکہ بجبر تمکنت اور شوکت سے بیٹھنا اور
بیٹھنے والا اسطرح بیٹ کہا جاتا ہے اور حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہانیکے وقت ایسے بیٹھتے تھے کہ گویا
ابہی اوٹہ کہڑے ہونگے اور صاحب مواہب نے کہا ہے
کہ جب تکیہ دیکر کہانا مکروہ ہوا تو مستحب یہ ہے کہ
دوزانو بیٹھکر یا سیدہے پانون کو کہڑا رکہکر اور الٹے
پانونپر بیٹھکر کہاوے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم دست مبارک کہانے مین لگاتے تھے بسم اللہ پڑہتے
تھے اور افضل یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہے
اور اگر لفظ بسم اللہ ہی بولے تو ادائے سنت کیلئے کافی
ہے اور بعد فراغت کہانے کے حمد الہی کہتے تھے کہ الحمد
للہ الذی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ المسلمین اور تیرہ دعا کی
صحت کو پہونچی ہے کہ فرماتے تھے اَللّٰہُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ
وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَہَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا
اَعْطَیْتَ اور سیدہے ہاتہ سے تناول کرتے تھے اور
لوگون کو اوسکا حکم فرماتے تھے کہ یا غلام قل بسم اللہ

آب بکثرت مدینے میں وہی کنوے کے نور سینے کا دستر خوان بابتی ہیں و صل ذکر شروبات خانونم اسے سالانکو جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سرد پانی سے خوش ہوتی تھی اور اوسکو دوست رکھتے تھے اور صحابہ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سقیا کی کنویں سے پانی لاتے تھے اور سقیا پانی بہت سرد اور شیرین تھا اور وہ ایک چشمہ ہی کہ مدینہ سے دو دن کی راہ سے اور شیرینی اوسکی پانی کی اور خنکی اوسکی باعث جلاء زہد کے اور داخل تن آسانی میں نہیں ہے اسی واسطے کہ اوسکو جناب سید الزاہدین نے استعمال فرمایا ہی مگر اوس میں مشک اور گلاب وغیرہ ملانا یہ البتہ منافی زہد کے ہے اور منقول ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقت صبح کے شہد پانی میں ملاکر نوش فرماتے تھے اور بعد تھوڑی دیر کے جب بھوک معلوم ہوتی جو کچھ حاضر ہوتا تناول فرماتی اور دودہ بہت مرغوب اور محبوب تھا فرماتے تھے کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ کفایت کرے کھانے پینے سے اور دونوں کا کام کرے سوای دودہ کے اور عادت شریف یہ تھی کہ بعد کھانا کھانے کے فرماتے تھے وزدنا خیرا منہ اور بعد دودہ پینے کے فرماتے تھے

وہ تو نایشہ اور بہی فرمایا کہ اگر تین چیزون مین سے کوئی کسیکی
دعوت کرے اوسکو رد نکرے ایک دودہ اور تکیہ اور
خوشبو اور بعضی روایات مین بجاے خوشبو کے
روغن آیا ہے یعنی روغن خوشبودار اور کبہی دودہ خالص
پیتے تھے اور کبھی اوسمین سرد پانی ملاکر نوش فرماتے
تھے اسواسطے کہ دودہ دوہتے وقت گرم ہوتا ہے
اور کہانے پر پانی نہین پیتے تھے جب تلک وہ قریب الہضم
ہووے کیونکہ مفسد طعام ہے اور پانی بیٹھ کر پیتے تھے
روایت کی ہے مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم کہڑے
ہوکر پانی نہ پیو اور اگر بہولے سے پیو تو قے کرو اور پیٹ
سے نکال ڈالو اور یہ حکم واسطے استحباب کے ہے اور
صحیحین مین آیا ہے کہ پانی پیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے چاہ زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا کہڑے ہوکر
اور یہ سب احادیث صحیحہ ہین اور محدثین کو اسمین کلام طویل
ہے اور صواب یہ ہے کہ احادیث کہڑے ہوکر پینے کی
اصل جواز پر دلالت کرتی ہین اور احادیث بیٹھ کر پینے
کے استحباب پر دال ہین پس اولے اور افضل بیٹھ کر
پینا ہے اور کہڑے ہوکر بہی جائز اور درست ہے اور

جملہ عادات کریمہ سے یہ تہا کہ پانی کو تین گہونٹ مین پیتے
تہے اور وقت دم لینے کے منہ کو برتن سے جدا کر لیتے
اور پیالہ مین دم لینے سے منع فرماتے اور جب پیالہ پانیکا
منہ سے لگاتے تو بسم اللہ شریف پڑہتے اور جب جدا کرتے الحمد للہ
کہتے اور فرماتے کہ گہونٹ گہونٹ پینا زیادہ سیراب کرتا ہے
اور بہت شفا بخشتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ فرماتے تہے دم اولین الحمد للہ اور دوسرے دم مین
الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے گہونٹ مین الحمد للہ
رب العالمین الرحمن الرحیم اور بعد پینے کے یہ دعا
بہی ماثور ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ
ملحا اجاجا بذنوبنا اور جملہ عادات کریمہ سے یہ تہا کہ جب
کسی جماعت مین تناول فرماتے تو پہلے سے نکہاتے تہے
اور آخر مین اونکے ساتہ کہاتے یا تہوڑا تہوڑا کہاتے اور
آخر تک موافقت قوم کی کرتے اور فرماتے کہ نچاہیے کہ
جماعت مین بیٹہکر کہاوے اور اونکے قبل اوٹہہ جاوے
یا ہاتہہ کہینچ لیوے اگرچہ سیر ہو جاوے اسواسطے کہ اس سے
ساتہی شرمندہ ہوتا ہے اور شاید کہ اوسکو حاجت کہانے کی
باقی ہووے اور اگر کوئی آپ کو دعوت مین لیجاتا اور کوئی
ہمراہ آپ کے ہوتا تو صاحب خانہ سے فرما دیتے تہے کہ

کہ یہ میرے ساتھ آیا ہے اگر کہو تو رہے نہیں تو پلٹ جاوے
اس سے خبر و بیان سے معلوم ہوا کہ طفیلی بنا خادموں اور
تابعوں کو اپنے اکابر اور پیشوا لوگوں کا درست اور جائز ہے
مگر لازم ہے کہ صاحب خانہ کو اوس سے اطلاع کر دیوے
اور اجازت اوسکی لیوے اور جملہ عادات کریمہ سے یہ تھا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کسی قوم کے یہاں واسطے تناول
طعام کے تشریف لیجاتے جب تک دعا سے برکت نکرتے
تھے اوس قوم سے باہر نہیں آتے تھے اور فرماتے تھے
اللہم بارک لہم فیما رزقتہم واغفر لہم وارحمہم اور یہ بھی فرماتے
تھے افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم
الملائکۃ

ذکر لباس سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

عادت کریمہ لباس میں وسعت اور پراست سے
اور ترک تکلف تھا اور کوئی قسم لباس کی معین اور مقرر
نہ تھی اور نفیس اور خسیس کی کچھ قید نہ تھی تا کہ امت کو تنگی اور
قید نہو جاوے بلکہ کچھ تکلف نہیں فرماتے تھے اور جو کہ میسر
ہوتا تھا پہن لیتے تھے اور اقتصار کرتے تھے اوس قدر
پر کہ ضرورت اوسکی ہوتی تھی اور اکثر اوقات کملی اور سوتی
چادر میں بسر کرتے اور پشمینہ بھی پہن لیتے تھے اور
آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک [illegible]

کملی پیوند دار تھی کہ آپ اوسکو پہنتے تھے اور فرماتے تھے
کہ میں بندہ ہون بندون کا ایسا کپڑا پہنتا ہون اور اگرکبھی
لباس نفیس گران قیمت عجم کا بادشاہ آپ کو ہدیہ بھیجتے تھے
اونکی خاطر سے ایک لحظہ مین لیتے تھے بعد ازان اوتار کر
لوگون کو تقسیم کر دیتے تھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے بڑی بندگی مومن کے نزدیک خدا تعالیٰ کے پاک
اور سفید رکھنا کپڑے کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مکروہ جانتے تھے میلے کپڑے کو اور جب وقت
کسی کو دیکھتے تھے کہ میلے کپڑے پہنے ہے فرماتے
تھے کہ کیا اس شخص کے پاس کچھ نہیں ہے کہ اپنے میلے
کپڑے دہو ڈالے اور ایک شخص کو پریشان بال میلے
کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ یہ تم مین سے گویا شیطان
ہے اور بہت تکلف اور تزئین بہی آپ کو خوش نہیں آتا تھا
اور آرائش اور ٹھاٹھ اور کپڑے نفیس پہننا اور اسکا فکر
ہوجانا یا ہمیشہ موٹا اور خراب اور پھٹا کپڑا اختیار کرنا یہ
دونوں باتین خلاف طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے ہین اور نہ مقید ہونا کسی چیز کا اور بے تکلف رہنا چاہئے
حمود ہے اور منقول ہے ایک صحابی سے کہ دیکھا آنحضرت

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور میلے موٹے
کپڑے پہنے ہوئے تھا فرمایا کیا تیرے پاس کچھ مال نہین ہے
کہا حق تعالے نے مجکو بہت نعمت اور مال دیا ہے فرمایا
پس تو نعمت اور کرامت خدا کی ظاہر کر لیفنے لباس مناسب
حال پہن اور خدا کی نعمت کا شکر کر اور ایک روایت مین آیا
کہ جو تجکو حق تعالے نے مال دیا ہے تو تجکو لازم ہے کہ اللہ
تعالے کی نعمت کو ظاہر کر کیونکہ اللہ تعالے اپنے بندے کو اپنی
نعمت ظاہر کرتے دیکھکر خوش ہوتا ہے پس یہ جمال ظاہر
موجب شکر نعمت کا ہے اور شکر نعمت جمال باطن ہے اور
لباس تقوے کلام مجید مین اشارہ اسیطرف ہے کہ فرماتا ہے
حق تعالے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ
وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ
لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ پس آدمی کو چاہیے کہ ظاہر اور باطن کو ظاہر
اور پاکیزہ اور لطیف رکھے اور قلب اور زبان کو حلیہ صدق
اور اخلاص سے آراستہ اور طہہ یا نو ان کو زیور عشق اور ثقافت
پیراستہ رکھے اور اسیواسطے نجاستون سے بدن
پاک رکھنے کا حکم ہے اور عدار کا راس بات کا اوپر نیت
کے ہے اگر پہنا عمدہ لباس کا واسطے نقشا نیت اور رعونت
اور کبر وفخر و نیا اور اظہار شوکت نفس اور دلکشی فقرا کے ہے

نہایت مذموم اور قبیح ہے جیسا کہ منافقین کی شان مین آیا ہے وَاِذَا رَاَیْتَہُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُہُمْ اور اسیطرف اشارہ ہے حدیث مین کہ مسلم نے روایت کی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ اور اگر بہ نیت اظہار نعمت الٰہی اور شوکت علم اور عزت دین کی ہے محمود اور مستحسن ہے اور ایسی حالت ہے لباس زبون اور حقیر کا اگر وہ بسبب بخل اور خست کے اور اظہار فقر اور کسیکو مالکی طمع کرنیکے ہے برا ہے اور اگر بجہت زہد اور عدم رغبت متاع دنیا اور اوسکی زینت کی ہے یا اسواسطے ہے کہ مال بچ کر خیر کے کام آوے تو بہتر اور مستحسن ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اے مسلمانو اب سنو تم حال لباس شریف اور اقسام اوسکو جانو تم کہ عمامہ شریف جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ بہت بڑا اور بھاری تہا کہ اوس سے سر پر بوجہ ہو جاوے اور نہ بہت چہوٹا تہا کہ اوس سے حفاظت سر کی گرمی اور سردی سے نہ ہو سکے بلکہ حدیث مین آیا ہے کہ زیادہ چار گز شرعی سے نہ تہا اور کبھی سات گز ہوتا اور گز شرعی ایک بانہ کا ہے کہ انگلی سے کہنی تک کہ دو بالشت ہوتا ہے مقدار چوبیس انگل کے بعدد حروف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

اور نام عمامہ شریف کا سحاب تھا اور یہ آپکی عادت شریف تھی کہ اپنے کپڑون اور گھوڑون وغیرہ کا نام رکہتے تھے اور عمامہ کے نیچے سفید ٹوپی تہی سر سے ملی ہوئی نہ بلند مثل طاقیہ کے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا ہم مین اور کافرون مین یہ فرق ہے کہ ہم عمامہ کے نیچے ٹوپی دیتے ہین اور وے خالی پگڑی باندہتے ہین اور عادت کریمہ یہ تھا کہ وقت باندہنے عمامہ کے ایک کنارہ اوسکا درمیان دونون شانون کے چھوڑ دیتے تھے جیسا کہ روایت کی ہے مسلم نے حدیث عمر ابن حریث سے کہ کہا دیکھا مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر اور آپکے سر مبارک پر عمامہ سیاہ تہا اور اوسکا ایک کنارہ پیٹھ پر درمیان دونون شانون مبارک کے پڑا تھا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ شریف کو گرد سر مبارک کے باندہتے تھے اور ایک کنارہ اوسکا کھونس لیتے تھے اور دوسرے کنارہ کو چھوڑ دیتے تھے اور یہی مسلم نے روایت کی ہے کہ دقد ارخے

عمرو دہا بین گوشہ لینے لٹکاتے تھے دونون کنارے
اوسکے درمیان دونون شانون کے اور حدیث عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ مین آیا ہے کہ باندھا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ میرے سر پر اور
چھوڑا دونون کنارون کو میرے دونون شانون کے آگے
اور پیچھے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو ملائکہ روز بدر اور روز
حنین کے مسلمانون کی مدد کے لیے آئے تھے وے
اسی ہیئت پر عمامہ باندھے تھے اور لکھا ہے کہ اوسکے
سرشتہ لٹکانا کنارے کا بقدر چار انگشت کے اور اکثر آدھی
پیٹھ تک ہے اور زیادہ اس سے لٹکانا حرام اور مکروہ ہے
اور عمامہ کے کنارے کو بائین طرف سے لیکر ٹھوڑی کے
نیچے سے نکالکر سیدھی طرف کھونس لینا بھی درست ہے
اور تھی آستین شریف پہونچون تک اور اس سے
زیادہ لمبی اولجہ جاتی ہے اور اس سے کم مین سردی اور
گرمی کی حفاظت نہین ہوتی ہر چند کہ ہر فعل اور کام جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فائدہ اور حکمت سے
خالی نہ تھا اور ایسی تھا دامن کرتے اور ازار اور چادر
مبارک کا کہ آدھی پنڈلی تک رہتا تھا اور کبھی ٹخنون سے
زیادہ نیچا نہین ہوتا تھا جیسا کہ مروی ہے عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہا سے کہ کہا دیکھا مجکو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ لمبا تہا تہ بند میرا ٹخنون سے فرمایا
اے ابن عمر جو کپڑا زمین مین لٹکیگا وہ دوزخ کی آگ مین
جائیگا بلکہ وہی کپڑا اپہننے والے کے لیے آگ ہی اور حدیث
بخاری مین آیا ہے کہ جو ازار زیادہ ٹخنون سے ہووے
وہ آتش جہنم مین ہے اور یہ حکم واسطے مردون کے
ہے اور عورتون کو لٹکانا اور بڑہانا جائز ہے جیسا کہ ام المؤمنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ عرض کیا مین نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کیا کرین عورتین
فرمایا کہ بڑہا وین ایک بالشت عرض کیا ام المؤمنین نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے مین بہی اونکے
پاؤن کہلے رہتے ہین فرمایا ایک ہاتہ بلکہ زیادہ اس سے
اور حاصل یہ ہے کہ کپڑا لنبا خواہ تہ بند ہو یا پاجامہ یا کرتا
یا عمامہ مردون کو منع ہے اور عورتون کو درست ہے
اور بہت محبوب ترین لباس نزدیک جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتا اگرچہ ازار اور چادر بہی پہنتے
تہے اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ پیرہن مبارک
روئی دار کوتاہ دامن اور آستین تہا اور اوسمین تکمے تہے
اور تہی لنبائی چادر مبارک کی چار گز اور عرض دو گز ایک بالشت کا

اور جیا اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ دیکھا
مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ
ناف کے نیچے تہ بند باندھے تھے اور ناف مبارک کھلی تھی اور
مروی ہے ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ دکھلایا مجکو
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے چادر
اور ازار گندہ پیوند لگی ہوئی اور فرمایا وفات پائی حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہین دو کپڑون مین
اور منقول ہے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہ جبہ
مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزدیک
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تہا اور بعد وفات جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین اوسکو بیمارون
کے لیے دہوتی تہی اور پہنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جبہ روم کا تنگ آستین کہ وقت وضو کے
اوسکو اوتار کر کندہے پر ڈال لیتے تھے اور یہ حالت سفر
مین تہا کہ آپ سفر مین کپڑا تنگ پہنتے تھے اور مروی ہے
انس بن مالک سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوست رکھتے تھے اور پہنتے تھے حبرہ کو اور وہ ایک قسم
کا کپڑا سرخ دہاری دار ہوتا ہے اور حدیث جابر مین
آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونون

عیدون اور جمعہ مین سرخ دھاری دار چادر پہنتے تھے نہ یہ کہ
یک لخت سرخ ہو کہ وہ منع ہے جیسا کہ صحیح مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ دیکھا مجکو جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مین دو کپڑے کسمی بالکل
سرخ پہنے ہوئے تھا فرمایا اے ابن عمرؓ یہ لباس کفار
کا ہے اسکو مت پہن اور عمرو بن عاصؓ سے منقول ہے
کہ مین حضور پر نور نبوی مین کسم کے لال کپڑے رنگے پہنے ہوئے
آیا فرمایا اسکو تو نے کہان پایا عرض کیا کہ میری زوجہ
نے مجکو رنگ دیے ہین فرمایا اسکو جلا دے اور ایسے ہی
کپڑے زرد رنگ جو احادیث مین آئے ہین مراد اون سے بھی
دھاری دار ہین حدیث ابی رمثہ مین آیا ہے کہ دیکھا مین نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو چادرین
سبز اوڑھے ہوئے اور عطا بن ابی لیلے نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے کہ دیکھا مین نے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طواف کعبے مین چادر سبز اوڑھے
ہوئے اور دوست رکھتے تھے جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑے کو اور اسکو اکثر پہنتے
تھے اور فرماتے تھے کہ سفید کپڑا بہت اچھا ہوتا ہے
یہی زندون کو پہناؤ اور اسی کا مردون کو کفن دو اور کبھی

کملی سیاہ بھی پہنتے تھے جیسا کہ مروی ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت کالی کملی اوڑھے ہوے اور چونکہ بدن مبارک اطہر اور خوشبودار تھا لھذا کپڑا آپکا میلا نہین ہوتا تھا اور کپڑون مین جون نہین پڑتی تھی نہ مکھی بدن مبارک اور کپڑون پر بیٹھتی تھی اور یہ جو حدیث ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کپڑون مین جون ڈھونڈتے تھے پس یہ کلام مجازاً ہے ڈھونڈتے تھے خس وخاشاک اور حشرات صغیر وسے جیسا کوئی اپنے کپڑون مین جون ڈھونڈتا ہو ایسی لکھا ہے مدارج النبوۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی نے اور جملہ لباس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انگوٹھی تھی کہ اوسکو پہنتے تھے صحیحین مین عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ انگوٹھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاندی کی تھی کہ اوسکو دست مبارک مین پہنتے تھے بعد اوسکے وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی اوسکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر اوسکے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی ناگاہ وہ بعقیب خلافت عثمان رضی

سے چاہ اریس میں گرہ کنوان جناب سید قبا کے سب کرتے تہا
اور سب جستجو اوسکو ڈہونڈہا اور پانی اوسکا نکالا پتہ نہ لگا اور سمجہتے
ہین کہ اوس انگوٹہی مین ایک بہید الٰہی تہا کہ استقامت کارخانہ خلافت
اور مملکت کا اوسمین تہا جیسا کہ خاتم حضرت سلیمان علیہ السلام مین
کہ جب سے سلیمان علیہ السلام کی انگوٹہی گم ہوگئی تفرقہ اور فتوراونکی
پادشاہت مین پڑا ویسے ہی جب سے خاتم شریف جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جاتی رہی بہت تفرقے اور فتنے ظہور
مین آئے اور ابتدا اون فتنون کی شہید ہونا حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کا تہا اوسکے بعد بہت سے فتنے اور فساد وقوع مین آئے
کہ تمام کتابین تواریخ کی اوس سے بہری ہین اور صحیحین مین انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہنی انگوٹہی جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چاندی کی اور نگین اوسکا
حبشی تہا اور تفسیر حبشی مین کئی قول ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ
نگین کالے پتہر کا تہا اور بعضون کے نزدیک وہ نگین اوس
پتہر کا تہا کہ حبش مین ہوتا ہے اور وہان اوسکی کان ہے
اور بعضون کا قول یہ ہے کہ بنانے والا اوسکا حبشی تہا واللہ اعلم
اور عادات کریمہ سے یہ تہا کہ نگین کو ہتہیلی کی طرف رکہتے
تہے اور احادیث متعددہ مین آیا ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک شخص کو لوہے کی انگوٹہی پہنے ہوے

دیکھا فرمایا کہ مین تیرے پاس بو دوزخیون کا دیکھتا ہون اور
فرمایا اگر چاندی کی انگوٹھی ہو اسے ایک مثقال سے زیادہ نہو اور
اسی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص کے پاس پیتل
کی انگوٹھی تھی پہنے ہوا فرمایا کہ مجھکو تیرے پاس بتون کی بو آتی ہے
پس اوس شخص نے اوس انگوٹھی کو پھینک دیا اور سونے کی
انگوٹھی بھی ممنوع ہے جیسا کہ صحیحین مین براء بن عازب اور
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا راویون نے
کہ منع فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انگوٹھی سونے کو اور یہی ہے مذہب ائمہ اربعہ کا
اور عقیق کی انگوٹھی جائز ہے جیسا کہ مروی ہے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے پہنو تم انگوٹھی عقیق کی اور سیدہا ہاتھ سزاوار
زیادہ ہے زینت مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ
پہنو تم انگوٹھی عقیق کی بیشک وہ دفع کرنے والی ہے فقر کی
اور مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے کہ وہ مبارک ہے اور حدیث حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو پہنے گا انگوٹھی عقیق کی وہ ہمیشہ خیر
دیکھے گا اور نقش خاتم شریف کا محمد رسول اللہ اور منع فرما

لوگون کو کہ یہ نقش اپنی انگوٹھیون پر نہ کھودوا وین اور روایت
مسلم مین آیا ہے کہ نقش خاتم رسول اللہ کا تین سطر مین تھا
ایک سطر مین لفظ محمد دوسری سطر مین لفظ رسول اور تیسری
سطر مین لفظ اللہ اور فتح الباری شرح بخاری مین لکھا ہے
کہ ظاہر الکتابت ان تین سطرون کی اس ترتیب سے تھی کہ
اوپر کی سطر مین لفظ محمد اور درمیان کی سطر مین لفظ رسول
اور نیچے کی سطر مین لفظ اللہ تھی اور پہننا انگوٹھی کا اکثر احادیث
مین اولٹے ہاتھ مین آیا ہے اور سیدہے ہاتھ مین کم
اور افضل نزدیک ائمہ اربعہ کے اولٹا ہاتھ ہے اور پہنا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزون
کو اور اوپر مسح کیا ہے جیسا کہ ترمذی نے بریدہ سے
نقل کیا ہے کہ بھیجے نجاشی بادشاہ حبش نے دو موزے
سیاہ رنگ سادہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے
پس آپ نے اوسکو پہنا اور وضو کرکے اوپر مسح کیا
اور مروی ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دحیہ کلبی نے دو موزے
حضرت صلی اللہ علیہ السلام کو بھیجے پس آپ نے اوسکو پہنا
اور نعلین مبارک مین دو قبال تھے اور قبال وہ تسمہ ہوتا
کہ درمیان دو انگلیون کے رہتا ہے بخاری مین حدیث
انس سے آیا ہے کہ نعل مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ

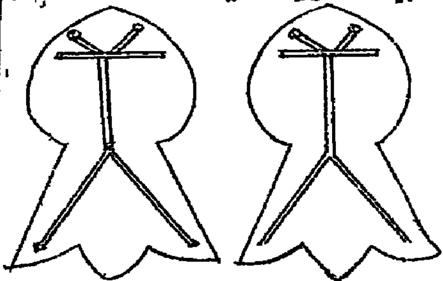
شبیہ خاتم مبارک

محمد
رسول
الله

شبیہ موزہ مبارک

شبیہ نعلین مبارک

علیہ وآلہ وسلم مین دو تسمے تھے اور حدیث ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب کہ پہنے تم مین سے کوئی جوتے کو چاہیے
کہ ابتدا کرے سیدھے پاؤن سے اور جب نکالے اوسکو
ابتدا کرے اولٹے پاؤن سے اور بعضے علماے حدیث
نے تصویر نعلین شریف کی علیحدہ اپنی کتابون مین لکھی ہے
اور فضیلتین اور فائدے اور برکتین اوسکی بیان کی ہین
اور مواہب لدنیہ مین تجربہ اسکا واسطے دفع درد کے
بعوض رکھنے اوس تصویر کے درد کی جگہ پر اور حصول امان کا
باغیون اور دشمنون سے اور پناہ مین رہنا ہر شیطان اور
شریر اور حاسد سے ذکر کیا ہے اور قصائد اوسکی مدح
اور بیان فضائل مین کہے ہین اور یہ حضور کی جوتیونکی صورت شریف ہے



بستر شریف

بستر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسپر آرام
فرماتے تھے چمڑے کا تھا کہ اوسمین بجاے روئی کے چھال خرما
کی کوٹ کر بھری تھی جیسا کہ صحیحین مین حدیث حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ بستر مبارک جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جسپر آرام فرماتے تھے چمڑے کا
تھا کہ اوسکے اندر چھال درخت خرما کی کوٹ کر بھری تھی اور
روایت کی ہے بیہقی نے حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے کہ فرمایا حضرت صدیقہ نے آئی میرے پاس ایک
عورت انصار کی اور دیکھا اوسنے بستر مبارک جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ دوہرے کپڑے کا تھا پس بھیجا اوس
عورت نے میرے پاس ایک بستر کہ اوسمین بجاے روئی کے
پشمینہ بھرا ہوا تھا پس تشریف لاے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا یہ کیا ہے اے عائشہ عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلانی عورت انصاریہ آئی تھی
اور بستر مبارک آپکا دیکھا تھا اوسنے یہ بستر آپکے لیے بھیجا
فرمایا اے عائشہ اسکو پھیر دو بخدا اسوگند اگر مین چاہتا تو حق تعالی
سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے تابع کرتا کہ میرے ساتھ چلتے
پس یہ ریاضت میری از راہ فقر اور بے بسی کے نہین
بلکہ میری اختیاری ہے اور احمد نے اپنی مسند مین اور ابن حبان

سنے اپنی صحیح مین اور بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے نقل کیا ہے کہ آسنے ایکدن عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر اور آپ ایک بوریے پر
لیٹے تہے اور نشان اوسکے پہلو مبارک مین پڑگئے تہے پس عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اختیار فرمایئے بستر اور نرم تر اس سے فرمایا اے عمر مین دنیا کو لیکر
کیا کرون میرا اور دنیا کا قصہ ایسا ہی کہ جیسے کوئی سوار دہوپ کی شدت
مین چلا جاتا ہو اور دم بہر کسی درخت کے سایہ مین ٹہر کر پہر گہوڑا ہانکے
اور اوس سایہ کو چہوڑ دے اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آیا مین پاس جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مکان مین کہ وہ نہایت گرم گویا حمام تہا
اور آپ بوریے پر سوتے تہے اور پہلوے مبارک مین نشان
اوسکے بن گئے تہے پس مین دیکہکر رویا فرمایا کون چیز تجکو رولاتی
ہے یا عبداللہ عرض کیا مین نے یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کسری اور قیصر اوپر بستر دیبا اور حریر کے سوتے مین اور
آپ بوریے پر فرمایا عبداللہ مت رو کہ اونکے لیے دنیا ہے
اور ہمکو آخرت ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ ایک
بوریے پر سوتے تہے کہ اوسمین مٹی بہری تہی اور سرہانے
آپکے ایک تکیہ تہا کہ چہال خرمہ کی اوسمین بہری تہی اور آیا ہے
کہ فرمایا یہ وہ قوم ہین کہ انکا حصہ دنیا مین انکو ملگیا اور ہم وہ قوم
ہین کہ ہمارا حصہ آخرت مین اوٹہا رکہا گیا اور بہی منقول ہے

خواب شریف

کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر کوئی بستر بچھا دیتا
اوسپر آرام فرماتے تو ورنہ زمین پر سو رہتے تھے خواب شریف
جانو تم کہ نیند آپکی بقدر اعتدال تھی اور زیادہ حاجت سے
نہین سوتے تھے اور نفس کو زیادہ حاجت سے محتاج اوسکا
نکرتے تھے لہذا احادیث مین آیا ہے کہ نہین چاہتا تھا کوئی
کہ سوتا پاوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مگر یہ کہ سوتا پاتا تہا
اور نہین چاہتا تہا آپکو کوئی کہ جاگتا نماز مین پاوے مگر نماز مین پاتا
جیساکہ عادت شریف نماز نوافل مین ایسی تہی کہ کبہی سو جاتے پہر
اوٹھتے اور وضو کرتے اور مسواک کرتے اور نماز پڑہ کر پہر سو رہتے
پہر اوٹھتے پہر مسواک اور وضو کرتے اور نماز پڑہتے پہر سو رہتے
ایسہی چند بار سوتے اور چند بار جگتے اور سیدہے پہلو پر آرام
فرماتے جانب قبلہ کے اور رخسار ہمایون کو سیدہے ہاتہ کی ہتہیلی
پر رکہتے اور آخر شب مین پاؤنکو کہڑا کر لیتے اور سر کے تلے
ہاتہ رکہتے تا نماز کو اوٹہنا آسان ہو اور منع فرماتے تہے منہ کے
بہل سونے سے سنن ابی داؤد مین آیا ہے کہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ منہ کے بہل
سوتا تہا مسجد مین اوسکو پاؤن مبارک سے مارا اور فرمایا کہ اوٹھ
یہ طریقہ جہنمیون کے سونے کا ہے اور احیاء العلوم مین لکہا ہے
کہ سونا چار وضع پر ہے ایک پشت پر واسطے معتبرین کے کہ نظر

آسمان اور کواکب یقین کرتے ہین اور منکر اور غافل او سین کرتے ہین
دوسری سیدہی کروٹ پر ایسے عابدین اور اوسکے والون نماز
کے تیسری بائین کروٹ پر یہ آرام طلبون اور ہضم طعام کے لیے
ہے چوتہی منہ کے بل سونا یہ وضع خواب بدبختون اور بیوقوفون
کی ہے یہ تہا تہوڑا حال عادات کریمہ کا اور باقی جزئیات اور آداب
اوسکے کتب احادیث مین مذکور ہین الصلوۃ والسلام علیک یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فصل** یہ سب ذکر معجزات شریف
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اسکے سمجہنا تو
جو امر کہ نبی سے خلاف عادت بااظہار دعوت نبوت کے صادر
ہووے اوسکو معجزہ کہتے ہین اور وے امور کہ قبل تولد نبی کے
یا بعد تولد تا زمان بعثت ظہور ہین آوین مثل قصہ اصحاب فیل کے
اور بجہ جانے آگ فارس کے اور تزلزل ایوان کسریٰ کے اور
شق صدر مبارک اور سایہ کرنے ابر کے اسکو ارہاصات نبوی
بولتے ہین اور جو چیز کہ صادر ہووے ولی سے کہ وہ موصوف
ہے ساتھ کمال ایمان اور تقویٰ کے اور معرفت الٰہی اور استقامت
دین محمدی کے اوسکا نام کرامت ہے اور جو عوام مومنین
اہل صلاح اور تقویٰ سے وقوع مین آوے اوسکا نام معونت
ہے اور اگر صادر ہووین امور خلاف عادت کافر اور فاسق
سے وہ استدراج ہے او سپر اعتماد اور اعتقاد کرنا نہ چاہیے

معجزہ قرآن مجید

جانو تم اے اہل مجلس کہ اعظم اور اقوی اور ابقی معجزات اوس
سید کائنات سے قرآن عظیم اور فرقان قدیم ہے بہ غایت فصاحت
اور کمال بلاغت ہین کہ اوسکے سننے سے ذوق اور طرب اور خوف
اور خشیت الٰہی حاصل ہوتا ہے اگرچہ سننے والے اہل علم اور
فہم معنوی ہین جیسا کہ جاہل عورتون اور عوام الناس ہین مشاہدہ کیے
اور مشتمل ہے وہ کلام اوپر نظم عجیب اور اسلوب غریب اور فواصل
اور اسجاع کے اور متضمن ہے اوپر اخبار امم سابقہ اور سیر انبیا
اور رسل اور وقائع اور حوادث ماضیہ اور امور آئندہ کے مثل
قصہ اصحاب کہف کے اور حال موسے علیہ السلام کے ساتھ خضر
کے اور احوال ذی القرنین کے اور قصہ یوسف علیہ السلام کے
ساتھ اونکے بہائیون کے اور سوا اسکے اور قصے انبیاء اور
اونکی امت کے باوجودیکہ تمام کفار قریش وغیرہم بالیقین جانتے
تھے کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّی تھے نہ لکھا پڑھا
کسی مدرسے مین اور نہ کبھی یہودی اور نصرانی کے عالم سے ملاقات
او صحبت رکھی اور محتوی ہے وہ کلام قدیم ایسے علوم اور معارف پر
کہ کوئی عالم کسی امت کا اوس سے مطلع نتھا اور محفوظ ہے تحریف
اور تغیر سے کہ ہرگز کوئی اوسمین ہاتھ تصرف کا دراز نہین کرسکتا
اور تا قیام قیامت اوپر صفحہ اعجاز کے باقی رہیگا کسی فصیح اور بلیغ
کو مجال اور طاقت نہین کہ قرآن کی چھوٹی سورت کے برابری

کچھ کہہ سکے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا اور قریش باوجودیکہ معدن فصاحت اور بلاغت تھے اور الفاظ قرآن مجید کے وہی الفاظ ہین جو وے جانتے تھے مگر مقابلہ کے وقت بجز ندامت اور شرمندگی کے کچھ نکر سکے اور اکثر اشقیا نے باستماع بعض آیات کے کمال ذوق مین آکر سجدے مین سر رکھا اور کہنے لگے واللہ یہ کلام آدمی کا نہین ہے لیکن دشمنی اور تکبر نے اونکو چہوڑا کہ مطیع اور منقاد ہوتے آخر بعلیہ شقاوت ازلی جہنم مین گئے چنانچہ عتبہ بن ربیعہ نے جسوقت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورۂ حم سجدہ سنی مدہوش اور متاثر ہوکر زمین پر گر گیا اور تہوڑی دیر کے بعد اونکر قوم سے کہنے لگا کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا کلام سنا کہ کبھی مین نے مثل اوسکے نسنا اور حیران ہون مین کہ اوسکا کیا جواب دون اسواسطے کہ الفاظ اوسکے یہی الفاظ مستعملہ ہمارے اور ترکیب اوسکی یہی ترکیب متعارفہ ہماری ہے لیکن کسیکو یہ مجال نہین کہ اس فصاحت سے کلام کرسکے اور معانی عجیبہ کو اس خوبی سے انتظام دیوسکے اور با وجودیکہ اشقیا نے کہ جو دشمن تھے اور حسن تقریر مین نظیر نہین رکھتے تھے اور فصاحت اور بلاغت مین کسیکو اپنا مثل نہین سمجھتے تھے

پشیانی عجز اور حیرت کی اوپر زمین ندامت کے رکہی تفصیل اوسکی کتب مطولہ مین ہے **معجزہ شق قمر** یہ معجزہ سب معجزات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ روشن تہا کہ یہ تصرف عالم علوی مین تہا اور کسی پیغمبر سے واقع نہوا صحیحین مین مروی ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک رات ابوجہل وغیرہ مشرکین نابکار گرد کعبے کے جمع ہوکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے کہ جو تم دعوی نبوت اور رسالت مین سچے ہو تو چاند کو دو ٹکڑے کردو فرمایا اگر ایسا ہو تو تم ایمان لاؤگے جب اونہون نے اقرار کیا تب اوس شہ برج سیادت نے بعد ادا دوگانہ انگشت شہادت سے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور دکہائی دینے لگا درمیان اون دو ٹکڑون کے پہاڑ حرا کا اور وہان سب نے اپنی آنکہون سے دیکہا اور مسافر اطراف اور جوانب کے جو آئے گئے سبہون نے حال شق قمر کا بقید تاریخ بیان کیا باوجود اوسکے اون بدعہدون نے طریقہ کفر اور ضلالت کا نچہوڑا اور کہا کہ آگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جادو زمین پر تہا اب آسمان پر بہی چلنے لگا **معجزہ رد شمس** مروی ہے اسماء بنت عمیس سے کہ ایکدن صہبا سے خیبر مین عصر کے وقت سر مبارک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی

معجزہ شق قمر

معجزہ رد شمس کا

گود مین تھا کہ نزول وحی کا ہوا ہنوز جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم متعدمہ وحی سے فارغ نہین ہوسے تھے کہ آفتاب
غروب ہوگیا اور مین اوسکو دیکھتی تھی اور جناب امیر علیہ السلام
نے نماز عصر کی نہین پڑہی تھی جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم متعدمہ وحی سے فارغ ہوسے معلوم ہوا کہ علی کرم اللہ وجہہ نے
نماز عصر نہین پڑہی ہے جناب کبریا مین دعا کی کہ الٰہی علی نماز کے
وقت تیرے رسول کی تابعداری مین تہا آفتاب کو پہیر دے
کہ علی نماز عصر کی پڑہ لیوے دیکہا مین نے کہ دعا سے مقبول
اوس رسول ذی الاحترام سے آفتاب ایسا بلند ہوگیا کہ اوسکی
روشنی جابجا اور پہاڑ پر پڑتی تہی تب علی کرم اللہ وجہہ نے اونہون
نماز عصر ادا کی بعد اوسکے وہ آفتاب غروب ہوگیا معجزہ

جاری ہونے پانی کا انگشتان پیغمبر نہبان

سے اس باب مین بہت احادیث مروی ہین کہ نوبت تواتر
معنوی کی پہونچی ہے اور مفید علم قطعی کو ہے اور کسی پیغمبر
نبی سے یہ معجزہ نہین ظاہر ہوا منقول ہے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار ایک وضو کے موافق حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی رکہا تہا اور ظہر کا وقت آیا لوگون
نے بدل سکش کیا کہین نماز کو وضو کرتے ہیں ہم سب نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانی کی شکایت کی

جاری ہونا پانی کا انگلیون سے پیغمبر

آپ نے اپنا ہاتہ پانی کے برتن مین رکہا اور لوگون سے حکم کیا
کہ وضو کرین پس ہمنے دیکہا کہ آپ کی اونگلیون سے پانی جاری
تہا پہر ہم سب نے کہ تین سو آدمی تہے اوس پانی سے وضو
کیا اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ مین غزوہ تبو
مین آپکے ہمراہ تہا اور سب مسلمانون نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اونٹ اور جانور سب پیاسے ہین
فرمایا تمہارے پاس کچہ پانی زیادہ ہے استنے مین ایک شخص
تہوڑا پانی اپنی مشکیزہ سے لایا اور عرض کیا کہ اسیقدر ہے
پس آپ نے ایک کاسہ منگاکر اوسمین وہ پانی ڈالا اور اپنا ہاتہ
اوسمین رکہا آپ کی اونگلیون سے اسقدر پانی جاری ہوا کہ سب
جانورون کو پلایا اور باقی بہر لیا اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ روز جنگ حدیبیہ کے ہم بہت پیاسے ہوسے اور حضور
پر نور نبوی مین ایک برتن پانی کا تہا کہ اوس سے آپ وضو
کرتے تہے پس ہم سب جمع ہوئے اور پیاس کی شکایت
کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس برتن مین
اپنا دست مبارک رکہا اوسمین سے ایک چشمہ پانی کا جاری
ہوا اور ہم سب نے پیا اور وضو کیا اور اپنے جانورون کو پلایا
اور اوس روز ہم سب پندرہ سو آدمی تہے اور اگر لاکہہ آدمی
ہوتے اونکو بہی کفایت کرتا اور عبد اللہ بن مسعود رضی سے ہے

مروی ہے کہ ہم ایک سفر مین ہمراہ رکاب جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور ہمارے ساتھ پانی نہ تھا
پس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسیکے پاس
تھوڑا پانی ڈھونڈو پس ایک شخص کے پاس تھوڑا سا پانی نکلا اوسکو
لاکر حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو ایک برتن
مین ڈالا اور دست مبارک اوسمین رکھا پس ایک چشمہ پانی کا
انگشتان مبارک سے جاری ہوا معجزہ زیادہ ہونے
پانی قلیل کا اور جاری ہونا اوسکا بدعا سے
اوس سید انس وجان کے مروی ہے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے کہ سفر غزوہ تبوک مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ انشا اللہ تعالے تم صبح کیوقت
چشمہ تبوک پر پہونچوگے مگر اوسمین ہاتھ نہ لگانا اور پانی اوسکا
نہ لینا جب تک مین نہ آؤن راوی کہتا ہے پس ہم سب اوس
چشمہ پر پہونچے اور حال یہ کہ ہم سے پیشتر دو آدمی پہونچے تھے
اونمین سے اونہون نے پانی لیا تھا اور اوس چشمہ مین کچھ
تھوڑا پانی ٹپکتا تھا پس تشریف لائے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور پوچھا اون دونون شخصون سے کہ تمنے اوسمین
پانی لیا کہا اونہون نے ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ اون سے ناخوش ہوے بعد ازان صحابہ نے اپنے

ہاتھون سے اوس چشمہ کو کھود کر تھوڑا پانی جمع کیا پس اوٹھالی
سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روے انور اور دونون دست
مبارک اپنے دھوئے اور وہ پانی اوس چشمہ مین ڈالا اسقدر کثرت
سے ہوا کہ ہم سب نے اوسمین سے پیا اور منقول ہے براء بن عازب
سے کہ جنگ حدیبیہ مین لوگون سے کمی آب اور تشنگی اصحاب کی
حضور پرنور مین شکایت کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک کنوئین پر تشریف لیگئے کہ اوسمین پانی اسقدر نہ تھا کہ بیچاری
بکریان سیراب ہوتین کہ چودہ سو آدمی کہ ہمراہ رکاب نصرت مآب
نبوی کے تھے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈول پانی
اوس کنوئین سے منگایا اور اوس سے وضو کیا اور آب دہن مبارک
اوسمین ڈالا اور دیا کہ اسکو کنوئین مین ڈالدو تھوڑا اسلئے اوس
پانی سے ایک لحظہ نہین گذرا کہ اوس پانی نے ایسی طغیانی کی کہ
تمامی لشکر ظفر پیکر سیراب ہوگیا اور مروی ہے امیر المومنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک جنگ مین نوبت تشنگی کی پہونچی
کہ لوگ اونٹون کو ذبح کرکے اوجھڑی اوسکی نچوڑ کر پیتے تھے
پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال حضور پرنور مین
عرض کیا آپ نے ہاتھ واسطے دعا کے اوٹھایا ہنوز دعا تمام نہین
ہوئی تھی کہ اسقدر پانی برسا کہ سب سیراب ہوئے اور اونٹون کو
پلایا اور جو برتن لشکر مین تھے بہر لیے اور باہر لشکر ظفر پیکر کا ایک قطرہ

پانیکا بڑا معجزہ بہت ہو جانا طعام قلیل کا

مروی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ روز جنگ خندق کے مین نے
چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے اور گھر جاکر دو سیر آٹا اور ایک
بچہ ذبح کرکے کھانا طیار کرایا اور آپکی خدمت مین جاکر عرض کیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑا اسباب کھانے کا حاضر
ہے تشریف لیچلیے اور چند صحابہ بھی ہمراہ ہو وین پس پکارا جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمامی صحابہ کو اور فرمایا آج کے
دن جابر نے ضیافت کی ہے تم سب چلو اور مجھکو حکم کیا کہ جب تک
مین آؤن تب تک ہانڈی کو نہ اوتارنا اور خمیر کو بھی نہ پکانا پس
تشریف لائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار
آدمی کے صحابہ سے مین نے وہ خمیر اور ہانڈی روبرو کی پس
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آب دہن مبارک
لیا اوس خمیر اور ہانڈی مین ڈالا اور دعاء برکت کی اور میری عورت
سے فرمایا کہ چار روٹی پکالا اور گوشت ہانڈی سے نکال کر اوسکو
چولھے پر سے نہ اوتارنا اور نہ اوسکو دیکھنا پس قسم خدا سے عزوجل کی کہ
وہ کھانا اون ہزار آدمیون نے سیر ہو کر کھایا اور ہنوز دیگ جوش
مین تھی اور خمیر ویسے ہی تھا حالانکہ پہلے اسقدر بھی نہ تھا کہ دس آدمی
سیر ہوتے اور منقول ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ
تبوک مین کہ وہ آخری غزوہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا

ہو کہہ سب پر غالب ہوئی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو حکم فرمایئے کہ جسکے
پاس جنس کہانے سے باقی ہو وسے لاکر ایک جگہ پر جمع کریں اور
آپ دعاے برکت فرما دین کہ گرسنگی سے لوگ ہلاک ہوتے ہیں
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دستر خوان
بچھاؤ اور جس کے پاس جنس کہانے سے باقی ہووسے لاکر جمع
کرو پس ہر ایک نے جو کچھ کہ باقی تہا لاکر اوس دستر خوان پر جمع
کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاے برکت کی اور
فرمایا کہ اپنے اپنے برتنون مین بہر لو پس برتن سارے لشکر
کے بہر ہوے اور سب نے اوس دستر خوان پر سیر ہو کر کہایا پہر
بہی کہانا باقی رہ گیا اور اوس غزوہ مین لشکر ظفر پیکر ستر ہزار آدمی
کا تہا اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ماں میری
اُم سلیم نے حیس پکایا اور حیس عرب مین ایک قسم کا کہانا ہے
کہ اوسکو خرما اور ستو اور گہی سے پکاتے ہین اور بہت لذیذ
ہوتا ہے اور ایک کاسہ مین نکال کر مجکو دیا اور کہا اسے
انس اسکو حضور پر نور نبوی مین لیجا کر عرض کر کہ میری ماں نے
بہیجا ہے اور بعذر قلت کا بہت میری طرف سے عرض کریں
مین لیکر حضور والا مین گیا اور جو کچھ کہ میری ماں نے عرض کیا تہا
گذارش کی فرمایا کہ اسکو یہان رکہہ دے اور فلانے فلانے کو

اور جو کوئی تجکو ملے بلالا پس اون لوگون کو کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نام اونکا لیا تھا اور جو میرے سامنے پڑا آیا لایا
قریب تین سو آدمی کے جمع ہوئے آپ نے دست مبارک
اپنا اوس کاسے پر دہکر کچھ پڑہا اور آدمیون سے دس دس
آدمیون کو عنایت کیا اور فرمایا کہ بسم اللہ کہہ کے اپنے اپنے
آگے سے کہاؤ اسیطرح اون تین سو آدمی کو کہلایا وسے سب
سیر ہوگئے پس فرمایا اے انس یہ کاسہ لیجاؤ مین نے
اوسکو اوٹھایا قسم خدا کی مجکو معلوم نہوا کہ وہ کہانا وقت لانے کے
زیادہ تہا یا وقت لیجانے کے اور ابو ایوب انصاری سے
منقول ہے کہ مین نے ایکدن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اسقدر
کہانا پکایا کہ دونون صاحبون کو کفایت کرے پس مینا اوسکو
حضور پر نور نبوتی مین لایا فرمایا کہ بولاؤ اشراف انصار سے تیس
آدمی مین اونکو بولا لایا اون سب نے سیر ہوکر کہایا اور کہانا
ویسہی باقی تہا اسبار ان سے فرمایا کہ ساٹھ آدمی کو بلاؤ مین اونکو بہی بلا لایا اونہون نے بہی
سیر ہوکر کہایا اور کہانا ویسا ہی باقی تہا پہر فرمایا ستر آدمیونکو بولا لاؤ مین اونکو بہی لایا انہون نے
کہایا اونہون نے بہی سیر ہوکر کہایا اور وہ طعام جسقدر تہا اوسیقدر رہ گیا پس ایک سو اکسٹھ
آدمی سیر ہوئے اور وہ سب اوسیوقت اسلام لائے اور مروی ہے عبد الرحمن
بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہ ہم ایک سو تیس نفر ایک سفر مین

ہمراہ رکاب حضرت مآب نبوی کے تھے اور خمیر کیا گیا دو سیر آٹا
اور ایک بکری ذبح کی گئی اور اوسکی کلیجی اور دل اور گردہ بہونا گیا
خدا کی قسم کوئی باقی نرہا جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوسمین سے ایک ٹکڑا ندیا ہووے اور بعد تیار ہونے کہانے
کے دو کاسون مین کہانا آپ نے دیا پس ہم سب نے سیر ہوکر
کہایا اور جسقدر کہ دونو کاسون مین تہا اوسیقدر باقی رہ گیا
اوسکو ہمنے اونٹون پر رکہہ لیا اور منقول ہے حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد المطلب سے چالیس آدمیون کو
جمع کیا اور اوسمین ایک قوم ایسی تہی کہ ایک بچہ اونٹ کا پورا
کہاتی تہی اور ایک مشک پانی پیتی تہی پس دیا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ کہانا اور ایک پیالہ مین
پانی اون سبہون نے اوسقدر کہانے سے سیر ہوکر کہایا
اور اوسقدر پانی سے سیر ہوکر پیا اور اوسیقدر پیالون مین
کہانا اور پانی باقی رہا اور مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ ایک جنگ مین ہوگئہ نہایت لوگون پر غالب ہوئی پس
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے پوچہا کہ تیرے
پاس کچہ ہے مین نے عرض کیا کہ تہوڑسے خرمے میرے
توشہ دان مین پڑے ہین فرمایا لے آؤ پس لاین وہ توشہ دان

آپ کے روبرو لایا آپ نے دست مبارک اپنا اوس توشہ دان
مین ڈال کر ایک مٹھی خرمے نکالے اور دعا سے برکت کی اور
دس دس آدمیون کو بلا کر سب کو دیے سب کھا کر سیر ہو گئے
بعد ازان مجھے فرمایا کہ اسمین سے خرمے جو لاتا تہا لے اور ہاتھ
ڈال کر وقت حاجت کے اسمین سے لیا کرنا مگر اوسکو شمار مت
کرنا اور توشہ دان کو مت جہاڑنا پس مین ہمیشہ اوسمین خرمون
سے کہایا اور کہلایا کیا جب تک کہ جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
رضی اللہ عنہما بقید حیات رہے یہان تک کہ جب حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ شہید ہوے مصریون نے میرا گہر لوٹا اور اوس
توشہ دان کو اوٹھا لے گئے اور ایک روایت مین ہے کہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین نے اوسمین سے
راہ خدا مین ساٹھ صاع یا ساٹھ اونٹ بہر کر دیے اور ہمین
وسے اکیس خرمے تہے کہ جس وقت مین نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکہے تہے اور اس باب مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شعر کہی ہے ؎

لِلنَّاسِ ہَمٌّ وَلِی الْیَوْمَ ہَمَّانِ ❊ ہَمُّ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّیْخِ عُثْمَانِ

یعنے لوگون کو ایک ہی غم ہے یعنے شہادت حضرت
عثمان کا اور مجکو دو غم ہین ایک جاتے رہنے اپنے توشہ دان

دوسرے غم شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اور آیتیں

کے قصہ کتب حدیث مین بہت ہین معجزہ و سجدہ

کرنا اونٹ کا اور شکایت کرنا اوسکے

مالکون کا حضور پرنور مین مروی ہے انس بن مالک

رضی اللہ عنہ سے کہ اہل بیت انصار کا ایک اونٹ تھا اکثر ان
اوسکے مالکون نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہمارا ایک اونٹ ہے کہ ہم اوسپر پانی بھر کر باغون
اور کھیتون کو لیجاتے تھے اب وہ اونٹ سختی اور سرکشی
کرتا ہے اور بوجھ نہین اوٹھاتا ہے اور کھیت اور درخت
ہمارے خشک ہوتے ہین پس حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور ایک جماعت صحابہ کی آپ کے
ہمراہ ہوئی آپ اوسکے باغ مین تشریف لیگئے اور گوشہ باغ
مین وہ اونٹ بیٹھا تھا مالکون نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اونٹ مانند کتے کے کاٹ کھاتا ہے
ہم ڈرتے ہین کہ مبادا جسم مبارک پر کچھ صدمہ نہ پہونچے فرمایا
کچھ ڈر نہین ہے جب آپ اوس اونٹ کے پاس گئے اوسنے
آپ کو دیکھکر سر سجدے مین رکھا پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکی پیشانی کے بال پکڑ کر مالکون کے
تابع کر دیا پھر اون سے کبھی اوسنے سختی اور سرکشی نہ کی

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ
حیوان نا سمجھ آپ کو سجدہ کرتا ہے پس ہم سزاوار زیادہ ہین
اس سے آپ کو سجدہ کرنے مین فرمایا نہین لائق ہے کسی
بشر کو کہ سجدہ کرے کسی بشر کو اگر روا ہوتا تو مین حکم دیتا
عورتون کو کہ اپنے خاوندون کو سجدہ کرین اسواسطے کہ انکا
حق عورتون پر زیادہ ہے اور ایک اونٹ آگے روبرو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھ گیا اور سر سجدے مین رکھکر
فریاد اور نالہ کرنے لگا آپ اوٹھے اور اوسکے پاس جا کر کھڑے
ہوئے اور اوسکے مالک سے فرمایا کہ اس اونٹ کو میرے
ہاتھ بیچ ڈال عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ اونٹ آپ کے نذر ہے مگر یہ مال لڑکے بالون کا ہے
کہ اسکے سوا اور کوئی وجہ معیشت کی نہین فرمایا کہ یہ تمہاری شکایت
کرتا ہے کہ مجھسے کام بہت لیتے ہین اور مجھکو کھانے کو تھوڑا
دیتے ہین پس تم اوسکے ساتھ احسان کرو اور اوسکا جو دیتے
رہو اور ایکبار ایک اونٹ حضور جناب سرورعالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور اپنی قوم کی شکایت کی کہ یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ قبل تیرے سنتے نماز خفتن کے
سو رہتے ہین اور مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ حق تعالیٰ اس قوم کو عذاب
فرما دے اور مین بھی اونکی شامت سے عذاب الٰہی مین گرفتار

معجزہ بکری کا

بعد ازاں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس قوم کو بلاکر تاکید فرمائی کہ قبل پڑھنے نماز عشا کے سویا
نکرو معجزہ بکری کا مروی ہے ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ میرے گھر مین ایک بکری
تھی اوسکا یہ حال تھا کہ جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم گھر مین تشریف رکھتے تھے وہ آرام سے چپ کھڑی
رہتی تھی اور جب آپ باہر تشریف لیجاتے تھے نہایت
پریشان اور بیقرار ہوتی تھی اور ہر طرف دوڑتی تھی
اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دست مبارک اپنا ایک بکری کی پیٹھ پر ملا کہ نر اوسکو نہ پہنچا تھا پس
تھن اوسکے دودھ سے بھر گئے آپ نے اوسے دوھکر پیا اور ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو پلایا اور قصہ ام معبد کی دبلی بکری کے دوہنے کا کہ اوسکے
مطلق دودھ نہ تھا مشہور ہے اور بہ تفصیل مجلس ہجرت مین بیان کیا جاویگا
انشاء اللہ تعالے

معجزہ کلام بھیڑیے کا اور گواہی اوسکی اوپر رسالت جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

معجزہ کلام بھیڑیے کا اور
گواہی اوسکی اوپر رسالت جناب رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مروی ہے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بھیڑیا ایک بکری
کے پیچھے دوڑا اور اوسکو پکڑا تھا کہ چرواہے نے دوڑکر
اوسکو چھوڑا لیا پس بھیڑیا بیٹھا اور کہا اے چرواہے

خدا سے نہین ڈرتا ہے کہ جو ادسنے مجکو رزق دیا تھا سو او
تو نے مجھسے چھین لیا چرواہے نے کہا کہ عجب یہ بہیڑیا ہے
کہ آدمیون کی ایسی باتین کرتا ہے بہیڑیے نے کہا کہ مین
تجکو اس سے زیادہ ایک عجیب بات کی خبر دون کہ محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو دعوت اسلام
کرتے ہین اور آسمان کی باتون سے خبر دیتے ہین اور
لوگ اونکا ایمان نہین لاتے ہین چرواہا اس بات سے
زیادہ متعجب ہوا اور بکریان لیکر مدینہ منورہ کو آیا اور بکریون
کو چھوڑ کر حضور سرور رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گیا
اور یہ قصہ عرض کیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اذان دو تاکہ لوگ جمع ہووین جب سب جمع ہوے
تب چرواہے سے فرمایا کہ جو تو نے دیکہا اور سنا ہے
بیان کر اوسنے سب حال لوگون کے سامنے نقل کیا
اور ایسا ہی بیہقی نے حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے اور ابو نعیم نے حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ اوس بہیڑیے نے چرواہے سے کہا کہ تیرا حال
مجہہ سے زیادہ عجیب ہوا ہے کہ تو بکریان چراتا ہے
اور اوس پیغمبر کو کہ کوئی نبی عظیم القدر اوس سے زیادہ مبعوث

نہین ہوا چھوڑ دیا تحقیق حق تعالی نے اونکے اوپر دروازے بہشت کے کہولے اور فرشتے اوسکے اصحاب کے جہاد کے منتظر ہین کہ اونکی مدد کرین اور حور و غلمان اونکے اصحاب کو دیکہتے ہین اور بہشت اوسکے اصحاب کے آنیکی مشتاق ہے اے چرواہے درمیان تیرے اور اوس نبی کریم کے یہ ٹیلہ ریگ کا آڑ ہے اوسکے حضور پر نور مین جا اور اوسکا ایمان لا اور تصدیق اونکی رسالت کی کرتا تو بہی لشکریان خدا سے ہووے چرواہے نے کہا کہ بکریان میری کون چراوے بہیڑیے نے کہا مین چراونگا اور حفاظت اونکی کرونگا پس وہ چرواہا بکریان چھوڑکر حضور پر نور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور مشرف باسلام ہوا اور لوٹ کے جاکر ایک بکری واسطے اوس بہیڑیے کے ذبح کی اور ایسی قصہ ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے منقول ہے کہ ایک بہیڑیا ہرن کے پیچھے دوڑا اور وہ ہرن بہاگ کر حرم مین جا کہڑا ہوا اور بہیڑیا پلٹ چلا یہ حال ان دونون شخصون نے دیکہکر بہت تعجب کیا بہیڑیے نے کہا کہ اس حال سے تم متعجب نہو کہ میرا حال تم دونون کے حال سے زیادہ تعجب بڑا نہین ہے کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو دعوت بہشت کی کرتے ہین اور تم خواہش رکہتے ہو دوزخ کی آگ کی پس سفیان نے صفوان سے کہا کہ قسم لات و عزے کی

اگر اس قصے کو سکے ہین ظاہر کروسے گے قریش کے ہاتہون سے
سب ہو رہین ہوہ ہوجاوین گی پس اون دونون نے اس
واقعہ کو جب تک کہ مسلمان نہوے ظاہر نکیا اور ابوجہل اور
اوسکے رفیقون سے ہی ایسی حکایت نقل کی ہے معجزہ
کلام سوسمار کا قاضی عیاض نے شفا مین حدیث امیرالمومنین
عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک جماعت صحابہ مین بیٹہے تہے کہ ناگاہ ایک
اعرابی قبیلہ بنی سلیم سے وہان ہوکر نکلا اور اوسکی آستین
مین سوسمار تہا اوس جماعت کو دیکہکر پوچہا کہ یہ کیا اجتماع
ہے لوگون نے کہا کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
دین کی دعوت کرتے ہین اوس اعرابی نے سوسمار کو اپنی
آستین سے نکال کر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پہینک دیا اور کہا قسم لات وعزے کی جب تک یہ سوسمار
آپ کا ایمان نہ لاوے گی مین آپکا ایمان نہ لاؤن گا پس
پکارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا ایہا الضب سوسمار
نے بزبان فصیح کہا لبیک وسعدیک . فرمایا تو کسکی عبادت کرتی ہے
کہا اوس خدا کی کہ آسمان پر ہے عرش اوسکا اور زمین مین
سلطنت اوسکی اور دریا مین ہے راہ اوسکی اور جنت مین
ہے رحمت اوسکی اور دوزخ مین ہے عذاب وعقاب اوسکا

معجزہ کلام سوسمار

فرمایا مین کون ہون سوسمار نے کہا آپ رسول پروردگار عالمیان
اور خاتم پیغمبران ہین جو آپ کی تصدیق کرے نجات پاوے
اور جو جھٹلاوے دنیا آخرت مین خراب ہووے اعرابی نے
جب یہ کلمات سوسمار سے سنے متحیر ہوا اور کہا کہ مجکو اس سے
زیادہ کوئی دلیل درکار نہین اور فی الفور ایمان لایا اور کلمہ شہادت
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ زبان سے کہا معجزہ کلام ہرنی کا قاضی عیاض
نے بروایت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نقل کیا ہے
کہ ایکدن جناب رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم صحرا مین تھے
کہ ناگاہ ایک آواز یا رسول اللہ کی تین بار سنی پس دیکھا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک ہرن قید مین ہے
اور اعرابی خواب مین پس آپ نے ہرنی سے فرمایا کہ تیری
کیا حاجت ہے اور تو کیون پکارتی ہے کہنے لگی کہ اے
غیاث المستغیثین اس پہاڑ مین میرے دو بچے ہین اونھون نے
سیر ہوکر دودہ نہ پیا تھا کہ یہ اعرابی مجکو پکڑ لایا یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ مجکو چھوڑ دین تو مین اونکو دودہ پلاکر
آؤن ورنہ وے مر جاوینگے فرمایا کہ پھر آویگی عرض کیا کہ اللہ
تعالی عذاب کرے مجھ پر اگر نہ پھر آؤن مین پس اوس رحمۃ للعالمین
نے اوسکو چھوڑ دیا وہ جاکر دودہ پلاکر پھر آئی اور حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اوسیطرح اوسکو باندہ دیا اس عرصہ میں
وہ اعرابی جگا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو
مجہسے کچہ حاجت ہو تو فرمائیے فرمایا حاجت میری یہی ہے کہ
اس ہرنی کو چہوڑ دے آوس اعرابی نے آپ کے فرمانے سے
چہوڑ دیا وہ ہرنی دوڑتی جاتی تہی اور یہ کلمہ زبان فصیح سے کہتی تہی
کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ ملا علی قاری
نے لکہا ہے کہ وہ موضع مشہور مسجد غزالہ ہے وادی کے
بیچ دامن پہاڑ کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو جاتے بائیں طرف
مدینہ سے تین کوس پڑتا ہے اور ایک روایت میں آیا
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر میں تہے
لوگ لشکر کے سب پیاسے ہوئے تب ایک ہرنی دوڑتی ہوئی
حضور پر نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دودہ اوسکا دوہا اور سارے لشکر کو سیراب کیا اور اوس
سفر میں ہمراہ رکاب نصرت مآب کے تین ہزار آدمی تہے
بعد ازان اپنے آزاد غلام سے کہ رافع نام تہا فرمایا کہ اس
ہرنی کو باندہ دو رافع نے اوسکو باندہ دیا تہوڑی دیر میں کیا
کہ وہ چلی گئی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الذی
جاء بہا ہو الذی ذہب بہا یعنے بتحقیق جس نے بہیجا تہا وہی
اوسکو لیگیا معجزہ کلام حمار کا روایت کی ہے

ابن عساکر نے کہ بعد فتح خیبر کے ایک گدہے نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتین کین پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا کہ میرا نام یزید بن شہاب ہے اللہ تعالی نے میرے دادا کی نسل سے ساٹہہ گدہے پیدا کیے اور اونپر سوائے انبیا علیہم السلام کے کوئی نہین سوار ہوا اب مین ایک باقی رہا ہون اور آپکے سوا کوئی نبی بہی باقی نہین امیدوار ہون کہ اپنی سواری سے مجکو مشرف کیجیے فرمایا آپ نے کہ ابتک تو کہان تہا کہا مین ایک یہودی کے پاس تہا اور قصداً اوسکی سواری کے وقت مین شوخی کرتا تہا یہان تک کہ مین نے کبہی اوسکو اپنی پیٹھہ پر نہین سوار ہونے دیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام یعفور رکہا اور وہ خدمت شریف مین رہتا تہا حال اوسکا یہ تہا کہ جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلایا چاہتے تہے یعفور سے فرماتے تہے کہ جا کر فلانے کو بلا لا پس یعفور اوسکے دروازے پر جا کر سر مارتا جب وہ شخص گہر سے نکلتا اشارے سے تبلاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجکو یاد کیا ہے اور یعفور بعد وفات شریف کے کمال رنج والم سے چاہ ابی الہیثم بن تیہان مین گر کر مر گیا معجزہ تسخیر شیر کا منقول ہے کہ سفینہ غلام آزاد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین لشکر سے چہوٹ کر راہ بہول گئے

اور جنگل مین جا پڑے وہان ایک شیر نکلا اور قصد اون کے
کہانے کا کیا سفینہ نے کہا کہ مین ہون مولے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس وہ شیر مزاحم نہوا اور راہبری
کرکے انکو نشکر تک پہونچا دیا معجزہ کلام نباتات
اور جماد سے نبوت کا اور اطاعت اور شہادت اونکی
رسالت اوس مخزن دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے ایام بعثت مین کہ مین جس درخت اور پتھر پر گذرتا
تہا وہ مجہسے کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منقول ہے امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ سے کہ نکلا مین ہمراہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعض نواحی مکہ مین پس جس پہاڑ اور درخت پر گذرتا اوسنے
کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منقول
ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مین ایک سفر مین ہمراہ
اوس سعادت آب نبوی کے تہا کہ ایک اعرابی روبرو آپکے
آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچہا تو کہان جاتا ہے
کہا اپنے گہر کو پوچہا کہ رغبت ہے تجکو نیکی مین اور حاصل کرنے
سعادت دارین مین کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت ان لا الٰہ الا

وانی محمد رسول اللہ اعرابی نے کہا کہ آپ کے اس دعوی پر کوئی گواہ ہے فرمایا یہ درخت شاہد اور گواہ میرا ہے پس بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس درخت کو کہ کنارے جنگل کے تھا زمین پھٹی اور وہ درخت وہاں سے آکر حضور پر نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آکر ادا شہادت رسالت پر تین بار دی اور پھر اپنی جگہ کو پلٹ گیا اور شیخ الہند عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ منقول ہے بعضے صحابہ سے کہ ایکبار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندہیری رات میں اونٹ پر سوار خواب آلودہ ایک بیر کے درخت تک پہونچے وہ درخت آدہا آدہا ہوگیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسمین سے نکل جاوین اور کچھ صدمہ نہ پہونچے اور اتبک وہ ویساہی دو ٹکڑے ہے اور سدرۃ النبی کر کے مشہور ہے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ایک اعرابی یعنی گنوار حضور اقدس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور کہا کیونکر جانوں کہ آپ رسول خدا ہیں فرمایا اس شاخ خرما سے کہیں اوسکو بلاؤں اور وہ میرے رسول ہونے کی گواہی دے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شاخ کو بلایا وہ شاخ درخت سے جدا ہوکر حضور پر نور میں آئی اور شہادت اوپر رسالت اوس برگزیدہ

عالم کی دی اور پھر باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاکر
اوس درخت مین مل گئی اور وہ اعرابی مسلمان ہوا اور حدیث
اسامہ بن زید مین آیا ہے کہ مین بعضے غزوات مین ہمراہ رکاب
سعادت احمدی کے تھا پس فرمایا مجھے کہ کوئی جگہ ایسی خالی
اور بیدون سے ہے کہ مین وہان قضا سے حاجت کرون مین نے
عرض کیا کہ یہان کفدست میدان ہے کوئی جگہ پوشیدگی کی
نہین مگر تین درخت متفرق نظر آتے ہین آپ نے فرمایا کہ اون
درختون کے پاس جا اور کہہ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ تم جمع ہو کر آؤ اور میری آڑ ہو کر پردہ کرو
پس مین اون درختون کے پاس گیا اور پیغام جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہونچایا پس وے درخت اپنی
اپنی جگہ سے اکھڑ کر متصل ہو گئے اور بعد فراغ قضا سے
حاجت کے اپنے اپنے مقام کو پلٹ گئے ؏ شعر تحمل کرد بود
بزمین سخت پاسے * چہ جست بہر سود ہ امرت زپاسے * چکرد
بہر سو کہ تو خواہی خرام * ساخت بہر جا کہ تو گفتی مقام * اور عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اعرابی نے وقت
اسلام لانے کے کہا کہ کون ہے جو گواہی دیوے آپ کی
رسالت پر فرمایا یہ درخت میرا گواہ ہے اور کہا اسے درخت ا
پیش آ • آنکر با دب کھڑا ہوا اور شہادت اوپر رسالت آپ کی

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی اور پھر اپنی جگہ کو پلٹ گیا اور مسلم نے حدیث جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہچانتا ہون مین اوس پتھر کو مکے مین کہ جو مجھکو قبل نبوت کے سلام کرتا تھا اور اختلاف ہے اوس پتھر مین بعضون نے کہا ہے کہ وہ حجر اسود تھا اور بعضون کے نزدیک وہ پتھر سوا حجر اسود کے ہے ایک کوچہ مین کہ اوسکو زقاق الحجر کہتے ہین اور جاتے آتے گھر خدیجہ کبریٰ کے رستے مین پڑتا ہے اور اوسکو ایک دیوار مین جما دیا ہے لوگ اوسکے چھونے سے برکت لیتے ہین اور اہل مکہ سے ثبوت کو پہونچا ہے کہ یہ وہی پتھر ہے کہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ ایکدن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا اے ابوالفضل تم کل کے دن مع اپنے لڑکون کے گھر سے نجانا جب تک مین نہ آؤن کہ تم سے مجھکو کچھ کام ہے صبح کو عباس رضی اللہ عنہ بموجب ارشاد ہدایت بنیاد کے منتظر قدوم میمنت لزوم کے تھے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے اور کہا السلام علیکم

اہل البیت سب نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ فرمایا کس حال سے صبح کی تمنے سب نے عرض کیا
بخیر وسلامت والحمد لله فرمایا سب یکجا بیٹھو جب سب یکجا
ہوئے پس اپنی چادر مبارک اونکو اوڑہائی اور فرمایا یارب یہ
چچا میرا ہے اور یہ اہلبیت میرے ہین پس چہپا تو انکو آتش
دوزخ سے جیسا مین نے انکو اسی چادر سے چہپایا پس آمین
کی آواز تین بار حضرت عباس کے گہر کی چوکہٹ اور در و دیوار
سے آئی اور سب نے اوسکو سنا اور ایکبار عقیل بن ابیطالب
ایک سفر مین ہمراہ رکاب سعادت مآب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تھے پیاسے ہوئے پس جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو اوس پہاڑ پر جو وہان تہا بہیجا
اور فرمایا کہ کہو اوس پہاڑ سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجکو پانی دے دے جب
حکم شریف کے گئے تب وہ پہاڑ بولا کہ میری طرف سے
جناب پاک مین عرض کرو کہ جب سے یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی ہے
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنے پرہیز کرو تم
اوس آگ سے کہ ایندہن جسکا آدمی اور پتہر ہین تب سے اتنا
استقدر خوف الٰہی سے رویا کہ مجہہ مین پانی نہین رہا اور منجملہ کلام
نباتات کے رونا شاخ خرمے کا ہے فراق نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میں اور یہ قصہ بہت صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ مسجد نبوی کی چہت

خرمے کی شاخون کی تہی او جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل طیار ہونے
منبر شریف کے ایک شاخ پر تکیہ لگا کر خطبہ پڑہتے تھے جب منبر تیار ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دسکے اوپر تشریف لیگئے رونق افروز ہوئے اوس شاخ نے
مثل لڑکون کے رونا شروع کیا اور روایت انس بن مالک مین آیا ہے کہ مسجد اوسکی
آواز سے کانپی اور لوگون نے اوسکا حال دیکہا گریہ وزاری کی پس
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا
اوسپر رکہا اور گود مین لیا وہ چپ رہی فرمایا کہ یہ شاخ میری جدائی سے
روتی تہی اگر مین اوسکو گود مین نہ لیتا اور تسکین نہ دیتا تو اس رنج سے
حشر تک رویا کرتی اور روایت بریدہ مین آیا ہے کہ فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تو چاہے تو مین تجکو
اوسی باغ مین کہ جسمین تہی لگا دون کہ خلقت تیری کامل ہووے
اور تو تر و تازہ اور پر میوہ ہو وے اور اگر تو چاہے تو بٹہاؤن
مین بہشت مین کہ بہشت کے لوگ تیرا میوہ کہائین عرض کیا اور
شاخ نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہے چاہیے آپ مجکو
بہشت مین کہ پرانی اور فنا نہون مین اور یہ سوال وجواب سب نے
جو مسجد مین موجود تہی بخوبی سنے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایسی کیا مین نے اور فرمایا کہ اختیار کیا اوسنے
دار البقا کو اوپر دار فنا کے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ جب
اسکو وعظ مین فرماتے تہے روتے تہے اور کہتے تہے کہ اے

بندگان خدا تم کہ اس چوب خشک سے کم نہ ہو کہ نالہ کرتی تھی فراق
اور شوق لقا سے رسول مقبول میں تمکو سزاوار زیادہ ہے
کہ مشتاق لقاء جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
رہو اور دن رات اسی اشتیاق میں گریہ وزاری کرو اور مولانا روم
اپنی مثنوی میں ترجمہ اس حدیث کے ہیں مثنوی استن
حنانہ در ہجر رسول + نالہ میکردی چو ارباب عقول + در میان مجلس
وعظ آنچنان + کز وی آگہ گشت ہم پیر و جوان + در تحیر ماندہ اصحاب
رسول + کز چہ نالد این ستون با عرض و طول + گفت پیغمبر
چہ خواہی اے ستون + گفت جانم از فراقت گشت خون +
مسندت من بودم از من تاختی + بر سر منبر تو مسند ساختی +
گفت میخواہی ترا نخلے کنند + شرقی و غربی ز تو میوہ خورند +
یا در آن عالم حقت سروے کنند + تو تر و تازہ بمانی تا ابد + گفت
آن خواہم کہ دائم شد بقاش + بشنو اے غافل کم از چوبے
مباش + آن ستون را دفن کرد اندر زمین + تا چو مردم حشر
گردد روز دین + تا بدانی ہر کرا یزدان بخواند + از ہمہ کار جہان
بیکار ماند + ہر کرا باشد ز یزدان کار و بار + یافت بار آنجا
و بیرون شد ز کار + آنکہ او را نبود از اسرار داد + کے کند
تصدیق او نالہ جماد + اسی طرح سے کلام کرنا پتھروں
کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ کا اون سے

جیسا کہ بخاری نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے
کہ تشریف لیگئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر جبل احد
کے اور ہمراہ آپ کے ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہم تھے اور فرمایا اُثْبُتْ اُحُدْ پس جبل احد حرکت اور
جنبش میں آیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤں مبارک
اپنا اوس پر مارا اور فرمایا کہ ثابت رہ تو اپنی جگہ پر اسے
احد نہیں ہے تجہ پر مگر میں نبی اور صدیق اور دو شہید
اور مروی ہے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
سے کہ تشریف لیگئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوپر پہاڑ ثبیر کے کہ پہاڑ مکا کا ہے اور ہمراہ آپ کے حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور میں تھا پس ایسا وہ پہاڑ
ہلا کہ پتھر اوس سے ڈھلکنے لگے پس مارا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکو پاؤں مبارک سے اور فرمایا اپنی جگہ پر رہ
یا ثبیر کہ نہیں ہے تجہ پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید سکے
اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب طلب کیا قریش نے
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ اوپر پہاڑ ثبیر
کے تھے اوس پہاڑ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ مجھ سے اوتر جائیے میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو کہیں قریش
مجھ پر قتل کر ڈالیں اور حق تعالیٰ مجکو عذاب کرے پس جل حرا

کہ مستبل اور مقابل اوسکے تہا عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جبپر تشریف لائے اور مجاور رہے قدم مبارک کی
سے اور حق تعالے حافظ اور ناصر آپکا ہے اور ایسی تسبیح
کرنا سنگریزون کا کف مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین جیسا کہ مروی ہے انس بن مالک سے کہ لین تہوڑی کنکریان
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کف مبارک مینا
پس وے تسبیح کرتی تہین اور ہم سب سنتے تہے تسبیح اونکی
بعد ازان عنایت کین آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
ہاتہ مین پس اونکے ہاتہ مین بہی تسبیح کرتی تہین بعد اوسکے
مجکو مرحمت فرمائین اونہون نے میرے ہاتہ مین تسبیح نہین کی
اور مثل اسکے روایت کی ہے ابوذر غفاری نے اور ذکر کیا کہ
حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے ہاتہ مین بہی دین
اونکے ہاتہ مین بہی تسبیح کرنے لگین اور وے ثابت یاونکا تہین
تہین اور روضۃ الاحباب مین تمہید ابو شکور شامی سے نقل کیا ہے
کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ بہی اوس مجلس
مین حاضر تہے اونکے ہاتہ مین بہی تسبیح کرنے لگین اور نقل
ہے کہ ایکدن ابو جہل کئی ایک سنگریزے اپنی مٹہی مین بند
کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہنے لگا کہ میرے
ہاتہ مین کیا ہے آپنے فرمایا مین بتا دون یا وے خود بولین

اوس بے حیا نے کہا کہ وسے آپ بولیں آخرش حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے وسے سنگریزے بول اوٹھے
اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے
کہ گرد کعبے کے تین سو ساٹھ بت تھے کہ اونکو چونے او رپتھر
سے جمایا تھا اور مضبوط کیا تھا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سال فتح مکہ کے مسجد حرام مین تشریف لائے اوس
چھڑی سے کہ آپ کے ہاتھ مین تہی بتوں کی طرف اشارہ کر کے
فرمایا جاء الحق وزهق الباطل پس اگر اشارہ فرماتے تھے
اونکے منہ کیطرف پیٹھ کے بہل گرتے تھے اور اگر پیٹھ کی
جانب اشارہ فرماتے تھے منہ کے بہل گرتے تھے اسیطرح
سارے بت خوار وزار انگون سار زمین کے برابر ہو گئے
معجزہ تسبیح طعام بخاری نے عبد اللہ بن
مسعود سے نقل کیا ہے کہ ایکدن ہم جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہانا کہاتے تھے اور اوس
کہانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے اور مروی ہے امام جعفر
بن محمد باقر بن امام زین العابدین علیہ وعلی آبائہ الصلوۃ والسلام
سے فرمایا کہ ایکبار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیمار ہوئے پس جبرئیل علیہ السلام ایک طبق انگور اور انار کا
لائے پس کہایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تسبیح کرنا کہانے کا

اور دوسرے میوے آپ کے ہاتھ مین تسبیح کرتے تھے معجزہ
طفلان شیرخوارہ کا اور شہادت دینا اونکا
اوپر رسالت اوس سرور عالم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مروی ہے معیقب یمامی سے کہ
مین حجۃ الوداع میں ایک گہر مین آیا دیکھا کہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان تشریف رکھتے ہین اور ایک شخص
ایک لڑکے کو کہ اوسی دن پیدا ہوا تھا لیکر حضور اقدس مین
میں آیا پس فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اوس لڑکے سے کہ مَن اَنا یعنے کہ مین کون ہون
کہا اوس لڑکے نے کہا انت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمایا سچ کہا تو نے برکت دیوے اللہ تعالے
تیری عمر مین لیکن اوس لڑکے نے جوان ہونے تک
کلام نکیا اور نام رکہا سبنے اوسکا مبارک الیمامہ اور حسن
بن عطیہ سے منقول ہے کہ لایا گیا ایک لڑکا حضور پیغمبر
نبوی مین کہ باوجود جوان ہونے کے ہرگز بولتا نتھا
پس فرمایا اوس سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ مَن اَنا کہا اوسنے اَنت محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم معجزہ شفا دینا بیماران
مروی ہے قتادہ بن نعمان سے کہ مین نے آپ سے

روز جنگ احُد کے سپر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کیا آخرش ایک تیر میرے آنکھ پر لگا تو دیدہ باہر نکل پڑا مین
اوسکو اوٹھا کر بروبرو جناب پاک کے لیگیا حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ حال میرا دیکھ کر تأسف فرمایا اور اوس
دیدہ کو لیکر دست مبارک سے میری آنکھ مین رکھا اور فرمایا
خداوند اقتادہ نے منہ اپنا تیر سے رسُول کی سپر کیا اوسکی
آنکھ پھیر دی کہ بہتر سب آنکھون سے ہووے پس ہوئی آنکھ
میری زیبا تر اور بینا تر سب آنکھون سے گویا اوسکو کچھ صدمہ
نہین پہونچا تہا اور بخاری نے نقل کیا ہے کہ جب عبداللہ
بن عتیک رات کو بالاخانہ ابورافع یہودی پر چڑہ گئے اور
اوسکو مار ڈالا وقت پلٹنے کے پاؤن اونکا زینہ بالاخانہ
سے لغزش کہایا اور گرے ہڈی ساق کی ٹوٹ گئی پس انہون نے
شکایت اوسکی حضور پرنور نبوی مین کی پس حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوسپر پھیرا فی الفور
ویسے چنگے ہوگئے اور عتبہ سلمے سے منقول ہے کہ مجکو ایسی
تپ تہی کہ کسیوقت جدا نہین ہوتی تہی ایک دن مین نے
حضور پرنور مین عرض کیا آپ نے اپنے ہاتہ پر کچھ پڑہ کر میرے
تمام بدن پر ملا اوسیوقت وہ تپ جاتی رہی اور اوس دن سے
میرے بدن مین ایسی خوشبو آیا کی کہ کوئی خوشبو دنیا کی اوسکو

نہین پہونچتی تھی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ ایک عورت اپنا لڑکا حضور عالی مین لائی اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مجنون ہے
اور مجکو بہت تنگ کرتا ہے آپ نے دست مبارک اپنا
اوسکے سینہ پر رکھا فوراً اوسکو قے ہوئی اور کوئی چیز سیاہ
مثل سگ کے بچے کے اوسکے پیٹ سے گر پڑے اور وہ
اچھا ہوگیا اور ایک عورت قبیلہ مین سے اپنے لڑکے کو لائی
کہ وہ بولتا نہ تھا پس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تھوڑا پانی منگا کر اوسمین کلی کی اور دونون ہاتھ
اپنے دہوئے اور اوسکو پلا دیا وہ اوسیوقت بولنے لگا
اور اتنا بڑا عاقل ہوا کہ لوگون پر فوقیت لیگیا اور ایک شخص
مرض استسقا مین گرفتار تھا اوسنے کسیکو حضور پر نور کی
مین بہیجا کہ حال میرا عرض کرے پس حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تھوڑی خاک اوٹھا کر اور لعاب دہن مبارک
ملاکر وس مریض کو بھیجی باوجودیکہ وہ قریب المرگ تھا مجرد
اوسکے کہانے کے اوسنے شفا پائی اور ایسی حکایات
کتب احادیث مین بشمار ہین معجزہ زندہ کرنے
مردون کا بیہقی نے دلائل النبوۃ مین لکھا ہے کہ ایک
دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص

معجزہ زندہ کرنے مردون کا

دعوت اسلام کی اوسنے کہا مین ایمان نہ لاونگا جب تک کہ میری
لڑکی کو زندہ نکریگا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوٹھے اور اوسکی قبر پر جاکر اوسکو پکارا اوسنے کہا لبیک
وسعدیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ تو چاہتی
ہے کہ دنیا مین پہر آوے سنے عرض کیا کہ قسم خدا اسکے عزوجل کی
مین سنے اپنے پروردگار کو رحیم اور شفیق زیادہ ماباپ سے
پایا اور دیکہا مین سنے آخرت کو بہتر دنیا سے پس مین نہ آونگی
اور مروی ہے جابربن عبداللہ انصاری سے کہ ایکدن مین نے
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت
کی اور ایک بکری ذبح کی اور میرے دو بیٹے تھے بڑے سنے
چہوٹے بہائی سے کہا کہ آؤ تجہکو دکہاؤن کہ میرے باپ سنے
کسطرح بکری کو ذبح کیا پس چہوٹے بہائی کے ہاتہ پانون
باندہ کر اوسکو ذبح کرڈالا اوسکی ما یہ حال دیکہکر بڑے لڑکے
کے پیچہے دوڑی وہ اوسکے ڈرسے کوٹھے پر چڑہ گیا اور جب
ماکو دیکہا کہ بالاخانے پر آتی ہے خوف سے گر کر مر گیا میری
عورت نے رونا پیٹنا کچہ نکیا اور اون دونون لڑکون کو ایک
کملی اوڑہاکر ڈالدیا اور اس حال سے مجہکو بہی خبر نہ کی
کہ مبادا میری زبان سے کوئی کلمہ جزع اور فزع کا نکلے اور
موجب تکدر اور رنج خاطر مبارک کا ہو بعد ازان وہ بکری

ہون لڑکے روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس
ساعت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پروردگار آپ کا فرماتا ہے کہ جابر کے لڑکون
کے ساتھ کہانا کہاؤ تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اے جابر لڑکون کو بلاؤ عورت جابر کی کہ اسکو
سے مطلع تھے عرض کیا کہ کہین کہیلنے کو گئے ہین خدا جانے
وے کب آوین گے آپ تناول فرمائیے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حکم الہی ایسا ہے کہ تو او نکو حاضر
کرے تب وہ عورت رونے لگی اور سب حال بیان کیا
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے
اسکو اسواسطے چھپایا تھا کہ خاطر مبارک کو ملال اور حزن
اور اسی سبب مین نے جابر سے بھی خبر نکی پس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور او نکی لاشون پر تشریف لے گئے
اور دعا کی وے لڑکے زندہ ہوئے اور آپ کے ساتھ کہانا
کہایا اور مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے کہ حجۃ الوداع مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لیگئے اور اونکو زندہ
کرکے مسلمان کیا اور بھی جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ ایکدن جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اصحاب

مین اپنے گھر سے آیا اور ایک بکری ذبح کرکے اوسکو پکا کر سامنے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکہا آپ نے فرمایا کہ تم اسکا گوشت
کہاؤ اور ہڈی کو نہ توڑنا بعد فراغت طعام کے اون ہڈیون کو جمع
کرکے کلمہ پڑہنے لگے بمجرد پڑہنے کلمہ شہادت کے وہ بکری
زندہ ہوکرا وٹھہ بیٹھی ایسی حکایات عجیبہ اور قصے غریبہ کتب احادیث
مین بہت ہین الغرض وہ آفتاب فضل و کمال از سرتا قدم صفت
اعجاز ہے اور ہر ذرہ کائنات کے جلوہ گر تہا انسان متناہی البیان
کیا تاب وطاقت رکہتا ہے کہ مدح اور ثنا اونکی کرسکے اور اونکے
معجزات کو احاطہ تحریر اور تقریر مین لا سکے الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ✤ ✤ ✤

تمام ہوئی مجلس ہشتم کتاب
دوازدہ مجلس کی ✤ -



نحمد اللہ ونشکرہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ونصلے ونسلم علی حبیبہ

یہ مجلس نوین ہے بیچ بیان سفر مبارک کے مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور وہان سے جہان تک کہ اللہ نے چاہا اور ذکر ہے صفت معراج اور براق کا +

جانو تم اے اہل مجلس کہ معراج اوس سرور انبیا اور سالار اصفیا کی اخص خصائص اور اشرف فضائل اور اکبر معجزات اور کمالات اوسکے سے ہے کہ کوئی نبی اور رسول اوس شرف سے مشرف ہوا اور وہ ایسے مقام پر پہنچے اور وے عجائب اور غرائب ملک اور ملکوت کے مشاہدہ کیے کہ کوئی

اوس مقام کو نہ پہونچا اور نہ دیکہا جیسا کہ آیہ کریمہ سُبْحَانَ الَّذِي
أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي
بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اوسکی خبر دیتی ہے
اور اسیواسطے منکر سیر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا مسجد اقصی تک کافر اور وہان سے آسمان پر اسے
ماشاء اللہ کہ ثابت باحادیث مشہورہ ہے گمراہ اور مبتدع اور فاسق
اور منکر اور جزئیات کا عجائب اور غرائب احوال سے کہ باخبار
احادیث ثبوت کو پہونچا جاہل اور محروم ہے اور یہ سب جاگتی
مین ساتہ اس بدن شریف حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم
کے تہا اسپر اتفاق جمہور صحابہ اور تابعین کا ہے فقط معراج
روحانی نہ تہی جیسا کہ بعضے لوگ قائل ہین اور اس قول کا کچہ
اعتبار نہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قصہ کئی بار واقع ہوا ایکمرتبہ
مع اس بدن کی حالت بیداری مین اور باقی اوقات مین ساتہ
روح مبارک کے حالت خواب مین کہ عین بیداری ہے اور
اولیاے کاملین اس امت مرحومہ کے بہی اس قسم اخیر
سے نصیبہ رکہتے ہین یعنے اونکو بہی بتصدق اوس عالیجناب
کے معراج روحانی ہوتی ہے اور حدیث معراج کو بیس صحابہ
کبار نے مثل حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب اور عبد اللہ
بن مسعود اور اُبَیّ بن کعب اور حذیفہ بن یمان اور ابو سعید خدری

اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس
اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر اور مالک ابن صعصعہ
اور ام ہانی وغیرہم رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور ایک
نے اس قصہ کو بروایت متعددہ اور حکایات متنوعہ بیان
فرمایا ہے اور اوس مکان سے کہ جہاں سے اتفاق [illegible]
سفر مبارک کا ہوا ہے بہی اختلاف ہے مگر مختار جمہور محدثین
کا یہ ہے کہ یہ سفر مبارک شب دوشنبہ ستائیسوین ماہ رجب
کو بارہوین سال نبوت مین ام ہانی کے گھر سے واقع ہوا اور
اوس شب کو خطاب مستطاب جناب رب الارباب کا حضرت
جبرئیل امین علیہ السلام کو پہونچا کہ اے جبرئیل آج کی رات گوشہ
اطاعت اور زاویہ عبادت اپنا چہوڑ اور تسبیح اور تہلیل اپنی کو
موقوف کر اور [illegible] کو زیور اور لباس فردوسی سے آراستہ
کر کے پٹکا خدمتگاری کا کمر سے باندہ اور تاج فرمانبرداری
کا سر پر رکہ اور میکائیل کو حکم پہونچا کہ پیمانہ روزیکا ہاتہ سے
دہرے اور ایک ساعت قسمت ارزاق موقوف کرے
تیری ہمراہی کے واسطے آمادہ اور مستعد ہووے اور اسرافیل
سے کہہ کہ ایک ساعت صور کو چہوڑ دیوے اور عزرائیل سے
کہہ کہ ہاتہ قبض ارواح سے کوتاہ کرے فراشان نور سے فضا
طبقات افلاک کو جاروب نور سے صفا کرین اور [illegible]

صدق وصفا کے نقارے جود وعطا کے اقطار اور اطراف وار لقا مین بجا وین رضوان سے کہدے کہ بہشت کو آراستہ اور پیراستہ کرے اور مالک کو فرمان پہونچا کے درکات دوزخ کو اقفال حلم اور تسکین سے مقفل کرے دریا بہنے سے ہوا چلنے سے افلاک سیر وگردش سے بازرہین اور حورین بہشتی انگیٹھیان عود قماری اور طبق جواہر نثاری کو اپنے اپنے ہاتھون مین لیکر صف بصف کھڑی ہون اور حاملان عرش سے کہہ کہ فلک اطلس کو لباس پاکیزہ پہنا وین اور کرسی کو تاج قدسی سر پر دہرین اور نوح اور ابراہیم اور موسے اور عیسے اور سب انبیاء علیہم السلام کو خبر کر اور تو ستر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لیکر بہشت کو اور ایک براق براق کو جنت سے چن سے اور زمین پر جاکر مشرق سے مغرب تک سب قبر و نکاغاز اب اوٹھا سے اور تمامی دنیا کو عطر محبت اور بخور مودت سے معطر اور مبخر کر تب جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی کیا قیامت آ رہی یا خطاب ہوا کہ قیامت نہین آئی بلکہ آج کی رات مین چاہتا ہون کہ اپنے حبیب سر وقد ماہ خد عطار و منظر زہرہ پیکر جوزا افسر خیر البشر کو دولت قرب وصال سے مشرف کرون اور اوپر اسرار غیب کے آگاہی دون اور خلعت سعادت اور کرامت کا اوسکو پہنا ؤن اسے جبرئیل تو جا اسے دے

پاس جا اور اونکے سرہانے ادب سے بیٹھ کر نرمی اور آہستگی
عرض کر سوتے وقت سونے کا نہیں ہے اے خلیل * مشتاق
دیدار ہے رب جلیل * دیکھ اوٹھکر تو یہ کیسی رات ہے
سن سے چلکر کون سی وہ بات ہے * آج کی شب ہے شب تعظیمت
اور قدر * خلق کو ہے منظور آنے والا گہر * اس لیے ہے
یہ تمامی دہوم دہام * منتظر ہین تیرے سارے خاص و عام *
فرش سے لے عرش تک پرنور ہے * سب در و دیوار رشک طور ہے
چل تو میرے ساتھ اسے والا مقام * ہین ترے مقبول لیے
اسلام سب ابرام * القصہ جبرئیل علیہ السلام احکام خداوندی
بجالا کر براق کے واسطے بہشت مین آئے دیکھا کہ مرغزار
جنت مین چالیس ہزار براق چرتی ہین اونمین سے ایک
براق محزون اور غمگین گوشہ مرغزار بہشت مین سر جھکا کے
روتا تہا جبرئیل علیہ السلام نے اوس سے حال پوچھا اوسنے
کہا کہ مین نے چالیس ہزار برس سے نام محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا سنا ہے اوس دن سے مجھے خواہش کہانے
اور پینے کی بالکلیہ موقوف ہے صرف اونکی محبت اور عشق
مین جیتا ہون جبرئیل علیہ السلام نے اوسی براق کو کہ داغ
اشتیاق محمدی کا دل پر رکھتا تہا ہمراہ لیکر ارادہ دولت سرائے
اون سلطان انس و جان کا کیا عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے

عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مین مہانی کے گہر نماز عشا کی پڑہ کر بستر پر لیٹا تھا اور آنکھون سے سوتا تھا اور دل میرا بیدار رہتا کہ پر جبرئیل علیہ السلام کی آواز میرے کان مین پڑی چونک پڑا اور بستر خواب پر اوٹھکر بیٹھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالے آپ کو سلام کہتا ہے اور بلاتا ہے مین حق تعالے کی طرف سے آپ کو لینے آیا ہون اور چاہتا ہے اللہ تعالے کہ دیوے آپ کو وے بزرگیان آج کی رات کہ کسی اور کو قبل آپ کے میسر ہوئین اور آج تک کوئی اوس سے مشرف نہوا اور کسی نے نہ دیکہین نہ سُنین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پس اوٹھا مین اور چاہا مین نے کہ طہارت کرون ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان نکہولا تہا کہ رضوان بہشت سے دو آفتابہ یاقوت کے بہرے ہوے آب کوثر سے لے آیا اور ایک طشت زمرد سبز کا کہ اوسکے چار گوشے تہے اور ہر گوشے مین اوسکے ایک ایک گوہر آبدار جڑا تہا کہ روشنی اوسکی آسمان پر پرتو انداز تہی میرے سامنے رکہا اوس پانی سے مین نے غسل کیا اور روایت مالک بن صعصعہ مین ذکر شق قلب کا اور دہونا اوسکا آب زمزم سے سونے کے طشت مین اور بہرنا اوسکا نور و دانائی اور ایمان سے اور رکہنا اوسکا سینہ

تشریف مین اور ملجانا اوسی نظم کا واقع ہوا ہے اور حکمت
اوسمین یہ تہی کہ عجائب عالم ملکوت کے دریافت کرین اور
متحمل اوسکے اسرار کے ہووین فرمایا کہ بعد اوسکے رضوان
نے ملّہ نور مجکو پہنایا اور عمامہ نورانی کہ جسکو رضوان نے پیدا
آدم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ کے واسطے
تیار کیا تہا اور چالیس ہزار فرشتے اوسکے گرد گرد تہے ہوتے
دن رات تسبیح اور درود پڑہا کرتے تہے اور دوسرے چالیس ہزار
فرشتے اوس عمامہ کے ساتہ آئے تہے میرے سر پر باندہا
اور چادر نور کی مجکو اوڑہائی اور پٹکا یاقوت سرخ کا میری کمر
سے لپٹیا اور نعلین زمرد سبز کی میرے پاؤن مین پہنائیں اور ایک
کوڑا زمرد سبز کا کہ جسمین چار سو موتی جڑے تہے میرے
ہاتہ مین دیا پہر جبرئیل علیہ السلام میرا ہاتہ پکڑ کر امہانی کے گہر
سے بیت الحرام کو لے آئے اور وہان سے بیت المقدس مین
لیگئے وہان دیکہا مین نے کہ وہان میکائیل اور اسرافیل علیہما السلام
ہر ایک ساتہ ستر ہزار فرشتے صف باندہے کہڑے تہے مین
مجکو دیکہتے ہی سلام اور تحیت بجا لائے اور میرا اعزاز اور
اکرام جیسا چاہیے ویسا کیا مین بہی اوسیطور سے
اون سے پیش آیا بعد ازان اونہون نے رضائے الٰہی
اور کرامات نامتناہی کی بشارت دی اوس جگہ مین نے

ایک مرکب دیکھا کہ قد مین خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا منہ
اوسکا آدمی کا ایسا اور کان اوسکے مانند کان ہاتہی کے رنگ
اوسکا برف سے سفید زیادہ اور گردن اوسکی اونٹ کی سی
اور سینہ اوسکا مثل سینہ خچر کے اور پیٹھ اوسکی مشابہ اونٹ کے
اور ہاتہ پاؤن اوسکے گاے کے ایسے اور سم بیل کے ایسے
اور پیٹھ اوسکی نہایت صفائی سے بجلی سی چمکتی تہی اور اوسکی
ران پر دو پر تہے ایسے کہ ساق اوسکی چھپ جاتی تہی جب اون پرون
کو کہول دیتا مشرق سے مغرب تک گہیر لیتا اور جب سمیٹ لیتا
پہلو کے برابر ہو جاتے سینہ اوسکا گویا یاقوت سرخ کا اور
ہاتہ پاؤن اوسکے زمرد سبز کے اور دم اوسکی مونگے کی اور
گردن اور سر اوسکا بہی یاقوت سرخ کا تہا اور زین بہشتی
اوسپر سجا تہا اور دو رکابین یاقوت سرخ کی اوسپر لٹکتی تہین اور
لگام اوسکی بہی یاقوت سرخ کی اور دہجی چاندی کی اور باگ
اوسکی ریشم کی تہی اور پیشانی پر اوسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہا تہا اور ایسا جلد چلتا تہا کہ
حد نگاہ پر قدم رکہتا تہا اور سرعت سیر مین مانند برق کے چمکتا تہا
ف جہندہ بر زمین خوش بادپائے ؛ پرندہ در ہوا فرخ
ہمائے ؛ چو عقل ہیئتی افلاک گردے ؛ چو فکر سنہی گیتی نوردے
پس جبرئیل علیہ السلام نے رکاب اور میکائیل علیہ السلام نے

باگ اوسکی پکڑی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو جیے اور تشریف لیچلیے کہ ملائکہ ملا بہ جلے اور مقربان عالم بالا منتظر قدوم فیض لزوم کے ہین —
عطر بایان شب بکار رتو اند وشبر ونشان در انتظار قوانند وتیار زوتم
کمن فرشتگان را فرق وخیمہ زن بر سر پایۂ عرش وجو ہین
تذ میری براق پر پڑی مین نے سر اپنے کو جھکا لیا اور سوار ہونے مین توقف کیا جناب باری سے خطاب آیا کہ اے جبرئیل حبیب میرے سے پوچھ کہ توقف اور تامل کسواسطے ہے کہا مین نے اسے جبرئیل علیہ السلام آج کی رات مین خلعت اور نوازش الہی سے سرفراز ہوا اور ملائکہ مقربین واسطے طلب کے جانب رب العزت سے باعزاز اور اکرام آسکے اور براق برق رفتار واسطے سواری میری کے ہمراہ لاے مین سوچتا یہ ہون کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ بھوکے پیاسے ننگے بوجھ گناہون کا گردنون پر رکھے ہوے مارے مظلومی اور بیکسی کا پھیلا ہے بیچارے معصیت کے مارے اپنی اپنی قبرون سے نکلین اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کی سامنے اونکے اور تیس ہزار برس کی مسافت پل صراط کی باریک اور تاریک دوزخ کے منہ پر پہنچنے سے پہلے قریب ہا بیہ قطع اس مسافت کی کیونکر کر سکین گے اور اس راہ کو کیو

قدم سے ٹے کریں گے فرمان الٰہی ہوا کہ اے دوست میرے
تو مغموم اور محزون مت ہو جیسے آج کی رات براق تیرے
گہر کے دروازے پر بہیجا مین نے ویسا ہی اوپر قبر ہر ایک امتی
کے کہ تیری اطاعت اور فرمان برداری مین جی جان دیتے ہین
بہیجکر اونکو پل صراط سے ساتھ خوشی اور تندرستی کے پار اوتارکر
پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کی پل مارتے ہی زیر قدم
اونکے طے کر کے بہشت عنبر سرشت مین پہونچا دونگا فرمایا
جب مین نے چاہا کہ براق پر سوار ہون براق شوخی کرنے لگا
تب جبرئیل علیہ السلام نے پکارا کہ اے براق یہ کیا بے ادبی ہے
نہین معلوم ہے تجکو کہ تجپر کون سوار ہوتا ہے یہ خلاصہ ہیزدہ
ہزار عالم سلالہ اولاد آدم مطلع انوار ربانی مہبط اسرار سبحانی
اہیں بیدار ان سحرگاہ ادب ہمہ دہان بارگاہ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ کوئی پیغمبر برگزیدہ تر اون سے
نہین ہے براق نے کہا کہ اے امین وحی الٰہی تم مجپر سختی
مت کرو کہ مین حاجتمند ہون اور اس برگزیدہ عالم سے
مجکو ایک التماس ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ حاجت اپنی بیان کرتا اوسکو مین روا
کرون عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کی
رات دولت اور سعادت وصال مبارک سے مشرف نہین

اور خوشبو سے روح افزا اور در انجمن طیبہ جان آسا سے سرور
اور شادکام کل قیامت کو شیار براق برق آسا عالم آرا فلک پیما
زیر قدم آپ کے بھیجے جاوینگے مناسب ہے کہ آپ اوسکی جانب
التفات کرکے مجھ دل افگار جان نثار سے نگاہ پھیر لیوین
اور میری رکاب مین قدم نہ رکھین یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مجکو تاب وطاقت یہ دیکھنے کی نہین ہے
امیدوار قبول اس التماس کا ہون حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت کو مرکب میرا تو ہی ہوگا پس
براق اس کلام کے سننے سے منقاد اور مطیع ہوا اور آپ
اوسپر سوار ہوے اوس رات کو اسی ہزار فرشتے داہنے
براق کے اور اسی ہزار فرشتے بائین براق کے اور ہر ایک
کے ہاتھ مین ایک شمع نور عرش سے روشن تھی کہ شعاع
اوسکی سے میدان بطحا کا منور اور خوشبو اوسکی سے مشام
جان قدسیان کا معطر تھا اسی کر و فر اور دھوم دھام
سے مسجد اقصے کو چلے پس جبرئیل علیہ السلام نے وصیت
کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر راہ مین آپ کو
کوئی نگاہ سے پھر کر نہ دیکھنا اور جو کوئی بلاوے تو سے قبول نکرنا اور
اگر کوئی آپ سے کچھ پوچھے جواب نہ دینا مین بیت المقدس
مین ملونگا آگے چلتا ہون فرمایا خبانیا سرور عالم صلی

علیہ وآلہ وسلم نے کہ جیون ہی مین تھوڑی راہ چلا داہنی طرف
سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لاتعجل فانک ستجاوز الطریق یعنے اسے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جلدی کرو کہ بتحقیق آپ راہ بہولتے ہین مین پہر کر دیکہا
اسواسطے کہ وصیت جبرئیل علیہ السلام کی مجکو یاد تہی بعد اوسکے
بائین طرف سے ویسی آواز سنی مین نے کچہ دہیان نکیا اوسوقت
ایک عورت اپنے تئین زیور اور لباس سے آراستہ کرکے میرے
سامنے ہوئی اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ساعت ٹہر
جائیے کہ مین آپ سے کچہ کہا چاہتی ہون مین نے اوسکی طرف
نگاہ نکی اور اوسکے سامنے سے جلد چلا گیا اور وقت ملاقات
کے جبرئیل علیہ السلام سے اوسکا حال پوچہا کہ یہ کون لوگ تہے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول جسنے آپ کو
پکارا وہ یہودی تہا اگر آپ اوسکی طرف پہر کر دیکہتے امت آپکی
بعد آپکے یہودی ہوجاتے اور دوسرا آواز دینے والا نصرانی
تہا اگر اوسکو جواب دیتے امت آپکی نصرانی ہوجاتی اور وہ عورت
کہ اپنے تئین سنگار کئی تہی دنیا تہی اگر آپ اوسپر نگاہ ڈالتے امت
آپکی دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور ایک روایت مین ہے
کہ آگے پیچہے سے بہی ایسی آواز سنی اور بعد دریافت کے
جبرئیل علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ وے لوگ مشرک اور

آتش پرست سے اور حکمت الٰہی بیچ بگاڑ نیکار سنوارنے والون اور التفات
کرنے اوس سید انس و جان کی یہ تہی کہ ہمیشہ خاطر مبارک اوس
رحمۃ للعالمین کی محزون اور متالم رہتی تہی کہ احوال امت کا بعد میرے
کیا ہوگا اور بیچ دین اسلام پر کیونکر ثابت قدم رہین گے پس
خاطر مبارک کو اس بات سے تسکین دی گئی تا معلوم کرین کہ
حق تعالے اپنے کرم اور فضل سے انکو اوپر دین اسلام کے
ثابت قدم رکہیگا جیسا کہ فرماتا ہے بیچ کلام مجید کے یثبت
اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ
فرمایا جب مین مسجد اقصے مین پہونچا اوس وقت مجکو جبرئیل علیہ السلام
نے براق سے اوتارا اور مرکب میرا اوس حلقے مین کہ اسکے
انبیا اپنی سواریان باندہتے تہے جبریئشی کی ڈور سے باندہا
ایک جماعت فرشتون کی مین نے دیکہی کہ میرے استقبال کے
لیے آسمان سے آئی تہی دیکہتے ہی مجکو سلام اور تحیت بجالائے
اور کہا السلام علیک یا اول ویا آخر ویا حاشر اور کرامات الٰہی کی
مجکو بشارت دی بعد اوسکے اور ایک جماعت دیکہی مین نے کہ
وے بہی سب میرے استقبال کے لیے تشریف لائے تہے
اونہون نے مجہے سلام اور تحیت کیا مین نے جبرئیل علیہ السلام
سے پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین کہا یہ بہائی آپ کے انبیا
ہین پس مین اون سے بہت تعظیم اور تکریم سے پیش آیا پس

کہا جبرئیل علیہ السلام نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آگے ہو بیٹھیے اور اسنے ساتھ دو رکعت نماز پڑھیے پس مین نے
دوگانہ پڑہا اور سب انبیا اور ملائکہ نے میرے پیچھے نماز پڑہی
اور بعد فراغت نماز کے مین نے سجدۂ شکر کیا اور واسطے
امت اپنی کے مغفرت چاہی جانو تم کہ بیچ اجتماع انبیا علیہم السلام
کے بیت المقدس مین دو روایتین ہین ایک یہ کہ حق سبحانہ
تعالے نے انبیا علیہم السلام کو اپنے حبیب کی ملاقات کے
لیے بدنون سے زندہ کیا اور ایک یہ کہ روحین انبیا علیہم السلام
کی وہان حاضر کین مگر قول اول صحیح ہے اسواسطے کہ اقتدا
نماز مین مقتضی اوسیکو ہے بعد ازان فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام
ہمارا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی پہاڑی پر لیگئے جب وہان گیا
ایک سیڑہی اوس پہاڑ سے آسمان تک دیکھی کہ خوبصورتی مین
اوسکے برابر کوئی چیز نہ تہی اور اوس سیڑہی کی دو پٹیان تہین
ایک یاقوت سرخ کی دوسری زمرد سبز کی اور ڈنڈے اوسکے
ایک چاندی کا اور ایک سونے کا جڑاؤ موتی اور یاقوت سے
اور اوس سیڑہی کے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر برس
کی راہ کا اور ہر مقام مین ایک فرشتہ مقرب متعین تہا اور اوس
فرشتے کے پچاس ہزار فرشتے خادم اور ملازم تھے اور وے
سب آپسمین بشارت دیتے تھے اور میری طرف اشارہ کرتے تھے

اور یہ سیڑہی فرشتون کے آنے جانے کی ہے کہ آسمان سے
زمین کو اور زمین سے آسمان پر آتے جاتے ہین اور کہتے ہین
کہ ملک الموت بہی روح قبض کرنیکے لیے اوسی سیڑہی سے آتے
ہین اور وقت مرنے کے جب آنکہین پہرا جاتی ہین وہ سیڑہی
نظر آتی ہے واللہ اعلم فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب مین سوار ہوکر اوس سیڑہی سے گذرا وہان ایک بڑا
فرشتہ دیکہا کہ دونون ہاتہہ کہولے تہا اور ساتون طبق آسمانی
اور ساتون طبقہ زمین کے اوسکے ہاتہ مین تہے اوسنے مجہکو
سلام کیا اور بشارتین دین اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین قبل حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش کے پچاس
ہزار برس آگے سے اس مقام پر متعین ہون اور آپ پر درود
اور سلام پڑہنے کے لیے مقرر ہون اوسدن سے آپکی
محبت میرے دل مین ہے اور مین مشتاق دیدار فیض آثار
کا تہا الحمد للہ کہ آج کی رات مین اس دولت سے مشرف
ہوا جب اس فرشتے سے گذرا ایک دریا پر پہونچا کہ گہرائی
اوسکی دو سو برس کی راہ کی تہی اور جو جانور کہ جنگل اور دریا
ہین اوسی دریا کے ہین اور نام اوس دریا کا قاصیہ ہے
اور یہ دریا معلق ہوا مین ہے کہ ایک قطرہ اوسکا زمین کو نہین
آتا ہے اور رنگ اوس دریا کا نہایت گہرائی سے نیلگون ہے

اور نیلگونی آسمان کی اوسی دریا سے سبب ہے اور کہتے ہین کہ
لرزہ آفتاب مین بسبب لہرانے اوسی دریا کے سبب ہے کہ جب اذن
ہوا اسکے خزانہ پر پہونچا کہ اوسکو ستر ہزار زنجیرون سے مضبوط
باندھا تھا اور ہر زنجیر اوسکی ایک فرشتے کے سپرد تھی جب
اوس سیر کے شب مین ایک اور دریا پر گذرا کہ آسمان پر کھینچا ہوا
تھا یعنی دامن اوسکا مانند سراپردہ کے زمین تک ہے اور
ہر آسمان کے منہ پر اسیطرح کا دریا ہے پھر وہان سے پہلے
آسمان پر پہونچا الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم **وصل ذکر سیر آسمان اول** کا فرمایا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مین پہلے
آسمان پر پہونچا جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ اوسکا ٹھونکا
اور اوس دروازہ کو باب الحفظ کہتے ہین، اور وہ یاقوت سرخ
کا ہے اور قفل اوسکا موتی کا اور دربان اوسکا ایک فرشتہ
اسمعیل نام جب اوسنے جبرئیل علیہ السلام کی آواز سنی
ایسی آواز سے کہ کبھی مین نے ویسی آواز نسنی تھی جواب
دیا کہ کون پکارتا ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل پوچھا
ہمراہ تمہارے کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئے ہین کہا جبرئیل علیہ السلام
نے ہان کہا کیا اونکو بلایا ہے کہا ہان اسمعیل نے کہا خوب آئے تم

وصل بیان پہنچنے آسمان اول پر

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشائش اور جمعیت ہو آپکو
اور دروازہ کھول دیا دیکھا کہ اسمعیل کے تابع لاکھ فرشتے
کہ ہر ایک فرشتے کے لاکھ لاکھ فرشتے فرمانبردار تھے
وے سب اس تسبیح مین مشغول تھے سُبحَانَ المَلِکِ الاَعلیٰ
سُبحَانَ مَن لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیئٌ بعد اوسکے آسمان دنیا پر
آیا مین وہ آسمان نہایت نورانی اور نام اوسکا رقیعا تھا
گہرائی اوسکی پانچ سو برس کی راہ کی اس آسمان پر مین نے
ایک جماعت فرشتون کی دیکھی کہ سب صف باندھے کھڑے
تھے اور خشوع اور خضوع سے سر جھکائے یہ تسبیح کرتے
تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ المَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحِ جبرئیل علیہ السلام
سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتون کی یہی ہے کہا ہان حق
تعالے سے درخواست کر کہ یہ عبادت آپکی امت کو عنایت
کرے مین نے طلب کی اور حق تعالے نے کرامت فرمائی
اور قیام نماز مین فرض ہوا بعد ازان جبرئیل علیہ السلام سے
پوچھا کہ سب فرشتے کتنے ہونگے کہا شمار انکا سوا
پروردگار کے کوئی نہین جانتا ہے وَمَا یَعلَمُ جُنُودَ رَبِّکَ
اِلَّا ہُوَ اور فرمایا کہ مین نے آدم صفی اللہ علیہ السلام کو اوسی
صورت اور قد و قامت پر کہ وقت زندگی کے رکھتے تھے
دیکھا اور ملاقات کی اور سلام اور تحیت بجا لایا حضرت آدم

علیہ السلام نے میرے سلام کا جواب دیا اور بہت سا خوش ہوے اور دعائین بہت سی دین اور تسبیح حضرت آدم علیہ السلام کی یہی تھی

سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ الْاَجَلِّ سُبْحَانَ الْوَاسِعِ الْغَنِیِّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور داہنے بائین حضرت آدم علیہ السلام کے دو دروازہ دیکھے داہنے دروازے سے خوشبو آتی تھی اور بائین دروازے سے بدبو داہنے دروازے کی طرف دیکھکر خوش ہوتے تھے اور بائین دروازے کی جانب دیکھکر روتے تھے مین نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دونون دروازے کیسے ہین عرض کیا کہ داہنی طرف کا دروازہ نیکبختون کی روحون کی آنے جانے کا ہے کہ بہشت کو آتے جاتے ہین اور آدم علیہ السلام اون کے دیکھنے سے خوش ہوتے ہین اور بائین طرف کا دروازہ گذرگاہ اشقیا کا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اوسکے ملاحظہ سے روتے ہین فرمایا وہان سے آگے بڑھکر ایک جماعت کو دیکھا کہ کھیتی مین مشغول تھے اور اوسیوقت بوتے تھے اور اوسیوقت تیار کاٹ لیتے تھے اور آگیا دانے کے بدلے سات سو دانے اوٹھا لیتے تھے جبرئیل علیہ السلام سے مین نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ لوگ خدمت اور بندگی خدا کے لیے کرتے ہین اور اوسکی راہ مین صدقہ دیتے ہین اللہ تعالے نے اونکے رزق مین برکت دی ہے

اور اوسنے ایک مرد کو دیکھا کہ بوجھ لکڑیون کا زیادہ طاقت
سے جمع کر چکا ہے پہر اور جمع کرتا ہے جبرئیل علیہ السلام
نے کہا کہ یہ حال اوس شخص کا ہے کہ جسکے گناہ طاقت سے
زیادہ ہین اور تسپر بہی گناہ کرنے سے باز نہین رہتا ہے
آگے چلکر ایک جماعت کو دیکھا کہ فرشتے سر اونکا پتھرون سے
کوٹتے ہین اور پہر اپنی حالت اصلی پر ہوجاتے ہین پہر کوٹتے
ہین جبرئیل علیہ السلام نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ اوا سے نماز جمعہ اور جماعات
مین سستی اور کاہلی کرتے ہین اور رکوع اور سجود برابر بجا
نہین لاتے اور اوسکو اوسکی اوقات پر ادا نہین کرتے
اور ایک جماعت مجکو نظر آئی ننگے بہوکے پیاسے اونکو دوزخ کی
کہانے سینے کیطرف جانورون کیطرح چراگاہ کو ہانکتے ہین
جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ زکوۃ مال کی نہین دیتے
ہین اور فقیرون اور مسکینون پر رحم نہین کہاتے اور ایک
جماعت پر گذرا کہ اونمین کچہہ مزا دیگ دیتے ہین اور اونکے
آگے طرح طرح کی نعمتین رکہین ہین اور ایک جانب کو گوشت
مردار رکہا ہے وہ لوگ مردار گوشت کو کہاتے ہین اور
نعمت پاکیزہ اور لطیف کیطرف التفات نہین کرتے جبرئیل
علیہ السلام سے اوسکا حال پوچھا کہا کہ یہ وے مرد اور عورتین

ہین کہ اپنی حلال جوروؤن کو چھوڑ کر حرام پر خواہش کرتے ہین اور
مال رکھکر چوری اور دغا بازی کا کہاتے ہین اور ایک جماعت
پر سیر اگذر ہوا دیکھا کہ اونکا آگ کی سولیون پر چڑھایا تھا اور وے
سولیان گوکہر وکی ایسی کانٹے دار تہین کپڑے اور بدن چلنے
والون کا پھاڑتین تہین جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یے لوگ
سر راہ جھکر راہ چلنے والونکو ایذا دیتے تھے اور آنکھہ کے
اشارے اور زبان سے گالیان دیتے تھے اور ایک قوم پر
گذر ہوا کہ بوجہ بہت سا بیچہ پر رکھنے تھے ایسا کہ طاقت ہلنی کی
نہ تہی تسپر اور بہی بوجہ اوپر رکھا جاتا تھا جبرئیل علیہ السلام نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون نے امانت
مین خیانت کی ہے اور لوگون کے حق اونکی گردن پر ہین تسپر
اور بہی زور اور زبردستی کرتے ہین بعد اوسکے ایک اور قوم
پر گذرا کہ آگ کی قینچیون سے اونکے ہونٹھ اور زبانین کاٹتے ہین
جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ وہ گروہ ہے جنہون نے بادشاہون اور امیرون کی خوشامد
کی اور اونکے جہوٹے قول کو سچا بنایا اور ظلم اور بدکاری سے
اونکو منع نکیا اور راہ عدل اور احسان کی نہ بتلائی اور کچہ لوگ
دیکھے ہین کہ اونکے بدن کا گوشت کاٹ کر اونہین کو
کہلاتے ہین جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ قوم بدگوتہی کہ

لوگون کی غیبت کرتی تھی میرا سے اور ایک گروہ نظر آیا کہ
مونہ اونکے سیاہ اور آنکھین نیلی اور نیچے کا مونھہ پاؤن تک
لٹکتا اور اوپر کا مونھہ سر تک چڑہا ہوا اور پیپ اور خون اونکے
منہ سے ٹپکتا تہا اور اونکو نہ دا ہیو خونابہ دوزخ کا آگ کے پیالون
مین پلاتے تھے اور روتے مانند گدہون کے چلاتے تھے
جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہ شراب خوار آپ کی امت کے ہین اور ایک گروہ کو
مین نے دیکھا کہ اونکی زبانین پیچھے سے نکالی گئین اور صورتین
اونکی سور کی ایسی ہو گئین تہین اور از سر تا قدم رنج و عذاب
مین مبتلا تھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ گروہ جو جھوٹی گواہیان
دیتا تھا اور ایک قوم پر نظر پڑی کہ اونکے پیٹ او نکے سر سے
اور رنگ اونکے زرد اور ہاتھون مین ہتکڑی اور پاؤن مین
زنجیر اور گردن مین طوق اور اوٹھنے وقت پیٹ کے بوجھ
سے منہ کے بہل گر پڑتے تھے اور بہت عذاب مین گرفتار
تھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ سود کہانے والے
ہین اور ایک گروہ پر پہونچا دیکھا کہ فرشتے اونکو آگ کی چھریون
سے مارتے ہین اور خون سیاہ اون سے نکلتا تھا اور پہر
زندہ ہوتے تھے اور پہر مارتے تھے جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ یہ لوگ خون ناحق کرتے تھے اور مسلمانون کو مار ڈالتے تھے

اور ایک گروہ عورتون کا دیکھا مین نے کہ منہ اونکے کالے اور
آنکھین اونکی نیلی اور آگ کے کپڑے پہنے ہوے اور فرشتے
اونکو آگ کے گرزون سے مارتے تھے اور روتے مانند کتون
اور گدہون کے چلاتی تہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان
عورتون نے اپنے شوہرون کو ناخوش اور آزردہ کیا اور
نافرمانی اونکی کرتی تہین اور ایک گروہ اور دیکھا کہ آگ کے جنگل
مین قید تہا اور آگ اوسکو جلاتی تہی پہر بند رحمت ہوتا تہا پہر جلاتی
تہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ نافرمانی کرنے والی اپنے ماباپ
کی ہین اور ایک فرشتہ دیکھا مین نے بصورت آدمی کے
اوپرکا قد اوسکا برف کا اور نیچیکا دہڑ آگ کا نہ برف آگ سے
گلتا تہا اور نہ آگ برف سے بجہتی تہی اور تسبیح اوس فرشتے کی
یہ تہی سُبحَانَ الَّذِی اَلَّفَ بَینَ الثَّلجِ وَالنَّارِ اَلِّف بَینَ قُلُوبِ
عِبَادِکَ الصَّالِحِینَ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے نے
اس فرشتے کو اپنی کمال قدرت سے پیدا کیا ہے اور اوسکو
بادلون پر موکل فرمایا ہے وہ بادلون کو جس جگہ کہ ارادہ
الٰہی متعلق ہوتا ہے پہونچاتا ہے اور نام اس فرشتے کا رعد
ہے جب بادلی کو چلاتا ہے آواز رعد کی ظاہر ہوتی ہے اور جب
اوسپر سختی کرتا ہے بجلی نمود ہوتی ہے فرمایا کہ جب یہان سے
آگے چلا مین ایک دریاے عظیم پر پہونچا اور عجائب اور غرائب

اوسمین بہت دیکھے کہ یہان مین تین آتی پانی اوسکا سفید زیادہ دودہ سے اور پہاڑ کے برابر موج مارتا تھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دریا کو بحرالحیوان کہتے ہین جب وقت چلا نے مردون کا آوے گا اس دریا سے مینہ برساوینگے اور اعضا اور اجزا سختہ بوسیدہ اسکے پانی سے باہم ترکیب دیکر پہر زندہ کرینگے

وصل ذکر سیر آسمان دوم

بعد اوسکے مین اوس دریا سے گذر کر دوسرے آسمان پر پہونچا وہ آسمان نہایت نورانی تھا نام اوسکا قیذوم دروازہ اوسکا موتی کا اور قفل اوسمین نور کا اور خازن اوسکا اسرافیل نام فرشتہ کرورون فرشتے اوسکے تابع تھے اور ہر فرشتے کے دو دو لاکہ فرشتہ ملازم تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جب بدستور دروازہ کہلوایا سب نے مجہپر سلام کیا مین نے سب کے سلام کا جواب دیا بعد اوسکے اونھون نے مجکو حق تعالے کی طرف سے بہت کرامات کی بشارت دی اور تسبیح اسرافیل اور اوسکے تابعون کی یہ تہی سبحان اللہ کلما سبح اللہ شی والحمد للہ کلما حمد اللہ شی ولا الہ الا اللہ کلما ہلل اللہ شی واللہ اکبر کلما کبر اللہ شی جب اون سے گذرا ایک جماعت فرشتون کی دیکہی کہ سب صف باندہے ہوئے رکوع مین تسبیح کرتے تھے

سُبْحَانَ الْوَارِثِ الْوَاسِعِ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَلَا یُدْرِکُہُ
الْاَبْصَارُ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْعَلِیْمِ اور رکوع مین خضوع اور خشوع بقدر
رکھتے تھے کہ جب سے مخلوق ہوے سر اوٹھا کر تیرے
آسمان کو نہین دیکھا جبرئیل علیہ السلام سے
پوچھا کہ عبادت ان فرشتون کی یہی ہے کہا ان
خدا سے تعالے سے مانگو کہ یہ عبادت آپ کو اور
آپ کی امت کو عنایت کرے پس مین نے جناب
احدیت سے مانگی تب رکوع نماز مین مجھپر اور میری
امت پہ فرض ہوا جب ان فرشتون سے آگے
بڑہا دو جوان دیکھے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
کہ یہ کون ہین کہا یہ حضرت عیسی اور حضرت یحیے
علیہما السلام ہین ان کو سلام کرو پس مین نے
سلام کیا اور شرایط تحیت کے بجا لایا
اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا
اور کہا مرحبا اے برادر صالح و اے
نبی صالح اور حضرت عیسے علیہ السلام نے
مجھسے مصافحہ کیا اور بشارت عواطف اور
کرامات خداوندی کی دی اور تسبیح حضرت عیسی علیہ السلام
کی یہ تھی سُبْحَانَ الْبَدِیْعِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الْاَبَدِ الْاَبَدِ سُبْحَانَ

المبدی المعید بعد اوسکے ایک فرشتہ دیکھا مین نے کہ اوسکے
ستر ہزار سر تھے اور ہر سر مین ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے
مین ستر ہزار منہ اور ہر منہ مین ستر ہزار زبان اور ہر زبان کی
بول جدا جدا کہ ایک بول دوسری بول کے مشابہ نہ تھی وہ فرشتہ
اس تسبیح مین تھا سُبحان الخالق العظیم سُبحان العظیم الاکرم سُبحان
اللہ وبحمدہٖ جبرئیل علیہ السلام سے حال اس فرشتہ کا پوچھا کہا یہ
فرشتہ بندون کی روزی پہونچانے پر موکل ہے رزق ہر
بندے کا جو کہ مقدر ہے بے زیادت اور نقصان خوان کرم
الٰہی سے ہر روز اوسکو پہونچاتا ہے اور نام اس فرشتہ کا
قاسم ہے بعد اوسکے مین تیسرے آسمان پر پہونچا فصل

ذکر سیر آسمان سوم جبرئیل علیہ السلام نے اوسکا دروازہ
کھلوایا جب مین اوسمین داخل ہوا دیکھا کہ ایک آسمان ہے
تابان اور روشن دروازہ اوسکا سفید موتی کا اور قفل اوسکا
نور کا اور نام اوسکا زیلون اور دربان اوسکا ایک فرشتہ
باعظمت کہ تین لاکھ فرشتے تابع اوسکے اور ہر ایک فرشتے کے
تین تین لاکھ فرشتے فرمانبردار تھے اور تسبیح اونکی یہ تھی
سُبحان المنطی الوہاب سُبحان الفتاح العلیم سُبحان الحنین
المنان وغیرہ بعد اوسکے بہت فرشتے دیکھے کہ سب عشق
عبادت سجدے مین تھے اونکو مین نے سلام کیا سب نے

فصل سیر آسمان پنجم [illegible]

سر اوٹھاکر میرے سلام کا جواب دیا پھر سجدے مین جاتے رہے
اور سجدے مین یہ تسبیح اونکی تہی سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْعَلِیْمِ سُبْحَانَ الَّذِی
لَا مَفَرَّ وَلَا مَلْجَأَ اِلَّا اِلَیْہِ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی مین نے جبرئیل علیہ السلام
سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتون کی یہی ہے کہا ہان حق تعالے
سے طلب کرو کہ یہ عبادت آپ کو اور آپکی امت کو عنایت کرے
پس طلب کی مین نے اور حق جل مجدہ نے دو سجدے ہر رکعت
مین فرض کیے بعد ازان مین نے اپنے بہائی یوسف علیہ السلام
سے ملاقات کی اور سلام کیا اونہون نے میرے سلام کا جواب
دیا اور مجہسے معانقہ کیا اور کرامات الٰہی کی بشارت دی اور تسبیح
حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ تہی سُبْحَانَ الْکَرِیْمِ الْاَکْرَمِ سُبْحَانَ
الْجَلِیْلِ الْاَجَلِّ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْوِتْرِ سُبْحَانَ الْاَبَدِ الْاَبَدِ جب یوسف
علیہ السلام سے گذرا مین حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
علیہما السلام سے ملاقات کی اونہون نے بعد سلام اور جواب
کے مجہکو بشارت بہت دی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم آج کی رات شفاعت امت مین کوتاہی نکرنا اور تسبیح
حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ تہی سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ
التَّوَّابِ الْوَهَّابِ سُبْحَانَ شَدِیْدِ الْعِقَابِ اور حضرت سلیمان
علیہ السلام یہ تسبیح کرتے تہے سُبْحَانَ مَالِکِ الْمُلُوْکِ سُبْحَانَ
قَاہِرِ الْجَبَابِرَۃِ سُبْحَانَ مَنْ اِلَیْہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ جب اونسے

پار ہوا مین ایک فرشتے پر پہونچا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا اوسکے
ستر ہزار سر تھے کہ ایک دوسرے سے مشابہ نہ تھا اور ستر ہزار
پر ہر ایک پر ایسا کہ مشرق سے مغرب تک گھیر لیوے اور گرد
اوسکے اور فرشتے گران ڈیل بڑے قد اونکے طول ہر ایک کا
دو لاکھ نوے ہزار برس کی راہ کا تھا سیلے فرشتے ایک جماعت
کو عذاب کر رہے تھے اور آگ کے گرزون سے مارتے تھے
کہ ریزہ ریزہ ہو جاتے تھے اور جل کر خاک ہو جاتے تھے
اور پھر حالت اصلی پر آ جاتے تھے جبرئیل علیہ السلام سے نام
اس فرشتے کا اور سبب عذاب اس قوم کا دریافت کیا کہا کہ
نام اس فرشتے کا صوحائیل ہے اور یہ گروہ کہ معذب ہے
جبار اور متکبر آپکی امت کے ہین حق تعالے نے اس فرشتے
کو مع تمامی مددگارون کے اس قوم پر متعین کیا ہے کہ انکو
اسی طریق سے تا قیامت عذاب کرتے رہین اور تسبیح اوس
فرشتے کی یہ تھی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْجَبَّارِيْنَ سُبْحَانَ الْمُسَلِّطِ
فَوْقَ الْمُتَسَلِّطِيْنَ سُبْحَانَ الْمُنْتَقِمِ مِمَّنْ عَصَاهُ بعد اوسکے ایک
دریا پر پہونچا کہ نہایت عظیم تھا کہ وسعت اوسکا سوا سے خدا
تعالے کے کوئی نہ کر سکے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اس دریا کا بحر النقم ہے کہ تھوڑا
پانی اس دریا کا دنیا میں پہونچا تھا کہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام

سکا مشہور ہے جب اوس دریا سے آگے بڑہا آسمان چہارم پر پہونچا **وصل ذکر سیر آسمان چہارم** وہ آسمان پکّی چاندی کا تہا نام اوسکا زیلون اور دروازہ اور قفل وسکا دونون نور کے اوس قفل پر لکہا تہا لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دربان اوسکا موضیائیل نامے فرشتہ کہ چار لاکہ فرشتے اوسکے تابع اور ہر ایک فرشتے کے چار چار لاکہ فرشتے اور خادم تھے سب یہ تسبیح کرتے تھے سُبحَانَ خَالِقِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ سُبحَانَ خَالِقِ الشَّمسِ وَالقَمَرِ المُنِيرِ سُبحَانَ الرَّفِيعِ الاَعلیٰ

تعبد اوسکے مین اپنے بہائی حضرت موسے علیہ السلام سے ملاقی ہوا اور سامنے جاکر سلام کیا موسے علیہ السلام اوٹھہ کہڑے ہوئے اور مجکو گود مین لے لیا اور میری دونون آنکہون کے بیچ مین بوسہ دیا اور فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے مجہکو تمہارے دیدار سے مسرور کیا اور کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کی رات وہ رات ہے کہ تمکو اللہ تعالے کے سامنے لیے جاتے ہین جو کچہ کہ مانگنا اپنی امت ناتوان کو فراموش نکرنا اور جو تمکو دیوین حصہ اپنی امت کا مانگ لینا اور اگر کوئی خدمت اونپر فرض کرین اوسکی تخفیف کا سوال کرنا اور جسقدر کہ ہوسکے تخفیف مین مبالغہ کرنا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وصیت اونکی مین نے بدل متوجہ ہوکر سنی اور تسبیح حضرت

موسے علیہ السلام کی یہ تھی سبحان الدّنی من تشاء و یسفل من
تشاء سبحان الغفور الرحیم جب حضرت موسے علیہ السلام
سے رخصت ہو کر چلے تو حضرت موسی علیہ السلام رو دیئے
فرشتون نے رونے کا سبب پوچھا فرمایا اس لیے روتا ہون
کہ اس جوان کو بعد میرے نبی کیا کہ امت اسکی میری امت سے
زیادہ بہشت مین جائیگی بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ فرشتے چوتھے آسمان کے سب دوزانو بیٹھے یہ
تسبیح کر رہے تھے سبحان الرؤف الرحیم سبحان التواب المنیر
سبحان الذی لا یخفی علیہ شیء سبحان رب العالمین پوچھا
مین نے کہ سے جبرئیل علیہ السلام کیا عبادت اس آسمان
کے فرشتون کی یہی ہے کہا ہان حق تعالے سے دعوت
کر کہ یہ عبادت آپکو اور آپکی امت کو عنایت کرے پس دعوت
کی مین نے اور حق تعالے نے کرامت فرمائی اور نماز مین قعدہ
اخیرہ میرا [illegible] سری امت پر فرض کیا اور فرمایا آپ نے کہ
حضرت مریم و حضرت عیسی علیہ السلام اور آسیہ زن فرعون
اور مادر حضرت موسے علیہ السلام کو مین نے اسی آسمان پر
دیکھا کہ میرے استقبال کے لیئے آئین تحقیق بعد اس کے
مین نے ایک فرشتہ دیکھا کرسی پر بیٹھا ہوا غمگین اور دل تنگ
اور اس کرسی کے پاس گوشت تھے اور ہر گوشے مین ساتھ لا

پاس سونے اور چاندی اور موتی کے اور گرد اوسکے فرشتے
اس کثرت سے تھے کہ شمار اونکا خدا ہی جانتا ہے داہنی طرف
اوسکے فرشتے نورانی سبز پوشش خوشخو روشن رو خوشگو متبسم
خوب صورت تھے کہ اونکے دیکھنے سے جی خوش ہوتا تھا اور
بائین طرف اوسکے فرشتے سیاہ پوشش روسخت گو بدخو کہ
وقت تسبیح کے آگ کے شعلے اونکے منہ سے نکلتے تھے اور
اونکے ہاتھون مین حربے اور گرزہاے آتشین اور بدصورت کہ کوئی
اونکو آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکے اور وہ فرشتہ کہ کرسی پر بیٹھا تھا
سر سے پاؤن تک اوسکے تمام آنکھین تھین ایسی کہ نور اونکا مانند
زہرہ اور مریخ کے چمکتا تھا اور اوس فرشتے کے پر بہت تھے
اور سامنے اوسکے ایک تختہ نہایت بڑا رکھا تھا وہ اوس تختے
کو ہاتھ مین لیے ہمیشہ دیکھا کرتا اور کبھو نظر اوس سے نہ اوٹھاتا
اور ایک درخت عظیم الشان اوسکے سامنے تھا پتی اوسکی اسقدر
کہ شمار اونکا سواے خدا کے کوئی نجانے اور ہر پتے پر نام کسیکا
لکھا تھا اور ایک چیز مانند طشت کے آگے اوسکے رکھی تھی اور وہ فرشتہ
ہر ساعت ہاتھ کو بڑھاتا اور کچھ ہاتھ مین لیکر کبھی داہنی طرف
والے فرشتون کو دیتا اور کبھی بائین طرف والے فرشتون
کو دیتا جو ہین نگاہ میری اوس فرشتے پر پڑی ہراس اور خوف
بہت میرے جی مین آیا اور میرے بدن مین لرزہ پڑا اور

ضعف اور سستی میرے اعضا مین ظاہر ہوئی مین نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہے اور اسکا کیا نام ہے کہ اوسکے دیکھنے سے تمام بدن مین رعشہ پڑا عرض کیا کہ یہ عزرائیل ہے اور کسیکو اسکے دیکھنے سے چارہ نہین یہ کھونے والا لذتون کا اور جدا کرنے والا جماعتون کا ہے بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام نے آگے بڑھکر اوسکو میرے حال سے آگاہ کیا اور کہا اے عزرائیل یہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر آخر الزمان اور محبوب سبحان ہین وہ میری طرف دیکھکر مسکرایا اور میری تعظیم کو اوٹھا اور کہا مرحبا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالے نے کوئی پیغمبر عزیز تر اور بزرگوار تر آپ سے خلق مین نہین بہجا ہے اور کوئی امت نزدیک حق عز مجدہ کے گرامی تر آپکی امت سے نہین اور مین آپکی امت پر اونکے ماباپ سے زیادہ مہربان ہون فرمایا اے ملک الموت تمنے میرا دل خوش کیا لیکن ایک خلش میرے جی مین ہے چاہتا ہون کہ اوسکو تم دفع کرو عزرائیل نے کہا وہ کیا ہے فرمایا کہ مین تمکو دل تنگ اور غمگین اور بہت مشغول دیکھتا ہون اسکا کیا سبب ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سے حق تعالے نے یہ خدمت میرے سپرد فرمائی ہے اوس دن سے مین ہمیشہ ڈرتا ہون کہ مبادا کوئی قصور اس خدمت مین

مجھے ہوا مدعوض اوسکے عتاب الٰہی مین گرفتار ہون پہر پوچھا مین نے
کہ یہ طشت کیسا ہے کہا یہ مثال تمام دنیا کا ہے کہ قاف سے
قاف تک میرے قبضۂ اقتدار مین ایسا ہے جیسا کہ اس طشت
مین پہر مین نے سوال کیا کہ یہ تختہ کیسا ہے کہا یہ تختہ زندون کی
موت کا وقت دریافت کرنے کے لیے ہے مین نے کہا یہ جریدہ
کیسا ہے کہا یہ روزنامچہ بندون کا ہے پہر پوچھا کہ یہ درخت کیسا
ہے کہا یہ نشان نیک بختون کی زندگی کا ہے نام ہر بندے کا
ایک طرف ہر پتے پر اور نیک بختی اور بدبختی اوسکی دوسری طرف
لکھی ہے جب وہ بندہ دنیا مین بیمار ہوتا ہے وہ پتا کہ جسپر
اوسکا نام لکھا ہے زرد ہو جاتا ہے اور جب اجل اوسکی پہونچتی
ہے وہ پتا اوس درخت سے جدا ہو کر اس تختہ پر گرتا ہے
اور نام اوسکا اس تختہ سے مٹا دیتا ہے مین ہاتھ بڑہا کر جان
اوس بندے کی خواہ مشرق مین ہو خواہ مغرب مین قبض کر لیتا
ہون مین نے کہا یہ فرشتے کہ داہنے بائین ہین کس کام
مین ہین ملک الموت نے کہا کہ داہنے میرے فرشتے رحمت
کے ہین جب جان نیکبختون کی قبض کرتا ہون اونکو سونپتا ہون
اور بائین طرف میرے فرشتے عذاب کے ہین جان بدبختون
کی نکالکر اونکے حوالہ کرتا ہون پوچھا مین نے کہ یہ فرشتے
کتنے ہونگے کہا شمار اونکا نہین جانتا ہون ولیکن ہر بیمار کے لیے

چہ لاکھ فرشتے رحمت کے اور چہ لاکھ فرشتے عذاب کے
حاضر ہوتے ہین تاکون فرقہ اونمین سے مخصوص ہو پہر قیامت
تک نوبت اوسکی نہ آویگی تین نے کہا اے ملک الموت واسطے
قبض روح کے مومنین کو تکلیف کرنی ہوتی ہے یا دوسرے سے
فرماتے ہو کہا حبیدن سے کہ تمکو اسکا مین سمجھایا ہے اپنی جگہ
سے نہین ہلا ہون لیکن ستر ہزار فرشتے کہ میرے تابع ہین ہر بندے
کی روح قبض کرنے کے وقت اونکو بہیجتا ہون کہ جان اوسکی
گلے تک پہونچا وین اوسوقت ہاتہ بڑہا کر مین اوسکا کام تمام
کر دیتا ہون لیکن اوسکے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ والہ
وسلم نے ملک الموت کا ہاتہ پکڑ کر کہا اے ملک تقرب مین تجہسے
ایک درخواست رکہتا ہون اگر قبول کرے تو کہون عرض کیا
کہ جو آپ فرماوین بجان و دل قبول کرونگا فرمایا درخواست
میری یہ ہے کہ میری امت ازبس ناتوان اور ضعیف ہے
اونکے ساتہ سہولیت اور آسانی سے معاملہ کرنا ملک الموت نے
عرض کیا کہ آپ خاطر مبارک خوش رکہین قسم عزت اور جلال حق
کی کہ ہر شبانہ روز ستر ہزار بار حق تعالے مجہسے یہ خطاب فرماتا ہے
کہ اے عزرائیل میرے حبیب کی امت پر سختی نکرنا اور بہت
آسانی سے کام اونکا انتہا کو پہونچانا لہذا اس امت پر مین اوسکے
ماں باپ سے زیادہ شفیق ہون فرمایا کہ آگے چلکر مین نے

ایک دریا دیکھا کہ اوسکا پانی برف سے زیادہ سفید تھا جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہا اس دریا کو بحر الثلج کہتے ہین اگر تھوڑا بھی برف اس دریا سے گرے سب لوگ آسمان اور زمین کے شدت برودت ہوا سے ہلاک ہو جاوین منقول ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المعمور کو اسی آسمان پر دیکھا اور وہ ایک گھر ہے یاقوت سرخ کا اور اوسکے دو در ہین زمرد سبز کے اور دس ہزار قندیل کہ روشنی مین آفتاب سے زیادہ سونے اور یاقوت اور موتی کی لٹکتی ہین اور ایک منبر زر سرخ کا اوسکے دروازے پر رکھا ہے اور ایک منارہ چاندی کا گڑا ہے کہ بلندی اوسکی پانسو برس کی راہ کی ہے اور جب سے کہ یہ گھر مخلوق ہوا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز عرش سے دریاے نور مین غسل کرکے اور چادر نور کی کاندھے پر ڈال کے احرام باندہ کر لبیک کہتے ہوے گرد بیت المعمور کے طواف کرتے ہین اور پلٹ جاتے ہین پھر دوسری بار تا قیام قیامت نوبت اونکو نہین پہنچنی ہے پس جبرئیل علیہ السلام ہاتھ آپکا پکڑ کر بیت المعمور کو لیگئے اور کہا یا حبیب اللہ سب فرشتون کی امامت کیجیے جیسے کہ آپنے زمین پر امامت تمام انبیا کی کی پس آپنے وہان دو رکعت

نماز پڑھی اور ملائکہ ہفت آسمان نے اقتدا کی فرمایا جب مین نے
یہ اجماع مشاہدہ کیا میرے جی مین یہ آرزو ہوئی کہ کاشکے
میری امت مین مثل اس اجماع کے ظاہر ہوتا چونکہ حق سبحانہ
تعالے میرے ما فی الضمیر سے آگاہ تھا فرمان آیا کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل اسکے تیری امت مین ظاہر
ہوگا اور وہ روز جمعہ ہے اور ہبا دت اس مقام کی عبادت
کرنے والونکی تیری امت کے کام مین دونگا چنانچہ کتب احادیث
مین آیا ہے کہ جب روز جمعہ ہوتا ہے ملائکہ ملاء اعلے اور
کروبیان عالم بالا بیت المعمور مین جمع ہوتے ہین پس
جبرئیل علیہ السلام اوس منارہ پر جاکر اذان دیتے ہین اور
اسرافیل علیہ السلام اوس منبر پر خطبہ پڑھتے ہین اور میکائیل
علیہ السلام امامت کر کے نماز جمعہ تمام کرتے ہین اور فرشتے
ساتون آسمان کے اونکی اقتدا کرتے ہین اور بعد فراغت
نماز کے جبرئیل علیہ السلام ثواب اپنی اذان کا موذنین امت
محمدی کو اور اسرافیل علیہ السلام ثواب اپنے خطابت کا خطیبان
امت مرحومہ کو اور میکائیل علیہ السلام ثواب اپنی امامت کا
اماماں امت محمدی کو بخش دیتے ہین اور باقی سب
فرشتے کہتے ہین کہ جو ثواب ہمکو اس نماز سے حاصل ہوا ہے
وہ ہم نے امت محمدی کے جمعہ پڑھنے والون کو دیا تب فرمان

حضرت رب العزت جل ذکرہ کا ہوتا ہے کہ تم اپنی سخاوت
نہ بیان کرو مین تمسے زیادہ سخی ہون کہ مین نے تمامی امت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشا اور عذاب اخروی سے اونکو
نجات دی بعد اوسکے فرمایا کہ مین نے آفتاب کو اسی آسمان
پر دیکھا اور صورت آفتاب کی کتابون مین لکھی ہے حمل

ذکر سیر آسمان پنجم بعد ازان آسمان پنجم پر
پہونچا وہ یاقوت سرخ کا اور ایک روایت مین زر سرخ
کا نہایت بڑا اوسکا نام اوسکا انبیا نیقون اور دربان اوسکا
سقطائیل نامے فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا پانچ لاکھ فرشتے
تابع اوسکے اور ہر ایک کے پانچ پانچ لاکھ فرشتے فرمانبردار
مین نے اوسکو سلام کیا اوسنے میرے سلام کا جواب دیا
اور کرامات اور تشریفات خداوندی سے مجکو بہت بشارتین
دین اور تسبیح اون سب فرشتون کی یہ تھی قدوس قدوس سبوح
رب الارباب سبحان ربنا العلی العظیم قدوس قدوس
رب الملائکۃ والروح جب ان فرشتون سے گذرا حضرت
ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب
اور حضرت لوط علیہم السلام کے پاس پہونچا اور سلام کیا
سبنے میرے سلام کا جواب دیا اور خلیل الرحمن یعنی حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے مجسے مصافحہ کیا اور فرمایا اے

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آج کی رات تمکو حضور رب جلال مین
رسائی ہوویگی جسقدر کہ ہوسکے تخفیف واسطے
امت کے مانگنا اور اسے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی
امت سے کہو کہ زمیں بہشت پاک اور قابل زراعت ہے
اوسمین درخت بیشار بجاؤ مین نے عرض کیا کہ درخت بہشت
کس چیز سے حاصل ہوتا ہے فرمایا خلیل الرحمن علیہ السلام
نے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے کہنے سے اور ایک
روایت مین ہے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے پڑھنے
سے اور تسبیح ان انبیا علیہم السلام کی یہ تھی سبحان من
لا یصف الواصفون عظمتہ وکبریاءہ سبحان من خضعت لہ
الرقاب وذلت لہ الصعاب جب وہان سے چلا مین ملائکہ
عبّاد اس آسمان پر بیحد و بیحساب کھڑے ہوئے سرنگون
بکمال خشوع آواز بلند سے یہ تسبیح پڑھ رہے تھے سبحان
القاضی الاکبر سبحان العدل الذی لا یجور جبرئیل علیہ السلام
سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتون کی یہی ہے کہا ہان
حق تعالے سے تم مانگ لو پس مین نے درخواست کی اور
حق تعالے نے مجکو اور میری امت کو عطا فرمائی اور خشوع
نماز مین موجب فلاح اور رستگاری کا ہے جیسا کہ حق تعالے

جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا عرض کیا کہ اس دروازے
کا نام باب الامان ہے فرمایا کہ اسکو باب الامان کیون کہتے
ہین کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حق تعالے
نے دوزخ کو پیدا کیا اور عذاب گوناگون اوسمین رکھے دوزخ
نے نعرہ مارا اور تفاسب پھینک دیا تمامی موجودات ہلاک ہونے
لگی اور حق تعالے سے امان چاہی تب حق جل جلالہ نے اوپر
رحم فرما کے اس دروازے کو درمیان دوزخ اور کل کائنات
کے پیدا کیا تاکہ ساکنان ہفت آسمان اور زمین امان مین ہین
لہذا اس دروازے کو باب الامان کہتے ہین حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ پیچھے
اس دروازے کے مجکو دکھلاؤ کہا یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیچھے اسکے دوزخ ہے اور آپ کو دوزخ اور
دوزخیون سے کیا کام آج کی شب شب کرامت ہے آگے
چلیے کہ مقام کرامت کو جلد پہونچیے فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام
مین خواہ مخواہ دیکھون گا فرمان الٰہی ہوا کہ میرے حبیب کی
انگلی کے اشارے سے یہ دروازہ کھلے پس آپ کی انگلی
کے اشارہ سے وہ دروازہ کھلا اور گرمی اور دہواں دوزخ کا
پیدا ہوا فرمایا کہ مین نے اوسمین ایک فرشتہ سیاہ پوشش
نہایت مہیب اور تنگ دل ترش خشمناک ساتون آسمان اور زمین

برابر دیکھا کہ کبھی ویسا فرشتہ مین نے نہ دیکھا تھا اور اوسکے
سامنے فرشتے سخت دل ترش رو کھڑے تھے ہر ایک
کے ہاتھ مین آگ کے گرز تھے اور وہ فرشتہ ایک کالی
کرسی پر کہ اوسکے آٹھ لاکھ پائے زمین سے آسمان تک تھے
سر جھکائے بیٹھا تھا اور یہ تسبیح کر رہا تھا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ
عَنْ جَبَرُوْتِهٖ جَبَّارٌ سُبْحَانَ الْمُنْتَقِمِ مِنْ اَعْدَائِهٖ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَا یُشَارَکُ
سُبْحَانَ مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ اور اس تسبیح کے وقت اوسکے
منہ سے ہر بار مانند پہاڑ کے آگ جھڑتی تھی اور نتھنوں سے
آگ کے شعلے نکلتے تھے اور اوسکی دونون آنکھین تمام دنیا
کے برابر تھین اور اون سے آگ کے لوکے نکلتے تھے مین
اوس سے نہایت ڈرا اگر اللہ تعالے مجھکو نہ بچا لیتا جان
نکل جانے کا خوف تھا مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون فرشتہ
ہے کہ اسکے دیکھنے سے مجھے اسقدر خوف آیا کہا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ داروغہ دوزخ کا نام اسکا مالک ہے
جبدن سے اللہ تعالے نے اسکو پیدا کیا ہے کبھی نہین ہنسا
ہے پس مین اوسکے سامنے گیا اور سلام کیا اوسنے بسبب
مشغولی کے میرے سلام کا جواب نہ دیا پھر جبرئیل نے اوسکو
خبردار کیا کہ اے مالک یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جب
اوسنے میرا نام سنا سر اوٹھایا اور سلام کا جواب دیکر میری

تعظیم کے لیے اوٹھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ خوشخبری ہو تمکو اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ تعالےٰ نے گوشت اور پوست
تمہارا دوزخ پر حرام کیا اور مجکو یہ حکم دیا کہ جو لوگ تیرے تابعدار
ہنون اونپر رحم نکرنا اور جو تیرا ایمان نہ لاوین اون سے بدلا
لینا بعد اوسکے مین وہان سے آگے چلا اور ادریس و نوح
علیہما السلام سے ملاقات کر کے سلام کیا اونہون نے مجھے
گلے لگایا اور میرے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے اور تسبیح
ادریس علیہ السلام کی یہ تھی سُبْحَانَ مُجِیْبِ السَّائِلِیْنَ سُبْحَانَ
قَابِضِ الْجَبَّابِرَةِ سُبْحَانَ الَّذِیْ کَلَّا غَلَا یَبْلُغُ عُلُوَّہٗ اَحَدٌ اور تسبیح
نوح علیہ السلام کی یہ تھی سُبْحَانَ الْحَیِّ الْحَلِیْمِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الْفَرْدِ
الْکَرِیْمِ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْکَرِیْمِ اور ایک روایت مین ہے کہ
ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور ایک روایت
مین ہے بہشت مین اونسے ملاقات ہوئی جب ان بزرگوارون
سے گذر کر مین میکائیل کے پاس گیا دیکھا کہ ایک بڑی کرسی
پر بیٹھا ہے اور سامنے اوسکے ایک ترازو رکھی ہے کہ ہر پلہ
اوسکا آسمانون اور زمینون سے بڑا تھا اور ڈنڈی اوسکی
مشرق سے مغرب تک پہونچی اور نامہ اعمال بیشمار اوسکے
آگے رکھے مین نے سامنے ہوکر سلام کیا اوسنے میرے
سلام کا جواب دیا اور اوٹھ کر مجھسے بغلگیر ہوا اور یہ دعا کی

گذرا ذکی اللہ کرامتہ و فرشتہ اور کہا اسے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم خوشخبری دیتا ہون تمکو کہ کوئی امت تمہاری امت
سے صبر اور بزرگ نہین اور ترازو اونکی سیاہ امون کی
ترازو سے زیادہ بھاری ہے کیا اچھا وہ شخص جو میری
محبت اور تابعداری اختیار کرے اور خرابی اوسکی جو میرا
دشمن ہو اور کہا نام اونکا میکائیل کے بہت فرشتے تابعدار
تھے اور تسبیح میکائیل کی یہ تھی سُبْحَانَ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ
سُبْحَانَ مَنْ تَضَعْ مِن خَشْیَتِہٖ مَا بِی لِتُغْنِیَهَا الْحَوَامِلُ بعد او
مین ایک سبز اور نورانی دریا پر گذرا اوسمین اتنے فرشتے
تھے کہ گنتی اونکی سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے وے
باواز بلند یہ تسبیح پڑھ رہے تھے سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ
الکریم الاکرم سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ الْاَعْظَمِ مین نے جبرئیل علیہ
السلام سے پوچھا کہ اس دریا کا کیا نام ہے کہا اسکو بحر خضر
کہتے ہین اور تمام سبزیون کی اسی سے پیدائش ہے پھر
مین وہان سے ایک اندھیرے دریا پر پہونچا اوسمین بھی
اسقدر فرشتے تھے کہ گنتی اونکی اللہ ہی کو معلوم ہے وے
باواز بلند یہ تسبیح کر رہے تھے سُبْحَانَ مَنْ عَلَا فَقَهَرَ سُبْحَانَ
مَنْ اطَّلَعَ عَلٰی مَنْ خَافَتْ وَجَهَرَ مین نے جبرئیل علیہ السلام
سے حال اوسکا پوچھا کہا اس دریا اور اوسکے رہنے والونکو

سواے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے بعد اوسکے مین وہان سے ساتوین آسمان پر پہونچا

وصل ذکر سیر آسمان ہفتم

وہ آسمان جو سر سفید کا تھا اور نام اوسکا اسحاقائیل تھا مثانی سر آسمان کی پانسو برس کی راہ اور مسافت ایک آسمان کی دوسرے تک اسیقدر ہے جب دروازہ کہلوا کر مین اوسکے اندر گیا اوسکے داروغہ کو دیکھا نام اوسکا روحائیل تھا سات لاکھ فرشتے اوسکے تابعدار تھے اور ہر ایک فرشتے کے ساتھ سات لاکھ فرشتے اور تابعدار تھے مین نے اوسکو سلام کیا اور میرے سلام کا جواب دیا اور میری ملاقات سے خوش ہوا اور تسبیح اوسکی اور اوسکے تابعدارون کی یہ تھی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَطَحَ السَّمٰوٰاتِ فَرَفَعَہَا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَطَحَ الْاَرَضِیْنَ فَفَرَشَہَا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَطْلَعَ الْکَوَاکِبَ وَاَنْشَرَہَا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَرْسَی الْجِبَالَ فِیْہَا بعد اوسکے مین اوس آسمان کی عبادت کرنیوالون پر پہونچا وہ سب عجز و انکسار سے کہڑے ہوے باواز بلند یہ پڑھ رہے تھے سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ الْکَرِیْمِ الْحَلِیْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَصِفُوْنَ کُنْہَ صِفَتِہٖ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اور اونکے بیچ مین ایک فرشتہ باعظمت کہڑا تھا کہ سر اوسکا عرش تک پہونچا اور پانون اوسکے ساتوین زمین پر اگر حق تعالے حکم کرتا تو تمام عالم کو بے تکلف ایک لقمہ کر جاتا تسبیح اوس فرشتے

کی یہ تہی سبحان المحتجب بنور جلالہ سبحان المعروف فی الاجام
آلٰہنا بعد اوسکے مین نے ایک اور فرشتہ دیکہا کہ اوسکے
سات لاکہ سر اور ہر سر مین ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے
مین ستر ہزار منہ اور ہر منہ مین ستر ہزار زبان اور ہر زبان
سے سات لاکہ بولیون مین کہ کوئی بول دوسری بولی سے
مشابہ نہتی تسبیح کرتا تہا اور اوس فرشتے کے سات لاکہ
بازو تہے ہر روز نہر النور مین کہ وہ ایک بہشت کی نہر ہے
غوطے مارتا تہا اور باہر نکل کر بال اپنے جہاڑتا تہا
تب ہر قطرہ سے اللہ تعالے اپنی قدرت سے ایک فرشتہ
پیدا کرتا ہے اور وہ قیامت تک یہ تسبیح کرتا ہے سبحانک
ما اعظم شانک سبحانک سیدی ما اعلیٰ مکانک سبحانک سیدی
ما اکرم سلطانک اور ایک اور فرشتہ دیکہا کہ کرسی پر بیٹہا تہا
اوسکے چار منہ تہے ایک منہ آدمیون کا ایسا دوسرا منہ
[illegible] ایسا تیسرا درندون کا ایسا چوتہا پرندون کا ایسا
اور ہر منہ سے بزبان مناسب تسبیح کہتا تہا آدمیون کے
منہ سے یہ کہہ رہا تہا سبحان من اجمل الاعضاء و بیلون کی
زبان سے یہ پڑہ رہا تہا سبحان من یرزق لیلا و نہارا
سبحان من یرزقنی ولا یرزقنی و بما المستطر الا علی اور درندون
زبان سے یہ تسبیح کہتا تہا سبحان من تسبیح کہ الملائکۃ

اجمعین سبحان من یرزق کیف یشاء سبحان من یرزق
السباع یا متفضل اور سرندون کی زبان سے یہ تسبیح کرتا تھا
سبحان الجواد المفضل سبحان من تسبیح لہ الطیر فی اوکارھا
سبحان رازق الطیور یا رحیم اور بعد تسبیح کے سر منہ سے
اوس قسم سے کسیلیے کہ مناسب اوسکا ہے حق تعالے سے اوسکے
رزق کی دعا کرتا تھا حق تعالے اوسکی برکت سے اون چارو
قسمون کو روزی دیتا ہے بعد اوسکے ایک اور فرشتہ کرسی
پر بیٹھا دیکھا کہ سر اوسکا عرش کے نیچے اور پاون ساتوین زمین
پر تھے اور اسقدر بڑا تھا کہ دنیا و آخرت دونون اوسکا ایک
لقمہ ہو اوسکے دو بازو تھے ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین
اور اوسکے سامنے سات لاکھ فرشتے فرمانبردار اور سر قریب
کے ساتھ سات لاکھ فرشتے اور تابعدار تھے پس مین نے
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے اور اوسکا
کیا نام ہے کہا یہ اسرافیل علیہ السلام ہین صاحب صور مین نے
اوسکو سلام کیا اوسنے میرے سلام کا جواب دیا تسبیح اسرافیل
علیہ السلام کی یہ تھی سبحان السمیع العلیم سبحان المحتجب من خلقہ
سبحان ربنا و تعالے بعد اوسکے مین جب ساتوین آسمان
سے بڑا سدرة المنتہی کو پہونچا الصلوة و السلام علیک یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و جمیل یہ ذکر ہے سیر

اوس رسول عالیمقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سدرۃ المنتہی سے تا خلوتخانہ قاب قوسین تک عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے ساق اوسکی سونے کی اور ڈالیاں بعضی موتی اور یاقوت اور بعضی زمرد سبز کی اور جڑ سے ڈال تک پچاس ہزار برس کی راہ اور پتّے اوسکے جیسے ہاتھی کے کان اور پھل مٹکون کے برابر اور نور خدا اوسکو گھیرے ہے اور گرد اوسکے فرشتے مانند پروانہ کے اسقدر تھے کہ گنتی اونکی خدا ہی جانتا ہے کہتے ہین کہ یہ سب فرشتے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے جمع ہوے تھے سب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور رحمت الٰہی کی بشارت دی اور دیدار فیض آثار سے بہت خوش ہوے اور زبان حال سے کہتے تھے ۔ اے عبدت مالک ملک ملتجی ٭ جنت المأوی ولنعم الملجی ٭ ای آمدنت بس خوش است ٭ دیدہ لقا روی حبیب دلکش است ٭ خاک قدمت بر سر تاج باد ٭ مہر شب عمرت شب معراج یاد ٭ اور اون سب فرشتون نے ثواب اپنی عبادت کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار کیا کہ قیامت تک اس امت مرحومہ کے حوالہ

قوس سیر کی سدرۃ المنتہی سے تا قاب قوسین

جو باہر ہیگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے
سدرۃ المنتہی کی شاخون مین ایک شاخ دیکھی زمرد سبز کی بلندی
اوسکی لاکھ برس کی راہ اور اوسکے سر پر ایک پتا تھا جو ڈرا ئی
مین برابر ہیگا تو آسمان اور زمین سے کے اور اوسپر ایک بچھونا نور
کا بچھا تھا اور ایک محراب یاقوت کی اوسپر کہڑی تہی بلندی
مین اوسکی برس کی راہ اور یہ مقام جبرئیل علیہ السلام کا تھا اور
اوسکے سامنے ایک کرسی ہیرے نام کی رکہی ہوئی تہی کہ اوسکی
پیدایش سے روز سے اس رات تک کسیکو مجال اوسپر بیٹہنے
کی نہ تہی لیکن جبرئیل علیہ السلام نے مجکو اوس کرسی پر بٹھلایا
اور اوسکے ہر طرف بہت سی کرسیان دیکھین سامنے اوس
کرسی سے کے دس ہزار کرسیان سونے کی تہین اور اونپر توریت
لکہی تہی اور ہر کرسی سے گرد چالیس ہزار فرشتے کہڑے اوسکو
پڑہ رہے تھے اور ایک جانب دس ہزار کرسیان زمرد کی
کہ اونپر انجیل لکہی تہی اور اون کرسیون سے گرد بہی چالیس ہزار
فرشتے کہڑے اوسکو پڑہ رہے تھے اور دوسری جانب
اوسکے دس ہزار کرسیان جواہر سبز کی تہین اور اونپر زبور
لکہی تہی اور گرد اوسکے چالیس چالیس ہزار فرشتے اوسکو
پڑہتے تھے اور ایک طرف دس ہزار کرسیان یاقوت سرخ
کی تہین کہ اونمین قرآن شریف لکہا تھا اور گرد اوسکے

چالیس ہزار فرشتے اوسکی تلاوت کرنے تھے پس عرض کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہ یا رسول اللہ مجکو یہ تمنا ہے کہ آپ اس مکان مین دو رکعت نماز پڑہین کہ یہ مقام میرا متبرک ہے مین نے اوسجگہ وہان دو رکعت نماز پڑہی اور سب فرشتون نے میری اقتدا کی اور فرمایا آپ نے کہ اوس درخت کی جڑ مین سے چار نہرین دیکہین دو نہرین اونمین سے کہ نیل اور فرات ہین دنیا مین جاری ہین اور دو نہرین پوشیدہ ہین کہ بہشت مین جاتی ہین اور فرمایا کہ وہان مین نے ایک نہر اور دیکہی کہ اوسکے کنارے پر یاقوت اور موتی اور زمرد کے چمن تھے اور سبز چڑیان اوسکے درختون پر تہین اور کنکریان یاقوت اور زمرد کی اوسمین بہتی تہین اور سونے چاندی کے پیالے اوسپر رکہے تھے مین نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچہا کہ یہ نہر کیسی ہے کہا یہ کوثر ہے کہ اللہ تعالے نے آپکو عنایت کی ہے بس ایک پیالہ پانی اوسکا مین نے پیا شہد سے زیادہ میٹہا اور دودہ سے زیادہ سفید تہا اور بوے مشک سے زیادہ والی تہی اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے سدرہ کی جڑ مین ایک چشمہ دیکہا کہ اوسکو سلسبیل کہتے ہین اور اوسمین دو نہرین نکلین ایک کا نام کوثر دوسرے کا نام نہر الرحمۃ ہے اور دیا مجہکو وہان چند لوگ نظر آئے کہ بعضون کے سفید

سفید اور بعضوں کے سیاہ تھے جن لوگوں کے منہ سیاہ تھے وہ اوس نہر میں آکر نہاتے تھے جب باہر نکلتے تھے رنگ اونکا سفید ہو جاتا تھا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ آپکی امت کے ہیں کہ اچھے کام کو برے کام کے ساتھ ملایا پھر اوس سے توبہ کی حق تعالے نے توبہ اونکی قبول فرمائی بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام تین برتن میرے پاس لائے ایک میں شراب دوسرے میں دودھ تیسرے میں شہد تھا پس دودھ کا برتن میں نے لیا اور پیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فطرت یعنے دین اسلام کو قبول کیا امت آپ کی اسی دین پر ثابت رہیگی اور اگر آپ شراب کو اختیار فرماتے تو امت آپکی گمراہ ہوجاتی اور یہ معاملہ برتنوں کے سامنے لانیکا دوبار واقع ہوا ایکبار بیت المقدس کی راہ میں اور دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہی میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میں سدرۃ المنتہی سے آگے چلا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ آگے ہولیں کیونکہ آپ اللہ کے نزدیک مجھسے زیادہ بزرگ ہیں پس میں آگے ہوا اور جبرئیل میرے پیچھے چلے یہاں تک کہ حجاب زربفت تک پہونچایا پھر جبرئیل علیہ السلام نے اوس پردہ کو

پہنچا اوس سے ایک آواز آئی کہ کون ہے کہا مین ہون جبرئیل اور کہا یہ ہیں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین ایک فرشتے نے پردہ سے کہا اللہ اکبر پردہ سے
آواز آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا
اللہ پردہ سے آواز آئی صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا فرشتے نے کہا اشہد ان
محمداً رسول اللہ پس پردہ سے آواز آئی صدق عبدی انا ارسلت محمداً
فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پردہ سے آواز آئی صدق عبدی
ودعا الی عبادی انا و تحوم الی بابی اس بعد حسن اجابت
بابی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر آواز آئی صدق عبدی
انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ آواز آئی صدق
عبدی انا اللہ لا الہ الا انا بعد اوسکے مین نے ایک آواز سنی
کہ اے محمد حق تعالیٰ نے تجھکو سب اگلون اور پچھلون سے
شرف اور فضیلت زیادہ دی پھر مین نے اوس فرشتے
کا حال جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہا قسم اوس خدا کی کہ آپکو
نبی کیا مجکو حال اس فرشتے کا مطلق معلوم نہین حال آنکہ
مین بہ نسبت سب خلق کے حق تعالیٰ سے سب سے نزدیک تر
ہون مین نے اس فرشتے کو کبھی نہین دیکھا مگر اسوقت
کہ آپ کے ہمراہ یہان تک آیا عرض فرمایا آپ نے کہ اوس وقت
فرشتے نے پردہ سے ہاتھ نکالکر مجکو مع براق اوٹھا لیا
اور جبرئیل علیہ السلام وہین چھوٹ گئے مین نے کہا اے

جبرئیل ایسی جگہ مجھکو کیون اکیلا چھوڑتے ہو جبرئیل علیہ السلام
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب مجھکو
یہان سے آگے پر مارنے کی مجال نہین آج کی رات آپکے
بدولت یہان تک آیا ہون نہین تو مقام میرا وہی سدرۃ المنتہیٰ
تہا قصہ کوتاہ مین وہان سے تن تنہا چلا اور ستر ہزار پردونکو
کرمٹا یا ہر پردہ کا پانسو برس کی راہ کا اور ہر پردے سے مین
ایک دوسرے سے اسیقدر فرق تہا یاہو اب براق
چلنے سے تہکا اوسوقت ایک بچھونا نور کا آیا کہ نام اوسکا رفرف
تہا اور روشنی اوسکی آفتاب سے زیادہ تہی اور آواز
اوسکی تسبیح کرنے کی ملکوت مین گونج رہی تہی اوسنے مجھکو
گود مین لیکر عرش مجید کے نزدیک پہونچایا اور وہان سے
بہت حجاب سطے کیے جب میرے اور عرش کے درمیان
مین ایک پردہ رہا رفرف غائب ہوگیا بعد اوسکے ایک اور
صورت گہوڑے کی ایسی ایک سفید موتی کی تسبیح کہتی ہوئی
کہ نور اوسکے منہ سے جہڑتا تہا سامنے آکر مجھکو اوٹھا لیگیا اور
حجاب کبریا تک پہونچا کر میری نظر سے غائب ہوگیا پہر مین
تنہا رہ گیا سوا اپنے پروردگار کے کوئی یار مددگار نتہا پس
مین نے ایک آواز سنی کہ اسے میرے حبیب یا رسولخدا
حجاب کبریا سے پار رہا بعد اوسکے ایک اور آواز سنی کہا دن منی

سنتے مروے کیک ہوتے اور ہر بار کہ آواز سنتا تھا قدم اسکے
بڑہاتا تھا اور ہر قدم مین اسعد مئے کرتا تھا کہ جسقدر مسافت
زمین سے وہان تک سطے ہوئی تھی بیان تک کہ مرتبہ دنی کو پہونچا
پہر ورجہ فتدلیٰ کو ترقی کی آور وہان سے خلوتخانہ قاب قوسین
او ادنیٰ کو پہونچا اور محرم اسرار فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ
کا ہوا وہان میرے دلپر ہیبت اور دہشت خدا کے جلال
کی بہت چہائی ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک قطرہ ٹپکا مینے اسکو
اوسکو منہ مین لے کر پی لیا قسم خدا کی تمام عمر مین کوئی چیز اوس سے
زیادہ میٹھی مین نے نہ چکھی تہی پس اوس قطرہ کی برکت سے
اگلون اور پچہلون کا علم مجہپر کہل گیا اور ڈر اور دہشت سب
دور ہوئی پہر اللہ تعالےٰ نے میرے سینہ کو حکمت اور اسرار
سے بہر دیا اور انواع عطیات اور گوناگون نوازشات سے
سرفراز فرمایا اور اپنی تعریف اور ان کلمون کے کہنے کا حکم
کیا التحیات للہ والصلوات والطیبات تب جب مین نے
یہ تعریف جناب احدیت مین عرض کی فرمایا اللہ تعالےٰ نے
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسوقت مین نے
اپنی امت کو یاد کر کے اس سلام کے جواب مین شریک کیا
اور کہا السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین جب فرشتون
نے میرا یہ مرتبہ دیکھا سبہون نے ایک بارگی بیک زبان کہا

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ منقول ہے
کہ بہرتے وقت اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے فرمایا کہ اے محمد جو کوئی سفر سے پہرتا ہے اپنے
دوستون کے لیے کچھ تحفہ لیجاتا ہے تو کہ سفر معراج سے
پہریگا اپنی امت کے لیے کیا تحفہ لیجائیگا عرض کیا خداوندا
جو تیری درگاہ سے عنایت ہو حکم ہوا کہ جو کچھ تو نے اور مین نے
اور میرے فرشتون نے کہا اپنی امت کے لیے تحفہ لیجا تاوے
اسکو ہر نماز مین پڑہا کرین اور دولت اور سعادت ابدی سے
مشرف ہووین ایک نکتہ اسمین یہان لکھا جاتا ہے کہ بعض گنہگارون
کے دل مین یہ خلجان ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے ایسے وقت کرامت مین عباد صالحین کو بالخصوص
یاد فرمایا گنہگاران امت اپنی کا کچھ ذکر نفرمایا جواب اس شبہہ
اور خلجان کا بعضے بزرگون نے خوب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ مگر
نہ تھا کہ ایسے وقت مین آپ گنہگاران امت کو یاد نفرماتے
آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپکی گنہگارون پر زیادہ
تر تہی تو آپ نے اوس مقام قرب اور حضور پروردگار عالم
مین گنہگاران امت اپنی کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا اس طرح
کہ ایک طرح رتبہ اونکا صالحین سے بڑہ گیا یعنے آپ نے
السلام علینا بصیغہ متکلم مع الغیر فرمایا یعنے سلام ہم سب پر

السلام علی العبید تشکر و احد فرمایا سو گنہگارون کو آپ نے
بنظر غریب پروری اور کمال نوازش کے ہمراہ شامل کر لیا
اور صالحین سے پہلے اونمین یاد فرمایا ع کہ مستحق کرامت
گنہگاران اند بہ تقید اوسکے حکم ہوا اے محمد آج بخشش
کی رات ہے جو مانگے گا عنایت کرونگا تب مین حمد اور
ثنا پروردگار کی بجا لایا اور یہ دعا مانگی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ
نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ یعنے اے
پروردگار میرے نہ مواخذہ کر تو مجھسے اور میری امت سے
اون چیزون کا کہ بھول چوک سے صادر ہون اور نہ رکھ تو
ہم پر وہ بوجھ کہ اگلی امتون پر رکھا اور نہ کر تو ہماری شریعت
کو دشوار اور مشکل مثل اگلی شریعتون کے آیا ہے ایک روایت
مین ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو جو باتین کہ اگلی شریعتون مین سخت اور مشکل تہین اونکو
ایک ایک بتفصیل بیان کیا اور اللہ تعالے نے سب اونکو
آپ سے اور آپ کی امت سے اوٹھا لیا لیکن اوسکے بعد عرض
کیا اے رب میرے نہ کر تو ہم پر وہ بوجھ جسکے اوٹھانے
کی ہمکو طاقت نہو اور بخش تو ہمسے اوس کام کو جو ہمسے ہوگا

سکے لائق ہو اور جب بخشا تو نے تو چھپا واوسکو سوائے تیرے
کوئی ہماری برائیون پر واقف ہو اور رحم کر تو ہم پر کہ تو ہمارا مالک
اور بچانیوالا اور مددگار ہے اور فتح دے ہمکو کافرون پر پس
قبول ہوئین میری سب دعائین اور مرتبہ میری امت کا سب
امتون سے زیادہ ہوا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وصل یہ ذکر ہے بہشت اور دوزخ کی سیر کا اور بیان ہے معراج کے سفر سے پہنچنے کا

راویان معتبر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق تعالے نے مجکو اسرافیل
علیہ السلام کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ مجھ
کو بہشت مین لیجاؤ اور جو کچھ اوسکے اور اوسکی امت کے
لیے بنے وہان مہیا اور موجود کیا ہے دکھلاؤ کہ دل اوسکا
خوش اور مسرور ہو جبرئیل علیہ السلام نے مجکو دیکھکر کہا
والسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مین نے کہا السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پھر وہ میرا ہاتھ پکڑکر بہشت
کے دروازے پر لے گئے وہ دروازہ سونے کا تھا
چوڑائی اوسکی پانسو برس کی راہ کی اور اونچائی ہزار برس
کی راہ کی تھی اور اوس دروازے مین چار سو میخین جڑے
اور یاقوت اور موتی کی جڑی تھین اور اوس دروازے کے

چالیس ہزار کنگرے تھے ہر کنگرے پر ایک فرشتہ
مقرر تھا اور دونون ہاتھون مین دو طبق لیے ہوئے کھڑا تھا
ایک مین کپڑے بہشت کے اور دوسرا نور سے بھرا ہوا
مین نے جبرئیل سے حال ان فرشتون کا پوچھا کہا یا
رسول اللہ حق تعالےٰ نے ان فرشتون کو آدم علیہ السلام
سے آٹھ ہزار برس پہلے پیدا کیا او رہا ہی مقام پر مقرر کیا ہے
اور یہ طباق آپ کے اور آپ کی امت کے تصدق کے لیے
ہین جب قیامت کو امت آپکی یہان آویگی یہ فرشتے ان
طباقون کو اونکے سرون پر نثار کرینگے بعد اوسکے جبرئیل
علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا رضوان نے کہا کون ہے در
بہشت کا سے پوچھا کہ تو کون ہے کہا مین ہون جبرئیل
کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہا کیا محمدؐ کی نبوت کا وقت آپہونچا جبرئیل علیہ السلام نے
کہا ہان رضوان نے الحمد للہ کہکر دروازہ کھول دیا اور
اوس دروازے کی چاندی کی اور چوکھٹ موتی کی اور بازو
جواہرات کے تھے مین نے رضوان کو سلام کیا اوسنے جواب
سلام کا دیکر کہا خوشخبری ہو تمکو اسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ اکثر بہشت تمہارے اور تمہاری امت کے لیے ہے
اور رضوان کے آٹھ خلیفہ تھے بہشت کے آٹھون دروازون

اور ہر ایک کے ساتھ لاکھ فرشتے تابع تھے تسبیح رضوان کی
یہ تھی سبحان الخلاق العلیم سبحان الکریم الاکرم بعد اوسکے
رضوان نے مجکو بہشت کی نعمتین دکھلانا شروع کین مین نے
اتنی نعمتین دیکھین کہ اگر تمام عمر اونکا وصف بیان کرون نہو سکے
اور فرمایا کہ بہشت کی دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی اور
ایک چاندی اور ایک یاقوت اور ایک زمرد اور ایک موتی کی
تھی اور گارا اوسکا مشک اور کافور کا اور چوڑائی دیوارون
کی ستر ہزار برس کی راہ اور اونچائی اوسکی ہزار برس کی
راہ کی اور ان مین ایسی صفائی تھی کہ مثل شیشہ کے اندر سے
باہر اور باہر سے بہتر نظر آوے اور عرش سے فرش
تک اوسکی صفائی مین دکھلائی دے اور خاک اور مٹی بہشت
کی مشک اور عنبر اور کافور کی اور گھاس اوسکی زعفران کی
اور کنکریان زمرد اور موتی اور یاقوت کی تھین اور بہشت کے ستون
کا یہی حال تھا اور اوسمین چار باغ تھے نام اونکے یہ ہین
جنت الفردوس جنت العدن جنت النعیم جنت الماوی
اور چار خانہ باغ نام اونکے یہ ہین دار السلام دار الجلال
دار الخلد دار القرار اور مین نے ہر بہشت مین بہت مکان
دیکھے بعضے یاقوت سرخ کے اور کنگرے اوسکے سفید
موتی کے اور بعضے جواہر کے کنگرے اوسکے سبز زمرد کے

اور بعضے سونے کے کنگرہ اور کچھ چاندی کے اور بعضے چاندی کے اور کنگرے
اوسکے سونے کے اور بعضے مثل سورج کے اور کنگرے
اوسکے مثل چاند کے اور ہر مکان مین ستر ہزار قطعہ اور
ہر قطعہ مین ستر ہزار حجرہ اور ہر حجرے مین تخت سونے
اور یاقوت اور موتی کے بچھے ہوے اور اونپر زربفت اور
مشجر کے سائبان کھنچے ہوے اور اون تختون پر ستر ہزار
فرش ریشمی بچھے ہوے اور اوسپر ایک حور صاحب جمال
بہشتی کپڑے پہنے اور عطر بہشتی لگائے اور تاج جڑاؤ سر پر
رکھے عجب شان و شوکت سے خندان اور شگفتہ بیٹھی
ہے اور ہر ایک حور کی چالیس ہزار زلفین خوشبو دار اور
ستر ہزار زیور سے آراستہ اور اون زیورون سے ستر ہزار
طرح کی آواز نکلتی ہے کہ اوسکے سننے سے دل باغ باغ
ہوتا ہے اور اون مکانون سے اکثر مکانات میرے
اصحاب کے لیے تھے اور جبرئیل علیہ السلام ایک ایک
بتاتے تھے کہ یہ مکان فلانے کا اور یہ فلانے کا ہے اور
ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے مکان سب
مکانون سے زیادہ اچھے اور آراستہ تھے نقل ہے ابن جبیر
رضی اللہ عنہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ
فرمایا جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب

مین یہ سب مکانات اور حور و قصور دیکھکر اللہ تعالے کی
جناب مین پہر گیا اور شکر اوسکی نعمتون کا بجالایا حق تعالے
نے فرمایا اے حبیب میرے تو اپنی امت کے مکانات
دیکھکر مجہسے راضی ہوا مین نے عرض کیا خداوندا مین تیرا
بندہ ہون ناخوشی کی کیا مجال ہے فرمایا کہ قسم ہے مجہکو
اپنی عزت اور جلال اور عظمت اور کبریا کی کہ یہ سب نعمتین
مین نے تیرے دوستون اور تابعدارون کے لیے
پیدا کین اور تیرے دشمنون پر حرام کین آپ جا اور
دوزخین اپنے دشمنون اور نافرمانون کے ٹہکانے دیکہہ
پس مین دوزخ کے دیکہنے کے لیے متوجہ ہوا اور جبرئیل
علیہ السلام نے میرا ہاتہ پکڑکر مالک دوزخ کے داروغہ تک
پہونچایا اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوزخ
کی سیر کرواؤ مالک نے عرض کیا اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے قدم مبارک کے نیچے نظر فرمایئے مین نے
دیکہا کہ آسمان شق ہو گئے اور زمین ظاہر ہوئی اور بیت المقدس
کہل گیا پس ایک فرشتہ مین نے دیکہا نہایت مہیب کہ طول
اوسکا زمین سے آسمان تک اور آگ کے شعلے اوسکے
نتھنون سے نکلتے ہین اور اوسکے ہاتہ مین آگ کی چہڑیان
تہین اونکو پہراتا تہا مالک نے اوس سے کہا کہ آ

سمو حائیل جبکے تیر سے ہاتہ مین سے محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو دکھلا جبرئیل علیہ السلام نے کہا سے مالک اسکا
کہ کر دروازہ جہنم کا کہوسلے اور سرپوشش اوسکا اوٹھا سے
پس سمو حائیل نے مالک کے حکم سے دروازہ کہولا فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین نے دیکہا کہ دوزخ
کے سات طبقے ہین اور ایک طبقے سے دوسرے طبقے تک پانچ
برس کی راہ تہی اور ہر طبقے مین طرح طرح کے عذاب ہین
اگر قیامت تک کوئی اوسکی شدتین بیان کرے تو نہ سکے
جب ساتوین طبقے کے دیکہنے کی نوبت پہونچی دیکہا کہ دوزخ
اوسکے نہایت بدصورت اور سخت دل اسقدر کثرت سے
تہے کہ گنتی اونکی خدا ہی جانے ہر ایک کے ہاتہ مین لوہے کی
برچیان تہین اور وہ فرشتے لوگون کو آگ کے کنوون سے
نکال کر اور کنوون مین ڈالتے تہے اور طرح طرح کے عذاب
سے تکلیف دیتے تہے اور وے لوگ ہاے اور واویلا
کرتے تہے اور کہتے تہے یا غیاث المستغیثین اغثنا
اور کوئی اونپر رحم نکرتا تہا بلکہ دمبدم اونکا عذاب زیادہ
ہوتا تہا بعد اوسکے مین نے آگ کے تابوت قفل لگے
ہوے دیکہے اور جبرئیل علیہ السلام سے پوچہا کہ یہ کون
لوگ ہین اور یہ صندوق کیسے ہین کہا یہ لوگ ختایا وغیرہ

گردن کشش مین آ ور ان صندوقون مین بند ہین اور انمین
سانپ اور بچھوا سقدر ہین کہ گنتی اونکی اللہ ہی کو معلوم ہے
بعد اوسکے مین سنے جنگل دیکھے کہ اوسمین بیشمار آگ کے
درخت تھے اور اون درختون مین آگ کے پہل لگے
تھے اور ایک جنگل مین آگ کی چلپیان تھین کہ اونمین دوزخیون
کو پیستے تھے اور آگ کے کانٹے تھے اونٹون کے برابر
اور آگ کے بیڑسے بیلون کے برابر تھے جبرئیل علیہ السلام
سے معلوم ہوا کہ وہ درخت زقوم لینے تہو ہڑکے تھے
اور وہ چکیان اسواسطے تھین کہ گنہگارون کو عذاب
زیادہ پہونچے پس بعد دوزخکے دیکھنے کے مین نے
مالک سے پوچھا کہ یہ ساتوان طبقہ جسکا ہاویہ نام ہے
اور اوسمین اور دوزخون سے دو چند سہ چند عذاب ہے
کسکے لیے ہے کہا یہ طبقہ فرعون اور ہامان اور نمرود اور
اصحاب مائدہ عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہے اور یہی
تیری امت کے منافقون اور جابرون اور متکبرون کے
لیے ہے بعد اوسکے مین نے چھٹے طبقہ کا حال کہ اوسکا
نام جحیم ہے پوچھا کہ یہ کسکے لیے ہے کہا اسمین وہ لوگ
عذاب کیے جاوینگے جنہون نے خدا کی مخلوق کو خدا کا
شریک اور ساجھی ٹھہرایا بعد ازان مین نے پانچوین

طبقہ کا کر اوسکا نام لظی ہے حال پوچھا کہا اسمین شیطان
اور اوسکے تابعدار اور آتش پرست رہینگے پہر تیسرے
طبقہ کا کر اوسکا نام حطمہ ہے مین نے اوسکا حال پوچھا
کہا اس درجہ مین یہودی عذاب سہینگے جا مین سے پہر دوسرے
طبقہ کا کہ سعیر نام ہے مین نے حال پوچھا کہا یہ جگہ نصارے
کی ہے پہر مین نے چہٹے طبقہ کا حال پوچھا کہ اوسکا جہنم نام
اور وہان اگرچہ بہ نسبت اور طبقون کے عذاب بہت کم
تہا لیکن تسپر بہی ستر ہزار دریا سے ناپیدا کنار ایسا جوش
خروش مار رہے تہے کہ اگر ذرہ سیلاب بہی شور اوسکا زمین
پر پہونچے کوئی جاندار جیتا نہ بچے تب مالک نے شرم سے
اپنا سر جہکا لیا اور میرے سوال کا کچہ جواب نہ دیا جبرئیل
علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مالک بسبب شرم کے کچہ عرض نہین کر سکتا اور کہتا ہے
کہ مجہکو معذور رکہیے اور اسکا حال مجہسے نہ پوچہیے آپ نے
فرمایا اے مالک شرم نکر اور جو حال ہو مفصل بیان کر شاید
آج اسکا کچہ بندوبست اور تدارک ہو سکے ع علاج واقعہ
پیش از وقوع باید کرد تب مالک نے رو رو کر عرض
کیا کہ اے سید عالم و اے فخر بنی آدم یہ جگہ آپکے
گنہگار امت کے لیے ہے آپ اونکو نصیحت فرمائیے اور

[illegible]

بہت سا سمجھا ئیے کہ اس منزل خطرناک اور مقام ہولناک سے
ڈرین اور پرہیز کرین نہین تو مجھے قیامت کے دن عذاب
کم کرنے کی مطلق مجال نہو گی اور مین اوسدن گنہگارون پر
رحم نکرونگا اور کسیکی مروت نہ مانونگا نہ بڈہون کے سفید بالون پر
رحمت اور نہ جوانون کے دل پر درد پر شفقت کرونگا راوی
کہتا ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ مین نے جسوقت یہ حال شنا عمامہ اپنے سر سے اوتارا
اور بادل محزون اور چشم پرخون مناجات کرنے لگا کہ اے
بارخدایا مجھے اسکے دیکھنے سے اسقدر خوف آیا کہ دیکھنے کی
تاب نہ رہی میری امت کے لوگ نہایت ضعیف اور ناتوان
ہین ان عذابون کو کیونکر سہین گے خداوندا تو غفور الرحیم
ہے اور مجھکو تو نے اون سب کا پیشوا کیا ہے میری شرم
اور آبرو تیرے ہاتھ ہے فرمایا اللہ تعالے نے اے میرے
حبیب تیری حرمت میرے نزدیک بہت بڑی ہے تو ہرگز
رنجیدہ اور ملول نہو قیامت کے دن تیری شفاعت سے
اتنے لوگ بخشونگا کہ تو خوش ہوکر کہے گا بس مین نے
کہا قسم مجھکو تیری ذات پاک کی کہ اگر ایک شخص بھی میری امت کا
اس طبقے مین ہوگا مین ہرگز راضی نہونگا اور جب تک اپنی سب
امت کو ساتھ نہ لونگا بہشت مین نجاؤنگا بعد اوسکے

جناب باری سے مجکو رخصت کا خلعت عنایت فرمایا اور
حکم کیا کہ جو کچھ یہان دیکھا ہے دنیا مین بیان کرنا اسپر مین نے
عرض کیا کہ وہان میری بات کی کون تصدیق کرے گا فرمایا
میری بات کو ابوبکر سچ جانیگا بعد اوسکے مین بارگاہ قضا و قدر
سے رخصت ہوکر پہرا اور عرش سے علے پر پہونچا عرش نے
سارکباد دی پہر مین سدرة المنتہی تک پہونچا وہان سے بہمراہ
جبرئیل علیہ السلام کے ساتہ آسمانون سے گذرتا ہوا
موسے علیہ السلام کے پاس پہونچا اونہون نے مجہسے پوچہا
حق تعالے نے تمپر اور تمہاری امت پر کیا فرض کیا مین نے
کہا دن رات مین پچاس نمازین اور ہر برس مین چہہ مہینے
کی روزی فرض کی موسے علیہ السلام نے کہا ابھی پہر جاؤ اور
کمی کراؤ کہ امت تمہاری بہت ضعیف ہے اس بوجہہ کے اوٹہانے
کی طاقت نہ رکہے گی تب مین پہر گیا اور عرض کیا خداوندا امت
میری بہت ضعیف اور ناتوان ہے اونکی طاقت کے موافق
اونپر بوجہہ رکہہ حکم ہوا کہ چالیس وقت کی نماز دن رات مین اور
پانچ مہینے کی روزی ہر سال مین مین نے تجہپر اور تیری
امت پر ہوا جب پہر مین وہان سے پلٹ کر موسے علیہ
السلام کے پاس آیا اور یہ حال کہا موسے علیہ السلام نے کہا یہ
بہی بہت ہے تمہاری امت بہت ضعیف ہے اسقدر نہ اوٹہا سکیگی

اور انکر سکے کی تم پہر جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو غرض کہ
موسے علیہ السلام کے کہنے سے مین تخفیف چاہتا تہا اور
اللہ تعالے اپنی عنایت سے میری عرض قبول فرماکر ہربار
دس نمازین اور ایک مہینے کی روزہ معاف فرماتا تہا یہانتک
تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کی روزہ مجہپر اور میری
امت پر باقی رہے اسپر بہی موسے علیہ السلام نے تاکید کرکے
فرمایا کہ اسقدر بہی بہت ہے تمہاری امت اسمین بہی کوتاہی
اور عذر کیا کریگی اسواسطے کہ میری امت تمہاری امت
سے زبردست اور طاقت والی تہی مگر عذر اسے تعالے کے
حکم بجالا نے مین حیلہ و عذر کیا کرتی تہی تب مین نے موسیٰ
علیہ السلام سے عذر کیا کہ اب تخفیف مانگتے ہوے مجکو شرم
آتی ہے مین اس عبادت پر راضی ہوا اور قبول کی پہر پکارا
پکارنے والے نے کہ فرض ہوئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اونکی امت پر پانچ وقت کی نماز دن رات مین اور ایک
مہینے کی روزہ ہرسال مین منقول ہے کہ فرمایا جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب حق سبحانہ تعالے
نے یہ عبادت مجہپر اور میری امت پر فرض کی خطاب کیا کہ
اسے محمد مین نے نماز مین قیام اور رکوع اور سجود اور تشہد
اور قرأت قرآن اور تسبیح اور تہلیل مقرر کی تاکہ جتنی عبادتین

آسمان اور زمین کے فرشتوں کی ہین سب اسمین داخل ہون
اور تیری امت کو قیام مین ثواب کھڑے ہونے والے فرشتون
کا اور رکوع سجود مین ثواب رکوع وسجود کرنے والون کا اور تشہد
مین ثواب تشہد پڑہنے والون کا اور قرارت مین ثواب تلاوت
کرنے والون کا اور تسبیح اور تہلیل مین ثواب تسبیح کرنے والون
اور کلمہ پڑہنے والون کا ہمنے دیا بلکہ اپنے فضل سے اس سے
زیادہ درجہ ہم عنایت کرین گے اور ایک نماز کو دس نمازون
کے برابر قبول کرین گے اور ان پانچ نمازون مین اونہین
پچاس نمازون کا ثواب ہمنے مقرر کیا اور ایک مہینے کے
روزون مین چہ مہینے کے روزون کا ثواب عنایت فرمایا اور پھر
پہر مین اللہ تعالے کی حضور سے مراجعت کرکے ام ہانی کے
گہر پہونچا ہنوز بچھونا میرا جسپر سے مین اوٹھکہ گیا تہا ویسے ہی
گرم تہا اور مروی ہے عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہ
آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانا اور پہر آنا تین گہڑی
مین ہوا اور منقول ہے وہب ابن منبہ اور محمد بن اسحاق
سے کہ یہ سفر مبارک معراج کا چار گہڑی مین ہوا منقول ہے
ام ہانی بنت ابی طالب آپ کی چچازاد بہن سے کہ معراج
کی رات جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
گہر تشریف رکھتے تہے جب صبح ہوئی فرمایا اے ام ہانی

آج کی رات مجھکو بیت المقدس لیگئے اور وہان سے آسمانون پر جہان تک کہ اللہ تعالے نے چاہا اور صبح ہونے پائی تھی کہ پہر لائی مین نے عرض کیا میرے ماباپ آپ پر قربان میری یہ امید ہے کہ آپ اس عجیب بات کو منکرون کے سامنے بیان نفرما دین کہ یہ یقین نلا وینگے اور آپکو جہوٹھا کہینگے اسپر آپ نے قسم کہاکر فرمایا کہ واللہ مین تو اسکو نچہپاؤن گا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو کعبے مین تشریف لائے بسبب اسکے کہ جانتے تھے کہ کفار قریش میری بات جہٹلا کر ہنسی اور مسخراپن کرینگے غمگین بیٹھے تھے یکایک ابوجہل ملعون آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور ٹھٹھے سے کہنے لگا کہ کہو آج کوئی نئی بات بہی ہوئی ہی آپنے فرمایا ہان ہوئی تو ہے اوسنے کہا کیا آپنے فرمایا کہ آج مین نے وہ سفر کیا کہ کسی نے ویسا سفر نہین کیا اور وہ خبر لایا ہون کہ کوئی ویسی خبر نہین لایا اوس ملعون نے کہا کہان کا سفر کیا فرمایا کہ یہان سے بیت المقدس کو اور وہان سے آسمانو پر گیا پہر وہان سے اور ترقی کی اوسنے کہا کہ آج ہی گئے اور آج ہی پہرکے یہان آگئے فرمایا ہان ایسا ہی ہوا اوسنے کہا یہ بات کسی اور سے بہی کہوگے آپنے فرمایا خواہ مخواہ سبھکے سامنے بیان کرونگا

پھر ابو جہل نے آواز ماری کہ اے گروہ بنی کعب و بنی لوی سارے
وہ لوگ سب جمع ہوئے ابو جہل نے کہا اسنے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو کچھ تمنے میرے سامنے بیان کیا انسے بھی
کہو آپ نے وہی کلمہ پھر بیان فرمایا کہ رات میں بیت المقدس
گیا اور وہاں سے آسمانوں پر بلکہ اوس سے بھی زیادہ جہان تک
کہ اللہ تعالے نے چاہا تب لوگوں کو بہت تعجب ہوا بعضے
تالیاں بجانے لگے یعنے انکار سے غل کرنے لگے کیونکہ
یہ بات اونکی ناقص عقلوں کے نزدیک محال تھی الغرض
لوگوں نے نہایت عجیب اور محال بات جانکر انکار کیا اور بعضے
ضعیف الایمان دین سے پھر گئے اور مرتد ہوئے نعوذ باللہ
من ذلک بعد اوسکے ابو جہل لعین لوگوں کو ساتھ لیے ہوئے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا تمہارے
یار نے آج ایک نئی بات نکالی ہے کہتے ہیں کہ رات کو مجھکو
بیت المقدس لے گئے اور وہاں سے آسمانوں پر چڑھا لے گئے
رات کو اپنے گھر میں تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے
تو یقین اور سچ ہے ابو جہل نے کہا میں اسپنے جی سے بنا کر
کہتا ہوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ تعجب نہیں ہے
مگر میں تو آسمانی خبروں میں سچا جانتا ہوں ابو جہل نے کہا

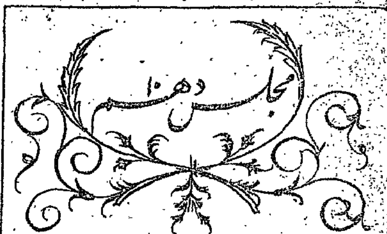
ہین سنے کوئی شخص تمہارے برابر اپنے یار کی بات کی تصدیق
کرنے والا اور سچ جاننے والا نہین دیکھا اور تمہارے یار بھی
یہی دعوے کرتے ہین پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے
حضور مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایسی ایسی بات
سنی ہے درحقیقت آپ نے فرمایا ہے یا نہین پس فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان مین نے کہا ہے
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا سچ فرمایا آپ نے لعنبا دو سکے عرض
کیا کہ کیفیت مفصل اسکی بیان فرمایئے آپ نے ابتدا سے
انتہا تک سب کیفیت معراج کے سفر کی بیان فرمائی اور جو جو بات
آپ فرماتے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اوسکی تصدیق کرتے گئے
یہان تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر
تمنے بے تکلف میری سب باتین سچ مان لین عرض کیا کیونکر
سچ نجانون اسواسطے کہ وہ خدا جو جبرئیل علیہ السلام کو ہزار بار
آسمان سے اوتار سکتا ہے کیا آپ کو زمین سے آسمان پر
نہین لیجا سکتا القصہ پہلے جس شخص نے معراج کے قصہ
کو سچ مانا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اوسکے باعث لقب
خطاب صدیق کا پایا اور پہلا انکار کرنے والا ابو جہل لعین تھا
اوسکے بدلے مین زندیق ہوا اور مشاہدات کو معراج مین دیکھے
یہ حکمت تھی کہ درمیان صدیق اور زندیق کے فرق باقی نہ

واِلّا اگر معراج دن کو ہوتی تو ہر ایک دیکھتا اور جانتا پھر صدیق
اور زندیق مین کیا امتیاز رہتا اور جب یہ خبر معراج شریف کی
مکے مین مشہور ہوئی اکثر عرب والے کہ انکار مین شدت رکھتے
تھے آپ کے پاس حاضر ہو کر کہتے کہ آسمان کا حال ہمکو معلوم
نہین اوسکو موقوف رکھیے لیکن بیت المقدس کو ہمنے دیکھا
ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ تم اپنی تمام عمر وہان نہین گئے
اگر سچے ہو تو نشان مسجد اقصے کے بیان کرو جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سرسری آمد ورفت مین اوسکی
علامتین اور نشانیان دریافت کرنے کی کچھ پروا نہ تھی اور
ہر چیز اوسکی بغور اور تامل سے نہ دیکھی تھی اسواسطے نشان
بتلانے مین آپ کو تامل ہوا اور اسقدر خاطر شریف کو رنج وملال
گذرا کہ کبھی ویسی آزردہ خاطر نہوئے تھے جو جناب کبریا جل جلالہ
کو اپنے حبیب کا رنجیدہ ہونا گوارا نہ تھا فی الفور جبرئیل علیہ السلام
نے خداوند تعالے کے حکم سے بیت المقدس کو اپنے پرون پر
اوٹھا لا کر آپ کے روبرو عقیل ابن ابی طالب آپ کے چچازاد
بھائی کے گھر کے نزدیک رکھدیا پس آپ خوش ہو کر جو پوچھتا
وے پوچھتے گئے آپ باطمینان تمام فرماتے گئے جب
اونہون نے نشانے مسجد کے ٹھیک ٹھیک سنے بہت شرمندہ
ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے قبیلون کے قافلہ اوسی

راہ میں تھے اونکی توکچہ خبر بیان کرو آپ نے فرمایا کہ میں نے
رستے میں تمہارے تین قافلے دیکھے ایک منزل رزحا میں
کہ اونکا اونٹ کہو گیا تہا وے اوسکی تلاش میں پہرتے تھے
اور وہان ایک پیالہ پانی بہرا رکہا تہا میں نے اوسکو پی لیا تہا
جب وہ لوگ آویں اون سے پوچہنا کہ جب تم اپنا اونٹ ڈہونڈتے
پہرتے تھے اوس پیالہ میں پانی پایا تہا یا نہیں دوسرا قافلہ
ذی مرّہ میں ملا دو شخص ایک اونٹ پر سوار تھے جو میں برابر
اوسکے پاس سے ہوکر نکلا وہ اونٹ بچکا اور میں سے
ایک شخص گر پڑا اور اوسکا ہاتہ ٹوٹ گیا تیسرا قافلہ میں نے
مقام تنعیم میں چہوڑا اور سب نشانیان اوس قافلہ کی آپ نے
بیان فرما کر فرمایا کہ ایک اونٹ پر دو بورے غزاری لدے تہی
اور وہ قافلے کے آگے آگے چلتا تہا اونہون نے پوچہا کہ وہ قافلہ
کتنی دور ہے کس وقت مکے میں پہونچیگا آپ نے فرمایا پرسون
صبح کو آفتاب نکلتے وہ قافلہ مکے میں داخل ہوگا اون شریرون
نے یہ بندوبست باندہا کہ کسی طرح آپ کو سردست الزام دینا
چاہیے سو مشورہ کرکے تیسرے دن کچہ رات رہے باہر
جا کر ایک تو مطلع آفتاب پر نگاہ جما کر بیٹہا اور ایک نے اوس
ناکے کی طرف جدہر سے قافلہ آنے والا تہا آنکہ جمائی یعنے
اگر قافلے کے آنے میں اور آفتاب کے نکلنے میں کچہ بہی پیش و

واقع ہو تو ہمین الزام دینے کی جگہ ہو جاسے اور اتفاق سے
قافلہ دیر تھا اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو حکم کیا کہ توقف کرے
اور جبرئیل کو حکم ہوا زمین کو کھینچے پس ایکطرف فرشتہ آفتاب
کا آفتاب کو کھینچتا تہا اور ایکطرف جبرئیل علیہ السلام زمین
کو لپیٹ رہے تھے اتنے مین وہ قافلہ قریب آپہونچا خدا کی قدرت
آن حضرت کا اعجاز جسوقت ایکطرف والے نے پکار کر کہا
طَلَعَتِ الشَّمس آفتاب نکلا ساتھی اوسکے دوسری طرف والے
کی آواز بلند ہوئی کہ دَخَلَتِ القَافِلَۃ آپہونچا قافلہ بعد اوسکے
جب اور قافلے والے آئے تو اونلوگون سے سب نشانیان
موافق آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے
پوچھین اور ویسی ہی پاکر شرمندہ ہوئے الصلوٰۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام ہوئی مجلس نوین کتاب
دوازدہ مجالس کی



نحمده ونصلی ونسلم	بسم الله الرحمن الرحیم	علی نبیه الکریم



یہ دسوین مجلس ہے اون امور کے
بیان مین جو باعث ہوے اوپر ہجرت
اوس سید کائنات کے مدینہ منورہ کی
طرف اور بیان ہے آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مکہ سے مدینہ مین جانیکا
جانو تم اے اہل مجلس کہ بعد بہت ہوجانے احکام خداوندی

ابو جہل اور قریش کی شدت عداوت سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ اس بات کے منتظر رہتے کہ
اللہ تعالیٰ کوئی ایسا سبب پیدا کرے اور ایسی قوم مقرر
فرماوے جو دین کی مدد ہو اور دشمنان دین کا مقابلہ
کریں اور اسی نیت سے جب عرب کے قبیلے میں کوئی مجلس
محفل ہوتی اور لوگ جمع ہوتے آپ بھی رونق افروز اور
جلوہ فرما ہو کر دین اسلام کی اونکو دعوت کرتے کہ شاید کوئی
قبول کرے اور دین کی مدد کی توفیق پاوے مگر وہ سب
لوگ آپ کی بات قبول کرنے میں متردد اور متوقف
رہتے اور کہتے کہ اس شخص کے برادری والے کہ اسکا
احوال خوب جانتے ہیں اور اسکی تابعداری قبول نہیں کرتے
اور ہم کو کب لائق ہے کہ اوسکا کہنا مانکر اوسکا دین قبول
کریں اس اثنا میں چند آدمی بنی عبد الاشہل کے قبیلہ قریش
سے عہد و اقرار کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے مکہ
معظمہ میں آئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اونکو اسلام کی دعوت کی اونمیں سے ایک جوان نے
کہ اوسکا نام ایاس ابن معاذ تھا کہا کہ اے قوم اس شخص
کی بیعت کرو خدا کی قسم اس شخص سے عہد و اقرار کرنا اوس
سے بہتر ہے کہ تم قریش کے ساتھ عہد و پیمان کرو اور یہ کام

ضروری ہے اسمین دیر نکرنا چاہیے پھر ایک شخص اور اوٹھا اور سبکو اسلام کی دعوت قبول کرنے سے منع کیا چونکہ وہ شخص سب کا سردار تہا سب اوسکے خوف سے چپ ہورہے اور نہ اونہون نے قریش سے عہد وپیمان کیا اور نہ اسلام لائے یونہین مدینہ کو پلٹ گئے اور ایاس ابن معاذ مر گیا اور ایک روایت مین ہے کہ مسلمان ہوکر مرا بعد اوسکے حج کے دنون مین ایک جماعت اوس اور خزرج کے قبیلے کی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین آئی جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجکو اپنا رسول کرکے خلق کی طرف بہیجا ہے اور اپنی کتاب مجہپر نازل کی اور میری قوم مجہکو اللہ تعالے کے حکمون کے پہونچانے سے منع کرتی ہے اگر تم ایمان لاؤ اور میرا کہا مانو اور دین اسلام کی مدد کرو گے دنیا و آخرت کی سعادت کو پہونچو گے وہ لوگ یہ بات سنکر آپسمین کہنے لگے کہ یہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہین جنکی پیدایش کی خبر یہودی ہمکو دیا کرتے تھے اور ڈراتے تھے کہ آج کل نبی آخرالزمان پیدا ہوا چاہتا ہے ہم اوسکا ساتھ دیکر تمکو ہلاک کرینگے اے قوم خبردار رہو اور اوسکے ایمان لانے مین جلدی کرو کہ یہود تمپر غلبہ پاوین پس وہ

لوگ ایمان لائے اور سعادت اسلام سے مشرف ہوکر مدینۂ منورہ کو پھر گئے اور اس بیعت کو بیعۃ العقبۃ الاولیٰ کہتے ہین اس لیے کہ عقبہ منا مین ایک پہاڑی ہے اور یہ بیعت اسلام پہلی مرتبہ وہین ہوئی اب وہان ایک مسجد بنی ہے جب لوگ وہان جاتے ہین اور اس بیعت کے قصہ کویاد کرتے ہین ایک نور ایمان تازہ مشتاقون کے دلون مین آتا ہے اور یہ لوگ بقول اصح چھہ آدمی تھے اور اسعد بن زرارہ اور جابر بن عبد اللہ انہین چھہ آدمیون مین سے ہین جب یہ لوگ مدینہ مین پہونچے اور جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی خبر اپنی قوم کو پہونچائی کوئی گھر اور کوئی مجلس انصار کی باقی نرہی کہ جسمین آپ کا ذکر نہوتا ہو اور دعوت اسلام خوب ظاہر اور مشہور نہ ہوئی ہوا اور یہ واقعہ نبوت سے گیارہوین برس مین ہوا اور دوسری مرتبہ اونہین حج کے دنون مین بارہ آدمی اوس اور خزرج کے قبیلے کے اون چھہ آدمیون کے ساتھ مدینہ منورہ سے آئے اور اوسی پہاڑی کے نزدیک بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور عبادہ بن صامت اور عباس بن عبادہ اور ذکوان بن عبد قیس زرقی انہین بارہ آدمیون مین سے تھے اور ذکوان اون لوگون سے جدا ہوکر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سکے بین رہ گئے پھر آپ کے
ساتھ مدینہ کو گئے اور انکو مہاجر انصاری سکتے ہین اور
اوس زمانے مین سوا اسکے توحید اور نماز کے کچھ اور فرض
نہین ہوا تھا پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ان لوگون کے سکنے سے مصعب بن عمیر کو انکے ساتھ کردیا
کہ قرآن شریف سکہاوین اور جماعت سے نماز پڑہنا تعلیم
کرین جب مصعب رضی اللہ عنہ ان بارہ آدمیون کے
ساتھ مدینہ مین پہونچے اون لوگون کی مدد اور اعانت
سے مدینہ مین جمعہ کی نماز جماعت سے پڑہی اور یہ پہلا جمعہ تھا
جو مدینہ طیبہ مین پڑہا گیا بعد اسکے اونہون نے دعوت اسلام
شروع کی اور علم خدا کے بیان کرنیلگے یہانتک کہ ایکدن بنی عبد الاشہل
کے ایک باغ مین چند آدمیون کے ساتھ قرآن شریف
پڑہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
احادیث بیان کرتے تھے اتنے مین سعد بن معاذ کو کہ وہ
ساری قوم کے بزرگ اور اسعد بن زرارہ کے خالہ زاد
بہائی تھے یہ خبر پہونچی سعد بن معاذ اسکے سنتے ہی نیزہ
ہاتہ مین لیکے باغ کے دروازے پر آگر کہڑے ہوئے اور
بڑے بوڑہون کیطرح تنبیہ اور چشم نمائی کی اور کہا یہ مسافر
کہ جاہلون کو راہ سے بہکاتا ہے ہمارے گہر کے دروازے پر

کیون آیا ہے اور جو باتین کہ یہ ہمین سنین بیان
کرتا ہے اگر پہر بیان آویگا اپنی سزا کو پہونچیگا پس اونکے
کہنے سے وہ جمعیت برہم درہم ہوگئی لیکن دوسرے روز مصعب
بن عمیر اسعد بن زرارہ کو ساتہ لیکر پہر اوسی جگہ آئے اور دعوت
اسلام اور تلاوت قرآن مین مشغول ہوئے پہر یہ خبر سعد بن
معاذ کو پہونچی وہ پہر آئے لیکن بہ نسبت پہلے دن کے اس
مرتبہ اوسقدر سختی اور غصہ نہین فرمایا اسعد بن زرارہ اونکو
نرم اور دہیما پاکر اونکے سامنے آئے اور کہا اے بہائی
پہلے تم سنلو کہ یہ شخص یعنے مصعب بن عمیر کیا کہتا ہے اگر
برا کہتا ہے اور گمراہی کی راہ بتلاتا ہے تو تم اوس سے
کوئی چیز بہتر لاؤ اور راہ راست بتلاؤ اور اگر اچہا کہتا ہے اور
حق پر ہے تو اوسکو کیون برا کہتے ہو اور اوسکو غنیمت کیون
نہین جانتے سعد بن معاذ نے کہا کیا کہتا ہے تب مصعب
بن عمیر نے یہ آیتین پڑہین بسم اللہ الرحمن الرحیم
حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ
فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم افنضرب عنکم الذکر صفحا
ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی فی الاولین وما یاتیہم
من نبی الا کانوا بہ یستہزءون فاہلکنا اشد منہم بطشا ومضی
مثل الاولین سعد بن معاذ کو اس کلام کے سننے سے

ایک ہیبت اور عبرت ہوئی اگرچہ ظاہر مین اوسوقت کلمہ شہادت
نہین پڑہا مگر نور ایمان کا اون کے دل مین پیدا ہوا اور اپنی
قوم مین جاکر تمام بنی عبد الاشہل کو بلاکر آپ خود مسلمان ہوئے
اور اون سبکو مسلمان کیا پہر تو اسلام نے نہایت رونق پکڑی
اور کوئی گہر انصار کا باقی نرہا کہ جنمین نور اسلام نہ پہونچا ہو اور
سب قوم قبیلے کے بڑے اور بزرگ لوگ ایمان لائے اور بتونکو
توڑ ڈالا اور توحید اختیار کی الحمد للہ علی ذلک جب مصعب بن
عمیر موافق حکم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے احکام خداوندی سبکو تعلیم کر چکے مدینہ سے نکلے مین
آکر آپ کی حضور مین حاضر ہوئے اور اونکے ساتھ اوس اور
خزرج کے قبیلے سے قریب پانسو آدمی کے آپکی زیارت
اور بیعت کے اشتیاق مین حجاج کے قافلہ کے ہمراہ مکے
مین پہونچے اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور پہر
اونمین سے ستر یا تہتر مرد اور عورت نے آپ سے وعدہ
کیا کہ ہم بارہوین یا تیرہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کے اوسی جگہ
جہان پہلے ہمارے قبیلے والون نے بیعت کی تہی جمع ہونگے
جب وہ وعدے کی رات آئی آدہی رات پلٹے وہ لوگ ہمقوم
کافرون سے چپکے نکلے اور اوسی پہاڑی کے نزدیک
جمع ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منتظر بیٹھے تہے

ایک جماعت میں سے

آپ اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کے ساتھ کہ ابھی وہ ایمان
نہین لائے تھے لیکن شفقت اور محبت سے آپ کے ساتھ
رہتے تھے اوس مقام مین پہونچکر اون لوگون کو بیعت اسلام
سے مشرف کیا عباس نے اون لوگون سے کہا اگر تم جانتے ہو
کہ محمد ہم مین کسقدر شریف اور نجیب ہین ہرچند ہمنے انکو منع
کیا مگر انہون نے ہمارا کہا نہ مانا اور تمہارے حوالے سے مدد سے
اب اگر تم اپنے تئین وفاداری مین مضبوط اور پکا جانو اور
یہ سمجھو کہ جو عہد اور پیمان تمنے اسکے ساتھ کیا ہے اگر تمکو
تمہاری جانو نکا خوف ہو تو بھی وفاداری کروگے تو خیر
والا ویسا کہہ دو پھر پشیمان ہونا اور ہمکو اپنا دشمن بنانا انہون
نے کہا اے عباس جو تمنے کہا ہمنے سنا اور دیا نایا رسول اللہ
اب آپ فرمائیے اور جو اقرار آپ کو اپنے اور اپنے پروردگار
کے لیے لینا ہو ہمسے لے لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے چند آیتین پڑہین اور فرمایا خدا کا عہد یہ ہے
کہ تم اوسکی عبادت کرو اور کسی چیز کو اوسکا شریک اوسکا بھی
نہ ٹھہراؤ اور عہد میرا یہ ہے کہ جو مین دعوت اسلام کرون
تم اوسمین میری مدد اور اعانت کرو اور جو کوئی اس امر سے
مانع ہو اوس سے جہاد کرو اور جو کچھ مین کہون اوسکو مانو
اور جان دینے مین دل سے میری تابعداری کرو اور غریبی اور

امیری میں اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو اور حق اور سچ بات کہنے میں کسی ملامت کرنیوالے سے نڈرو اور جن باتوں سے اللہ تعالے نے منع کیا ہے اون سے پرہیز کرو اور جس بات کا حکم کیا ہے اوسکو بجالاؤ اور جسطرح اپنی اور اپنے لڑکے بالون کو بچاتے ہو اسیطرح مجھکو دشمنون کی دشمنی اور برائی سے بچاؤ اونہون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ جانتے ہین کہ پشتہا پشت سے ہمارا کام مارنا اور مرجانا ہے لیکن ہمارے اور یہود کے درمیان مین قول اور قسم ہے اب ہمنے اوسکو توڑا اگر ایسا ہو کہ جب اللہ تعالے آپکو اپنی قوم مین غلبہ دے تو آپ ہمسے پھر جائیے اور ہمکو اکیلا چھوڑ دیجیے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہرگز ایسا نہوگا مین تمسے ہون اور تم مجھسے میری جان تمہاری جان کے ساتھ اور میرا بدن تمہارے بدن کے ساتھ اور میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت بھی تمہارے ساتھ اور میری قبر بھی تمہارے مکان اور میرا گھر تمہارے گھرون کے پاس ہوگا لڑونگا اوس سے جو تمسے لڑے گا اور ملونگا اوس سے جو تمسے ملیگا اونہون نے کہا اگر ہم آپ کی محبت مین مارے جاوین اور اپنا جان و مال آپ پر نثار کرین ہمکو اوسکا کیا بدلا ملیگا فرمایا

دیا اوسکا جواب نہ بن پڑا الا مارتے رہنون سے
کہا یا رسول اللہ اس حضرت فرحت سے نہایت نفع دیا
اب اپنا ہاتھ بڑھائیے کہ ہم بیعت کرین اوس وقت یہ آیہ شریف
نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ
بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے
مسلمانون سے اونکی جانین اور اونکے مال مول لیلیے
اور اس بیعت کو بیعت عقبی کبریٰ اور بیعت عقبی ثانیہ کہتے ہین اور یہ واقعہ
ہجرت سے تین مہینے پیشتر سن تیرہ نبوت ماہ ذی الحجہ
مین واقع ہوا بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اونکے بارہ فرقے کیے اور ہر فرقے مین ایک رئیس
اور سردار مقرر فرمایا کہ اونکے حال کی نگہبانی کرے
اور دنیا اور آخرت کی مشکل کا مومنین قبیلہ اور انفصال
کیا کرے اور یہ بارہ آدمی انصار مین رئیس اور سردار
تھے حال اونکا اسماء الرجال کی کتابون مین مفصل لکھا
ہے بعد اوسکے اونہین سے ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حکم ہو تو آج کے دن کہ ہزار ہا آدمی کافر
منا مین جمع ہین سب کو ہم مار ڈالین کہ ایک کافر
بھی نہ بچے اور نشان نہ رہے فرمایا بالفعل اللہ تعالیٰ نے
مجھکو تلوار چلانے کا حکم نہین دیا ہے پھر وہ لوگ اپنے

ٹھکانے پر چلے گئے اور آپ سے وطن لیفے مدینے
جانے کی رخصت مانگی اور عرض کیا کہ اگر آپ ہمارے ساتھ
ہمارے شہر کو تشریف لے چلیں خوشا قسمت اور زہی سعادت
جو آپ حکم فرمادینگے ہم اوسکو دل سے بجالاوینگے
فرمایا ابھی اللہ تعالے نے مجکو مکے سے نکلنے کا حکم نہین
فرمایا اور کوئی مقام میری ہجرت کے لیے مقرر نہین کیا
جسوقت حکم ہوگا اور جس جگہ جانے کو فرما دیگا اوسوقت
وہان جاؤنگا پھر انصار کو رخصت فرمایا اور جب کفار قریش
کو یہ خبر پہونچی کہ انصار نے آپکی تابعداری اختیار کی ہاتھ
ملنے لگے اور حسد اور حسرت سے اپنے سر پیٹنے لگے الصلوٰۃ

والسلام علیک یا رسول اللہ وصل

یہ ذکر ہے جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے مکے سے مدینہ کے جانے کا اور بیان ہے
اون معجزوات کا جو اس راہ مین گذرے اے اہل مجلس
جب قبائل انصار کے قول و قرار مضبوط کرکے اپنے وطن
کو گئے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب
کبریائی مین توجہ کی کہ اب دیکھئے کسوقت کس مقام مین جانیکا
حکم ہوتا ہے پس اول ایک مقام دیکھا کہ صورت اوسکی
دو تین مقامون مین مشترک تھی ایک ہجر کہ بحرین کے شہرون

مین سے سب سے دوسرا قنسرین کہ ملک شام سے ہے تیسرا شیرب حجاز کی زمین سے بعد اوسکے شیرب یعنے مدینہ طیبہ آپ کے جانے کے لیے خاص ہوا لیکن یہ معلوم ہوا کہ کب اور کس وقت مکے سے نکلنا ہوگا اور آپ نے اللہ تعالے کے حکم سے بعضے اصحاب کو مدینہ طیبہ کی طرف رخصت فرمایا پہر کئی دن کے بعد اور اکثر صحابہ کرام مثل عمر ابن خطاب اور زید ابن خطاب بہائی عمر ابن خطاب کے اور عیاش بن ربیعہ مع بیس سوارون صحابہ کرام کے اور حمزہ بن عبد المطلب اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور عثمان ابن عفان اور زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن مسعود اور بلال حبشی وغیرہم رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ گئے اور معارج النبوۃ مین آیا ہے کہ بہت صحابی پوشیدہ اور چہپ کر گئے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار باندھ کر اور کمان اور نیزہ ہاتہ مین لیکر کعبہ کیطرف متوجہ ہوے وہان سب کفار قریش کعبہ کے صحن مین بیٹہے تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ مین جاکر با آرام و قرار تمام سات بار کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم مین بہ اطمینان سے دو رکعت نماز پڑہی اور فرمایا خراب ہوجاویں وہ لوگ کہ جو پتہر کے ٹکڑون کو اپنا خدا جانتے ہین اب

کسیکو اپنے لڑکے کا یتیم کرنا اور اپنی عورت کا بیوہ کرنا منظور
ہو میرے سامنے آوے کسیکو آپ کے جلال کے سبب سے
اوس جگہ سے اوٹھنے اور ہلنے کی مجال نہوئی اور کسی نے
آپ کا سامنا نکیا **القصہ** بزرگ صحابیون مین سے سوائے
ابوبکر صدیق اور علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما کے مکہ معظمہ
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی نرہا بعضے
روایات مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مدینہ منورہ تشریف لیجانے کے بعد کئی صحابی ضعیف اور
غریب مکے مین رہگئے تھے کافر لوگ اونکو طرح طرح کی
تکلیف اور عذاب سے ستاتے تھے اور وہ صبر کرکے
یہ دعا مانگتے تھے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا
وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا یعنے
اے اللہ ہمکو اس بستی سے کہ یہان کے لوگ ظالم ہین
نکال اور ہماری مدد کر **القصہ** جب کفار قریش نے مرتبہ
محمدی اور شان احمدی کو دیکھا حسد اور عداوت زیادہ
شروع کی اور جانا کہ سب یارون اور جان نثارون نے
مدینہ مین جا کر پناہ لی اور آپ بھی وہان تشریف لیجائینگے
اور وہان کے لوگ آپکی کمک کرینگے ایسا نہو کہ یہ وہان سے
اتفاق کرکے ہمارے لڑائی کا ارادہ کرین پس اون بدبختون

روسیاہوں نے دارالندوہ مین جمع ہوکر صلاح کی اون سبکا
سردار ابوجہل لعین تہا اور شیطان بہی اونکی صلاح مین شریک
ہوا بعضون نے آپ کے نکال دینے کی صلاح دی اور
بعضون نے کہا قید کرو اور بعضون نے کہا مارڈالو ابوجہل
نے کہا صلاح یہ ہے کہ ایک آدمی تماری پانچ آدمی ہر قبیلے
کے ایکبارگی نصیب اعدا آپ پر تلوار ماریں کہ بنی ہاشم کو سب
قبیلون سے بدلا لینا مشکل ہو شیطان نے بہی ابوجہل
کی بات پسند کیا اتنے مین اللہ تعالے نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو بہیجا کہ ان بے نصیبون کی صلاح کرنے کی خبر
میرے حبیب کو پہونچا وے پس جبرئیل علیہ السلام آئے
اور یہ آیۃ لائے وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ
اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ یعنی کافر
لوگ یہ مشورہ کرتے ہین کہ تجکو قید کرین یا قتل کرین یا نکال دین اور
وہ دغا کرتے ہین اور اللہ دغا کرتا ہے اور اللہ اونکے دغا
کے بدلے مین بڑا دغا کرنے والا ہے پہر جبرئیل علیہ السلام
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کا حکم ہے کہ آج کی رات
آپ ہوشیار رہین اور اپنے بچہونے پر نہ سووین اور صبح کو
سفر کا سامان کرکے مدینہ سکینہ کو تشریف لیجاوین اسپر
خاصان سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین

علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رات کو تم میرے
بچھونے پر سو رہنا کہ کافر لوگ دہو کے مین اگر حقیقت حال
سے واقف ہون بعد اسکے آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے پاس تشریف لیجاکر ہجرت کے حکم سے خبر دی انہون نے
عرض کیا مین بہی آپکے ساتہ چلون فرمایا ہان پس صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کے دو اونٹ تھے کہ اونکو چار مہینے پیشتر سے
قریب تہتر روپیہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ ایکسو
چہیالیس روپیہ کے خرید کر کے باندہا تھا اور خوب طیار کیا تہا
وہی دونون اونٹ آپکے سامنے لائے اور عرض کیا کہ انمین
سے ایک کو آپ پسند فرما دین آپ نے ایک کو بشرط قیمت
پسند کیا اور ایکسو چہیالیس روپیہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سے وہ ایک اونٹ مول لیا اور باوجود کمال محبت اور
نہایت الفت کے اس مول لینے مین یہ حکمت تہی کہ خدا کی
راہ مین دوسرے سے استعانت اور استمداد نہو اور آپنے
اس اونٹ کا نام قصوا یا جدعا رکہا اور عبد اللہ بن اریقط کو
کہ قاصد ہی کیا کرتا تہا اور بعید دن کے چہپانے مین مشہور تہا
راہبری کے لیے مقرر کیا اور کہا کہ تین دن کے بعد ان دونون
اونٹون کو جبل ثور پر لانا اور عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما
کو کہ جوان اور عقلمند تھے فرمایا کہ تمام دن قریش مین رہکر انکی

عارمین آکر سب خبرین کافرون کی پہونچایا کرو لباس شبوبت
کے آپ گہرمین تشریف لائے قریش اوس رات کو جمع ہوکر
آپ کے دروازے پر کہڑے ہورہے کہ گہات پا کر اپنا کام
کرین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس
رات علی ابن ابیطالب کو اپنے بچہونے پر سولایا اور چادر
مبارک سر پر ڈالکر باہر نکلے ابوجہل ملعون نے غصہ سے
کہا کہ یہی محمد ہے جو کہتا ہے کہ اگر تم میرا دین قبول کرو ملک
عرب اور عجم سب تمہارا ہو اور بہشت برین آخرت مین پاؤ
نہین تو دنیا مین میرے ہاتہون سے مارے جاؤگے اور
دوزخ مین پڑوگے آپ نے فرمایا سچ ہے مین یہی کہتا ہون
اور ایسا ہی ہوگا اور تو دوزخیون سے ہوگا بعد اوسکے ایک
مٹھی خاک اوٹھا کر اور سورہ یٰسین فہم لا یبصرون تک آور یا
کریمۂ واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون
بالآخرة حجابا مستورا پڑھ کر اون بدنصیبون پر ڈالی جسکے
سر پر وہ خاک پڑی وہ سب بدر کی لڑائی مین مارے
گئے پہر آپ اونکے سامنے سے چلے گئے اور ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے گہر تشریف لائے اور وہان سے شبا شب
صدیق رفیق کے ساتہ پیادہ پا جبل ثور کے غار کی طرف متوجہ
ہوئے اور وہ رات دوشنبہ کی ستائیسوین ماہ صفر کی

ابوبکر صدیق نے پانچ ہزار یا چار ہزار روپیہ کہ جو اونکے گھر مین تھے
اپنے ہاتھ سے لیکر خدمت مین کام آوین اوسکا فروان تیشہ سے کسی نے
بتایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان تشریف لیگئے آخر وہ
ایک شخص آیا اور کافروں کو آپ کے دروازے پر بیٹھا دیکھا
پوچھا کہ تم یہان کیون کھڑے ہو اور کسکے انتظار مین ہو اون
بدنصیبون نے کہا کہ ہم اسکے انتظار مین ہین کہ صبح ہو تو محمد
کو ماریں نعوذ باللہ من ذلک اوسنے کہا حیف ہے یہ محمد نہیں
ہیں کہ تمہارے سامنے سے چلے گئے ابوجہل وغیرہ نہایت شرمندہ
اور سر پیٹ کر چلے گئے جب صبح کو علی ابن ابیطالب کرم اللہ
وجہہ کو دیکھا پوچھا کہ مالک تمہارا کہان گیا جناب امیر علیہ السلام
نے فرمایا خدا جانے مین کیا جانون کہان تشریف لے گئے
الغرض جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے روز ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر سے پیادہ پا نکلکر غار کے نزدیک
پہونچے جوتیاں آپکی کہ بہت تنگ تھین ٹکڑے ٹکڑے ہوگئین
اور پانون زخمی ہوکر خون آلودہ ہوگئے تب صدیق اکبر رضی
اللہ عنہ نے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کرکے غار کے
کنارے تک پہونچایا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ رات اندھیری
ہے اور غار پہاڑون کے اکثر کیڑون وغیرہ سے خالی نہین
رہتے آپ ذرا یہان ٹھہرین تو مین اندر جاکر اسکو صاف

کرون اور جو اذیت اور تکلیف ہونی ہو مجھی پر ہو بدن مبارک
پر کچھ صدمہ نہ پہونچے تب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار کے اندر
اوترے اوسمین بہت اندہیرا اور جا بجا کیڑون کے سوراخ
پائے اوسکو خوب جھاڑا اور خس و خاشاک سے پاک کیا اور
سب سوراخ ڈہونڈہکر اپنی قیمتی چادر سے بند کیے مگر ایک
سوراخ باقی رہ گیا اور چادر کے ٹکڑون نے کفایت نہ کی تب
صدیق جان نثار نے اوسکو اپنے پاؤن کے انگوٹھے سے بند
کر کے عرض کیا یا رسول اللہ اب تشریف لائیے پس آپ اوس
غار کے اندر تشریف لے گئے اور ابوبکر صدیق کے زانو پر اپنا
سر رکھکر آرام فرمایا اتفاقاً ایک کالا سانپ آپ کی زیارت
کا مشتاق ہوا چونکہ پاؤن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اوس
سوراخ مین اڑا تھا وہ نکل نہ سکا اور اونکے انگوٹھے میں کاٹ
کھایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس تکلیف کو بہت صبر کیا
اور ہرگز جنبش نہ کی کہ شاید حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جاگ پڑین لیکن اوسکے زہر کی شدت سے کئی قطرے
آنسو اونکی آنکھون سے آپکے چہرہ پر گرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے
اور حال پوچھا صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو
سانپ نے کاٹا ہے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا یعنی تو
نہ ڈرا اور رنجیدہ نہو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اپنا لعاب

زخم پر لگا دیا فی الفور اثر زہر کا جاتا رہا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آرام پائی بلکہ تمام عمر سانپ اور بچھو کا زہر صدیق اکبر کو اثر نکیا اور وہ آپ کا معجزہ اب تک باقی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد مین کسیکو سانپ وغیرہ کا زہر اثر نہین کرتا اور حق تعالے جل جلالہ نے آپ کی پردہ داری کیلیے غار کے دروازے پر ببول کا درخت جمایا اور وحشی کبوتر کو حکم کیا کہ اونہون نے اوسی رات کو وہان انڈے دیے اور مکڑی سے غار کے دروازے پر جال تنوایا سو ویسا ہی ہوا کہ کفار قریش قایفہ کی خبر دینے سے یقیناً جانتے تھے کہ آپ یہان سے آگے نہین گئے ہین لیکن ببول کے درخت اور کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھکر حیران اور پریشان ہوتے تھے اور کہتے تھے اگر کوئی اس غار مین جاتا تو یہ سب چیزین مٹ جاتین اور یہ ببول کا درخت تو محمد کی عمر سے بلکہ اونکے باپ کی عمر سے آگے کا ہے القصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رات دن اوس غار مین رہے اور عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما دن کو قریش مین رہتے اور رات کو وہان آکر سب حال عرض کرتے اور عامر بن فہیر آزاد غلام ابوبکر صدیق کے وہان بکریان چرایا کرتے اور رات کو آپ کیلیے دودہ پہونچاتے جب

قایف بدلہ
یعنی کھوجی

تین رات دن اسیطرح گذرے تیسری رات کی صبح کو عبد
بن اریقط موافق حکم کے دونوں اونٹ لیکر وہان حاضر ہوا
اور عامر بن فہیر بھی آ گئے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم ایک اونٹ پر کہ اوسکا قصوا نام رکھا تھا سوار ہوئے
اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور دوسرے
اونٹ پر عامر بن فہیر اور عبد اللہ بن اریقط سوار ہوا کنارے
کنارے جنگل کے روانہ ہوئے اور ایک رات دن چلے
دوسرے دن جب آفتاب گرم ہوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے آپ کے سونے کے لیے ایک پتھر سایہ دار دیکھ کر
اپنا بچھونا بچھا دیا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اوسپر آرام کی اور اوس جنگل مین ایک چرواہا اپنی
بکریاں چراتا تھا صدیق رضی نے اوس سے ایک پیالہ بھر
دودھ مول لیا اور موافق عادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اوسمین ٹھنڈا پانی ملا کر رکھا جب آپ جاگے
اوس دودھ کو آپ کے سامنے حاضر کیا آپ نے اوسکو
پیکر وہان سے کوچ فرمایا الصلوۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وصل بیچ ذکر بعض اون واقعات کا جو راہ مین گذرے
منقول ہے کہ راہ مین ایک عورت ام معبد کا خیمہ تھا اور

اونکا نام عاتکہ بنت خالد خزاعیہ تھا اور وہ عورت بہت بڈھی
اور عقلمند تھی اور اپنے خیمہ کے دروازے پہ بیٹھی رہتی جو مسافر
وہان ہو کر نکلتا وہ اوسکی مدارات کرتی اور کھانا کھلاتی جب حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے خیمہ مین اوترے آپنے
اوس عورت سے گوشت اور دودہ اور خرمے مانگے تاکہ
مول لیین اوسنے عرض کیا اس سال قحط شدید اور تنگی حال
ہے اگر میرے یہان کچہ ہوتا ہو تو مین خود تمہاری دعوت
کرتی پہر آپ نے دیکہا کہ اوس خیمہ کے کونے مین ایک بکری
نہایت دبلی بیکار پڑی ہے فرمایا اسے ام معبد یہ بکری یہان
کیون بیکار پڑی ہے اور چرنے کیون نہین جاتی اوسنے
کہا بسبب لاغری کے بیٹھ گئی ہے اور اوٹھ نہین سکتی فرمایا
یہ کچہ دودہ دیتی ہے کہا دودہ اسمین کہان فرمایا اگر تو کہے
تو مین اسکو دوہون اوسنے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے
قربان اگر آپ اسمین دودہ دیکہتے ہون تو دودہ لیو پس
آپ نے اوسکا پاؤن پکڑکر اوٹھایا اور اوسکے تہن مین لگایا
اور فرمایا اللہم بارک لہا فی شاتہا پس یقینے اسے ام معبد
کی بکری مین برکت دے پس نکلا اوسکے تہن دودہ سے
پہر آپ نے ام معبد سے ایک برتن لیا اور دودہ دوہکر
سب خیمہ کے لوگون کو اور اپنے ساتھیون کو پلایا کہ وہ سب

جنگ سے گئے بعد اوسکے وہ دودھ پیا اور ام معبد سے گھر کے سب برتنوں
کو بہر کر بکری کو چھوڑ دیا اور وہ بکری اوس زمانہ تک زندہ رہی اور
جب عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بڑا قحط پڑا
اور بہت آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے وہ بکری صبح اور شام
دوہی جاتی تہی اور اوسکے سوا کہین کسی بکری مین دودہ
نہ رہا تہا الغرض جب آپ نے وہان سے کوچ کیا تہوڑی
دیر کے بعد ابو سعید خاوند ام معبد کا آیا اور دیکھا کہ گھر کے سب
برتن دودہ سے بہرے ہین پوچہا اسے ام معبد یہ دودہ تو
کہان پایا حالانکہ میرے گھر مین کوئی بکری دودہ نہین دیتی
اوسنے کہا واللہ ابہی ایک مرد مبارک نہایت خوشرو اور خوشخو
مہمان آیا اور اس دبلی بکری سے بہت دودہ دوہا کہ ہم سبکو
اور اپنے ساتہیونکو پلایا پہر یہ سب برتن بہر کر چلا گیا ابو سعید
نے کہا واللہ یہ وہی شخص ہوگا جسکو قریش ڈہونڈتے پہرتے
ہین اور اوسکا نام تمام عالم مین مشہور ہو رہا ہے اگر مین
اوسوقت موجود ہوتا تو اوسکے ساتہ جاتا مگر اب بہی بخدا
سے امید ہے کہ مین اوسکے پاس پہونچونگا چنانچہ ام معبد
اور اوسکے خاوند نے وہان کا رہنا چہوڑ کر مدینہ کی راہ لی
اور وہان پہونچکر مسلمان ہوئے اور اسیطرح راہ مین ایک
اونٹ چرواہا ملا کہ اوسکی اونٹنی دودہ نہین دیتی تہی آپ نے

قصہ سراقہ بن جعشم

ہاتھ لگانے اور دودھ دوہنے سے بہت دودھ دینے لگی اور
سب واقعوں سے سراقہ بن جعشم کا واقعہ بہت عجیب ہے
اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ جب قریش نے آپ کے بعد نکلنے
کے مشہور کیا اور کہا کہ جو کوئی محمد اور اونکے ساتھیوں کو مار ڈالے
یا جیتا پکڑلاوے تو ہم اوسکو سو اونٹ دینگے پس سراقہ نے
اس کام کی حامی بھری اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر دوڑا
جب آپکے نزدیک پہونچا اوسکے گھوڑے نے شوخی کی اور
زمین پر گرا دیا وہ پھر سوار ہوکر اتنا قریب آیا کہ آپ کی باتین سنتا
تھا یکایک دونون ہاتھ اوسکے گھوڑے کے زانو تک زمین
مین جاتے رہے اور وہ گھوڑے سے زمین پر کود پڑا
اور پھر چند گھوڑے کو مارا مگر وہ آگے نہ بڑھا آخر کو مار پیٹ کر
تھوڑا تھوڑا آگے بڑھا جب آپکے اور اوسکے درمیان ایک
یا دو نیزہ کا فرق باقی رہا تب آپ نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا
اللّٰہم اکفنا شرہ بما شئت یعنی اے اللہ بچا ہمکو اوسکے
شر سے جسطرح تو چاہے یہ کہتے ہی چارون پاؤن اوسکے
گھوڑے کے زانو تک زمین مین دھنس گئے تب اوس نے
فریاد کی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیجیے کہ
میرا گھوڑا چھوٹ جاوے اور مجھکو تم سے کچھ کام نہیں اور میں
اس شرط کرتا ہون کہ جو کوئی آپ کی تلاش مین پیچھے آویگا

مین پیر لیجاوین گا آپ نے فرمایا اللھم اکفناہ بما شئت
فرسہ یعنی اے اللہ اگر تو چاہے تو اسکا گھوڑا چھوڑ دے
پس چارو پاؤن گھوڑے کے زمین سے نکل اسنے پھر دو
کپڑا خرچ آپ کے نذر کیا آپ نے قبول نفرمایا اور کہا اسکی
کچھ حاجت نہین اور مین تجسے کچھ نہین چاہتا ہون مگر اسیقدر
کہ میرا پتا کسیکو نہ بتانا پھر سراقہ وہان سے پلٹ آیا اور بعد
مکہ فتح ہونے کے اپنے قبیلے سے بہت آدمیون کے
ساتھ آکر مسلمان ہوا اور اسیطرح ابو بریدہ اسلمی قریش کے
بہکانے اور ورغلانے اور سو اونٹ کا وعدہ کرنے سے
ستر آدمی اپنے ساتھ لیکر آپ کی گرفتاری کے لیے مدینہ
کے قریب آپ سے جا ملا آپ نے فرمایا تو کون ہے اور
تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا بریدہ حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فال کے طور پر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
برد امرنا وصلح یعنی ہمارا سب کام بن گیا اور ٹھنڈا ہوا
پھر فرمایا تو کس قبیلے سے ہے کہا بنی اسلم کے قبیلے
سے فرمایا سلمنا یعنی ہم سلامت رہے پھر فرمایا کون سی
اسلم کہا بنی سہم فرمایا خرج سہمک یعنی تو نے اسلام
کا حصہ پایا پھر بریدہ نے آپ سے پوچھا تو کون ہے
فرمایا انا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ یعنی مین محمد بیٹا عبداللہ

اور رسول اللہ کا ہونا آنیکے سنتے ہی بریدہ مع اپنے ہمراہیوں
کے آپ کے پاؤن مبارک پر گر پڑا اور ایمان لایا اور کہا
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ بعد اسکے
بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ مدینہ مین داخل
ہون تو آپ کے ساتھ ایک جھنڈہ چاہیے پھر اوسنے عمامہ
اپنے سر سے اوتار کر ایک نیزے مین باندہا اور آپ کے
آگے آگے روانہ ہوا اور عرض کیا کہ آپ کس سعادتمند کے
مکان مین اوترینگے فرمایا یہ میرا اونٹ حکم کیا گیا ہے
جس جگہ یہ بیٹھہ جاویگا وہین مین اوترونگا *
رشتۂ در گردنم افگندہ دوست * میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست *
اور بعضے اصحاب سوداگری کے لیے ملک شام کو گئے تھے
وے بھی اوسی منزل مین آپ سے آملے اور کچھ سفید کپڑا
آپ کے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نذر کیا الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم وصل یہ ذکر ہے آپکے مدینہ
طیبہ مین داخل ہونیکا اور اوس شہر مین رہنے کا
اور بیان ہے طلوع قمر کا اے اہل مجلس جو انصار
محبت شعار اوس سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے تشریف لانے کے منتظر رہتے تھے اور مکہ معظمہ سے

آپ کے نکلنے کی خبر پاکر ہر صبح کو مدینہ کے ٹیلون پر جاکر
آفتاب جمال باکمال محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
طلوع ہونے کے منتظر کہڑے رہتے تھے اور دن چڑہے اپنے
گہرون کو پلٹ آتے تھے ایک دن اپنی عادت کے موافق
بہت انتظار کرکے گہر کو آتے تھے اور وہ تاریخ بارہوین ربیع الاول
کی روز دوشنبہ تہا ایک یہودی کا اونچی جگہ پر کہڑا تہا یکایک
اوسکی نظر ایک سواری پر پڑی سمجہا کہ وہ آفتاب رسالت
مطلع عز وجلال سے طالع ہوا ہے دوڑ کر انصار کے قبیلے
مین کہ وہان سے قریب تہے پکار کر کہا کہ دیکہو یہ تمہارا مقصد
آ پہونچا

غزل

اینک آن سرو خرامان میرسد ٭ اینک آن گل برگ خندان میرسد ٭ شاد باش اے خستہ
ہجران بلا ٭ کز پئے درد تو درمان میرسد ٭ شوق کن اے
بلبل گمنام عشق ٭ کان گل نو در گلستان میرسد ٭ اے دل
افسردہ ویسے میدمد ٭ مردہ تن را مژدہ جان میرسد ٭
تازہ باش اے تشنہ وادی غم ٭ کز برایت آب حیوان میرسد ٭
دور شو اے ظلمت شام فراق ٭ کافتاب وصل تابان میرسد ٭
مرحبا آن کشوری کان پادشاہ ٭ در روے با این شوکت و
شان میرسد ٭ سبہی مسلمان لوگ اپنے اپنے ہتہیار
باندہکر بوسہ شہنشاہ کونین کے استقبال کو نکلے اور سایہ

مبارکباد دیتے تھے اور خوشیاں کرتے تھے اور لڑکے اور
لڑکیاں کہتی تھیں جاء رسول اللہ جاء نبی اللہ یعنی آئے
رسول اللہ آئے نبی اللہ اور سپاہی لوگ نیزہ بازی کرتے
تھے اور داد و دہش اور خوشی کی دیتے تھے جب وہ سپاہ
لوگ آپ کے حضور میں حاضر ہو کر زیارت اور پابوسی سے
مشرف ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کیا تم مجھکو دوست
رکھتے ہو عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ہم سب آپ کے جاں نثار
ہیں آپ نے فرمایا میں بھی تمکو دوست رکھتا ہوں اور انصار
کے قبیلہ کی چھپنے والی عورتیں اپنے بالاخانوں اور
گھر کے دروازوں پر کھڑی ہو کر جا بجا سرود میں زبان حال
کہہ رہی تھیں غزل بیا که رایت منصور پادشاه
رسید * نوید فتح و بشارت بمهر و ماه رسید * جمال بخت
ز روی ظفر نقاب کشید * کمال عدل بفریاد داد خواه
رسید * سپهر دور خوش اکنون کند که ماه آمد * جهان
بکام دل اکنون رسد که شاه رسید * ز قاطعان طریق
این زمان شوند ایمن * قوافل دل و دانش که مرد راه رسید
عزیز مصر برغم برادران غیور * ز قعر چاه بر آمد باوج جاه رسید
کجاست صوفی دجال فعل ملحد کیش * بگو بسوز که مهدی دین
پناه رسید * صبا بگو که چها بر سرم درین غم عشق * ز آتش

دل سوزان وود وآورسید ٭ زشوق روئیت شہا باین
فراق مرا بجان رسید کز آتش ہجر برگ و کاہ رسید ٭ پس
بارہویں تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ اول ہجری
کو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محلے
بنی عمرو بن عوف کے مکانون مین کہ مسجد قبا کے گرد تھے
اوترے اور چند روز وہین رہکر ایک مسجد بنائی کہ اب مسجد
قبا کرکے مشہور ہے اور پہلے مسجد اسلام میں یہ مسجد ہی
یہی ہے اور جب تک آپ وہان رہے اوسی مسجد مین
نماز پڑہا کیے اور جاننا چاہیے کہ دوشنبہ کے دن کو بہت
فضیلت ہے کہ اوسی دن آپ پیدا ہوئے اور اوسی دن
پہلے وحی اوتری اور اوسی روز مکے سے ہجرت کی اور
اوسی روز مدینہ مین داخل ہوئے اور اوسی روز وفات
پائی القصہ کفار قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بہت امانت دار جانکر اپنی امانتیں آپ کے پاس رکہہ
جاتے تھے اور آپ کو سچا امانت دار کہتے تھے پس جب
آپ نے مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تہا حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے فرمایا تہا کہ میرے بعد یہ امانتیں اون کے
مالکون کے حوالہ کرکے تم میرے پاس مدینہ مین چلے آنا
پس بموجب آپ کے حکم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ

وہ امانتین اونکے مالکون کے سپرد کرکے تین دن کے بعد
مکہ سے مدینہ کو تشریف لے گئے اور وہین منزل قبا مین آپ
کے حضور مین پہونچے منقول ہے کہ جناب مرتضوی پیادہ پا تشریف
لے گئے اور اونکے پاؤنمین چھالے پڑ گئے تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اون چھالونپر پھیرا فی الفور
وہ جاتے رہے بعد اوسکے آپ نے جمعہ کے دن وہان سے
کوچ کیا اور رستے مین بنی سالم کی مسجد مین کہ قبا سے نزدیک
ہے جمعہ کی نماز پڑہی اور خطبہ فصیح وبلیغ تعلیم احکام مین پڑھکے
اہل ایمان کے دلون کو پرانوار فرمایا اور بعد نماز کے شہر
مدینہ کی طرف متوجہ ہوے اور سب قبیلے والے انصار
کے بعضے پیادہ بعضے سوار ہتہیار باندہکر آپ کے ساتھ چلے
بنی عمرو بن عوف نے کہ منزل قبا کے رہنے والے تھے
آپ کے پاس حاضر ہوکر بکمال عذر خواہی عرض کیا کہ آپکے
کوچ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ کو یہان کچھ
تکلیف پہونچی اور گرد ملال دامن عزت و جلال پر بیٹھی ہے
فرمایا ایسا نہین ہے بلکہ مجکو اکالۃ القری مین جانے کا
حکم ہوا ہے اور اکالۃ القری بہی مدینہ طیبہ کا نام ہے
بعد اوسکے ہر ایک انصاری آپ کے اونٹ کی مہار پکڑتا تہا
اور اپنے اپنے مکان مین اوترنے کی آرزو کرتا تہا

غزل ہماے اوج سعادت بدام ما افتد * اگر ترا
گذرے بر مقام ما افتد * حباب وار براندازم از نشاط کلاہ
اگر ز روے تو عکسے بجام ما افتد * شبے کہ ماہ مراد از افق
شود طالع بود کہ پرتو نورے ببام ما افتد * بہ بارگاہ تو
چون باد را نبود بار * کے اتفاق مجال سلام ما افتد * چو
جان فداے لبش شد خیال مے بستم * کہ قطرۂ ز زلالش بکام
ما افتد * خیال زلف تو گفتا کہ جان وسیلہ ساز * کزین
شکار فراوان بدام ما افتد * بنا امیدی ازین در مرو بزن
فال * بود کہ قرعۂ دولت بنام ما افتد * جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد و ماسواے خیر دیکر فرمایا
یہ میرا اونٹ حکم کیا گیا ہے جس جگہ یہ بیٹھے گا وہیں میرا
اترنا ہوگا پس اسی جس جگہ آپ کی مسجد کا منبر ہے
وہ اونٹ خود بخود بیٹھ گیا آپ اوس سے اترے
اور ابو ایوب انصاری کے گھر میں کہ وہاں سے قریب
تھا تشریف لے گئے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم شعر مبارک منزلے کان
خانہ را ماہی چنین باشد * ہمایون کشورے کان عرصہ
را شاہی چنین باشد * ابو ایوب انصاری رضی اللہ
[illegible] مشہور کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے گھر میں تشریف لائے تو نیچے کے درجے کو اختیار فرمایا اور مجکو اور میری والدہ اور میرے لڑکوں کو اوپر کے درجے میں رہنے کا حکم دیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے قربان ہمکو اوپر کے درجے میں رہنے سے کمال بے ادبی معلوم ہوتی ہے ہمکو کیونکر گوارا ہو کہ سید المرسلین خاتم النبیین نیچے تشریف رکھیں اور ہم بالاخانہ پر بیٹھیں یارسول اللہ آپ اوپر کے درجے کو اختیار فرمائیے اور ہم سب نیچے کے درجے میں رہینگے فرمایا یہی نیچے کا درجہ میرے لیے مناسب ہے اسواسطے کہ لوگ میرے ساتھ ہیں اور اور لوگ بھی میری ملاقات کو آتے جاتے ہیں تم سب اوپر رہو میں یہیں رہونگا اور ایک روایت میں ہے کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہمیشہ آپ سے اوپر رہنے کو عرض کیا کرتے تھے یہان تک کہ آپ نے اوپر کے درجے میں رہنا قبول فرمایا اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ نیچے رہنے لگے بعد اسکے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو رافع اپنے آزاد غلام کو اور زید بن حارثہ کو پانسو روپیہ اور دو اونٹ دیکر مکے کو روانہ فرمایا کہ جناب فاطمہ زہرا اور ام کلثوم اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہن اور ام ایمن زوجہ زید بن حارثہ

اور اسامہ بن زید کو مدینہ منورہ مین سے آوین اور عبد اللہ
ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما بھی اونکے ساتھ ہوسکے کہا اپنے
گھر کے سب لوگون کو لے آوین پس جب یہ سب لوگ مکہ
معظمہ سے مدینہ طیبہ مین بخیر و عافیت تشریف لا چکے تب
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باطمینان تمام دعوت اسلام
مین مشغول ہوسے اور جب انصار کے لوگ ایمان لائے
اور کفر اور گمراہی اونکی دور ہوئی یہود مردود نے طرح طرح
کی خیانتین شروع کین اور دشمنی اور تکلیف دہی پر کمر باندہی
اور جسقدر ہوسکا عداوت مین کوتاہی نہ کی بعضون نے
نفاق اختیار کر کے دنیا کو جمع کیا اور اپنی جان بچائی اور
بعضون نے کہ رحمت الٰہی اونکے شامل حال تہی بسبب اوس
پہچان کے کہ توریت مین دیکہی تہی دین اسلام کو قبول کیا
چنانچہ عبد اللہ بن سلام کہ بڑے عالم اور سردار یہودیون
کے حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد سے تہے جبدن
جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ کے گہر مین تشریف لائے اوسی روز وہ آپکے
حضور مین آکر مسلمان ہوسے اور جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باصح روایات سات مہینے ابو ایوب
انصاری کے گہر مین رہے مسجد اور حجرہ خاص بنوایا کیے

اوس زمانہ مین وہ جگہ دو یتیمون کی تھی اور نام اون لڑکون کا
سہل اور سہیل بن رافع بن عمرو تھا وہ لڑکے اوس جگہ اپنے
خرمے سوکھلاتے تھے آپ نے اوس زمین کو مسجد اور حجرہ کے
لیے بقیمت دس مثقال کے اوس مال سے کہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے مکے سے چلتے وقت اپنے ساتھ لیا تھا
اون یتیمون سے مول لیا اور اونچا نیچا برابر کروایا اور خرمے
کے درخت کہ بیچ موقع کے تھے کھدوا ڈالے اور مسجد بنانا شروع
کی اور صحابہ سے فرمایا کہ مسجد کے لیے اینٹین تیار کرو صحابہ
رضی اللہ عنہم نے اینٹین تیار کین اور وہ جگہ کہ جہان اینٹین
بنائی گئین تھین اب تک مدینہ منورہ مین موجود اور ظاہر
اور مشہور ہے پس دیوارین مسجد شریف کی کچی اینٹون سے
تیار ہوئین اور چھت اور کھنبے اوسکے خرمے کی لکڑی کے
بنے اور حال اوس چھت کا یہ تھا کہ برسات مین پانی اور
مٹی سرون پر گرتی تھی اور زمین ایسی تر ہو جاتی تھی کہ لوگ
کیچڑ مین سجدہ کرتے تھے لنبائی مسجد شریف کی پہلی مرتبہ قبلہ
شمالی سے چون گز اور مغرب سے مشرق تک ترسٹھ گز تھی اور بعد
فتح خیبر کے سنہ سات ہجری مین مسجد پھر نئی سر سے
بنائی گئی اور دونون طرفون سے صد در صد ہاتھ کی طولانی
نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار

انصاری سے کہ مسجد کے پاس رہتا تھا ارشاد فرمایا کہ اگر تو اپنا
گھر کہ مسجد کے پیچھے بیچے تو مین اپنی مسجد بڑھاؤن اور اوسکا
زمین کے بدلے تجکو بہشت مین گھر ملے اوسکو توفیق نہوئی
اور عذر کیا کہ یا رسول اللہ مین اوسکے بال بچے والا ہون مجکو
اتنی گنجایش نہین کہ بے قیمت دون تب حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ نے اوسکو دو ہزار روپیہ دیکر وہ زمین مول لی اور
آپ سے عرض کیا کہ اگر مجکو اسکی عوض مین بہشت مین گھر
ملے تو لے لیجیے پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اوس زمین کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مول لیکر
داخل مسجد شریف کیا اور ایک اینٹ اپنے دست مبارک
سے نیو مین رکھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا کر اونکے
ہاتھ سے ایک اینٹ برابر اپنی اینٹ کے رکھوائی اور
ایسی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ
ایک ایک اینٹ تم بھی رکھو اور وہ جو روایت کہ امام احمد نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ صحابہ اینٹین لاتے
تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونکے ساتھ لاتے
تھے ایکبار دیکھا مین نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بہت سی اینٹین شکم سے تا سینہ مبارک اوٹھا کر
لیے آتے مین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ یہ مجکو دیجیے

میں وہاں آوں فرمایا کہ اسمین بہت شیر کی ہین اوسکا لاو
اور انکو میرے پاس رہنے دو یا ابا ہریرۃ لا تحبس الا [illegible]
الآخرۃ پس یہ واقعہ سنا رتافی میں ہوا ہوگا اسواسطے
کہ اسلام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا سنہ سات ہجری میں بعد
فتح خیبر کے ہے اور بنا اول سنہ پہلی ہجری کا مینا ہے اور
وہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تین
دروازے رکھے ایک دروازہ طرف بیابان کے کہ الآن
قبلہ ہے اور ایک دروازہ جانب غربی کہ حالا اوسکو باب الرحمۃ
کہتے ہیں اور ایک دروازہ آمد و رفت آن حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ اب وہ باب آل عثمان سے ہے اور اسکو
باب جبرئیل بولتے ہیں اور قبلہ بناء اول میں بیت المقدس
طرف تھا بعد سولہ یا سترہ مہینے کے ہجرت سے طرف مسجد
کعبہ کے پھیر لیا پایا منقول ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم مسجد بنی سلمہ میں نماز ظہر پڑھتے تھے کہ دو رکعت [illegible] کی
ہم میں یہ آیۃ کریمہ فول وجہک شطر المسجد الحرام نازل ہوئی
جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی رکوع میں بیت المقدس
سے طرف کعبہ مکرمہ کے پھر گئے اور صفوف مقتدیوں
کی پیچھے آپ کے تھیں سب پھر گئیں اور باقی نماز کعبہ
کی طرف تمام کی اور وہ مسجد اوس دن سے ذو القبلتین مشہور

تحویل قبلہ [illegible]

ہوئی اور زیادتی اور تغیر اور تکلفات اور زیب وزینت
کہ بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مسجد نبوی مین واقع ہوئی تاریخ مدینہ مین مذکور ہے اور بعد
بنا ر مسجد شریف کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حجرے بنائے بلندی ہر حجرے کی چھت کی قدآدم سے
ایک ہاتھ بلند زیادہ اور دروازے اکثر حجرون کے
جانب مسجد شریف کے تھے بعد تمام ہونے ان عمارات
کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ایوب انصاری
کے گھر سے مع اہل وعیال تشریف لاکر وہان اقامت
فرمائی اور جب مہاجرین نے مدینہ منورہ مین اقامت
کی آب وہوا مدینہ کی اونکے موافق نہ آئی اور حضرت
ابوبکر صدیق اور عامر اور بلال رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ کو
تپ محرق لاحق ہوئی اور اسقدر ضعیف ہوگئے کہ طاقت
جنبش کی نرہی اور بیہوشی اور ہذیان اونکے حال پر
طاری ہوئے جب یہ خبر بارگاہ عالم پناہ جناب سید الانبیا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بیمارون کے حال پر رحم فرماکے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ
حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا
وَمُدِّھَا وَصَحِّحْھَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا اِلَی الْجُحْفَۃِ یعنے اے بارخدایا

محبت دے تو ہمکو مدینہ کی جیسے کہ محبت دی تونے ہمکو مکہ کی یا اوس سے زیادہ اے بار خدایا برکت دے تو ہمارے صاع اور مد میں یعنی وزن اور پیمانے میں اور موافق کردے تو آب وہوا اوسکی واسطے ہمارے اور پھیر دے تپ اوسکی طرف کوہ جحفہ کے پس بہ برکت دعا اوس مقبول بارگاہ صمدیت کے حق تعالے نے اون بیماروں رنجوروں کو شفا بخشی اور ہوا مدینہ کی اونکو موافق اور سازوار ہوئی اور سب تندرست ہوئے اور عفونت اور وبا وہان کی کوہ جحفہ کی طرف جا رہی اور دوسرے سال ہجری ماہ صفر میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ رجب میں عقد نکاح جناب سیدۃ النساء فاطمہ بنت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ سب لڑکیوں سے چھوٹی اور از راہ شفقت اور محبت کے نزدیک جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب میں بڑی تہین ساتہ شیر خدا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے منعقد ہوا اور اون دونون میں سن مبارک جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کا بعضے روایات میں سولہ برس یعنی میں اٹھارہ برس کا تہا اور عمر شریف جناب مرتضوی کی اکیس برس پانچ مہینے کی تہی قصہ او سکا مدارج النبوۃ میں شیخ المشائخ عبد الحق محدث دہلوی نے

بیان نکاح جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

اس تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ اول بہشت اور کی
ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکے نکاح کرنے میں
منتظر وحی کا ہوں بعد اوسکے جناب مرتضیٰ علی علیہ السلام
نے ایک دن حضور پرنور نبوی میں آکر عرض کیا کہ یا رسول
اللہ یا باپ میرے میں تمہارے نے مجھکو پالے چچا
ابوطالب چچا اپنے اور کاظمہ بنت اسد زوجہ اونکی نے
لیکر کیا شفقت اور آغوش رحمت میں پرورش
فرمایا اور سعادت تربیت ظاہری اور باطنی سے مشرف
کیا اور جو احسانات اور عنایات کہ جناب اقدس سے
اوپر حق میں میرے دیکھے سو ان حصہ اوسکا اسنے
بابا سے بنایا اور حق تعالیٰ نے بطفیل تمہارے مجھکو
باطل آبا و اجداد سے بچالا دین قویم اور صراط مستقیم
پر لایا اب جیسا ادب گستاخی ہیں کرتا ہوں ولیکن
آرزو زوجیت سیدۃ النساء کی رکھتا ہوں شعر
آمدم بہر بشارت جان مکب ٭ گر قبول افتد زہی عز و شرف
آپ نے فرمایا مرحبا یا ابن ابیطالب مروی ہے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ میں اوس وقت حضور پرنور
نبوی میں حاضر تھا دیکھا میں نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر ایک حالت مانند حالت وقت وحی کے طاری
ہوئی بعد افاقہ کے اوس حالت سے مجھے فرمایا کہ اے انس
اسوقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور پیغام رب العزت کا لائے
کہ تزویج کر تو فاطمہؓ نور دیدہ اپنی کو ساتھ علیؓ ابن ابیطالب کے
اے انس جا اور ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور
زبیر اور تمامی انصار رضی اللہ عنہم کو بلا لا پس مین نے سبکو
لاکر حاضر کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ بلیغ اور
فصیح متضمن حمد وثناء خدا تعالے اور مشتمل اوپر ترغیب نکاح
کے پڑھا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ علی علیہ السلام کے تزویج
فرمایا اور مہر مین چار سو مثقال چاندی جسکے ایکسو اٹھہ روپیہ
آٹھ ماشہ ہوتے ہین باندہ کر فرمایا اے علی قبول کیا تمنے
عرض کیا بصد جان ودل قبول کیا پس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک طبق خرمے کا لیکر سبکو عنایت
کیے اسی جگہ سے فقہاء نے شیرینی وغیرہ لوگونکو دینا مجلس
نکاح مین سنت مستحبہ لکھا ہے اور خطبہ نکاح حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کا یہ تھا خطبہ الحمد للہ المحمود بنعمتہ
المعبود بقدرتہ المطاع لسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ
النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم
باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ اِسْمُہٗ وَتَعَالٰی عَظْمَتُہٗ جَعَلَ الْمُصَاہَرَۃَ نَسَبًا لَاحِقًا
وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِہِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ
قَائِلٍ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِہْرًا وَّکَانَ
رَبُّکَ قَدِیْرًا فَلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ
اُمُّ الْکِتَابِ ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیِّ
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اور آیا ہے کہ پوچھا جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ تمہارے
پاس کچھ ہے عرض کیا کہ حال اس شکستہ بال کا کسی آشنا
اور دوست پر پوشیدہ نہیں خصوصاً خاطر عاطر والا پر کیونکر
مخفی ہوگا ہمگین متاع ایک زرہ حطمیہ اور ایک تلوار اور ایک
گھوڑا رکھتا ہوں جو ارشاد ہو سو بجا لاؤں فرمایا تلوار تو
ضرور ہے کہ ہمیشہ کام کفار سے رہتا ہے اور گھوڑا بھی سواری
کو چاہیے زرہ بیچ کر قیمت اوسکی میرے پاس لاؤ پس
جناب مرتضوی نے وہ زرہ چار سو اسی درم کو اور بعضی
روایات میں چار سو درم کو کہ جسکے قیمت چہتر روپیہ ایک ماشہ
ہوتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے قیمت اوسکی دی اور وہ زرہ بھی جناب
امیر علیہ السلام کو ہبہ کی حضرت علی علیہ السلام شکر منعم حقیقی کا
بجا لائے کہ مصرعہ ہم یار بدست آمد و ہم کار برآمد ۔ اور

دونون کو حضور پر نور خوشی مین لاسئے اور قصہ بہیجنے تبرع کا
بیان کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کے حق
مین دعا خیر فرمائی اور ایک مٹہی دراہم اُسمین لیکر بلال
سے کہین تو خوشبو وغیرہ مین صرف کرے اور باقی دراہم
ام سلیم مادر انس بن مالک کو دین تا جہیز فاطمہ کا اور جو کچہ
کہ اسباب خانہ داریکا ضرور ہے مرتب کرے پس ام سلیم
نے دو چادر بُرد یمانی اور دو نہالی کتان کی کہ اوسمین بجاے
روئی کے پوست خرما کوٹ کر بہرا تہا اور چار تکیہ چرم
خوشبو دار کے کہ دو مین پشمینہ اور دو مین وہی پوست
خرما بہرا تہا اور دو بازوبند چاندی کے اور ایک پیالہ پانی
پینے کا اور چکی اور باسن مٹی کے اور مشک و عنبر و خرید
کرکے نظر انور مین لاکر گذرانا اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہے
کہ ولیمہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کا اور قبل اُسکے کسیکا ولیمہ نہین ہوا تہا پس
گرو رکہی زرہ اپنی ایک یہودی کے پاس اور چند صاع
جو اور چند صاع خرما اور مرچ وغیرہ لیکر سب کو کہانا بلا کر
کہلایا روایت کی ہے امام احمد حنبل نے مناقب مین مقید
اور امام جزری نے حصن حصین مین لکہا ہے کہ بعد تزویج
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاشیہ: [illegible]

گھر میں تشریف لائے اور فرمایا اے فاطمہ پانی لاؤ جناب
سیدہ رضی اللہ عنہا ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی بھر کر لائیں
پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن مبارک
اپنا اوسمین ملایا اور فرمایا اے فاطمہ آگے آؤ جب وے
آگے آپ کے آئیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وہ پانی اونکے سینہ اور منھ پر ڈالا اور فرمایا الٰہی میں اسکو
تیری پناہ میں شیطان رجیم سے دیتا ہون بعد اوسکے فرمایا
اسے فاطمہ میری طرف پیٹھ کر پس باقی پانی درمیان دونون
شانون کے ڈالا اور فرمایا الٰہی میں اسکی اولاد کو شیطان
رجیم سے تیری پناہ میں دیتا ہون پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور لعاب دہن مبارک ملا کر ساتھ
علی رضی اللہ عنہ کے ایسی معاملہ کیا اور فرمایا جاؤ ساتھ اہل
اپنے کے میں نے تمکو خدا کو سونپا اور بعضی روایات میں
یون آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
روز نکاح فاطمہ زہرا کے بعد نماز عشا کے اونکے گھر تشریف
لے گئے اور برتن پانی کا اوٹھالیا اور اوسمین لعاب دہن
مبارک ملایا اور معوذتین پڑھ میں اور دم کیا اور علی و فاطمہ
رضی اللہ عنہما کو دیا کہ اس سے وضو کرو اور پیو بعد اوسکے
فرمایا الٰہی یہ دونون مجھسے ہیں اور میں اونسے پس جیسا کہ

تونے مجکو دور رکھا اور پاک کیا شیطان پلید سے دور رکھہ
اور پاک کر انہن دونون کو شیطان لعین سے بعد ازان
فرمایا جاؤ اپنی خوابگاہ کو اور فرمایا خداوند الفت دے انکی
آپس مین اور برکت کر انہین اور انکی اولاد مین اور دور کر
پریشانی انکی اور نیکبخت کر انکو اور انکی اولاد کو دنیا اور آخرت
مین اور حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے
کہ جب تزویج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا کو ساتھ علی بن ابیطالب کے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا رونے لگین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اے بیٹی کس چیز نے رولایا تجکو عرض کیا یا رسول
اللہ تزویج فرمایا تمنے مجکو ایسے شخص کے ساتھ کہ وہ محتاج
اور بے مال و مایہ ہے پس فرمایا آیا راضی نہین ہے تو ایسے
شخص سے کہ برگزیدہ کیا حق تعالے نے دو آدمیون کو
تمام روے زمین سے ایک باپ تیرا اور ایک زوج تیرا
اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آیا راضی
نہین ہے تو ایسے شخص سے کہ وہ اقدم اصحاب ہے
از روے اسلام کے اور دانا تر ہے از روے علم کے
اور تو بہترین نسا امت میری کی ہے جیسے کہ مریم
اپنی قوم مین اور تزویج کیا مین نے تجکو ساتھ نیکبخت دنیا

اور آخرت سے مشغول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے تمام کام گھر کے اندر کرنے کے جیسے کہ روٹی پکانا
اور چکی پیسنا اور جھاڑو دینا اور مثل اسکے واسطے فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا کے مقرر فرمائے اور باہر کے کام سب
علی رضی اللہ عنہ کے واسطے مقرر کیے بعد استقرار ان
امور کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے کام میں مشغول
اور معروف رہتی ہیں اور از بسکہ رنج اور محنت اٹھاتی تھیں
کہ سبب اتفاق ان کاموں کا نہایت انتہا کو پہنچائے تھے
پس رنگ روے مبارک جناب سیدہ رضی اللہ عنہا
کا زرد اور متغیر ہو گیا اور کپڑے غبار آلود ہوا سے
ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ والا میں عرض
کیا کہ اگر ایک باندی مجکو عنایت فرماتے تو محنت میری
ان کاموں میں کہ مجھسے متعلق ہیں تھالیوے فرمایا اے
فاطمہ باندی دون مین تجکو یا وہ چیز کہ اوس سے بہتر ہو دے
عرض کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہ جو بہتر ہو وہ عنایت فرمایئے
کہا ہر روز وقت خواب کے تیس ۳۳ پر تین بار سبحان اللہ
اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الٰہ
اِلّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ
ہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھا کرو روز

قیامت مین عوض اسکے ہزار حسنات اسکے اعمال مین تم لکہی دیکہو گی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوس دن سے اس ورد کو اونہون نے ترک نکیا اور کتب سیر مین لکہا ہے کہ جب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے مہر سے واقف ہوئین جناب اقدس نبوی مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم کی لڑکیون کا مہر درہم اور دینار مقرر ہوتا ہے پس اگر میرا بہی یہی مقرر ہوا تو کیا فرق ہوا مجہے تمنا یہ ہے کہ مہر میرا شفاعت امت کے مقرر ہو آپ جناب رب العزت مین میری طرف سے التماس فرماوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب کبریا مین دعا کی فوراً وہ مستجاب ہوئی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک نامہ حریر بہشتی کا لاکر نظر انور مین گذرانا اوسمین کاتبان قضا اور قدر نے لکہا تہا کہ حق سبحانہ جل جلالہ نے مہر حضرت فاطمہ زہرا کا شفاعت امت گنہگار پدر بزرگوار اونکے کی مقرر فرمائی جناب خاتون قیامت نے اوس نامۂ فیض ختامہ کو تا بزیست حرز جان اپنا کیا اور وقت انتقال کے وصیت فرمائی کہ اس نامے کو مجہسے جدا نکرنا اور میرے ساتہ میری قبر مین رکہہ دینا کہ جب مین قیامت کو اوٹہون گی اس نامے کو دست آویز کرکے امت گنہگار پدر بزرگوار اپنے کی شفاعت کرون گی کہ اس

اسلئے ہیں حق تعالیٰ نے سب نبیوں سے وعدہ شفاعت امت کا لیا ہے
اور اللہ وعدہ خلاف نہیں جبسے آدمیا تو ہم اسے مسلمانو کو
مدت اقامت شریف حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و
سلم کی مدینہ منورہ میں باتفاق اہل تواریخ دس برس تھی اور
اوس مدت میں جو کچھ کہ واقعات اور روایات غزوات
اور سرایا اور فتوحات اور شرائع اور احکام سے گذرے
مفصلاً بیچ کتب سیر اور تواریخ کے مذکور ہیں بعضے اونمیں
مجملاً بیان بھی لکھے جاتے ہیں طالب شایق کو چاہیے
کہ اونکو بالاستیعاب اور تفصیل وار بڑی کتابوں میں
دیکھے واللہ ولی التوفیق الصلوۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم



نحمدہ و نصلی و نسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	علی نبیہ الکریم

یہ مجلس گیارہوین سبیچ ذکر غزوات اور سرایا اور اون کی تعداد مین

جانو تم اسے اہل مجلس کہ دوسرے برس ہجری مین جب
یار اور اصحاب اور مہاجر اور انصار زیادہ ہوے اور انکی
وفاداری اور جان نثاری سے دین اسلام نے خوب مضبوطی
پائی اور ظلم دین کے دشمنون کا بھی حد سے زیادہ گذرا تب
جہاد کی آیتین پے درپے آنے لگین اور حکم لکم دینکم ولی
دین کا منسوخ ہوا تب آپ نے جھنڈا انا نبی السیف
والقلم کا بلند کیا اور کمر ہمت اور ہدایت کی دین کے دشمنونکی

خرابی پر باندہی اور اونکی بیخ کنی کے لیے لبوث اور سرایا بہیجنے لگے لبوث اوسکو کہتے ہین کہ جس لشکر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوتے اوسکو غزوہ بہی کہتے ہین اور جہان آپ تشریف نہ لیجاتے مگر یارون اور اصحابون کو بہیجتے اوسکو سریہ بولتے ہین اور بروایت صحیح بخاری اور مواہب لدنیہ کے یہہ ہے کہ جن لڑائیون مین آپ خود تشریف لیگئے اونتیس یا ستائیس ہین اور روضۃ الاحباب والے نے ایک روایت مین اکیس دوسری مین چوبیس لکہے ہین غرض کہ جن لڑائیون مین کافرون سے مقابلہ ہوا وہ یہہ ہین بدر احد احزاب کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتے ہین اور بنو قریظہ بنو المصطلق خیبر فتح مکہ طائف حنین اور وہ لڑائیان کہ جن مین آپ شریک نہین ہوسے ستائیس ہین اور بعضے چھپن کہتے ہین تفصیل اونکی بڑی کتابون مین لکہی ہے ذکر غزوۂ بدر یہ غزوہ بہت بڑا ہے کہ ستر ہوین ماہ رمضان المبارک کی دوسرے سال ہجری مین واقع ہوا اور یہہ جگہ مدینہ سے اٹھائیس منزل مکے کی طرف ہے اور قصہ اسکا یہہ ہے کہ جب اللہ تعالے نے چاہا کہ اسلام کو ظاہر کرے اور کفر اور گمراہی کو مٹادے تو بہت سے

کا فر بہت مال لیکر ملک شام کی طرف متوجہ ہوے اور سردار
اوس قافلہ کا ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد مناف تہا جب
یہ خبر آپ کو پہونچی آپ نے کچھ لوگ لیکر اوس قافلہ کا قصد
کیا اور ذوالعشیرہ مین تشریف لاے اتفاقاً وہ قافلہ وہان
سے نکل گیا تہا پہر آپ مدینہ کو پہر گئے اور وہان سے
طلحہ بن عبد اللہ اور سعید بن زید کو ملک شام کی حدود پر بہیجا
کہ اوس قافلے کے پہرنے کی خبر تحقیق کر کے اطلاع کرین کہ
دوسری مرتبہ اوس قافلہ کا قصد کیا جاوے اور قبل خبر
پہونچنے کے آپ نے بارہوین رمضان المبارک کو عمرو بن ام مکتوم
کو شہر کی حفاظت اور نماز کی امامت کے لیے خلیفہ کر کے
تین سو پانچ[305] آدمیون کے ساتہ کہ اوسمین چوہتر[74] آدمی مہاجرین
اور دو سو اکتیس[231] انصاری تہے نکلے اور تین آدمی مہاجرین
سے اور پانچ انصار سے کہ ہر ایک بسبب عذر کے حاضر نہ تہے
آپ نے اونکو بدر کی لوٹ سے حصہ عنایت فرمایا اور اہل
سیر نے اونکو بدریون مین داخل کر کے سب تین سو تیرہ[313]
آدمی موافق لشکر طالوت کے کہ جالوت کی لڑائی کے لیے
گیا تہا کہے ہین اور اون آٹھ آدمیون کی تفصیل یہ ہے
کہ ایک اون تین مہاجرین مین سے حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ تہے کہ وہ اپنی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی بیمارداری کے لیے آپ کے حکم سے مدینہ ہی
رہ گئے تھے اور طلحہ بن عبداللہ اور سعید بن زید آپ کے
حکم سے اوس قافلے کی خبر لگانے کے لیے شام کی طرف
گئے تھے اور اون پانچ انصاریوں سے ایک ابولبابہ تھے
کہ آپ نے اونکو منزل رَوحا سے مدینہ کو روانہ فرمایا تھا
دوسرے عاصم بن عدی کہ اونکو بھی راہ سے اہل بیت کی حفاظت
کے لیے خلیفہ فرماکر مدینہ کو بھیجا تھا تیسرے حارث بن حاطب
کہ اونکو بھی منزل رَوحا سے کسی مہم پر بھیجا تھا چوتھے حارث
بن الصمہ پانچویں خوات بن جبیر کہ یہ دونوں راہ میں پڑ گئے
تھے اور زخمی ہوے تھے انکو بھی راہ سے پھیر اتھا اور بہت
صحابہ اس خیال سے کہ قافلے کا لوٹنا مقصود ہے اور لڑائی
نہیں منظور اس سفر میں آپ کے ساتھ نہو سکے اور مدینے
میں رہ گئے اسیواسطے اونپر کچھ خفگی نہولی اور اس
لشکر میں تین گھوڑے اور ستر اونٹ اور چھ زرہیں اور
آٹھ تلواریں تھیں اور تین تین آدمی ایک ایک اونٹ
پر اپنی اپنی باری چڑھتے تھے اور آپ کی سواری میں علی
بن ابیطالب اور مرثد بن ابی مرثد مہاجری شریک تھے جب آپ
پیادہ چلتے یہ دونوں عرض کرتے کہ آپ سوار ہو لیجئے
ہم آپ کے ہمراہ رکاب پیادہ پا چلیں گے آپ فرماتے

کہ انکو مجھسے زیادہ طاقت نہیں ہے غرض کہ جب جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکلے اور وادی
صفرا کے قریب پہونچے صحابہ میں سے دو آدمی ایک بسبس
بن عمرو جہنی دوسرے عدی بن ابی الزغباء رضی اللہ عنہما کو کاروان
کے قافلہ دریافت کرنیکے لیے روانہ کیا انہوں نے جناب
رسالت کے متوجہ ہوکر قافلے کے پہونچنے کی خبر سنا کر فی الفور انکو
حضور میں خبر پہونچائی اور جب ابو سفیان قریب بدر کے
پہونچا اور ان لوگوں کی خبر سنی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لوگ اس قافلے کی فکر میں ہیں تب وہ بہت ڈرا اور
سیدھی راہ چھوڑ کر بدر کے داہنی طرف کنارے کنارے
جنگل کے جانب جلد روانہ ہوا اور راہ سے ضمضم بن عمرو غفاری
کو کچھ روپیہ مزدوری میں دیکر بھیجا کہ قریش کو آپ کے قصد کی
اطلاع کرے اور کہے کہ جس طرح ہو سکے اپنے تئیں قافلے
میں پہونچاؤ اور مال و اسباب کی حفاظت کرو ضمضم نے
بہت جلد یہ خبر مکے میں پہونچائی ابوجہل لعین نے کہا کہ محمد
اور اونکے اصحاب نے اس قافلے کو عمرو حضرمی کے قافلے
کے مثل سمجھا ہے واللہ یہ ایسا نہیں ہے اور قبل اسکے
ضمضم کے مکے میں آنے کی آپ کی پھوپھی عاتکہ نے یہ خواب دیکھا کہ
ایک شخص سوار شتر ابطح میں کھڑا ہوا اور باواز بلند کہتا ہے کہ

اے جماعت قریش تم اپنی قتل گاہ کو دوڑو جب یہ خواب
عاتکہ کی ابوجہل نے سنی عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ
عورت تم میں کب سے پیغمبر ہوگیا تم مردوں کی نبوت
پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری عورتیں بھی نبوت کا دعوے کرتی ہیں
میں تین دن چپ ہوں اگر عاتکہ کے خواب کا کچھ اثر ظاہر
ہوا تو تمام عرب کے قبیلوں میں لکھ بھیجوں گا کہ بنی ہاشم
نہایت جھوٹے ہیں اور ضمضم غفاری سے بھی مروی ہے
کہ اوسنے کہا جب میں قافلے سے جدا ہوا اور مکے کی طرف
گیا میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک اونٹ پر سوار ہوں
اور جنگل خون سے بھرا ہے اور بہتا ہے جب جاگا سمجھا کہ
قریش بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں گے اور بنی ہاشم ضمضم
کی خواب سنکر خوش ہوئے کہ موافق عاتکہ کی خواب کے تھی
القصہ مکے والے لڑائی کا سامان کرنے لگے اور بعضے
قریش کے رئیس لڑائی پر راضی نہ تھے ابوجہل نے اونکو غیرت
دلاکر چلنے پر راضی کیا اور ابولہب نے اپنی عوض عاص بن
ہشام بن مغیرہ کو بھیجا اس ہزار مرد جنگی لیکر کروفر تکبر کے
ساتھ ساز و سامان درست کر کے مکے سے نکلے اور کافروں
کے لشکر میں سو گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے اور جو
لوگ پیادہ تھے زرہیں پہنے تھے اور عورتیں ناچتے گاتے

جون سمت سہراہ تہین اور کافر لوگ جہان پانی دیکہتے
اوترپڑتے اور عورتین باجا بجا کروہ راگ گاتی تہین جسمین
مسلمانون کی ہجو اور برائی ہوتی اور ہر روز ہر ایک شخص ابرار
کہانا پینا لشکر کا اپنے ذمہ لیلیتا اور ہر روز نو یا دس اونٹ
ذبح کرتے تہے اتنے مین ابو سفیان نے قافلہ کو خوف
کی جگہ سے نکالکر قیس بن امرء القیس کو قریش کے پاس
بہیجا کہ تمہارا آنا قافلہ کی محافظت کے لیے تہا سو قافلہ
خوف کی جگہ سے نکل آیا اب بہتر یہ ہے کہ تم پلٹ جاؤ اور
محمد کو نہ چہیڑو اسپر سب لشکر کے لوگون نے پلٹ جانیکا
ارادہ کیا مگر یہی ابو جہل خون گرفتہ نے کہا کہ جب تک ہم بدر
مین پہونچکر اور تین دن وہان رہکر اونٹون کو ذبح کرکے
جشن نہ کرینگے اور شراب پیئین گے اور گانا نہ سنین
تب تک نہ پہرین گے تاکہ ہمارا دبدبہ سب کہین مشہور
ہو اور پہر ہمیشہ ہمسے ڈرین اور کبہی ایسا قصد نکرین پس
جبرئیل علیہ السلام نے آکر سب خبر قریش کی حضور اقدس
مین پہونچائی تب آپنے صحابہ سے مشورہ فرمایا اور صلاح
پوچہی اونہون نے عرض کیا کہ قافلہ چلا گیا اور قریش کہ
ادہر آتے ہین ہم اونکی لڑائی پر مستعد ہوکر نہین آئے
اور سب ساز و سامان نکلے ہین اب مصلحت یہی ہے کہ

ہم لیٹ چلینگے اور مقابلہ منکرین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اس بات سے خوش ہوے آسنے مین پہلے ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہما نے مہاجرین کیطرف سے اوٹھکر کچھ ایسا
کہا کہ آپ خوش ہوے بعد اوسکے سعد بن عبادہ نے اوٹھکر
عرض کیا کہ قسم خدا کی ہم جان و مال سے حاضر ہین اور ہر حال
مین آپ سے تابع اور فرمانبردار اگر آپ فدک تک چلیگے
ہم انصار یون مین سے کوئی شخص نہ پھریگا اور مقداد بن
عمرو نے التماس کیا کہ ہم آپکے ساتھ ہین جہان چلیئے گا
چلینگے اور جیسا بنی اسرائیل نے موسے علیہ السلام سے
کہا تہا کہ تمہارا رب اور تم جاکر لڑو ہم یہان بیٹھے ہین ویسا ہم
نہین کہتے ہین بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ نحن المقاتلون یعنے ہم
لڑنے والے ہین اور قسم اوس خدا کی جسنے آپ کو نبی کرکے
بھیجا ہے ہم ہرگز آپ سے جدا نہونگے اور جب تک زندہ
ہین آپ کا ساتھ نچھوڑینگے اور سعد بن معاذ نے کہ انصار
کے سردار تھے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کا ایمان لائے ہین
جہان چاہیے ہمکو لے چلیے اگر فرمایئے تو ابھی بلا تامل دریا
مین گر پڑین اور آگ مین چلے جائین ہمکو دشمنوں سے
کچھ ڈر نہین ہم صابر اور سچے ہین پس جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور ہر ایک کو دعاے خیر دیا

اور فرمایا اللہ تعالے نے تمکو نتیح دیگا قسم خدا کی مین کافرون کے
ہلاک ہونے اور مارے جانے کی جگہون کو دیکھتا ہون اور
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر مین جس جگہ
آپ نے اپنی اونگلی کے اشارے سے فرمایا تہا کہ یہ جگہ فلانے
شخص کے مارے جانے کی ہے اور یہ فلانے شخص کی ہم
اوسکو وہین مرا ہوا پایا اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے
کہ جب قریش منزل جحفہ مین اوترے جہیم بن الصلت بن مخرمہ
بن عبد المطلب نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص گہوڑے پر
سوار آتا ہے اور اوسکے ساتہ ایک اونٹ ہے اور کہتا ہے
کہ عتبہ او شیبہ اور ابوجہل اور امیہ اور فلانے فلانے سب مارے
گئے بعد اوسکے اوس سوار نے اپنے اونٹ کے گلے مین
ایک چہری مارکے چہوڑ دیا پس قریش کے سب خیمو مین
اوس اونٹ کے خون کی چہینٹین پڑین جب ابوجہل نے
یہ خواب سنی کہا یہ دوسرا پیغمبر عبد المطلب کی اولاد مین
پیدا ہوا عنقریب معلوم ہوجائیگا کہ کون مارا گیا القصہ
ابوسفیان نے قافلے کو مکے مین پہونچا کر فی الفور اپنے تئین
قریش کے لشکر مین پہونچایا اور جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لشکر ظفر پیکر کے ساتہ وادی بدر کے
کنارے پر نزول فرمایا اور فوج کافرون کی دوسرے کنارے پر

سکے کیطرف اوتری اور پانی کو گھیر لیا اور مسلمانون سکے
لیے چھوڑا اور جہان لشکر اسلام کا اوترا تہا وہان اسقدر
ریت تہی کہ لوگون سکے پانون اور جانورون سکے سم زانو
تک اوسمین سما جاتے تہے اور مسلمان پیاس سے بہت
تنگ آئے پس شیطان نے اونکے دلون مین وسوسہ
ڈالا کہ تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا ہمارے ساتہ ہین اور خدا اسکے
دوست ہین دیکہو قریش پانی پر غالب آئے اور منتظر ہین
کہ جب تمکو پیاس بہت ہو اور طاقت نرہے تو جو چاہین
کرین اتنے مین اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے
اسقدر پانی برسایا کہ جنگل مین بہنے لگا پس لوگ خوش
اور سیراب ہوئے اور طہارت کی اور اونٹون کو پانی پلاکر
اپنی مشکین بہر لین اور وہ زمین ریت کی سخت اور مضبوط
ہوگئی اور وہ زمین کہ جہان کافر تہے سخت تہی دلدل ہوگئی
اور وسوسہ شیطان کا مسلمانون کے دلون سے جاتا رہا
اور اطمینان حاصل ہوا ایسا کہ حق جل شانہ فرماتا ہے وَیُنَزِّلُ
عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ
عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ یعنے بہیجتا آسمان سے
پانی بہیجا کہ تمکو پاک کرے اور وسوسہ شیطان کا تمسے دور کرے
اور تم پریشان نہو اور تمہارے قدم جمے رہین اور حدیث

معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت لیکر آپ کے لئے
ایک بنگلہ خرمے کی لکڑی اور پتون سے تیار کیا اور دروازے
باہر آپ کی نگہبانی کے لیے انصار کے لوگ مقرر کیے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس بنگلہ مین تشریف رکھیں آپ
آپکی سواری دربار تیار رہے اور ہم سب لڑائی مین جا کر
بہتوں اور جان نثاری کرین اگر اللہ تعالی نے ہمکو فتح دی
تو خیر نہین تو آپ سوار ہو کر مدینہ کو تشریف لیجائیے گا وہ لوگ
وفاداری اور محبت مین ہم سے کم نہین ہین اگر وہ جانتے
کہ لڑائی کی نوبت پہونچیگی تو ہرگز آپ کا ساتھ نہ چھوڑتے اور آج
دن جان نثاری اور سربازی کرتے آپ نے سعد بن معاذ
کو دعائے خیر دی پھر لشکر اسلام لڑائی پر مستعد ہوا آپ نے
صفین برابر کرکے جھنڈا مہاجرین کا مصعب بن عمیر کو اور
خزرج کا حباب ابن المنذر کو اور اوس کا سعد بن معاذ کو عنایت
فرما کر کہا کہ جب تک ہم نہ کہوں دشمنوں پر حملہ نہ کرنا اور اگر تمھارے
نزدیک آوین تیرون سے مارنا لیکن آپس مین تفرقہ نہ ڈالنا
جب ترکش سب خالی ہو جاوین تو تلوار لینا پس اول کافرون
کے لشکر سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن
عتبہ نکلے اور لشکر اسلام سے عوف اور معاذ اور عبد اللہ
بن رواحہ جماعت انصار سے نکلے کافرون نے پوچھا کہ

تم کون قوم ہو کہا ہم انصار ہین کافرون نے کہا ہکو تم سے کچھ
کام نہین تم پھر جاؤ ہم اپنے چچا کے بیٹون کے طالب
ہین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبیدہ بن
حارث اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی ابن ابی طالب سے
فرمایا کہ اُٹھو لڑو پس یہ تینون شخص مست شیر کے مانند میدان
مین آئے اور حضرت عبیدہ نے عتبہ سے اور حضرت حمزہ
نے شیبہ سے اور حضرت علی نے ولید سے مقابلہ کیا حیدر
کرار صفدر جرار علی نامدار نے ولید پلید کو ایک ہی ہاتھ مین
جہنم کو بھیجا اور شیر بیشہ دلاوری یعنے امیر حمزہ نے اپنی تلوار
سے شیبہ کو ریزہ ریزہ کیا مگر عتبہ ملعون کے ہاتھ سے
حضرت عبیدہ کے زانو پر زخم پہونچا لیکن حضرت علی اور
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما نے عبیدہ رضی اللہ عنہ کی مدد
کر کے عتبہ ملعون کو جہنم مین بھیجا اور حضرت عبیدہ کو اُٹھا کر
آپ کے حضور مین لائے عبیدہ نے کہا یا رسول اللہ مین
شہید ہون فرمایا ہان تو شہید ہے اور بدر سے پھرتے
وقت وادی صفرا یا روحا مین عبیدہ نے وفات پائی
اور وہین دفن ہوئے پس جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کر میدان مین یارون کو کم اور
دشمنون کو بہت دیکھا بنگلے مین آکر ہاتھ دعا کے لیے

اور کہا کہ یا الٰہی یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ قوم قریش کس تکبر اور
رعونت سے آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھسے لڑیں اور
تیرے رسول کو جھوٹھا کہیں اگر تو اونکے ہاتھوں سے ان
مسلمانوں کو ہلاک کروا دیگا تو روئے زمین پر تیری عبادت
نکیجاویگی تو نے جو مجھسے مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اوسکو
پورا کر اور استدعا میں مشغول ہوئے کہ آپکے کاندھے
سے چادر شریف گر پڑی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوسکو
اوٹھا کر آپکے کاندھے پر ڈالکر کہا یا رسول اللہ بس کرو
قریب ہے کہ اللہ تعالے اپنا وعدہ پورا کریگا غرض کہ
آپ دعا کرتے کرتے سو گئے بعد ایک لحظہ کے جاگ کر
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا بشارت ہو تمکو اے
ابوبکر کہ جبرئیل علیہ السلام ہزار فرشتے زرد پوشاک ابلق گھوڑوں
پر سوار ساتھ لیکر زمین پر آئے اور لشکر اسلام کے آگے صف
کھینچی اور اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ بھی ہزار فرشتے زرد
پوش لشکر اسلام کے داہنی طرف کھڑے ہوئے اور میکائیل
علیہ السلام مع ہزار سوار فرشتوں کے بائیں طرف لشکر کے
کھڑے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے الن یکفیکم
ان یمدکم ربکم بثلثة الآف من الملائکة منزلین
رب نے تین ہزار فرشتے بھیجکر تمہاری مدد کی

شروع ہوئی اور دونون طرف سے حملہ جات خاصے ہوے جناب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنگلے سے نکلکر یہ آیۃ شریف کہ سیہزم الجمع
ویولون الدبر یعنے تم جلد شکست اوٹھاؤگے اور الٹے
پہروگے زبان مبارک پر لائے اور ایک مٹھی خاک دشمنون
کی فوج کی طرف پہینکی ساتھی اسکے کافرون کے لشکر مین ہل
چل پڑا اور اونکے دلون مین ڈر سماگیا جب ابوجہل لعین نے
یہ حال دیکھا اوسوقت پر سوار ہوکر میدان مین آیا اور پکار کر
کہا کہ عتبہ اور شیبہ اور ولید کے مارے جانے سے اندیشہ
مت کرو کہ یہ بیقوت تھے اور لڑائی مین جلدی کی قسم ہے
مجکو جب تک کہ محمدؐ کے اصحاب کو رسیون مین نہ باندہونگا
ہرگز میدان سے نہ پہرونگا چاہیے کہ تم لوگ اونکو جان سے
نہ مارو بلکہ زندہ پکڑو تاکہ عبرت ہوجاوے اور پہر کوئی اپنے باپ
دادا کا دین چہوڑنے سے اتنے مین معوذ اور معاذ دونون بیٹے
عفرا کے ابوجہل کے پاس پہونچے اور شیر کے مانند ڈپٹ کر
معاذ نے ایکہی تلوار مین ٹانگ اوسکی جدا کی اور معوذ نے
ایک زخم دوسرا دیکر زمین پر گرایا ابوجہل کے بیٹے عکرمہ
نے معاذ رضی اللہ عنہ کے ایک تلوار ماری کہ اونکا ہاتھ کٹ گیا
کہتے ہین کہ معاذ رضی اللہ عنہ باوجود اوس زخم کے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے اور قاضی

مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے شفا مین ابن وہب سے روایت کی ہے کہ معاذ ابن عفرا آپ کے حضور مین آئے اور ہاتہ اونکا کمر کے لٹکتا تہا پس آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگا کر اوس ہاتہ کو اوسکے مقام پر جما دیا اور معوذ اسی لڑائی مین شہید ہوئے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون ہے جو ابوجہل کی خبر لاوے پس عبداللہ بن مسعود گئے اور اوس ملعون کو دیکہا کہ زخمی پڑا ہے اور کچہ دم باقی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اوسکے سینہ پر سوار ہوے اور اوس ناپاک کی ڈاڑہی پکڑکر فرمایا اے دشمن خدا کے توہی ابوجہل ہے اوس کافر نے کہا کچہ مضائقہ نہین ہے کہ ایک مرد کو اوسکے قوم والے نے مارا اور تو بہت بڑی جگہ پر چڑہا ہے کہ ایک سردار کے سینہ پر بیٹہا ہے پس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوسکا سر کاٹ لیا اور رسّی سے باندہ کر آپ کے حضور مین لے آئے آپ نے فرمایا شکر اوس خدا کا جسنے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو عزت دی اور اگرچہ اوس ملعون کو اس امت کا فرعون کہتے ہین مگر وہ فرعون سے بدتر تہا کیونکہ فرعون نے ڈوبتے وقت جانا کہ مین نے برا کیا تہا اور اس بدبخت نے مرتے دم تک تکبر اور غرور کیا

پچھوڑا تعدا اوسکے عاصم بن عوف سہمی نے دشمن کے لشکر
سے نکلکر کمال غرور سے لڑائی مانگی ادہر سے ابو دجانہ
انصاری نے اوسپر حملہ کرکے ایک ہی تلوار سے واصل جہنم
کیا جب ابو دجانہ اوسکا اسباب لوٹنے کو اوترے معبد
بن وہب نے آکر ابو دجانہ کی ران پر ایک تلوار ماری اور ابو
معبد پر کئی مرتبہ تلوار لگائی مگر کارگر نہوئی آخرش معبد بھاگکر
ایک غار مین گرا ابو دجانہ نے اوسی جگہ جاکر اوسکو قتل کیا
اور نوفل بن خویلد کہ بڑا سخت کافر تھا ایک انصاری کے ہاتھ
مین قید ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جناب سرورعالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے حق مین بددعا کی تھی اوسکو مار ڈالا جب اوسکا قتل
مارے جانیکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا شکر اوس خدا کا جسنے میری
دعا قبول فرمائی اور اوسیطرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوبیس یا پچیس کافر
اپنی تلوار سے مارے اور امیہ بن خلف اور اوسکے بیٹے کو عبدالرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ نے قید کیا تھا چونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے
اوس بدبخت کے ہاتھ سے بہت تکلیف اوٹھائی تھی فریاد
کی کہ اے مدد کرنے والو اللہ اور اوسکے رسول کی یہ
امیہ سردار کافرون کا ہے اسکے سنتے ہی ایک انصاری نے
اوسکو اور اوسکے لڑکے کو دوزخ مین پہونچایا اور امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام

کو مار ڈالا آخر دی سے سلمہ بنت اسلم سے کہ بدر کی لڑائی مین
میری تلوار ٹوٹ گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک لکڑی میرے ہاتہ مین دی کہ وہ خوب تیز تلوار بن گئی اور
مین اوس سے لڑتا رہا اور اب تک میرے پاس موجود ہے
اور ایسی ہی عکاشہ بن محصن اسدی کو بہی اونکی تلوار ٹوٹ
جانے پر آپ نے ایک لکڑی عنایت فرمائی تہی کہ وہ اونکے
ہاتہ مین سخت اور سفید لوہے کی لمبی تلوار ہوگئی اور وہ ہمیشہ
ہر لڑائی مین اوسی سے لڑا کیے اور جب لڑائی خوب گرم
ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا
کہ مین جانتا ہون کہ اس لشکر مین کچہ لوگ بنی ہاشم کے خبر
اور زبردستی سے اونکے ساتہ ملکے سے آئے ہین تم مین سے
جو کوئی اونپر قابو پاوے خصوصاً عباس کو جان سے
نمارے اور قید کرکے میرے پاس لے آوے نیز آپنے ابی
ابوالبختری کے مارنے کو منع فرمایا اس لیے کہ اوسنے اگرچہ
اور آپ کے اصحاب کو کچہ تکلیف نہ دی تہی بلکہ کافرون کو
آپ کے تکلیف دینے سے منع کرتا تہا پس کعب بن عمرو
انصاری نے عباس کو گرفتار کیا آپ نے کعب سے پوچہا
کہ تو باوجودیکہ عباس سے کمزور تہا انکو کیونکر قید کیا کعب
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک شخص نے میری مدد کی

کہ مین نے اوسکو کبھی نہین دیکھا تھا آپ نے فرمایا وہ فرشتہ
تھا جسنے تیری مدد کی اور اوس دن فرشتون نے بہت کافرون
کو قید اور قتل کیا اور سب کافر اور مسلمان اونکو دیکھتے تھے
اور جب ابو البختری کسیطرح ہاتھ نہ آیا اور قید نہو سکا تب
ابو داؤد مازنی نے اوسکو تلوار سے مار ڈالا اور مسلمانون نے
قیدیون کو رسیون سے خوب کھینچکر مضبوط باندھا تھا عباس
اونکے درد سے روتے تھے اور آپکو اونکے رونے سے
نیند نہین آتی تھی ایک صحابی نے فرشتہ سے اس بات کو دریافت
کرکے رسی عباس کی ڈھیلی کر دی اور عباس سو گئے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عباس کو کیا ہوگیا جو اوسکے
رونیکی آواز نہین آتی اوس صحابی نے عرض کیا کہ مین نے
عباس کے بند ڈھیلے کر دیئے آپ نے فرمایا سب قیدیون
کے بند ڈھیلے کر دو الغرض کافر لوگ نہایت ذلت اور
خواری سے مارے گئے اور بعضے بہاگ گئے چنانچہ ستر
آدمی سردار قریش کے جان سے مارے گئے اور ستر
آدمی کہ اونمین عباس بن عبد المطلب اور نوفل بن حارث بن
عبد المطلب اور عقیل بن ابیطالب بن عبد المطلب تھے
زندہ قید ہوئے اور ابو سفیان بہت زخمی ہو کر کافرون کے
ساتھ میدان سے بہاگ کر مکے مین پہونچا اور بہاگتے وقت کہتا

مین نے اس مقام سے زیادہ کوئی مقام ڈر کا نہین دیکھا
اور جب مکے مین ابو سفیان پہونچا ابولہب نے کہا اے میرے
بھتیجے آؤ اور سچ کہو کہ اس سفر کے بیچ مین کیا گذرا کہا اے چچا جب
ہم محمد اور اوسکے صحاب کے نزدیک پہونچے ہمنے یہ ہی دیکھا
کہ ہمارے ہتھیار چھینے لیتے ہین اور ہماری مشکین باندہے
دیتے ہین اور آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک فوج سفید
کپڑے پہنے ابلق گہوڑون پر سوار دیکھی اور کوئی اوسے
اڑ نہین کر سکتا تہا ابو رافع عباس کا غلام کہتا ہے کہ مین نے
کہا واللہ وہ فرشتے تھے ابولہب نے نہایت غصہ سے
میرے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور مجکو پچھاڑ کر میرے سینہ پر چڑہکے
لاتون سے خوب مارا اور مین کم زور آدمی تہا اوسکے ساتھ
لڑ نہ سکا تب ام الفضل عباس کی بی بی نے یہ خبر سنکر ایک
لاٹھی اوٹھالی اور ایک اوس بدبخت کے سر پر ماری وہ ذلیل
ہوکر اپنے گھر چلا گیا اور سات آٹھ دن کے بعد ابولہب بیمار
ہوکر مر گیا اور اوسکو عدسہ کی بیماری تھی کہ عرب والے اس بیماری کو
بہت برا اور نا مبارک جانتے تھے اس لیے خوف سے
کوئی شخص تین دن تک اوسکی لاش کے نزدیک نہ گیا
آخر لاش اوسکو مزدوروں نے گہسیٹ کرکے کے باہر ایک
غار مین پہینک دیا اور اوس غار کو کانٹوں اور کوڑے سے

بتر دیا اور اس معرکے مین مسلمان لوگ سب چودہ آدمی
جیہ مہاجری اور آٹھہ انصاری شہید ہوئے اور بعد تمام
لڑائی کے آپ نے حکم دیا کہ کافرون کی لاشین بدر کے
ایک کنوئین مین ڈال دو پس چوبیس قریش کے سردارون کی
لاشین کنوئین مین ڈال دی گئین اور جب عتبہ بن ربیعہ
کی لاش کھنچی گئی اوسکے بیٹے ابو حذیفہ کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ نے
اوسکے چہرے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے حذیفہ اس لاش
سے تیرے دل مین کچھ دغدغہ آیا عرض کیا یا رسول اللہ خدا
کی قسم مجکو اسلام کے حق ہونے مین کچھ شک اور شبہ نہین ہے
مگر میرا باپ اچھے کام اکثر کیا کرتا تھا اور مجکو امید تھی کہ اوسکی
برکت سے وہ مسلمان ہوگا اب جو مین نے دیکھا کہ وہ اس
دولت سے محروم رہا اس بات سے مجکو رنج ہوا آپ نے
حذیفہ کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور عادت شریف
آپکی یہ تھی کہ جب دشمنون پر غلبہ پاتے اور فتح کرتے تین روز
اوس میدان مین مقام فرماتے چنانچہ تین دن کے بعد
مع لشکر بدر سے کوچ کر گئے اوس کنوئین پر جسمین کافرون
کی لاشین ڈلوا دی تھین اگر کھڑے ہوئے اور ہر ایک
کا نام لے لے کر کہا اے ابو جہل اور اے عتبہ اور اے
شیبہ جو کچھ تمسے اللہ تعالے نے وعدہ کیا تھا تمنے پایا اور

جو کچھ ہمسے وعدہ کیا تھا ہم نے پایا تم برے لوگ تھے کہ اپنے
رسول کو جھٹلایا اور اوسکا کہنا نہ مانا اور تمنے مجکو وطن سے
باہر نکالا اور غیرون نے اپنے یہان مجکو جگہ دی پس حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ دون سے باتین کرتے
ہین فرمایا قسم خدا کی یہ تمسے زیادہ اِن باتون کو سنتے ہین
لیکن جواب نہین دے سکتے بعد اوسکے قیدیون کو آپکے
حضور مین حاضر کیا آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ ان سے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دینا چاہیے یا مار ڈالنا
اونہون نے عرض کیا کہ ان کے مارنے کا حکم نہ دیجیے شاید
مسلمان ہوجاوین اور فدیہ لیجیے کہ اوس سے مسلمانون کو
قوت حاصل ہو پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ تمہاری کیا صلاح ہے عرض کیا ان سبکو قتل فرمائیے
کہ کافرون کے سرغنا اور سردار ہین اور اللہ تعالے نے
آپکو مال کے لینے سے بے پروا کیا ہے میرے فلانے
رشتہ دار کو مجکو دیجیے اور عقیل کو علی رض کے سپرد کیجیے اور عباس رض
کو حمزہ رض کے حوالے فرمائیے کہ ہر ایک اپنے رشتہ دار
کو قتل کرے تاکہ معلوم ہو کہ اب ہمارے دلون مین کافرون
کی دوستی مطلق نہین باقی رہی پس حضرت سرورِ عالم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بمقتضا سے وفور رحمت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نجیب ہاع متی ۱۲

کی بات پسند کرکے فرمایا کہ مثل ابی بکر کی میرے صحابہ مین مثل ابراہیم اور عیسے علیہما السلام کے ہے کہ یہ دونون پیغمبر اپنی قوم پر نرم دل تھے اور کبھی سوا اسکے رحم کے اونکے عذاب کے لیے دعا نہ مانگی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے بارخدایا میری قوم نے بہتیرون کو گمراہ کیا پس جسنے میرا کہا مانا وہ میرا ہوا اور جسنے نہ مانا پس تو بخشنے والا مہربان ہے اور عیسے علیہ السلام نے فرمایا اگر تو اونکو عذاب کرے تو وے تیرے بندے ہین اور اگر بخشے تو تو زبردست حکمت والا ہے اور عمر مثل نوح اور موسے علیہ السلام کے ہے کہ یہ دونون اپنی قوم پر بہت سخت تھے نوح علیہ السلام نے کہا اے پروردگار کسی کافر کو زمین پر بستا نہ چھوڑ اور موسے علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ اے پروردگار کافرون کے مالون کو مٹا دے اور اونپر بہت سختی کر کیونکہ جب تک انپر عذاب نہوگا ایمان نہ لاوینگے الغرض فدیہ لینا اور چھوڑ دینا خدا کی مرضی کے خلاف ہوا اور وحی اوتری کہ اپنے اصحاب کو کافرون سے فدیہ لینے اور اونکو چھوڑ دینے مین یا اون کو قتل کرنے مین اختیار دے اگر فدیہ لینا اور اونکو چھوڑ دینا اختیار کرین تو اوسکی یہ شرط ہے کہ اگلے سال مین ستر صحابی ان ستر قیدیون کے بدلے مارے جاوینگے

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کچھ بلحاظ برادری اور کچھ اس خیال سے
کہ شاید یہ لوگ مسلمان ہوجائیں اور اسلام کی توفیق پائیں اپنا
شہید ہونا قبول کرکے فدیہ لینا اختیار کیا اور اگلے سال اُحُد
کی لڑائی میں ستر صحابی درجہ شہادت کو پہونچے بعد اسکے جو لوگ
اونمیں سے مفلس اور بے مقدور رہتے اور اونسے کچھ نفع تہا
اونکو آزاد فرمایا اور یہ شرط کی کہ پہر مسلمانوں کی لڑائی پر کمر
نہ باندہیں اور جنکو کچھ لکہنا آتا تھا اونکے واسطے یہ بات
مقرر فرمائی ٹہہرایک اُنمیں انصار کے دس دس لڑکے پڑہایا
اور لکہایا کریں اور جو لوگ کہ مالدار رہتے اونسے اون کے
مقدور کے موافق مال لینے کا حکم فرمایا اور عاصم بن ثابت
موزنکیا اور عقبہ بن ابی مُعَیط شقی کو جسنے خون اور غلیظ بہری
اوجہڑی اونٹ کی سکے میں عین نماز میں آپ کے کندہوں پر
رکہی تہی حکم کیا کہ ان دونوں کو مار ڈالو اور جب عباس پڑنکی
ذات کے واسطے اور اونکے دونوں بھتیجون یعنے عقیل
اور نوفل اور عتبہ بن بحدم کہ اوس سے عباس دوستی رکہتے
تہے ان سب کے بدلے عباس پر فدیہ مقرر ہوا اور بیس
اوقیہ سونا کہ کافروں کی مدد کے لیے اپنے ساتھ لائے تہے
اور ابہی وہ خرچ نہوا تہا اور مسلمانوں کے ہاتھ لگا وہ اونکے
فدیہ میں محسوب نہوا تب عباس نے کہا یا رسول اللہ میں

اور کچھ نہین رکھتا ہون یہ سب مال کہان سے دون کیا انکو منظور ہے کہ آپکا چچا بھیک مانگے اور لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلا وے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مکے سے نکلنے تھے اتنا سونا اپنی بی بی کو سپرد کر کے وصیت کی تہی کہ اگر مین اس لڑائی مین مارا جاؤن تو اسقدر تم صرف کرنا اور اسقدر میرے لڑکون کو دینا وہ مال کیا ہوا عباس نے حیران ہوکر کہا یا رسول اللہ آپ کو اس بات کی کسنے خبر کی فرمایا میرے پروردگار نے عباس نے عرض کیا کہ آپ نے سچ کہا اسواسطے جسوقت مین نے یہ مال اپنی بی بی کو دیکر یہ وصیت کی تہی او سوقت سوا خدا کے کوئی بھی اس حال سے واقف نتہا اب مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول برحق ہین اور کلمۂ شہادت پڑھکر سکے جانے کی رخصت حاصل کی تعداوسکے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ کو فتح کی خوشخبری پہونچانے کو مدینہ کی طرف روانہ فرمایا اور آپ وادی صفرا مین پہنچکر لوٹ کے مال کی تقسیم مین مشغول ہوئے اور ذوالفقار کو کہ اوس تلوار کی پیٹھ مثل آدمی کی پیٹھ کے گریون کی تہی اپنے واسطے پسند فرمائی اور غزوۂ خندق مین وہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائی پہر وہان سے کوچ کر کے مدینے وہان

صبح کو مدینہ طیبہ میں پہونچے اور اوسی روز آپ کی صاحبزادی
حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تھی لوگ اونکو دفن
کر چکے تھے کہ آپ رونق افروز ہوے اور فتح کی خبر سنکر
سارے نصاری روم کے اور اور بادشاہ نہایت ڈرے
اور اسقدر اون کے دلوں میں خوف اور ڈر سما گیا کہ اگر مکری
کے بچے کو دیکھتے تھے اوسکو بھی اپنا حریف سمجھکر نہایت پریشانی
اور اضطراب سے بے اختیار ہوا جاتے تھے اور دین اسلام
روز بروز ترقی پر تہا اور فضائل اصحاب بدر کے بہت ہیں اونمیں
سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَہْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنے بیشک اللہ تعالے اصحاب بدر
سے واقف ہوا پس فرمایا تم جو چاہو سو کرو یقینی میں نے
تمکو بخشا اور جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
اصحاب بدر کا کیا مرتبہ ہے فرمایا یہ میری ساری امت
سے بہتر ہیں جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں بھی اون
فرشتوں کو جو بدر کی لڑائی میں حاضر تھے سب فرشتوں
سے بہتر جانتا ہوں الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ذکر غزوۂ احد جانو تم اے مسلمانوں کہ احد کی لڑائی

بہی بڑی لڑائیون مین سے ہے کہ ہجرت سے تیسرے
برس شوال کے مہینے مین واقع ہوئی اور احد ایک پہاڑ ہی
مدینہ کے سامنے شمال کی جانب دو کوس کے فاصلہ پر ہے
اور اسکی فضیلت مین بہت حدیثین آئین ہین ازانجملہ
ایک یہ ہے کہ آپ نے اوسکے حق مین فرمایا اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا
وَنُحِبُّہٗ یعنے احد ایک پہاڑ ہے کہ وہ مجھکو دوست رکھتا
ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جانب جنوب
مدینہ کے ایک پہاڑ عیر ہے آپ نے اوسکی شان مین فرمایا
کہ عَیْرٌ جَبَلٌ یُبْغِضُنَا وَنُبْغِضُہٗ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ النَّارِ یعنے
عیر ایک پہاڑ ہے کہ مجھسے دشمنی رکھتا ہے اور مین اوس سے
دشمنی رکھتا ہون اور یہان سے معلوم ہوا کہ پتہرون مین بہی
محبت اور عداوت ہوتی ہے اور قصہ اس لڑائی کا یہ ہے
کہ جب مشرکان قریش بدر سے پلٹ گئے صفوان بن
امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ نے کہ اونکے عزیز قریب
بدر مین مارے گئے تہے ابوسفیان سے کہا کہ تم لوگون
سے کہدو کہ اپنے اپنے مال سے ہماری مدد کرین تاکہ ہم لشکر
تیار کرکے محمدؐ سے بدلا لین اور سب مال پہلے قافلے کا
مع نفع کے کہ ابوسفیان نے دارالندوہ مین رکہا تہا سو
تو رہے اشرفون کے تہے اور مین سے اصل مال اونکا

کہتے ہین غزوہ ... سے ... اتنا لشکر لیکر بستی مین عرب
کے چار ہزار آدمی ... خوش بیان سب عرب
ولایت اور ... تھا غرور سے تیاریان کی
دعوت سردارن کیا اور کہا کہ جب تک مدینہ کے لیے لڑائی
چڑہائی بہت تیزی کی اور ایک جماعت عورتون کی اپنے
ساتھ لی کہ جب تک لڑائی مین ساتھ لگی رہین اونکو یاد
دیتی رہین اور اونکا حال بیان کرین اور لشکر والے
اونکو دیکھ کر جوش مین آوین اور ... پر خوب مستعد
ہوکر لڑین اور جب کہ فرعون نے اپنے لشکر کا جائزہ لیا
تین ہزار آدمی اونکے ساتھ تھے کہ اون مین سات سو
آدمی زرہ پوش تھے اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار
اونٹ اور پندرہ ... عورتون سے گنتی مین آئے
اور حضرت عباس ابن عبد المطلب نے کہ مکے مین تھے آپ کی
حضور مین ایک خط پوشیدہ اس مضمون کا کہ فرعون نے
لڑائی کا ... کیا ہے اور اون کا لشکر اسقدر ہے
... کہ یہ لشکر گیارہوین تاریخ شوال کی تیسرے
سال ہجری مین مکے سے مدینہ کیطرف روانہ ہوا اور جب
ذوالحلیفہ مین کہ وہان سے مدینہ پانچ یا چھ میل رہتا ہے
پہنچکر مقام کیا خبا ... سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خباب ابن المنذر کو اس لشکر کی طرف بھیجا کہ وہان جاکر خبر لا
کر آدین کہ سب لشکر کسقدر ہے وہ جاکر موافق سکے لکھے حضرت
عباس کی خبر لاے آپ نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل
اللہم بک احول وبک اصول یعنے اللہ ہمکو کفایت کرتا ہے
اور اچھا کارساز ہے اے اللہ مین تیرے ہی سبب
سے باز رہتا ہون اور تیرے ہی سبب حملہ کرتا ہون جب
لشکر کفار نے وہان سے کوچ کر کے بطن وادی مین قریب
احد کے سامنے مدینہ کے اپنا پڑاو ڈالا اور سعد بن معاذ
اور سعد بن عبادہ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم نے
بہت سے سپاہی ہتیار بند ساتھ لیکر آپکی حفاظت شروع
کی اور آپ نے خواب مین دیکھا کہ میری تلوار مین رخنہ پڑا
اور اوسکی تعبیر یون فرمائی کہ اس لڑائی مین میرے اہل بیت
کو مصیبت ہوویگی اور یہ فرمایا کہ مدینہ مین حاضر رہنا
چاہتے تھے کہ کوئی لڑائی نکرے ہماری ندامت اور عبداللہ
بن سلول بھی اسپر مستعد ہوے اور بعضون کی یہ صلاح ٹھہری کہ مدینہ
سے نکلنا چاہیے اور عورتون اور لڑکون کو قلعہ مین بٹھلایا
چاہیے اور کہتے ہین کہ آپکی بھی یہی مرضی تھی مگر حمزہ رضی اللہ
عنہ اور کچھ مہاجرین اور کچھ انصار نے کہا کہ اگر ہم مدینہ مین
پناہ پکڑ کر بیٹھ رہین گے دشمن ہمکو ضعیف اور بودا جانینگے

اور اونکی جرأت اور قوت زیادہ ہوگی اور اللہ تعالےٰ نے
پہلی لڑائی مین اگرچہ تین سَو آدمی تھے ہمکو دشمنون پر
فتح دی اب تو اوسکی عنایت سے ہمارا لشکر قوی بہت ہے
اور ہمکو ایک مدت سے اسی دن کی آرزو تھی اور ابو سعید
خدری کے والد یعنے مالک بن سنان نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہمکو فتح ہے یا شہادت اور ہم دونون کو دوست
رکھتے ہین اگر فتح پائی تو اوسکا شکر ہے اور اگر مارے
گئے تو کچھ غم نہین اور اسیطرح اور مہاجر اور انصار جانباز
پر مستعد اور شہادت پر آمادہ تھے آخر کو جب سب نے
بہت التجا کی آپ نے نکلنے کا قصد کیا اور وہ جمعہ کا روز
تھا آپ نے لوگون کو نصیحت کرکے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو گے
اور قدم جمائے رکھو گے تو فتح تمہارے ہی لیے ہے
پھر لشکر کو تیاری کا حکم دیا وہ لوگ کہ لڑائی پر مستعد تھے
خوش ہوے اور آپ عصر کی نماز پڑھ کر حجرۂ شریف مین تشریف
لے گئے اور عمامہ باندھا اور زرہ پہنی اور تلوار لگائی اور
نیزہ ہاتھ مین لیکر نکلے اور دروازے پر بہت لوگ صف
باندھے آپکی انتظار کر رہے تھے جو ہین آپکو ہتھیار
بند دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو نہین پہونچتا ہے کہ آپکی
مرضی مبارک کے خلاف کرین اور جو ہمنے تکرار کی اور آپکو

ترائی پیر سعد کیا ہم سے خطا ہوئی کہ آپ معاف فرماویں اب جو آپ حکم کرین ہم وہی بجالاوین فرمایا کہ مین نے پہلے تمسے کہا تمنے نہ سنا اب نہین لائق ہے کہ جب پیغمبر نے ہتہیار لگاسے تو اونکو کہول ڈالے ہان اگر خدا کا حکم ہو تو ہوسکتا ہے اب جو کچہ مین کہون اور کرون اوسکو تم سنو اور کرو اور صبر اختیار کرو اور دل مضبوط رکہو کہ تمہاری فتح ہوگی پہر آپ نے تین علم تیار کروا سے گروہ مہاجرین کا علم علی مرتضی کو اور اوس کا سعد بن عبادہ کو اور خزرج کا جناب ابن المنذر کو عنایت فرمایا اور عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کر کے ہزار آدمی مرنے اور جان دینے والے کہ سواو مین زرہ پوش تہے اپنے ساتہ لیکر احد کیطرف متوجہ ہوسے اور رات کو بنی النجار کے مکانون مین ٹہر کر محمد ابن سلمہ کو پچاس آدمی دیگر نگہبانی کے لیے مقرر فرمایا اور قریب صبح کے گہوڑے پر سوار ہو کے احد مین پہونچے اور بعد نماز فجر کے اوس زرہ پر ایک اور زرہ پہنکر اور خود سر مبارک پر رکہکر لشکر کی صفین اسطرح درست کین کہ احد کے پہاڑ کو پیچہے اور مدینہ کو سامنے رکہا اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعد بن وقاص کو لشکر کے آگے کیا اور عکاشہ اسدی کو داہنی طرف اور ابو سلمہ بن

مخزومی کو بائین طرف مقرر فرمایا اور مقداد بن عمر کو لشکر
کے پیچھے کہڑا کیا اور وہان عینین ایک پہاڑ تہا کہ اوسکی
گہاٹی مین دشمنون کا خوف تھا اوس مقام پر عبد اللہ بن
جبیر کو پچاس تیرانداز دیکر متعین فرمایا کہ اوس راہ کو
دیکھتے رہین ایسا نہوکہ کفار اوس راہ سے لشکر اسلام
پر حملہ کرین اور بہت تاکید سے فرمایا کہ مسلمانون کی فتح
ہو یا شکست تم کسی حال مین اس جگہ سے جنبش نکرنا اور
کافرون نے بہی اپنی صفین اسطرح پر آراستہ کین کہ خالد بن
ولید کو داہنی طرف اور عکرمہ بن ابی جہل کو بائین طرف اور
ابوسفیان کو پیچہے لشکر کے مقرر کیا اور صفوان بن امیہ
کو اوسکے ساتہیون ہمیت اوس پہاڑ کی گہاٹی کے برابر
رکہا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تیراندازون کا افسر کیا اور
طلحہ بن ابی طلحہ کو علمدار بنایا پہر لڑائی دونون طرف سے
ہونے لگی ابو عامر نے پچاس آدمیون سے نکلکر لشکر اسلام
پر تیر مارے مسلمانون نے اون سبکو تیرون اور پتہرون
سے زخمی کرکے بہگا دیا اور قریش کے علمدار یعنے طلحہ نے
جب میدان مین آکر مقابلہ کرنے والا طلب کیا اسطرف
سے شیر بیشہ ولایت ہزبر میدان امامت یعنے علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ نے جہپٹ کر اوسکے سر پر ایک ایسی تلوار

ماری کر اوسکا بیجا نکل پڑا بعد اوسکے عثمان بن ابی طلحہ علمدار
ہوا اوسکو بھی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جہنم کو پہونچایا ایسا ہی
کافرون کے دس علمدار سے زیادہ مسلمانون کے ہاتھ
مارے گئے یہان تک کہ نوبت علمداری کی علقمہ کے بیٹے
عمرہ کو پہونچی پس جو کوئی کافرون کے لشکر سے سر اوٹھاتا
تہا اوسکا سر دس قدم پر پڑتا تھا اور خالد بن ولید نے
کئی مرتبہ پہاڑ کی گہاٹی کا قصد کیا کہ اوس راہ سے لشکر
اسلام پر حملہ کرین لیکن وہ لوگ جنکو آپ نے وہان مقرر
فرمایا تھا کافرون کو تیرون سے اوسپر سے نہین آنے دیتے تہے
اور مسلمانون نے کافرون کے لشکر پر یکبارگی حملہ کر کے
اونکی جماعت کو متفرق اور پریشان کر دیا اور گانے والی
عورتون نے بجاے گانے کے رونا اور فریاد کرنا شروع
کیا اور باجا ہاتھ سے پہینک کر پہاڑ کی طرف بہاگین تب مین
اون تیر اندازون نے کہ گہاٹی پر متعین تھے دیکھا کہ کافرون
کے لشکر کے لوگ بہاگے اور مسلمانون نے لوٹنا شروع
کیا اونہون نے بے صبری کر کے اپنی جگہ سے جنبش کی
ہر چند عبد اللہ بن جبیر نے کہ اونکے افسر تھے نصیحت کی اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت یاد دلائی
اونہون نے نہ سنا اور اکثر لوگ لوٹ پر گرے اور

اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ شخص سے محاب آپ کا علم لگنے کے لیے
پہونچا یا تب تت لڑا میرے کچھ قصور نہیں ہے تب اوس شخص سے
پوچھا گیا اوسنے بیان کیا کہ جب مین نے چاہا کہ خالد کو آپ کا
حکم پہونچاؤن اور لڑنے سے منع کرون تب ایک ہیبت والا کہ سر
اوسکا آسمان سے لگا تہا اور اوسکے ہاتھ مین ایک ہتہیار تہا
میرے سامنے آیا اور کہا اگر تو اپنے کا حکم نہ پہونچاویگا اور مارنے
سے منع کریگا تو مین تجکو اسی ہتہیار سے مار ڈالونگا سبب
مین نے لاچار ہو کر چپ اوسنے کہا دیا خالد سے کہدیا تب
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے احد کے
دن قسم کہا کر کہا تہا کہ حمزہ کے بدلے مین ستر قریش کو مارونگا
اور اوس دن اللہ تعالے نے مجکو اوس ارادے سے منع
فرمایا لیکن آج کے دن محض اپنے فضل وکرم سے اوسنے
چاہا کہ جو اوسکے رسول کی زبان سے نکلا ہے اوسکو پورا کرے
سو یہ معاملہ اسیواسطے ظہور مین آیا اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجکو
صفیہ کی خاطر نہ منظور ہوتی تو مین حمزہ کو دفن نکرتا اور یونہین
چھوڑ دیتا کہ انکو جانور کہا لیتے اور قیامت کو اللہ تعالے
حمزہ کو انہین مین سے اوٹہاتا اور منقول ہے کہ جب صفیہ
آپ کی پہوپہی امیر حمزہ کی بہن دو دسے منو ہوئین آپ نے

اوسنکے بیٹے زبیر بن عوام سے فرمایا کہ اپنی ماکو پہیر لیجاؤ کہ اپنے بہائیکو اس حال سے نہ دیکہین آور روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ آخر کو حضرت صفیہ امیر حمزہ کی لاش پر آئین اور روئین آور اونکے رونے سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی روئے اور فرمایا کہ حمزہ کو سا تو آسمان پر اسد اللہ اور اسد الرسول لکہتے ہین بعد اسکے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ سعد بن ربیع انصاری خزرجی کی خبر لاوے کہ زندہ ہین یا شہید ہوئے پس ایک انصاری نے جاکر سعد کو تلاش کیا آور شہیدون اور زخمیون مین پایا کہ کسیقدر اونمین دم باقی تہا اوس انصاری نے آپکا سلام پہونچایا سعد نے کہا میرا اسلام حضرت کو پہونچانا آور میرے یارون سے بعد سلام کے میری طرف سے یہ پیغام کہنا کہ اگر اپنے پیغمبر کی فرمانبرداری اور جنگ مین قصور کروگے تو قیامت مین خدا کو کچہ جواب نہ دوگے یہ کہکر انتقال کیا اوس انصاری نے آکر یہ سب حال آپکے حضور مین عرض کیا آپ نے فرمایا اللھم ارض عن سعد بن الربیع سبحان اللہ کیا اخلاص اور محبت کا مقام ہے کہ جان دیتے تہے اور شکر کرتے تہے اور لوگون کو جان دینے مین حرص اور رغبت دلاتے تہے آور مروی ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب مسلمانون نے آپ کو تنہا
چھوڑا اور چلے گئے آپ غصہ مین آئے اور کمال غضب سے
آپکی پیشانی سے پسینا ٹپکنے لگا اور مین آپ کے پاس کھڑا تھا
فرمایا تو اپنے بھائیون مین کیون نجا ملا مین نے عرض کیا کہ مجھکو
آپ سے کام ہے جو لوگ لوٹ پڑے اور بھاگ گئے اون سے
کیا کام استنے مین ایک گروہ کافرون کا آپکی طرف متوجہ ہوا آپنے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب مدد کا وقت ہے
تو میری مدد کر جناب امیر علیہ السلام نے بہت کافرون کو دوزخ
مین بھیجکر اونکی جماعت کو متفرق کردیا جبرئیل اور میکائیل علیہما
السلام نے کہ آپکے داہنے بائین کافرون سے لڑتے
تھے اور آپ کی حفاظت کرتے تھے حضرت علی کو مست شیر
کی طرح دوڑتے اور کافرون کو بکریون کی طرح ہانکتے دیکھکر
کہا یا رسول اللہ یہ کمال جانفشانی اور جوانمردی ہے کہ علی رضی
اللہ عنہ آپ کی طرف سے کررہے ہین آپ نے فرمایا إِنَّهُ
مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ یعنے بیشک علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون
جبرئیل علیہ السلام نے کہا أَنَا مِنْكُمَا یعنے مین تم دونون مین سے
ہون بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اے علی تو کچھ سنتا ہے کہ رضوان بہشت کا داروغہ آسمان
سے کہتا ہے لَا فَتَىٰ إِلَّا عَلِيٌّ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ یعنے کوئی

جوان مثل علی کے اور کوئی تلوار مثل ذوالفقار کے نہین روضۃ الاحباب
مین اسیقدر لکہا ہے اور کشف الغمہ مین اس واقعہ کو بہت
تفصیل سے بیان کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین اوترنا ناد علی کا بہی اسی
معرکہ مین نقل کیا ہے مگر اور حدیث کی کتابون مین اسکا کچہ
ذکر نہین ہے الغرض حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس
معرکہ مین اسقدر جوانمردی اور شجاعت کی کہ بیان مین نہین آسکتی
چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ احد کی لڑائی مین
میرے سولہ زخم لگے اور چار زخمون کے صدمہ سے مین زمین پر
گر پڑا اور جب گرتا تہا تو ہر بار ایک مرد خوبصورت کہ اوسکے
بدن سے خوشبو آتی تہی زور سے میرے بازو پکڑکر اوٹہاتا
اور کہتا تہا کہ تو خدا اور رسول کی تابعداری مین ہے اور وے دونون
تجہسے راضی ہین کافرون کی طرف متوجہ ہوکر جہان تک ہوسکے
مارنے مین قصور مکر پہر جب لڑائی ہو چکی مین نے یہ حال آپکے
حضور پرنور مین عرض کیا فرمایا اوسکو تمنے پہچانا مین نے
کہا نہین مگر وہ شخص مثل دحیہ کلبی کے تہا آپ نے فرمایا کہ
حق تعالے تیری آنکہ روشن کرے وہ جبرئیل تہے
اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس لڑائی مین بہت دلاوری
سے لڑے اور اپنا ہاتہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبداللہ بن جبیر نو دس آدمی سیلے ہوئے کھڑے رہے یکایک
خالدبن ولید کہ وقت کا منتظر تہا فرصت پاکر بہت کافروں کے
ساتہ عبداللہ بن جبیر کیطرف دوڑکر اونکو اور اونکے ساتہیوں
کو شہید کیا اور اوسی راہ سے آکر مسلمانوں پر دست درازی
کی اور قتل عام شروع کر دیا یہانتک کہ مسلمانوں مین
بڑا تفرقہ پڑا کہ بسبب پریشانی کے ایک دوسرے کو نہین پہچانتا
تہا اور آپسمین لڑنے لگے چنانچہ اسید بن حضیر اور ابو بردہ
کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کئی زخم پہونچے اور حذیفہ رضی اللہ
عنہ کے والد یمان مسلمانوں کے ہاتہ سے مارے گئے
القصہ کافروں نے اسقدر غلبہ کیا کہ معاملہ اولٹا ہو گیا
اور آپ کے حکم نہ ماننے کی شامت سے لشکر اسلام پر یہ آفت
آئی کہ شکست پائی بہت مسلمان بہاگ گئے لیکن عنایت
الٰہی ہنوز اون سے منقطع نہوئی تہی کہ اللہ تعالےٰ نے اونکا
گناہ معاف کرکے اونپر رحم کیا پس اصحاب لوگ چار فرقے
ہوئے ایک فرقہ تو شہید ہوا دوسرا فرقہ پہاڑ کی گہاٹیوں
مین بہاگ کر چہپ رہا اور تیسرے فرقے والوں نے مدینہ مین
دم لیا چوتھا فرقہ ثابت قدم رہا اور داد دلیری اور جوانمردی
کی دی سبحان اللہ یہ خالد بن ولید وہی ہے جنہنے آخر کو
مسلمان ہوکر اسلام مین بہت فتح کی اور اس مرتبہ کو پہونچا کہ

مایات حسنة من سیوف اللہ اور اسکی شان مین وارد ہوا

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
پسر جب سباع بن عبد العزی خزاعی اودہر سے لڑنے کو
نکلا اودہر سے امیر حمزہ نے اسکا ہمنا کیا اور فرمایا اسے
سباع تیری ماں ام انمار عورتون کا ختنہ کرنیوالی ہے
تو خدا اور اوسکے رسول سے لڑتا ہے یہ کہکر ایک ہی حملہ
مین اوسکو مارڈالا اور وحشی ملعون ایک بڑے پتھر
کے نیچے چھپا بیٹھا تھا جب امیر حمزہ اوسکے پاس ہوکر
نکلے اوس نے چپا سے اپنا نیزہ امیر حمزہ کی ناف پر مارا
کہ وہ دونون رانون سے نکل گیا اور آپ شہید ہوئے مشہور
ہے کہ جب وحشی بسبب عداوت طعیمہ بن عدی کے کہ اوسکا
چچا بدر کی لڑائی مین امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور
وحشی اوسکا غلام تھا اور اسکو یہ طمع تھی کہ اگر مین امیر حمزہ
کو اوسکے بدلے مین مار ڈالونگا تو جبیر ابن مطعم مجھکو اپنے
وعدہ کے موافق آزاد کرے گا اور جب وحشی امیر حمزہ کے
مارنے کے ارادہ سے احد کی طرف جاتا تھا ہندہ کہ بیٹی عتبہ
کی جو جورو معاویہ کی ماں یعنی ہندہ رستے مین ملی اور وحشی سے
کہا کہ جسطرح ہوسکے حمزہ کو مارڈالنا اور ہرگز نہ ڈرنا کہ اسمین
میری بھی خوشی ہے اور تیرا مالک بھی تجھکو آزاد کرے گا اور

میں تجکو بہت کچھ دیکر خوش کرونگی کہ حمزہؓ نے میرے باپ
عتبہ کو بدر کی لڑائی میں مارا ہے الغرض وحشی سنگدل
بعد شہادت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے اونکی لاش مبارک
کے نزدیک آیا اور اونکا پیٹ چیرکر اور جگر نکال کر ہندہ کو
دیا اور اس بدبخت نے اپنے منہ سے اوسکو چباکر پھینک دیا
اسی حرکت سے اوسکا نام آکلۃ الاکباد مشہور ہوا اور
اوسنے اپنا سب زیور اور لباس وحشی کو اوتار دیا اور وعدہ
کیا کہ مکے میں پہونچکر دس اشرفیاں اور انعام دونگی بعد
اوسکے ہندہ بدنصیب نے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش
پر آکر اونکا سب بدن شریف کاٹ کر بطور زیور کے پہنا
اور جسوقت مسلمان لوگ میدان میں اپنے زخمی ڈہونڈہ
رہے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ما فعل عمی ما فعل حمزہؓ یعنے کیا کیا میرے چچا نے کیا ہوا
حمزہؓ امیر علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے اونکی لاش کو تلاش
کرکے اس حال سے دیکھا بہت روئے اور سب حال آپسے
آکر عرض کیا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
علیؓ کے ساتھ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لیگئے
اور وہاں کھڑے ہوکر روئے اور فرمایا کہ کسی جگہ مجھکو
یہاں سے زیادہ رنج نہیں ہوا اور غصہ نہیں آیا قسم خدا کی

نسخہ چباکر نگل نہ سکی پھینک دیا

اگر میں قریش پر فتح پاؤنگا تو ستر آدمی اونمین سے اپنے بدلے
مارونگا بستنے مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور یہ
حکم لائے کہ اگر تم اسکے بدلے مین کافرون کو سزا دیا چاہتے
ہو تو وہ اوسکے لائق ہین اور اگر صبر کرو تو یقینی صبر کرنا بہتر
ہے آپ نے فرمایا خداوندا مین نے صبر کیا اور اس بدلے
سے درگذرا اور آپ نے اپنی قسم کے بدلے ستر بار امیر حمزہ
رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی اور اگرچہ آپ بدلا لینے
کے ارادے سے منع کیے گئے لیکن جس روز مکہ فتح ہوا
اللہ تعالے نے اپنے کرم سے آپ کی قسم پوری کی کہ ستر
قریش خالد ابن ولید وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھون سے
مارے گئے اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ فتح مکہ کے روز
خالد رضی اللہ عنہ ایک گروہ سے لڑتے تھے آپ نے
ایک شخص سے فرمایا کہ خالد کو لڑنے سے منع کردو اوس
شخص نے جاکر اولٹا بیان کیا کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ
خوب لڑو اور مارو اوسپر خالد نے داد جوانمردی اور دلیری
کی دیکر ستر آدمیون کو مارا پھر جب خالد نے یہ حال عرض
کیا آپ بہت غصہ ہوے اور فرمایا کہ باوجود منع کرنیکے
تونے اسقدر جلدی کیون کی خالد اوس شخص کو بلا لائے
جسنے آپ کیطرف سے لڑنے اور مارنے کا حکم پہنچایا تھا

کی آڑ کرکے ابن قمیہ ملعون کی تلوار کو رد کیا کہ اونکا ہاتہ زخمی ہوکر
شل پڑا اور باوجودیکہ اونہوں نے اس لڑائی مین اسّی زخم
کہا کے مگر کافرون سے لڑتے رہے اور آپ کی حفاظت
کیا کیے اور انس بن النضر انس ابن مالک کے چچا نے جب
سنا کہ کافرون نے دور از حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو شہید کیا اپنے یارون سے کہا کیا جیا ئی ہے کہ ہم
زندہ رہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارے جاوین
پس تلوار میان سے کہینچ لی اور کافرون کے لشکر مین جاکر
بہتیرون کو فی النار والسقر کیا اور کچہ اوپر اسّی زخم کہا کر شہید
ہوے اور سعد بن وقاص نے کہ تیر اندازی پر مقرر تھے
مالک ابن زہیر کو کہ اوسنے بہت مسلمانون کو مارا اور زخمی کیا
تہا ایکہی تیر سے ہلاک کیا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اونکے حق مین دعاے خیر کی کہ اے اللہ ہمیشہ سعد
کی دعا قبول کیا کر پس سعد رضی اللہ عنہ آپکی دعا کی برکت سے
مستجاب الدعوات ہوگئے اور ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ
نے اپنے تئین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سپر بنایا اور
جو تیر کافرون کی طرف پہینکتے تہے وہ خالی نہ جاتا تہا اور اونکے
ترکش مین پچاس تیر تہے جب سب ہو چکے آپ نے اونکو ایک
لکڑی دی کہ اونہون نے اوسکو کمان مین رکہکر مارا اوس سے

تیر کا کام کیا اور ایسے ہی جب عبداللہ بن جحش کی تلوار ٹوٹ
گئی آپ نے اونکو خرمے کی ایک شاخ دی کہ اوسکے ہاتھ
مین بہت اچھی تلوار بن گئی اور اوسکا نام عرجون رکھا اور
وہی تلوار کسی امیر کے ہاتھ دو سو دینار کو بکی اور ایسی ہی قتادہ بن
نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر ایک تیر ایسا آ لگا کہ اونکی آنکھ نکل پڑی آپ نے
اپنے ہاتھ سے اوسکو اوسکی جگہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ اسکی آنکھ کو اچھا کر دے
پس اونکی وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بہتر اور زیادہ روشن ہو گئی اور ایک
دلاور جوان اور جانباز رن حنظلہ ایک صحابی تھے کہ اونکو غسیل الملائکہ کہتے
اونکا قصہ عجیب و غریب لائق سننے کے ہے کہ اوسی رات کو مدینہ مین اونکا
بیاہ ہوا تھا صبح کو وسے غسل کے ارادہ مین تھے کہ اونھون نے سنا
کہ ایک کافرون کا غلبہ سنا اور بیچین ہوئے اوسیوقت ہتھیار باندہ
معرکے مین شریک ہوئے اور لڑنے لگے اور بہت کافرون
کو زخمی اور مار کر خود شہید ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دیکھا کہ اونکو فرشتے نہلا رہے ہین بعد ورثا
حال کے معلوم ہوا کہ اونکو نہانے کی حاجت تھی اسی سبب سے
اونکو غسیل الملائکہ کہتے ہین ابو سعید ساعدی فرماتے ہین
جب مین حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر گیا تو اون کے
سر سے پانی ٹپکتا پایا اور عمر بن جموح انصاری لنگڑے تھے
جب اونھون نے سنا کہ اصحاب پر بڑی تنگی اور آفت

جانیکا ارادہ کیا اونکی بی بی سنے منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو بسبب عذوری کے یہان چھوڑا ہے اور میں جانتی ہون کہ تم بہاگ کر پہر آؤگے اونہون سنے ہتہیار اوٹہا لیے اور دعا مانگی کہ الٰہی تو مجکو میرے گہر پہیر کر نہ لانا اور آپکے حضور مین پہونچکر عرض کیا کہ یارسول اللہ مین امیدوار ہون کہ لنگڑے پاؤن سے بہشت مین جاؤن آپ نے منع کیا اونہون نے جب بہت اصرار کیا آپ نے اجازت دی پہر وہ معرکہ مین پہرتے تہے اور کافرون سے لڑتے تہے یہان تک کہ شہید ہوئے اور جب اونکی بی بی نے آکر اونکی لاش کو اونٹ پر لادکر دفن کے لیے مدینہ کا قصد کیا اونٹ بیٹھ گیا ہر چند اوٹھایا نہ اوٹھا آخر کو معلوم ہوا کہ اونھون نے یہ دعا کی تہی کہ اے اللہ مجکو میرے گہر کی طرف نہ پہیر لیجانا پہر اونکو اوتار کر وہین دفن کیا اور مصعب بن عمیر کہ مہاجرین کا علم اونکے ہاتہ مین تہا ابن قمیہ لعین نے تلوار سے اونکا سیدہا ہاتہ گرادیا اونہون نے اولٹے ہاتہ مین علم سے لیا اور کہا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ پہر اوس ملعون نے دوسرا ہاتہ بہی کاٹ ڈالا مصعب رضی اللہ عنہ دونون بازو سے علم کو سینہ مین ملائے ہوئے میدان مین چلتے تہے پہر ایک تیر اونکے سینہ پر لگا دیگر پڑے اللہ تعالے نے ایک فرشتہ مصعب کی صورت کا بنا

کہ آمد لڑائی تک سلم کو سے لیے رہا اور وہب بن قابوس مزنی
رضی اللہ عنہ ایک صحابی ستھے کہ نہایت شجاعت سے مین تبہ
کا فرون سے لشکر کو برہم درہم کر دیا اور اونکو آپ کی طرف
نہ آسنے دیا یہان تک کہ شہید ہوئے سعد بن وقاص رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ آمد کی لڑائی مین مین سنے جو شجاعت
اور دلاوری وہب بن قابوس مزنی سے دیکھی ایسی کسی کو
مین کسی سے ۔ دیکھی اور بعد اونکی شہادت کے مین نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اونکے سر کے پاس کھڑے
فرماتے ستھے رضی اللہ عنک فانی عنک راض یعنے اللہ
تجہسے راضی ہوا اور مین بہی تجہسے راضی ہون اور مخیریق ایک
یہودی نہایت عقلمند تہا اوسنے آپکی صفتین اگلی کتابون
مین دیکھی تہین جب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم آمد کی لڑائی کو نکلے ستھے اوس یہودی سے
دلمین اسلام کی خواہش پیدا ہوئی وہ ہتھیار لگاکر آپ کے
حضور مین آکر مسلمان ہوا اور نہایت جوانمردی اور دلاوری سے
اسقدر لڑا کہ شہید ہوا اور مسلمانون کے لشکر مین چند عورتین
تہین کہ غازیون کو پانی پہونچاتی تہین اونمین ایک عورت
نسیبہ بیٹی کعب کی تہی جب اوسنے کافرون کا غلبہ دیکہا
پانی پلانا موقوف کیا اور ہتھیار لگاکر بہت کافرون کو جانسے

مارا اور بہتیروں کو زخمی کیا اور میدان سے نہیں اور لڑائی
سے منہ نہ موڑا اور ہاتھ نہ روکا اور اوسکے تیرہ زخم لگے تھے
کہ ایک زخم سال بھر میں اچھا ہوا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے اوسکے حق میں اور اوسکے خاوند زید بن عاصم اور اوسکے
لڑکوں عمارہ اور عبد اللہ کے حق میں دعا فرمائی کہ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ
رُفَقَائِي فِي الْجَنَّةِ یعنے اے اللہ جنت میں ان سبکو میرا رفیق
کر سبحان اللہ یہ کیسی عورت تھی کہ بہت مردوں پر فائق تھی
اور یہ بات سچ ہے کہ جب شیر جنگل سے نکلتا ہے سب
یہی کہتے ہیں کہ شیر نکلا کوئی نہیں کہتا کہ یہ مادہ ہے یا نر الغرض
اس لڑائی میں اصحاب رضی اللہ عنہم کا مارنا اور مارا جانا اس سے
زیادہ ہے جو بیان ذکر ہوا اگر ہر ایک کا قصہ جدا جدا مفصل
بیان ہو تو یہ کتاب ایک بڑا دفتر ہو جاسے اور جو شدتیں اور
تکلیفیں خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اس
لڑائی میں پہونچیں اوسکے علاوہ میں منقول ہے کہ پانچ کافروں
نے آپس میں آپ کے مار ڈالنے پر اتفاق کیا ایک عبد اللہ بن قمیہ
دوسرا عتبہ بن ابی وقاص بھائی سعد بن ابی وقاص کا کہ اوسنے
آپ کے دانت اور ہونٹ کو زخمی کیا تیسرا عبد اللہ بن شہاب
زہری چوتھا اُبی بن خلف پانچواں عبد اللہ بن حمید اسدی تھا
اور ان کافروں نے چاہا کہ آپ اونکے ہاتھ سے مارے جائیں

اور جب تک آپ کا دین پورا ہوئیگا اور سب دینوں پر غالب
نہ آوے گا آپ عالم سے نہ جائینگے غرض کہ ابن قمیہ
ملعون نے اسقدر پتھر مارے کہ آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا
اور خود کے حلقہ گالون میں ایسے جم بیٹھے کہ ابو عبیدہ بن
جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے اگلے دانت سے کھینچا اونکا
دانت ٹوٹ گیا پھر دوسرے دانت سے کھینچا وہ بھی گر پڑا
اسے مین ایک پتھر آپکی پیشانی مبارک مین لگا کہ وہ زخمی ہو گئی
اور خون اوس سے بہہ کر ڈاڑھی تک آیا آپ اوسکو اپنی چادر
سے پونچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر اس خون کا ایک
قطرہ زمین پر گرے گا بلا ے آسمانی نازل ہوگی اور ساری
خلق کو نیست اور نابود کرے گی اور کبھی زمین پر سبزہ نہ جمے گا
اور باوجود اسکے کمال رحمت سے دعا کرتے تھے اللّٰھم اغفر
لقومی فانھم لا یعلمون یعنی الٰہی اللہ میری قوم کو تو بخش دے کہ یہ مجکو
نہیں جانتے اور میری حقیقت نہیں پہچانتے ہیں اور عتبہ بن ابی وقاص
ناپاک نے آپ کے چہرہ شریف پر ایک پتھر ایسا مارا کہ نیچے کا ایک اگلا دانت
شہید ہوا اور عبد اللہ بن شہاب نے ایک پتھر سے آپکے سر مبارک کو زخمی
کیا اور آپکے منہ پر ستر تلوارین پڑین مگر اللہ تعالیٰ اسکے حفظ و حمایت سے
کسی نے کچھ کام نکیا اور جب ابن قمیہ ملعون نے اپنی تلوار آپکے بدن مبارک پر
ماری آپ اوسکے صدمہ سے گر پڑے اوس ملعون نے

پکار کر کہا کہ مین نے محمد کو مارا اور شیطان بہی خوش ہوا اور
یہ خبر کافرون کے لشکر مین مشہور کی پس طلحہ نے جہپٹ کر آپکو
اپنی بغل مین سے لیا اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے آپ کا
ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اون پانچون کافرون کے لیے بددعا فرمائی کہ یہ سب ایک ہی
سال مین مرجائین پس عتبہ اوسی روز مارے گئے اور ہشام
اوسی سال مین مرے اور ابی بن خلف آخر لڑائی مین گہوڑے
پر سوار ہوکر نکلا اور آپکو دیکہکر بیادبانہ کلام کیا اور کہا کہ اے
محمد اگر تم آج میرے ہاتہ سے بچ جاؤ تو مین نجات نپاؤن پس
صحابہ نے اوسکے مارنے کا قصد کیا آپ نے زبیر ابن عوام کے
ہاتہ سے نیزہ لیکر مارا اوسکی گردن پر لگا وہ گہوڑا پہیر کر چلاتا ہوا چلا
کہ مجہکو محمد نے مارا اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے کہا یہ زخم ایسا
نہین کہ تو اسقدر چلاتا ہے فقط کچہ چہل سا گیا ہے اوس بدبخت
نے کہا قسم خدا کی میرا اتنا زخم اگر تمام عرب والونکو تقسیم کیا جائے
سب یکبارگی مرجائین آخر وہ بدبخت بہاگتے بہاگتے مر الظہران
مین پہونچا کہ مکہ وہان سے ایک منزل رہتا ہے مرگیا اور عبد اللہ
بن حمید ملعون نے آپکے مارنے کو گہوڑا دوڑایا ناگاہ
ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی ہاتہ مین اوسکو دوزخ مین بہیجا
اسیطرح یہ پانچون کافر برے حال مارے گئے بعد اوسکے

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ پہاڑ پر چڑھ جاتیں
ناطاقتی سے چڑھ نہ سکے طلحہ رضی اللہ عنہ اگرچہ زخموں سے
چور چور تھے مگر آپ کے سیلے لیٹ گئے اور آپ اپنا پانون
اونکے پیٹھ پر رکہا پہاڑ پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ طلحہ نے
اپنے اوپر بہشت کو واجب کرلیا اور کافر میدان میں تیر دو
اور اپنی بہادری اور شجاعت بیان کرتے تھے اور اونکی عورتین
شل ہندہ وغیرہ کے مسلمانون کے بدن کو کاٹ کر اور ناک
میں پر وکر زیور کی طرح گلے اور ہاتھون میں پہنتی تھیں اور
کافر یہ کہکر وہان سے پہرے کہ اگلے سال بدر میں پہر تمہارے
تمہارے لڑائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اب کافر پہر فتح نپاوینگے اور اس معرکے میں ستر
مسلمان کہ اون میں چار مہاجری اور باقی انصار تھے درجہ
شہادت کو پہونچے اور تیئس کافر مارے گئے اور ابو عزہ
شاعر کہ اوسکو بدر میں بے فدیہ لیے آزاد کیا تھا اوس لڑائی
میں پہر قید ہو کر مارا گیا اور معاویہ بن مغیرہ کہ اوس سے مسلمانو
کو بہت تکلیف پہونچی تہی گرفتار ہوکر قتل ہوا اور احد کے شہیدو
کے اوپر نماز پڑھنے میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ جناب
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سید الشہدا
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کی نماز پڑھی لہذا اونکے

جسکا جنازہ آتا تھا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ سے
آگے رکھا جاتا تھا اور اوسپر نماز پڑہی جاتی تھی یہانتک
اوسدن امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر ستر مرتبہ نماز
پڑہی گئی اور اس روایت کو حنفیون نے اختیار کیا ہے
اور دوسری روایت کہ اکثر حدیث کے اماموں نے نقل
کی ہے اور اوسکو شافعیون نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ
آپ نے اوسدن احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور
بعد آٹھ برس کے شروع مرض مین قریب اپنی وفات کے
اونپر نماز پڑہی لیکن اسپر سب کا اتفاق ہے کہ شہیدون کو
غسل نہین دیا گیا اور جو کپڑے خون بہنے سے پہنے تھے
اوسمین دفن ہوے اور آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی شہید
کو یہان سے اور جگہ نہ لیجاوے اور جو کوئی لے گیا ہو پہیر لاوے
پس جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد عبد اللہ کو مدینہ لے گئے
تھے آپ کے حکم سے احد مین پہیر لائے اور فرمایا کہ جسکو
آپسمین بہت محبت تھی اونکو ایک ہی قبر مین دفن کرو چنانچہ
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو اونکے بہانجے عبد اللہ بن جحش کے
ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کیا اور جب سب شہیدون کو دفن
کر چکے قریب شام کے آپ سوار ہو کر مدینہ طیبہ کو تشریف
لیگئے وہان ہر قبیلے کی عورتین کہ آپ کے منتظر کہڑی تھین

آپ کا استقبال کر کے ساتھ چلیں آور آپ سے صحیح اور
سلامت رہنے کا شکر کرتی تھیں اور جس کسیکو جو مصیبت
پہونچی تھی آپ کی تندرستی سے اوسکو اوسکا رنج نہ تھا آور
ایک عورت تھی کہ اوسکا باپ اور خاوند اور لڑکا اور سب
عزیز و قریب مارے گئے تھے وہ کہتی تھی اگر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں تو مجھکو کسی کے مارے جانیکا
غم نہیں بلکہ وہ آپ پر تصدق ہوئے اچھا ہوا اور جب آپ
بنی عبد الاشہل کے قبیلے کے نزدیک پہونچے کبشہ بنت رافع
سعد بن معاذ کی والدہ دوڑتی ہوئی آپ کی زیارت کے لیے
باہر نکل آئیں اور آپ گھوڑے پر سوار تھے سعد بن معاذ نے
گھوڑے کی باگ روک کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری ماں ہے
کہ آپ کی زیارت کو آئی ہے آپ ٹھہر گئے اور وہ نزدیک
آکر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوئیں اور عرض کیا میں نے
آپ کو سلامت پایا اب سب مصیبت مجھپر آسان ہے آپنے
اونکے بیٹے عمرو بن معاذ کا ذکر کر کے فرمایا اسے ام سعد خوشی کی
جگہ ہے نہ رنج کی اسواسطے کہ احد کے سب شہید بہشت
کے مکانون میں سیر اور خوشی کرتے ہیں اور وے لوگ
اپنے عزیزوں میں سے جنکی شفاعت کرینگے اللہ تعالے قبول
فرماویگا ام سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اب جو لوگ باقی ہیں

اوسکے حقمین دعا کردیے آپنے فرمایا اللهم اذهب حزن
قلوبهم واجبر مصیبتهم یعنی اے اللہ انکے دلونکا رنج دور کر
اور انکے مصیبت کا بدلا دے پہر فرمایا جو کوئی زخمی ہو اپنے
گہر جاکر دوا کرے تیرے ساتھ میرے گہر تک آنا کچھ ضرور نہین اوس میں قبیلے
کے قریب تیس آدمیون کے زخمی تھے اپنے اپنے گہر چلے گئے اور سعد بن
معاذ آپکے ساتھ رہے اور آپکو پہونچا کر اپنے گہر گئے منقول ہے
کہ جب مدینہ کے لوگ آپکے استقبال کو نکلے تھے فاطمہ بیٹی امیر حمزہ
رضی اللہ عنہ کی بہی سر راہ آکر کہڑی تہین دیکہا کہ آپ کا لشکر غول کا
غول چلا آتا ہے ہر چند اپنے باپ کو تلاش کیا نپایا تب ابا
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہے جبتک
اوسکو لشکر مین نہین دیکہتی ہون صدیق اکبر کو رقت آئی اور آنکہون میں آنسو
بہر آئے اور فرمایا یہ دیکہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیے آتے ہین
جب آپ قریب آئی اوس یتیمہ نے اپنے باپ حمزہ کو آپکے ساتھ بہی نہ دیکہا گہوڑے کی باگ
پکڑ کے عرض کیا میرا باپ حمزہ کہان ہے آپ نے فرمایا مین تیرا باپ ہون اوسنے کہا یا
رسول اللہ اس کلام سے مجہکو اپنے باپ کی شہادت کی بو آتی ہے اور یہ کہکر بے اختیار
رونے لگی سب اصحاب بہی اوسکا حال دیکہکر رونے لگے بعد اوسکے اوسنے
اپنے باپ کی شہادت کی کیفیت پوچھی آپ نے فرمایا اے بیٹی اگر مین
اوسکو بیان کرون تو تیرے دل کو اوسکے سننے کی تاب نہ رہیگی
اس بات سے وہ اور بہی زیادہ بے اختیار رونے لگی

آپ نے اوسکی تسلی کرنے کے خاموشی فرمایا اور منقول ہے
کہ جب ابوسفیان وغیرہ کفار قریش احد سے مکے کو پھرے
راہ مین اپنے پھرنے سے پشیمان ہوکر کہنے لگے کہ پھر چلئے یہ
اوٹھائی اور لشکر جمع کیا اور ابھی کام تمام نہ ہوا چونکہ پھر آئے
اب مصلحت یہ ہے کہ پھر چلین اور بیخ کنی اسلام کی کرین
جب یہ خبر آپ کو پہنچی اتوار کے دن کہ لڑائی کا دوسرا دن
تھا بلال کو حکم کیا کہ مدینے کے محلون مین پکار دے کہ کافرون کے
جانے کے سب لوگ دوڑو اور جو لوگ کل لڑائی مین شریک تھے
وہی آوین سوا سے اونکے اور کوئی نہ آوے اس واسطے کہ
مشرک لوگ یہ نہ جانین کہ مسلمان کل کی لڑائی سے سست
ہوگئے اور بہت مارے گئے ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ آواز
سنتے ہی زخمون پر پٹیان باندھ کر لڑائی کیواسطے مستعد ہوئے
اور سوا اونکے اور لوگ بھی لڑائی پر آمادہ ہوئے
مگر آپ نے سوا جابر بن عبداللہ کے اوروں کو اجازت نہ
دی اور علم کو علی مرتضی یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
سپرد فرما کر روانہ ہوئے اور حمراء الاسد مین کہ مدینے سے
تین کوس ہے مقام کیا اور فرمایا کہ پانسو جگہ پر آگ جلا دین
تاکہ کافر لوگ بڑا لشکر سمجھکر ڈرین اور معبد خزاعی کہ ابھی ایمان
نہین ہوا تھا اودھر سے کہ جاتا تھا حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کو وہان دیکہکر ابوسفیان سے کہاکہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑوات سیلے ہوئے تم سے
رڑنے کو حمراء الاسد مین تشریف رکہتے ہین وہ لوگ یہ خبر
سنکر بہت ڈرے اور اگرچہ ظاہر مین ابوسفیان نے
مسلمانون سے کہلا بہیجا کہ ہم تمسے لڑنے اور تمکو برباد کرنے
آتے ہین لیکن اسقدر ڈرے کہ پیچہا پہر کر ندیکہا اور بہت جلد
مکہ مین پہونچے پہر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کئی مقام وہان کرکے مدینہ طیبہ کو پلٹ آگئے **فائدہ**
یہ بیان ہے اُحُد کے شہیدون کی فضیلتون کا منقول ہے
کہ جو لوگ غزوہ اُحُد مین شہید ہوے تہے اونکے عزیز و قریب
اونکے مارے جانے سے نہایت مجروح خاطر شکستہ دل
تہے آپ نے اونکی تسلی اور اطمینان کے لیے اون شہیدون
کا حال بیان کیا کہ جب اونکی روحین اونکے بدنون سے
جدا ہوئین حق تعالے نے اون روحون کو سبز چڑیاون کے
بدن عنایت کیے پس ہر روز وہ بہشت کی نہرون پر آکر اونکا
پانی پیتے ہین اور بہشت کے میوہ کہاتے ہین اور بہشت کے
باغون مین اوڑتے پہرتے ہین اور وہان کے مکانون مین
بسیتے ہین بعد اوسکے جب سیر کر چکتے ہین رات کو سونے
کی قندیلون مین کہ عرش مجید مین لٹکتی رہتی ہین آور اللہ تعالے

فائدہ بیان فضائل شہداء احد

کی درگاہ مین مناجات کرتے ہین کہ الٰہی ایسا کون ہے کہ
ہمارا پیغام ہمارے بھائیون کو پہونچا دے اور ہمارا سا حال
اون سے کہے اور ایسی عیش و آرام سے اونکو آگاہ کرے
کہ وہ دنیا مین فرصت غنیمت جانکر لڑائی اور جہاد مین جان
و دل سے کوشش کرین اللہ تعالےٰ نے اونکے جواب مین ا
فرمایا کہ مین تمہارا پروردگار ہون تمہارا پیغام تمہارے
بھائیون کو پہونچاؤنگا اور اوسی پر یہ آیۃ نازل فرمائی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ
بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

جو لوگ خدا کی راہ مین مارے گئے اونکو تم مردہ نہ سمجھو
بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہین اور وہان کہاتے
پیتے خوش خرم ہین اور اونکو اونکے پروردگار نے اپنی
عنایت اور فضل سے یہ نعمتین دی ہین اور یہ وہ چاہتے
ہین کہ اپنے بھائیون کو یہ خبر پہونچا دین کہ ہمکو کچھ خوف و
رنج نہین ہے اور ابی قرہ سے مروی ہے کہ ایکدن
جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہداء احد
کی قبرون کی زیارت کو تشریف لیگئے اور فرمایا اے اللہ
اس امر کا گواہ ہون کہ یہ لوگ تیرے راضی ہونیکے لیے

شہید ہوئے ہین پہر فرمایا قیامت تک جو شخص انکی زیارت
کرے اور اونپر سلام بہیجے یہ اوسکا جواب دینگے اور ہر سال
آپ اونکی زیارت کو جاتے اور فرماتے تہے السّلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور بعد آپ کے جناب صدیق اکبر
اور عمر فاروق رضی اللہ عنہمانے بہی یہی طریقہ ہمیشہ جاری
رکہا اور فاطمہ خزاعیہ فرماتی ہین کہ مین ایک دن احد مین گئی
اور کہا کہ اے حمزہ چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے میرا سلام تمکو پہونچے پہر مین نے اوسکے جواب مین یہ آواز
سنی کہ وعلیک السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ باقی اور فضیلتیں
احد کے شہیدون کی کتابون مین بہت ہین یہان اونکی گنجایش
نہین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر غزوہ حنین یہ حنین کی
لڑائی سن آٹھ ہجری عید کے مہینے مین واقع ہوئی اور
حنین مکے اور طایف کے بیچ مین ایک جگہ کا نام ہے اور
ایک روایت مین ہے کہ حنین اوس دریا کا نام ہے جو مکے
سے طایف کی طرف تین رات دن کی راہ ہے اور قصہ
اسکا یہ ہے کہ جب مکہ فتح ہوا اور اوسکے بندوبست سے
فراغت ہوئی سب عرب والون نے آپ کی تابعداری اختیار
کی مگر دو قبیلون یعنے ہوازن اور ثقیف نے خدا اور تکبر

بیان غزوہ حنین

پچھوڑا اور یہ لوگ بہت سرکش اور مالدار تھے انہوں نے
آپسمین کہا کہ اب محمدؐ نے قریش پر فتح پائی اور اس سے
اونکی خاطر جمع ہوئی کچھ عجب نہین ہے کہ ہماری طرف متوجہ
ہوں اب صلاح یہ ہے کہ وہ ہماری طرف نہ آنے پاوین
ہم لشکر لیکر اونکی طرف جاوین بعد اسکے ہوازن نے
اپنا لشکر جمع کرکے مالک بن عوف نضری کو سردار کیا اور
ثقیف نے کنانہ بن عبد یالیل ثقفی کو اور بعضے قبیلون کو
کہ اونکے جوار مین رہتے تھے اپنی کمک کو بلاکر سب چار ہزار
آدمیون سے نکلے اور اپنے اہل و عیال اور جانور سب
ساتھ لیے جب یہ خبر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو پہنچی آپ نے ایک شخص کو اس خبر کی تحقیق کے
لیے بھیجا وہ اونکے لشکر مین جاکر اور سب حال دریافت
کرکے پلٹ آیا اور ہ انکی سب خبر عرض کی کہ اسقدر آدمی اور
ہتھیار اور جانور ہین آپ نے فرمایا انشاءاللہ تعالے
یہ سب مسلمانون کو ملے گا اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ
لڑائی کے لیے مستعد ہو راستے مین ایک صحابی نے
کہا کہ آج ہمپر کافر غالب نہونگے آپ اس بات سے
آزردہ ہوئے اسواسطے کہ جنگ احد مین ایسی ہی باتونکی
سے مسلمانون کو شکست ہوئی تھی کہ اپنی شوکت اور کثرت پر

نازان تھے اور یہ سمجھا تا کہ فتح ہونا لشکر کے بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ
اللہ تعالی کی مدد سے ہے القصہ جب لشکر اسلام تیار ہوا آپنے عتاب
بن اسید کو مکہ کا عامل کیا اور بارہ ہزار مسلمان کر دس ہزار مدینہ کے اور دو ہزار مکہ کے نو مسلمان
تھے ساتھ لیکر سن آٹھ ہجری عید کی چھٹی تاریخ دوشنبہ کے دن مکہ سے نکلے اور ہوازن و ثقیف جب
لشکر اسلام کی خبر لانے کو بھیجے تھے وہ وہاں کا حال دریافت کر کے نہایت
ڈرے اور کانپتے ہوے اپنے لشکر مین جا کر کہا کہ ہمنے محمد کے لشکر مین
ہزارہا آدمی سفید کپڑے پہنے ابلق گھوڑون
پر سوار ایسے دیکھے کہ ہرگز کبھی ویسے
لوگ نہین دیکھے تھے اب مصلحت یہ ہے
کہ تم پھر چلو اور اودھر کا ہرگز قصد نکرو کہ محمد پر کبھی فتح
نپاؤ گے اون بدبختون نے اون جاسوسون کا کہنا نمانا
اور اور لوگ بھیجے وہ بھی یہی حال دیکھکر پھر آئے اور اونکو
اس قصد سے منع کیا وے خون گرفتہ اپنے ارادے
سے نپھرے اور لشکر اسلام کے پہونچنے سے پہلے حنین
کے جنگل مین آکر آڑ مین بیٹھ رہے اور یہ صلاح کی کہ جب
مسلمانون کی فوج غافل اس میدان مین آوے تم سب
ایکبارگی دہاوا کر دو اور ہر طرف سے تیر مارو الغرض
جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دسوین تاریخ
صبح کو اوس جنگل کے نزدیک پہونچے اور جھنڈے

لشکر سے ہر قبیلے کے سرداروں کو عنایت کیے اور چونکہ
راستہ وہان کا بہت تنگ تھا مسلمانون کی فوج نے
چاہا کہ تھوڑے تھوڑے غول ہوکر اور راہون سے
وہان پہونچین پس ساری فوج متفرق ہوگئے دشمنون نے
موقع پایا اور آڑ سے تنگر مسلمانون کے لشکر مین آکر
لڑائی شروع کردی اور ہر طرف سے مارنے لگے پس
وہ غول مسلمانون کا کر اوسمین اکثر نئے مسلمان تھے منھ پھیر
کے بھاگا اور اونکو دیکھکر اورون کے بھی پانون اوکھڑے
اور متفرق ہوے اور اسقدر تفرقہ پڑا کہ سوا سے حیثیت
آدمیون کے آپ کے پاس کوئی نرہا اور آپ کا فقط الله
پر بھروسا رکھتے تھے اور اسباب ظاہری پر نظر نہ تھی
باوجود اس پریشانی کے اپنے گھوڑے کو کہ دلدل نام تھا
دشمنون کی طرف بڑہاتے تھے اور چاہتے تھے کہ
اپنے تئین دشمنون کے لشکر مین پہونچا دین ابو سفیان
بن حارث آپ کے گھوڑے کی باگ روکتا تھا اور آپ
فرماتے تھے کہ یا انصار اللہ ویا انصار رسولہ مین پیغمبر خدا
ہون اور یقینی جانتا ہون کہ اللہ تعالے موافق اپنے
وعدہ کے میری مدد کرے گا تم پھر و اور لڑو مگر بھاگنے والون
مین سے کوئی منہ پھیر کر نہین دیکھتا تھا اور بعضے سنتے

مسلمان کر اونکا سینہ بغض اور حسد سے خوب صاف
نہین ہوا تھا کہتے تھے کہ آج محمدؐ کا جادو بگڑا اور اون کے
اصحاب ایسے بھاگتے ہین کہ دریا کے کنارے تک نہ ٹھہرینگے
پس جب یہ سب لوگ پریشان ہو گئے اور سوا ان
چند آدمیون کے اور کوئی نہ رہا علیؑ ابن ابیطالب عباسؓ
بن عبدالمطلب ابو سفیان بن حارث ربیعہؓ بن حارث بن
عبدالمطلب قثمؓ فضلؓ اسامہؓ بن زید عبداللہؓ بن زبیر
بن عبدالمطلب عقیلؓ بن ابی طالب ابوبکرؓ عمرؓ عبداللہؓ بن
مسعود اور چند آدمی اور اہلبیت کے پس آپ نے ان
صحابیون کے ساتھ ثبات قدمی کر کے عباس رضی اللہ عنہ
سے فرمایا کہ اپنے یارون کو پکارو اور کہو یا معشر الانصار
یا اصحاب السمرۃ اور سمرہ ایک درخت کا نام ہے کہ صحابہ
نے حدیبیہ کی لڑائی مین اوسکے نیچے بیعت کی تھی اون اصحاب
کو اصحاب الشجرہ اور اہلبیت الرضوان بھی کہتے ہین عباس
نے کہ اونکی آواز بہت بڑی تھی آپ کے فرمانے سے ہر ایک
کا نام لے کر پکارا سب نے کہا ہم حاضر ہین اور عباس
رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے اور بعضون کی سواری سست
تھی وہ اپنی سواریون سے کود کر آپ کی طرف دوڑے
اور قریب سو آدمیون کے جمع ہوئے اور تلوارین نکالکر

ایکبارگی کافرون پر ایسا دہلا آگیا کہ گویا آسمان سے
ستارے ٹوٹ پڑے اور آپ بہی سواری سے اوترے
اور ایک مٹھی خاک یا کنکریان دشمنون کی طرف پھینکیں
پس وہ خاک سب کی آنکھون مین پڑی اور اونہون نے
شکست کہائی اور بہاگے اور نہایت بڑی طرح خستہ
ہو گئے اور اوس لڑائی مین چار مسلمان شہید ہوئے
اور بہت کافر جہنم کو گئے اور بہت لوگ مسلمان ہوئے
اور ایک گروہ نے ہوازن کے رئیس کے ساتھ طائف
کے قلعہ مین پناہ لی اور بیٹھے اوس مال کے بچانے کو
جو اوطاس مین رکہہ آئے تھے دوڑے اور مسلمانون
نے اونکا یہان تک پیچھا لیا کہ سبکو قتل کرکے وہ سب
مال لوٹ لائے اور وہان کے سب بتخانے توڑ ڈالے
اور وہ لوگ کہ طائف کے قلعے مین چھپے تھے محاصرہ
ہوکر حاضر ہوئے اور اوس روز چہہ ہزار غلام اور چوبیس ہزار
اونٹ اور کچہہ اوپر چالیس ہزار بکریان اور کئی من
چاندی مسلمانون کے ہاتہہ لگے آپ نے فرمایا کہ اس
لوٹ کو جعرانہ مین جمع کرو اور حفاظت رکہو کہ بعد فرصت
کے مین بانٹونگا اور جعرانہ بکسر جیم و عین و تشدید
را اوطاس اور حنین کے بیچ مین مکے سے ایک [illegible]

اوطاس ... پہاڑ ...

ایک جگہ سے اور آپ طائف کی مہم سے فراغت کر کے
جعرانہ مین تشریف لائے اور اوس مال کو تقسیم کیا
اور پندرہ یا سولہ دن وہان رہکر شبا شب مکے مین جاکر
عمرہ بجا لائے اور بعد اس فتح کے بہت لوگ ایمان لائے
اور وہان کے قیدیون مین شیما آپکی دودہ شریکی بہن
بہی تہین آپ نے اونکے لیے اپنی چادر مبارک بچہا دی اور
بہت خاطر کر کے اونکو اوسپر بٹہلایا اور جوشش محبت سے
آپ کے آنسو جاری ہوے پہر آپ نے اپنی دائی حلیمہ
اور اونکی قوم کا حال پوچہا اونہون نے عرض کیا کہ یہ سب
لوگ دنیا سے چل بسے پہر آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے
تو میرے پاس رہ کہ مین تجکو بہت اچہی طرح سے رکہونگا اور
اگر منظور ہو تو اپنے گہر جا اور مین تجکو کچہ دون اونہون نے
اپنے شہر مین جانا قبول کیا پہر آپ نے ایک لونڈی اور ایک
غلام اور چند بکریان دیکر رخصت فرمایا شیما رضی اللہ
عنہا مسلمان ہوکر اپنے گہر تشریف لے گئین اور باقی لڑائیون
کا حال کہ سن اول ہجری سے سن دس ہجری تک وقوع مین
آئین کتب سیر اور احادیث مین مذکور ہین یہان اونکے
بیان کی گنجایش نہین الصلوۃ والسلام علیک
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصل یہ ذکر ہے آپکی بیماری اور اوسکی شدت کا اور اون واقعون کا جو اون دنون مین گذرے جاننا چاہیے کہ جب جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے دسوین برس حج کیا تو بعد دین کے حکم اور حج کے طریقے سکھلانے کے اپنی وفات کا اشارہ بیان فرمایا اور لوگون کو رخصت کیا اور کہا یہ حجۃ الوداع ہے شاید اگلے سال مجکو حج نصیب ہو اور مین تم مین نہون اور اوسیدن عصر کے وقت یہ آیۃ شریف نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج ہمنے تمہارا دین کامل کیا اور اپنی نعمتین پوری کین اور تمسے بسبب دین اسلام کے راضی ہوے پس اس آیۃ کے اوترنے کی وجہسے آپکا اوٹھ جانا سمجھا گیا اور اگرچہ بظاہر یہ آیت موجب سرور اور باعث خوشی تہی لیکن جو صحابہ عقلمند اور زیرک تھے نہایت ملول اور شکستہ خاطر ہوے اور سمجھے کہ اب زمانہ آپ کی وفات کا قریب آیا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ بعد اس آیۃ کے اوترنے کے بروایت صحیح جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو مہینے اکیس دن دنیا مین رہے منقول ہے کہ اللہ تعالے نے آپ سے وعدہ

فرمایا تھا کہ ہم تجکو صفر کے مہینے کے بعد اپنے پاس بلاوینگے موافق اس وعدے کے آپ ربیع الاول کے چاند کے نہایت مشتاق رہتے اور اللہ تعالے کے دیدار کے شوق مین بیقرار ہوکر فرماتے تھے من بشرنی بخروج صفر بشرتہ بدخول الجنتہ یعنے جو شخص مجکو صفر کے مہینے کے تمام ہونے کی خوشخبری پہونچاوے گا مین اوسکو بہشت مین داخل ہونے کی بشارت دونگا اور اسی حج کے دنون مین سورہ اذا جاء نازل ہوی آپ بموجب حکم خدا کے یہ وظیفہ بہت پڑہا کرتے تھے سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی اِنَّکَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ یہ وظیفہ زیادہ کیون پڑہتے ہین فرمایا کہ اب تنسے جدا ہونے اور اللہ تعالے سے نزدیک ہونے کا وقت قریب آیا ہے اور اللہ نے مجکو تسبیح اور استغفار کا حکم کیا ہے یہ کہا اور روئے سب نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ مرنے سے ڈرتے ہین اور اللہ تعالے نے آپ کو معصوم اور بے گناہ پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ دن بہت سخت ہے کہ سب کو آنے والا ہے اور عبد اللہ بن مسعود رض سے مروی ہے کہ آپ نے ایک مہینے آگے سے اپنی وفات کی صرح خبردی تہی کہ ایک دن ام المومنین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے خاص صحابیوں کو
بلا یا اور نہایت شفقت اور رحمت سے آب دیدہ ہوکر
فرمایا میں تمکو وصیت کرتا ہون کہ پرہیزگاری نچھوڑنا اور
خدا کے غضب سے ڈرتے رہنا اب میں تمکو خدا کے
سپرد کرتا ہون وہ ہر حال میں تمہارا مددگار او نگہبان
رہیگا تمکو لازم ہے کہ حق تعالے سے مرور اور گھمنڈ
نکرنا اور اوسکے خلق میں فساد نڈالنا کہ وہ اوس سے
راضی نہیں جب آپ نے یہ کلمات درد آمیز رقت انگیز
فرمائے تمکو نہایت غم ہوا اور عرض کیا کہ آپ کب تک
دنیا میں تشریف رکھینگے فرمایا فراق کا زمانہ بہت نزدیک
ہے اور اللہ تعالے نے مجکو اختیار دیا ہے چاہون
دنیا میں رہون اور چاہون اپنے پروردگار کی نزدیکی
اختیار کرون لیکن میں نے دنیا کو چھوڑا اور قرب بارگاہ
الٰہی اختیار کیا پھر ہمنے پوچھا کہ آپکو کون نہلاویگا فرمایا
میرے اہلبیت سے جو لوگ زیادہ میرے قریب ہونگے
پھر ہمنے التماس کیا کہ کفن آپکا کس کپڑے کا ہو فرمایا
انہیں کپڑون میں کہ میں پہنے ہون یا مصری یا یمنی
کسی سفید کپڑے میں تم مجہ کو ڈالو پھر ہمنے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کی نماز کون پڑہاویگا یہ پوچھکر چلاکر

تا یوسف جاتا اور بہت بہت طاری ہوئی اور آپ بی بی سبب
شفقت کے آبدیدہ ہوئے اور فرمایا تم صبر کرو اللہ تعالے
پر رحمت کرے اور تمہارے سب گناہ بخشے جب تم مجکو نہلا کر
کفن میں لپیٹنا تب اسی گھر میں میری قبر کے کنارے مجکو رکھکر
باہر نکل جانا اور ایک گھڑی مجکو اکیلا چھوڑ دینا کہ اوس گھڑی میں
پہلے میرا پروردگار اپنی رحمت خاص مجہپر نازل کرے گا پھر
جبرئیل میرا دوست نماز پڑہیگا پہر اسرافیل پہر میکائیل پہر ملک الموت
یعنی عزرائیل بہت فرشتوں کے ساتھ مجہپر نماز پڑہیں گے
اون کے بعد میرے اہلبیت کے مرد پہر عورتیں بعد اوسکے
تم فوج فوج آکر نماز پڑہنا اور رونے پیٹنے سے مجکو تکلیف
نہ دینا اور جو میرے یار اور اصحاب اوسوقت نہ موجود ہوں
اونکو میرا اسلام پہونچانا اور جو لوگ میری تابعداری کریں اور
میرے دین پر چلیں اونکو قیامت تک میرا اسلام پہونچاتے
رہنا پوچھنے عرض کیا آپ کو قبر میں کون اوتاریگا فرمایا
میرے اہلبیت اور اونکے ساتھ فرشتے ہونگے کہ تمکو دیکھینگے
اور تم اونکو نہ دیکھوگے اور صحیحین میں عقبہ بن عامر سے مروی
ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہیں دنوں
میں ایک روز منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہارا
آگے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور تم سب حوض کوثر پر

اوسکے اور مین یہان سے حوض کوثر کو دیکھتا ہون اور مجھکو
تمام زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئی ہین یہ اشارہ
اسطرف ہے کہ بہت شہر فتح ہونگے اور مسلمانون کو بہت
خزانے ملینگے اور منقول ہے کہ پہلے آپ کو درد سر
شروع ہوا اور آپ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے
گھر مین بیمار ہوے اور جب بیماری زیادہ ہوئی سب بیبیان
اوسی مکان مین آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوئین آپ نے
کئی بار یہ کلمہ فرمایا اَینَ اَنَا غَدًا یعنے مین کل کس مکان مین
رہونگا سب بیبیان سمجھین کہ عایشہؓ کے گھر جانے کی
مرضی ہے سب نے عرض کیا کہ آپ عایشہؓ کے مکان مین
تشریف لے چلے آپ نے سبکی مرضی پاکر قبول کیا اور
وہان جا کر لیٹے ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا میری یہ تمنا ہے
کہ مین اس بیماری مین آپ کی خدمتگذاری مین حاضر رہون آپ نے
فرمایا اے ابوبکر اگرچہ تم یار غار ہو اور لائق پاس رہنے
اور خدمت کرنے کے ہو لیکن اگر مین اسوقت مین ہوا
اپنی بی بیون اور لڑکیون کے کسی اور سے خدمت لونگا
تو اونکو بڑی حسرت رہیگی اور اپنے دلون مین نہایت
غمگین ہونگی اور بار مفارقت اور جدائی کا نہ اوٹھا سکینگی
اور تمہاری بیٹی کی خدمت سے اللہ تعالےٰ تمکو ثواب دیگا

محروم نرکھے گا پس روز بروز بیماری زیادہ ہوتی یہانتک
کہ ایکدن نہایت بےچینی سے پہلو بدلتے تھے حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اگر ہمسے کسیکو ایسا اضطراب
ہوتا تو آپ غصہ فرماتے آپ نے فرمایا اے عایشہ میری بیماری
بہت سخت ہے اور قاعدہ ہے کہ اللہ تعالے انبیا اور
اولیا پر بہت سختی نازل کرتا ہے اور اوسکے بدلے مین بہت
زیادہ ثواب اور مرتبے عنایت فرماتا ہے ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین آپ کو دیکھنے آیا اور چاہا
کہ آپ کے بدن مبارک پر ہاتہ رکھون لیکن بسبب شدت
حرارت تپ کے مین ہاتہ نہ رکھہ سکا اور آپ کے بدن شریف
سے ایسے شعلے نکلتے تھے کہ پاس بیٹھنے والونکو اوسکی
گرمی معلوم ہوتی تہی مین نے تعجب سے سبحان اللہ کہا
آپ نے فرمایا کہ انبیا کے برابر کسی پر سختی نہین ہوتی اور
جسقدر اونپر مصیبت زیادہ ہوتی ہے اوسیقدر اونکا مرتبہ
زیادہ ہوتا ہے اور مروی ہے کہ آپ اپنی سب بیماریون
مین اپنے اچھے ہوجانے کی دعا مانگتے تھے مگر اس
بیماری مین دعا نکی اور منقول ہے ام المومنین عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے کہ ایکدن اوسی بیماری مین آپ نے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھلا کر اونکے کان مین

کوئی ایسی بات کہی کہ وہ نہایت غمگین اور ملول ہوگئیں پھر دوسری مرتبہ آپنے اونکے کان مین کچھ فرمایا کہ وہ بہت خوش ہوگئیں مین نے کہا کہ اے فاطمہ یہ کیا بات ہے کہ تم اسقدر غمگین ہوئیں اور ابھی خوش ہوگئیں اونہون نے اوس دن مجکو کچھ جواب نہ دیا پھر آپکی وفات کے بعد میں نے یہی بات اون سے پوچھی اونہون نے کہا کہ اسے والدہ اوس دن آپ نے پہلے مجھسے یہ فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے پاس آکر ایک مرتبہ کلام اللہ پڑھ جاتے تھے اس برس مین دو مرتبہ پڑھا اس سے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت بہت قریب ہے اور تم سے جدا ہونیکا وقت نزدیک آیا یہ سنکر مجکو نہایت غم ہوا پھر آپ نے مجکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ تو رنج مت کر میرے اہلبیت مین سے تو ہی سب سے پہلے میرے پاس پہونچیگی پھر مین خوش ہوگئی چنانچہ چھ مہینے کے بعد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے وفات پائی اور جب تک زندہ رہین آپکے غم مین روپا کین اور کبھی نہ ہنسین اور منقول ہے کہ جب بیماری کی شدت ہوئی آپ نے فرمایا سات مشکین پانی کی مجھپر چھوڑ دو شاید کچھ تخفیف ہو اور مین لوگون کو کچھ نصیحت کرون لوگ آپکا حکم بجا لائے اور آپ کو کچھ تسکین ہوئی پھر آپ نے باہر تشریف لاکر سب کے ساتھ نماز پڑھی اور خطبہ ارشاد فرمایا اور بعد حمد پروردگار کے اصحاب کے شہیدوں کو

لیے دعا مانگ کر فرمایا کہ انصاری میرے بڑے دوست
ہین مین انکے شہر مین آیا انہون نے مجکو جگہ دی اور میرا حق
خوب بجا لائے اور میری محبت اور مدد مین کوئی دقیقہ
اوٹھا نہین رکھا اور نہایت جوانمردی کی قسم پروردگار کی
مین انکو بہت دوست رکھتا ہون تم انکے اچھون کے ساتھ
نیکی کرنا اور برون کی برائی کا تدارک نہ لینا القصہ جب انصار نے
دیکھا کہ بیماری آپ کی دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے حیران
و پریشان ہوئے اور اپنے اپنے گہر چھوڑ کر آپ کی مسجد کے
گرد پہرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا سے تشریف لیے جاتے ہین خدا جانے اونکے بعد
ہمارا کیا حال ہوگا جب آپ نے انصار کی یہ کیفیت سنی
اوٹھنے کا قصد کیا اور ایک ہاتھ علی مرتضے کے کاندہے پر
اور دوسرا ہاتھ فضل بن عباسؓ کے شانہ پر رکھکر مسجد کیطرف
چلے اور پاؤن مبارک ناطاقتی سے گھسٹتے جاتے تھے
اسیطرح مسجد شریف مین پہونچے اور منبر کے پہلے درجہ پر
بیٹھ گئے اور بسبب شدت درد سر کے سر مبارک پر پٹی بندہی
تھی مسلمان لوگ آپ کی خبر سنکر مسجد مین جمع ہوئے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد حمد خدا کے فرمایا اے
مسلمانو مین نے سنا ہے کہ تم میری موت سے

ورستے تہے رسولکو ل پیغمبر اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا اور ہم تم سب
خدا کی طرف جانے والے ہین تمکو لازم ہے کہ آپسمین محبت
رکہو اور ایک دوسرے سے احسان اور نیکی کیا کرے اور کسیکا کام
مین جلدی نہ کیا کرو کہ اللہ تعالے کسیکی جلدی کرنے سے کسی
کام مین جلدی نہین کرتا اور سوائے اوسکے خواہش اور رضامندی
کی کچہ نہین ہوتا اور اے گروہ مہاجرین مین تمکو وصیت کرتا ہون
کہ انصار کے ساتہ نیکی اور احسان کرنا کہ یہ لوگ تم سے پہلے ایمان لائے
اور اپنے گہرون مین تمکو جگہ دی اور اپنے آدہے باغ اونکو
بانٹ دیے اور اپنی ضرورت اور احتیاج کا کچہ خیال نکیا
جو شخص تم سے انپر حاکم ہو اونکے ساتہ نیکی کرے اور انکی بدی
کو معاف کرے اور انصار کو بہی یہی وصیت کرتا ہون کہ اسی
طرح مہاجرین سے اتفاق رکہین کہ اونہون نے مکے کو چہوڑا
اور تمہارے مدینہ کو اختیار کیا اور میرا حق اچہی طرح ادا کیا اور
میری محبت اور تابعداری مین کسیطرحکا قصور نہین کیا
اور فرمایا اے انصار میرے بعد اوروںکو تم سے بہتر جانینگے
اور اونکی خاطرداری تمسے زیادہ کرینگے انصار نے عرض کیا
یا رسول اللہ پہر ہم اونکے ساتہ کیا کرین فرمایا ہمیشہ صبر کرنا چاہیے
آپکے بعد معاویہ کے زمانے مین ایک انصاری پر ظلم
ہوا وہ معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے اوسکی طرف کچہ التفات

بیٹے اور اوسکے ظالم سے بدلا لیا اوس انصاری نے کہا صدق
وصدقت رسولہ تحقیق فرمایا اللہ تعالے نے اور اوسکے رسول نے
آپ نے ہمکو خبر دی تھی کہ میرے بعد تم پر ظلم ہوگا اور کوئی تمہارا
فریاد رس نہ ہوگا۔ معاویہ نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکی نسبت تمکو کیا حکم دیا کہا فرمایا تھا
کہ صبر کرنا۔ معاویہ نے کہا جا اور صبر کر اور فضل بن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ کی بیماری کی مدت
زیادہ گذری تو آپ نے سر مبارک پر پٹی باندہی اور میرا ہاتھ
پکڑ کر مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر بیٹھکر بلال رضی اللہ
عنہ سے فرمایا کہ لوگوں کو جمع کرو اور کہدو کہ یہ تمہارے
رسول کی آخری وصیت ہے تم سب سنو بلال رضی اللہ
عنہ موافق حکم شریف کے مدینہ کے گلیوں اور کوچوں اور
بازاروں میں پکارتے پھرے کہ اے لوگو آج خاتم النبیین
کی آخری وصیت حاضر ہوکر سنلو نہیں تو پھر یہ رسول کہاں
اور یہ وصیت کہاں لوگوں نے بلالؓ کی دردناک آواز سنی
اور اپنے گھروں اور دوکانوں کے دروازے ویسے ہی
کھلے چھوڑ کر حیران اور پریشان دوڑے اور اپنے چھوٹے
بڑے مرد وعورت جمع ہوئے کہ مسجد میں مطلق جگہ نہ رہی
پس اوس مسافر ملک عدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بعد حمد خدا کے فرمایا اے لوگو مین عنقریب تمسے
جدا ہونے والا ہون جس شخص کو مجھسے کچھ تکلیف پہونچی ہو اوسکو چاہیے کہ
آج مجھسے اپنا بدلا لیلیوے اور جس کسی کا حق میرے ذمہ
ہو اوسکو لازم ہے کہ مجھسے پھیر لیوے اور ہرگز نہ ڈرے
مین اوس سے کچھ بغض اور عداوت نرکھونگا کہ یہ میری خصلت
اور سرشت نہین ہے میرا دوست وہی ہے جو آج مجھسے اپنا
حق لینے مین تامل نکرے اور مین پاک اور صاف ہوکر اللہ
تعالے کے حضور مین جاؤن اور مین جانتا ہون کہ یہ میرا کہنا
تمکو ایکبار کفایت نکرے گا مین اس بات کو کہے جاؤنگا اور
اسمین بہت تاکید کرونگا پھر منبر سے اوترکر اندر تشریف
لے گئے اور ظہر کے وقت پھر مسجد مین تشریف لائے اور
نماز کے بعد منبر پر بیٹھکر وہی کلمہ پھر فرمایا تب ایک شخص نے
اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے تین درم آپ کے
ذمہ ہین آپ نے فرمایا مین تجھکو جھوٹھا نہین جانتا ہون
اور قسم بھی نہین دلاتا ہون لیکن تو بیان کر کہ یہ تین درم کیسے
میرے ذمہ ہین اوسنے عرض کیا کہ آپ نے ایک محتاج
کو دلوائے تھے آپ نے فرمایا اے فضل اوسکو تین درم دے
پھر فرمایا جس کسی کے ذمے کسیکا حق ہووے چاہیے کہ اوسکو آج
ادا کرے اور دنیا کی بدنامی سے نہ ڈرے اس لیئے

آخرت کی فضیحتی دنیا کی رسوائی سے بہت زیادہ ہے اسپر ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے لوٹ کے مال سے تین درم چرا لیے تھے وہ میرے ذمے ہین آپ نے پوچھا تو نے یہ کیون کیا کہا مجکو احتیاج تہی فرمایا اسے فضل تین درم اس سے لیکر بیت المال مین رکہدو پہر فرمایا جس کسی سے کوئی گناہ ہوا ہو بیان کرے کہ مین اوسکے حق مین دعا کرون ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جہوٹہ بہت بولتا ہون اور مجکو نیند بہت آتی ہے فرمایا اسے اللہ اس سے یہ عیب دور کر اور ایک شخص نے گذارش کی کہ مین منافق ہون اور کوئی برا کام مجہسے چہوٹ نہین رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسے شخص تو نے اپنے تئین رسوا کیا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی رسوائی آخرت کی فضیحتی سے بہت کم ہے اسے اللہ تو اسکو ایمان نصیب کر اور سب برے کام اس سے چہوڑا کر نیک کامون کی توفیق وسے پہر آپ منبر سے اوتر کر حجرہ مبارک مین تشریف لے گئے اور وہان بہی اسیطرح کی نصیحتین فرمائیں اور ازواج مطہرات کو گوشہ نشینی اور صبر کرنے کا حکم فرماکر یہ آیۃ پڑہی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

یعنی اے بی بیو تم اپنے گہرون میں بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ کی
طرح باہر نہ پہرو اور نماز پڑہو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اوسکے
رسول کی تابعداری کرو بیشک اللہ تعالے نے تم سے
ہر برائی کو دور کیا اور تمکو خوب پاک فرمایا اور منقول ہے
کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی عادت کے موافق اذان کہکر
دروازۂ شریف پر حاضر ہوتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نماز کے لیے اطلاع کرتے اور آپ مسجد شریف
مین آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑہتے ایکدن آخر بیماری مین
عشا کے وقت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کیلیے پکارا آپ نے
فرمایا مجکو بیماری کی شدت سے باہر آنے کی طاقت نہین ابوبکر
سے کہدو کہ نماز پڑہا دین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا یا رسول اللہ میرے باپ کا دل نہایت نرم ہے اور انکو
آپکی بیماری سے اونکو بہت غم رہتا ہے وہ جب آپکی
جگہہ پر کہڑے ہونگے اور آپ کو وہان نہ دیکہین گے نہایت
روئین گے اور نماز نہ پڑہا سکین گے اگر کسی اور کو یہ حکم ہو تو
بہتر ہے اور ہر چند صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کئی بار یہی کہا
مگر آپ نے منظور نکیا اور پہر کہا کہ ابوبکر سے کہدو نماز پڑہا دے
القصہ جب بلال سے آپکا یہ حکم کہا گیا وہ روتے اور کلمہ
حسرت اور اندوہ کے کہتے ہوئے پہرے اور صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجکو باہر آنے کی طاقت نہین ہے تم امامت کر کے نماز پڑہا دو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسب الحکم امامت کے لیے اوٹھے جب اونکی نگاہ محراب پر پڑی اور آپ کی جگہ خالی دیکہی ضبط نکرسکے اور روتے روتے بیہوش ہوکر گر پڑے

شعر در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد ٭ حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد ٭ اوسوقت در و دیوار جن و انس ملک و فلک سے رونے اور واویلا کی آواز بلند ہوئی جب یہ شور و غل آپ نے سنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا کہ یہ کیا فریاد و شور ہے

شعر گفتا ہمہ درغمت خراب اند ٭ زین راہ وروش بپیچ و تاب اند ٭ صد مرحلہ طے دراز رویت ٭ صد قافلہ گم بجست وجویت ٭ یاران تو از غمت زبونند ٭ زین بیش چہ گویمت کہ چونند ٭ از ہجر تو سوخت استخوان ہا ٭ چون موم گداخت مغز جان ہا ٭ پس حضرت صلے اللہ وآلہ وسلم حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے شانون پر ہاتہ رکہکر مسجد مین تشریف لائے اور فرمایا اے مسلمانو اب مین تمسے جدا ہوتا ہون اور تمکو خدا اسکے سپرد کرتا ہون تمکو چاہیے خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری مین رہو اور کوئی بات اوسکے حکم کے خلاف نکرو اور کوئی پیغمبر اپنی امت مین

ہمیشہ ہنین رہا اور مین بھی شبہون کا جوکوئی بیان آیا ہے
اوسکو بیان سے جانا ضرور ہے سواسے اللہ تعالے
کے کسیکو تھا ہنین پہر آپ نے عشا کی نماز ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھکر پڑہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہا فرماتے ہین کہ آپ نے اپنی امت مین سے سوا سے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کسی کے پیچھے نماز ہنین پڑہی مگر
ایک بار سفر مین عبد الرحمن ابن عوف کے پیچھے قریب ایک
رکعت کے پڑہی تھی اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہین کہ آپ کی وفات کے روز مین سرہانے بیٹھی
تھی آپ کے ہونٹھ ہلتے دیکھکر مین نے کان لگائے اور
سنا آپ فرماتے تھے الٰہی میری امت کو دوزخ سے بچانا
اور اونپر قیامت کا حساب آسان اور سہل کرنا پہر مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے فرمایا اے ام سلمہ
تھوڑی دیر مین تو میری آواز نہ سنے گی اور سہل بن سعد
رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کہین سے کچھ دینار آپ کے
پاس آئے تھے اور محتاجون فقیرون کو بانٹ کر چہ یا سات
دینار رہ گئے تھے جب آپ بیمار ہوے وہ دینار عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سپرد کر کے فرمایا کہ یہ کسی فقیر محتاج
کو دے دینا بعد اوسکے آپ بیہوش ہوگئے صدیقہ رضی اللہ عنہا

کو سبب رنج کے کچھ یاد نرہا جب آپ کو افاقہ ہوا فرمایا اسے
عائشہ وہ دینار دے ڈالے یا نہین اونہون نے کہا کہ ابہی میرے
پاس ہین فرمایا دے ڈالو اور پہر بیہوش ہوگئے اسیطرح
تین مرتبہ بعد افاقہ کے فرمایا کہ صرف کرڈالو اور صدیقہ رضی
اللہ عنہا کو کمال اضطراب سے یاد نرہا پہر چوتہی مرتبہ بعد
افاقہ کے آپ نے پوچہا اونہون نے عرض کیا کہ ابہی میرے
پاس ہین فرمایا لے آؤ وہ لے آئین آپ نے اپنے ہاتہ
مین لیکر فرمایا بڑی حیف کی بات ہے کہ مین اللہ تعالے
سے ملاقات کرون اور یہ دینار میرے پاس رہین پہر وہ دینار
محتاجون کو بانٹ دیے اور اوسی روز انتقال فرمایا جب
شام ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسیکو اپنی
ایک پڑوسی عورت کے پاس بہیجا کہ اگر تیرے چراغ مین
کچہ تیل ہو تو تہوڑا سا مجکو دے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا آخری وقت ہے سبحان اللہ کیا مرتبہ عالی ہے کہ
اگرچہ گہر مین تیل تک نتہا مگر سات دینار سونیکی اوسیوقت تصدق فرمائی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ✤ ✤ ✤ ✤

تمام ہوئی مجلس یازدہم کتاب دوازدہ مجلس کی ✤

مجلس دوازدہم

نحمدہ ونصلی ونسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	علی حبیبہ الکریم

یہ مجلس بارہوین سبیچ ذکر وفات
اور غسل اور تجہیز وتکفین اور نماز اور دفن
کے اور بیچ بیان خصائل زیارت مزار
شریف اور انبیا کی زندگی قبرون میں

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
کے دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھا
رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دروازے کا پردہ اوٹھا کر مسلمانون کی صفون

دیکھا اور مسکرائے صحابہ سمجھے کہ آپ تشریف لیے
آتے ہیں نہایت خوش ہو کر چاہا کہ نماز کو چھوڑ کر آپ کی
زیارت سے مشرف ہوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے بھی ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹکر مقتدیوں کی صف میں کھڑے
ہوں آپ نے سبکو اشارے سے فرمایا کہ تم سب
کھڑے رہو اور اپنی نماز تمام کرو بعد اوسکے پردہ چھوڑ دیا
اور اوسی روز انتقال فرمایا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے منقول ہے کہ آپ کے وفات کے دن اللہ
تعالے نے ملک الموت کو حکم دیا کہ میرے حبیب کے
دروازے پر جا کر کھڑا رہ اور اجازت مانگ اگر وہ سید
انبیا اجازت دیں تو اونکی روح شریف قبض کرنا نہیں تو
جلد پھر آ ملک الموت نے ہزاروں فرشتے ساتھ لیکر
دنیا کا قصد کیا اور جنگلی آدمی کی شکل پر حاضر ہوا اور
دروازے پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیکم یا اہل بیت
النبوۃ و معدن الرسالۃ اگر اجازت ہو تو میں گھر کے
اندر آؤں جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے جواب
دیا کہ اے اعرابی پھر جا اسوقت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے ملاقات نہوگی عزرائیل نے دوسری
بار اجازت مانگی پھر وہی جواب پایا تیسری مرتبہ ایسی آواز سے

چلاّ کر اوس گھر کے سب لوگ مارے ڈر کے کانپنے
لگے اتنے مین آپ کو ہوش آیا اور آنکھین کھول کر
فرمایا کیا حال ہے اور تم سب کیون ڈر رہے ہو حضرت
خاتون جنت نے عرض کیا کہ دروازے پر ایک گنوار
کھڑا ہوا اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے مین نے ہرچند
منع کیا نہین سنتا ہے فرمایا اے فاطمہ تم نہین جانتی ہو
کہ یہ کون ہے اونھون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول
خوب جانتا ہے فرمایا اے فاطمہ یہ شخص لذتون کا
کھونے والا اور مرادون کا ناتمام رکھنے والا
اور جماعتون کا جدا کرنے والا اور عورتون کا بیوہ کرنیوالا
اور لڑکون کا یتیم کرنیوالا ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ بے
کھٹکے دروازے کو کھولے اور بے تحاشا جان نکالے
اگر دروازہ بند کر لین دیوار کے سوراخ سے گھس آوے
اور جس گھر مین جائے وہان رنج و غم چھا جائے
فاطمہ یہ ملک الموت ہے کہ تیرے باپ کی روح قبض
کرنے آیا ہے اور ادب سے باہر کھڑا اجازت مانگتا
ہے نہین تو اجازت مانگنا اسکی عادت نہین فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے یہ کلام سنکر رونا اور واویلا شروع
کیا اور کہا افسوس صد افسوس آج مدینہ خراب ہوتا

آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے سینہ سے لگا کر دیر
تک آنکھیں نہ کھولیں لوگوں نے جانا کہ آپ کی روح شریف
نے بدن مبارک سے مفارقت کی حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنہا نے آپ کے کان میں کہا یا اَبَتَاہُ آنکھیں کھولو اور
مجھ غمدیدہ سے کچھ فرماؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا اے لخت جگر نور بصر رونا
موقوف کر کہ تیرے رونے سے حاملان عرش روتے
ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے خون کے آنسو
جاری تھے اور آپ اپنے دست مبارک سے اونکے
آنسو پونچھتے تھے اور تسلی دیکر فرماتے تھے الہی میری
فاطمہ کو صبر دے بعد اوسکے اونہوں نے کہا آہ افسوس
میرے باپ پر کیا سختی ہے آپ نے آنکھیں کھول کر
فرمایا اے فاطمہ تیرے باپ پر آج کے سوا پھر کوئی
مصیبت نہیں ہے اور حسنین علیہما السلام کو بلوایا اور
اپنے برابر بٹھلایا وہ آپ کا حال دیکھکر نہایت روئے اور
آپ کے سینہ مبارک پر منہ رکھکر ایسے بیچین ہوئے
کہ آپ کے ہوش وحواس جاتے رہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار سے اونکی طرف دیکھتے اور اونکی
پیشانی نورانی چومتے تھے اور لوگوں کو اونکی محبت اور

تعظیم کے لیے وصیت فرماتے تھے پھر عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے عرض کیا کہ چشم رحمت بکشا سوئے من
انداز نظر اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی اور کچھ
مجکو وصیت فرمائی کہا جو کچھ میں نے کل کہا ہے اوسی پر
عمل کرو اور پھر سب بی بیوں کو تسلی اور تشفی دیکر
رخصت فرمایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آکر
پاس بیٹھ گئے آپ نے اپنا سر مبارک بچھونے سے
اوٹھایا تب جناب امیر علیہ السلام نے اپنے زانو پر
رکھ لیا اور آپ نے اون سے فرمایا کہ اے علی فلانے
یہودی کی اتنی دینار مجھپر قرض ہیں تم اوسکو دیکر مجکو بری الذمہ
کر دینا اور اے علی سب سے پہلے تمہیں حوض کوثر پر
مجھسے ملاقات کروگے اور میرے بعد تمکو بہت تکلیفیں
پہونچینگی تم ملول ہونا اور صبر کرنا اور جب دیکھنا کہ
خلق نے دنیا کو اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا بعد اسکے
آپ نے ملک الموت کو آنے کی اجازت دی وے آئے
اور کہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو سلام کہا ہے اور مجکو حکم دیا ہے کہ بے اجازت
میرے حبیب کی روح قبض نکرنا جیسا حکم ہو بجا لاؤں آپ نے
فرمایا اے ملک الموت جلدی نکر اور جبرئیل کو آنے دے

اتنے مین جبرئیل علیہ السلام روتے ہوئے آکر آپکے
سرہانے بیٹھ گئے آپ نے اونسے فرمایا کہ مجکو سفر آخرت
درپیش ہے اسوقت مجکو کوئی اللہ تعالے کی عنایت
اور مہربانی کی بات سنا کہ مین خوش ہوکر اپنی روح ملک الموت
کے سپرد کرون جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
آج آسمانون کے دروازے کھل گئے اور دوزخ کی آگ
بجھادی گئی اور مقرب فرشتے اور حورین اور غلمان صف
بصف آپ کی روح مبارک کے انتظار مین کھڑی ہین اور
اللہ تعالے آپ کا مشتاق ہے آپ نے فرمایا کوئی ایسی
خبر سنا کہ مین خوش ہون جبرئیل علیہ السلام نے عرض
کیا آپ اس سے زیادہ کیا چاہتے ہین فرمایا مجکو اپنی ذات
کی کچھ پروا نہین لیکن اپنی امت کا رنج اور خیال ہے کہ جو
بیچارے میری شفاعت کی امید پر بیٹھے ہین اور میری محبت
اور دوستی مین جان دیتے ہین مجکو اونکے حال سے
خبر کر کہ اونکا کیا انجام ہوگا اور کل قیامت کو حق تعالے
اونکے ساتھ کیا معاملہ کریگا اونہون نے عرض کیا کہ جبتک
آپ بہشت مین نہ داخل ہونگے تب تک سب نبیون پر بہشت
حرام ہے اور جبتک آپکی سب امت بہشت مین نہ پہنچ
لے گی تب تک کسی نبی کی امت بہشت مین نجاسکے گی آپنے

فرمایا الحمد للہ اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپ نے اوس
وقت یہ بہی فرمایا کہ اے جبرئیل بارگاہ کبریا مین میری
میری طرف سے عرض کر کہ اپنی عنایت سے میری تین
امیدین اور پوری کر اول یہ کہ قیامت کے دن مجکو حکم
وے کہ مین اپنی امت گنہگار کی شفاعت کرون دوسری
یہ کہ میری امت کو اونکے گناہون کی شامت سے دنیا
مین عذاب کر کے رسوا نفرما وے بلکہ اوس عذاب
کو قیامت پر اوٹھا رکہے تیسری یہ کہ بہشت مین روضہ
اور حجرات کو میری امت کا حال مجکو معلوم ہوتا رہے
اس لیے کہ اگر اونکے کام اچہے ہون تو مین اللہ تعالے
کا شکر کرون اور وہ کام اونکے نامہ اعمال مین لکہے
لکہا ہواؤن کہ کسی گناہ سے نہ سٹے اور اگر اونکے کام برے
ہون تو دعا کر کے بخشاؤن اور وہ اونکے نامہ اعمال مین
نہ لکہے جاوین پس جبرئیل علیہ السلام جا کر اللہ تعالے
کا پیغام لائے کہ مین نے تیری تینون باتین قبول
کین اور جیسی تیری مرضی ہے ویسی ہوگا پہر جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر
سے فرمایا کہ اے عزرائیل اب تو اپنا کام کر پس جبرئیل
علیہ السلام رخصت ہوئے اور کہا السلام علیک یا

آج سے میں دنیا میں کبھی نہ آؤنگا کیونکہ میں دنیا میں فقط
آپ ہی کے پاس آتا تھا اور مجکو آپ ہی سے کام تھا ؏ کم گشت
رفت از بوسے سیر زلف تو حرفے بچمن ٭ ورنہ سے کے تو ا
نسیم سحری باد سے غرض ٭ الغرض ملک الموت
قبض روح میں مشغول ہوئے اور آپ کو اسقدر موت
کی سختی ہوئی کہ رنگ مبارک کبھی سرخ کبھی زرد ہوجاتا تھا
اور چہرہ مبارک پر اوسکی شدت سے پسینا آگیا ایک
پیالہ پانی آپکے پاس رکہا تھا اوسمین اپنا ہاتھ ڈال کر
منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے اللہم اعنی علی سکرات
الموت یعنے اے اللہ موت کی سختی میں میری مدد کر
بعد اوسکے فرمایا اسے ملک الموت جان نکلنے میں بہت
سختی ہوتی ہے تو میری امت کی جان بھی اسی سختی سے
نکالتا ہوگا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس آسانی
سے کسیکی جان نہیں نکالی فرمایا اسے ملک الموت
مجکو جسقدر میری امت پر سختی کرنا ہو وہ سب آج تو میری
جان پر کرلے مجکو اونکی تکلیف گوارا نہیں جو ایذا اور سختی
ہو مجہی پر ہو اور پر نہو ٭ شعر ٭ اسے جان صد ہزار چو
ما وقف جان تو ٭ سردم ہزار تحفہ زما بر روان تو ٭ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اوسوقت آپکا

سر مبارک بہی کی گود مین تہا اور آپ آسمان کی طرف دیکھتے
تہے پس ہاتہ اوٹھا کر فرمایا ربنا اغفرلی والحقنی بالرفیق
الاعلیٰ پہر آپ کا ہاتہ گر پڑا اور روح شریف بدن مبارک
سے نکل کر متوجہ بقاے ایزد ذوالجلال ہوئی انا للہ وانا الیہ
راجعون غزل اوٹھا جہان سے جو وہ ختم مرسلان
افسوس ✤ سیاہ ہوگیا آنکہون مین سب جہان افسوس ✤
یہ حال دیکہہ کے رونے لگے صغیر و کبیر ✤ صحابہ کرنے لگے نالہ
و فغان و افسوس ✤ ہجوم غم سے ہوئے اہل بیت سب
نالان ✤ سبہون کی آنکہون سے دریا ہوے روان افسوس ✤
لگی جو آتش فرقت سبہون کے سینے مین ✤ جلا متاع شکیبا
او جسم و جان افسوس ✤ بیان مین حضرت زہرا کا کیا
کرون رونا ✤ یہی کہین تہین کہ بابا مرا کہان افسوس ✤
ہوا فراغ سے تا زیست اونکو اس غم سے ✤ بلا کش تہین جون
بسمل طپان افسوس ✤ کلام حضرت حسنین کا تہا و اجداہ
چلے اکیلا ہمین چہوڑ تم کہان افسوس ✤ پڑا یہ لشکر غم
آکی کشور دلپر ✤ لیا ہے لوٹ سبہی طاقت و توان افسوس ✤
نہین بیان کی کچہہ بہی احتیاج اے عاصی ✤ کہ رنگ غم سے
چہرے پہ ہے عیان افسوس ✤ الغرض ایسا واقعہ
جانگزا اور سانحہ ہوش ربا سے اوسدن مدینہ مین ایک

حشر بپا تھا کہ قلم اوسکی تحریر سے عاجز اور طاقت
بشری اوسکے بیان سے قاصر ہے آپ کے فراق
سے ہر ایک کو اپنی زندگی دشوار تھی صحابہ رضی اللہ عنہم
کا یہ حال ہوا کہ بعضے مبہوت اور بعضے گونگے اور بعضے
بہرے اور بعضے دیوانے ہوگئے اور بعضے شل ہوکر
جہان سے تھے وہین رہ گئے اور اکثر لوگ بیمار اور روتے
روتے اندھے ہوگئے اور بعضون نے مدینہ کو چھوڑ
دیا چنانچہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ شام کی طرف چلے گئے
اور زمانہ خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین ایک
دن بلال نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے بلال
تونے یہ کیا ظلم کیا کہ میرے مدینہ سے چلا آیا اور ہماری
زیارت کو نہین آتا بلال رضی اللہ عنہ جاگتے ہی مدینہ
کی طرف روانہ ہوئے اور وہان پہنچکر آپ کی زیارت
سے مشرف ہوئے اور ایک انصاری اپنے کھیت مین
تھا جب اوسنے یہ خبر سنی دعا مانگی کہ الٰہی مین نہین چاہتا
کہ اب ان آنکھون سے کسیکو دیکھون پس اوسیوقت وہ
اندھا ہوگیا **شعر** دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند
ورنہ بیند چہ بود فائدہ بینائی را **القصہ** بعضے منافق

کہنے لگے کہ اگر محمد پیغمبر ہوتے تو انکو موت نہ آتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنکر تلوار میان سے نکال لی اور مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ جو کوئی کہیگا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا ہے اوسکو اسی تلوار سے مار ڈالونگا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوس وقت اپنے گھر میں تھے یہ خبر سنکر روتے اور وا محمداہ وا محمداہ کہتے ہوئے تو وہاں سے اور گرتے پڑتے مسجد شریف تک آئے وہاں لوگوں کو پریشان دیکھکر اندر تشریف لے گئے اور آپ کی چادر مبارک اوٹھا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا وا نبیاہ پھر آپ کے دونوں ہاتھ چوم کر کہا وا صفیاہ وا خلیلاہ بابی انت وامی طبت حیا ومیتا یعنے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں پاک صاف تھے اور بعد وفات کے بھی پاک صاف رہے اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی جان آپ پر نثار کرتا اور اگر آپ نے گریہ وزاری سے منع نہ کیا ہوتا تو آج اپنی آنکھوں سے خون کی ندیاں بہاتا اے اللہ اپنے حبیب کو میرا سلام پہونچا اور اے محمد ہمکو اپنے پروردگار کے پاس یاد فرمانا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا

کہ کہہ رہے ہین کہ جو کوئی آپ کی وفات کا نام لیگا اوسکو
مین مار ڈالون گا اونھون نے کئی مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ اونھون نے نہ سنا تب ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اوسے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وفات پائی اور کیا تمکو نہین معلوم کہ اللہ
تعالے فرماتا ہے انک میت وانہم میتون حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اوسوقت مین ایسا
بیحواس تہا کہ گویا مین نے یہ آیۃ کبھی نہین سنی تھی
جب ابوبکر نے یاد دلائی میرا بدن تھرا گیا اور مین گر پڑا
بعد ازان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پہ کہڑے ہوئے
اور بعد حمد اور نعت سرور انبیا کے فرمایا کہ اے
مسلمانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور اللہ جل جلالہ زندہ ہے وہ ہرگز نہ مریگا تب
لوگون نے جانا کہ آپ نے اس جہان سے سفر کیا
سب نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پہر صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے تمام اہل بیت کی تسلی فرمائی اور کہا کہ تجہیز اور
تکفین تمہارے متعلق ہے تم اسکا سرانجام کرو اور
آپ مہاجر اور انصار کے سردارون کو لیکر واسطے
قرارداد امر خلافت اور رفع نزاع اور انتظام امور اسلام کے

سقیفہ بنی ساعدہ مین تشریف لے گئے تفصیل اسکی
آگے بیان ہوگی الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ وصل یہ ذکر ہے آپ کے
غسل اور تجہیز اور تکفین اور نماز اور دفن کا اے اہل
مجلس جانو تم کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس بیماری مین فرمایا تہا کہ غسل اور تجہیز اور تکفین
میری مردان اہل بیت کرین موافق اوسکے یہ خدمت
اونہین سے متعلق رہی چنانچہ حضرت عباس ابن عبد المطلب
اور علی بن ابی طالب اور فضل اور قثم اور اسامہ بن زید
اور صالح حبشی رضی اللہ عنہم حجرہ شریف مین تشریف
لے گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حجرہ شریف
کا دروازہ بند کیا اور چادر یمانی کا پردہ باندھ کر لاش
مبارک کو نہلانیکے لیے اوس پردے مین آ گئے
ناگاہ ایک آواز آئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم کو غسل نہ دو کہ وہ پاک ہین حاجت نہلانیکی نہین ہے
ڈہونڈہا کہنے والے کا پتا نہ لگا اور سب نے چاہا کہ غسل
دینا موقوف کرین مگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ اس آواز سے ہم یہ سنت نہین چہوڑ سکتے اور ہم
نہین جانتے کہ یہ کسکی آواز ہے دوسری بار پہر آواز

بیان غسل و تجہیز و تکفین

کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہلاؤ اس لیے
منع کرنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہون تب انکے
آپس مین اختلاف پڑا کہ آپ کو کپڑے پہنے ہوئے
نہلاوین یا اور مردون کی طرح ننگا کرکے پس غیب سے
آواز آئی کہ کپڑون سمیت نہلاؤ اور بدن شریف ننگا
مکرو پہر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے
چاہا کہ چارزانو بیٹھکر اور لاش مبارک کو گود مین لیکر
نہلاوین آواز آئی کہ لٹا کر نہلاؤ تب آپ کو اسطرح لٹایا
کہ سر مبارک مشرق کی جانب اور پانون مغرب کیطرف
کیے اور جناب امیر علیہ السلام نے بموجب وصیت
کے آپ کے سینہ کو اپنے سینے سے ملاکر اور دستانہ
ہاتھ مین پہن کر بہت نرمی اور آہستگی سے بدن شریف
ملا اور اسامہ بن زید اور صالح نے سات مشک پانی
بموجب وصیت کے عرس کے کنوین سے بہرکر ڈالا
اور عرس مدینہ مین ایک کنوان ہے کہ آپ نے
اوسکا پانی پیا اور وضو کرکے بچا ہوا پانی اوسمین ڈال
دیا تھا اور قثم اور عباس رضی اللہ عنہما آپ کو اوسلتے اور
پلٹتے تھے اور فرشتے اونکی مدد کرتے تھے کہ ذرا سی جنبش
مین آپ ایک طرف سے دوسری طرف پہر جاتے تھے

اور آپ کو تین پانی سے غسل دیا گیا پہلے سادے
پانی سے پہر اوس پانی سے کہ اوسمین بیر کی پتیان ڈالکر
گرم کیا تہا پہر کافور کے پانی سے اور بعد غسل کے کچھ
پانی آپکے پلکون کے نیچے اور ناف مین رہ گئے تہے
اونکو بموجب وصیت کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
پی لیا اوسکے پینے سے آپکا علم اور حافظہ زیادہ ہوا
پہر آپکے بدن شریف اور جوڑون پر کافور اور مشک
ملا اور جناب امیر علیہ السلام نے تہوڑا سا مشک اور
کافور بچا ہوا اپنے صاحبزادون کے سپرد فرمایا کہ اسکو
تبرکًا میرے کفن مین لگا دینا اور تین سفید کپڑون مین
آپکو کفن دیکر اور خوشبو لگا کر موافق حکم کے اوسی
حجرے مین تنہا چہوڑ کر سب باہر نکل آئے اور فرشتون
نے فوج فوج آکر نماز پڑہی بعد اوسکے مسلمانون نے
بے امامت اور بے جماعت اکیلے اکیلے اسطرح آپپر
نماز پڑہی کہ پہلے اہل بیت مین سے حضرت علی اور
حضرت عباس اور بنی ہاشم پہر مہاجرین پہر انصار
پہر اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعد اوسکے گہر کی بیبیون
نے پہر اور مسلمانون کی عورتون نے پہر لڑکون نے
اور اسطرح جدا جدا جنازے کی نماز بے امامت خاص

آپ کے سینہ تھی دوسرے کے لیے درست نہیں اور چونکہ
لوگ بہت سے تھے اور سب نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی دفن شب
میں دیر ہوئی کہ آپ نے دوشنبہ کے دن انتقال فرمایا
اور بدھ کی رات کو پچھلے وقت دفن ہوئے اور لوگوں نے
آپ کی نماز میں جناب امیر علیہ السلام کی سکھلائی ہوئی یہ دعا
پڑھی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ
الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَالْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ
وَالصّٰلِحِیْنَ وَمَا سَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الشَّاہِدِ الْبَشِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ
الْمُنِیْرِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ بعد اوس کے صحابہ میں یہ اختلاف پڑا
کہ ہر ایک آپ کے مزار شریف دوسری جگہ تجویز کرتا تھا
بعضوں نے کہا کہ جس جگہ روح مبارک قبض ہوئی وہیں
دفن کرو اور بعضوں نے مسجد میں اور بعضوں نے بقیع
میں اور بعضوں نے مکے میں اور بعضوں نے بیت المقدس
میں دفن کرنا تجویز کیا تب جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنا ہے کہ سب پیغمبر اوسی جگہ دفن ہوئے ہیں جہاں انکی

روح قبض کی گئی ہے پس آپکو یہین دفن کرنا اور جناب
امیر علیہ السلام نے بھی کہا کہ یہان سے کوئی جگہ بزرگ
اور بہتر نہین تب ابو طلحہ انصاری نے گورکن کو بلاکر اور لحد
مبارک اوٹھا کر اوسی مقام پر مزار شریف لقبور لحد کے
کھدوائی اور عباس اور علی اور فضل اور قثم رضی اللہ عنہم
قبر شریف مین اوترے اور ایک چادر سرخ جو قرمز
نجران کی خیبر کی لڑائی مین آپ کو ملی تھی اور آپ اوسکو
کبھی اوڑھتے اور کبھی بچھا لیتے تھے بموجب وصیت ش
قران کے قبر شریف مین بچھا دی اور یہ بات بھی آپ کے
لیے خاص تھی بعد اوسکے لاش مبارک کو قبر مین رکھا اور
کچی نو اینٹون سے لحد کو بند کرکے مٹی ڈالی اور اوسکو
زمین سے ایک بالشت اونچا کرکے سرخ اور سفید سنگریزے
اوسپر چن دیے اور بلال رضی اللہ عنہ نے سر سے
پانون تک پانی ڈالا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ مین سب کے بعد قبر مبارک سے نکلا اور نکلتے وقت
آپکا منہ کھولکر دیکھا تو آپ کے ہونٹھ ہلتے تھے مین نے
کان لگاکر سنا کہ آپ یا رب امتی امتی فرما رہے تھے اور
بعد فراغت کے جب سب صحابہ رضی اللہ عنہم جناب فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ماتم پرسی کے لیے گئے

جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر آئے سب نے عرض کیا ہاں
فرمایا تمہارے دلوں نے کیونکر گوارا کیا کہ آپ کے بدن
مبارک پر مٹی ڈالو کیا وہ تمہارے رسول اور رہبر اور رہنما
اور نبی الرحمۃ نہ تھے سب یہ کلام سنکر رونے لگے اور کہا
اے سیدۃ النسا ہمارے دل بھی اس بات سے ٹکڑے
ٹکڑے ہوئے مگر کیا کرتے کہ حکم شرع یوں ہی تھا اور
ہم سب مجبور تھے اور بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے
فراق سے نہایت مصیبت زدہ اور پریشان ہوئے
اور آپ کا دراز گوش آپ کے غم سے ابی الہیثم کے
کنوئیں میں گر پڑا اور آپ کے ناقہ نے تین روز کچھ نہ کھایا
پیا آخر کو اپنا سر توڑ کر مر گیا اور ہر چند یہ رنج و غم سب کو
تھا مگر جسقدر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے باپ
کی جدائی کا غم تھا کسیکو نہ تھا کہ جینے زندگی بھر اونکو خوش
ہوتے اور ہنستے نہ دیکھا اور منقول ہے کہ بعد وفات جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی علیہ
السلام نے جناب سیدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آج
مدینہ میں قیامت برپا ہے اور سب لوگ مسجد کے گرد جمع
ہیں ایسا نہو کہ کوئی تمہارے رونے کی آواز سن لے

تمام اسوقت صبر کردا اور رات کو تنہائی مین روضۂ مطہرہ
اور مرقد مطہرہ پر جاکر زیارت کرتا اور دل کھول کر رولیتا
آونہون نے قبول فرمایا اور رات کو جب مسجد بیگانون
سے خالی ہوئی جناب امیر علیہ السلام گھر مین تشریف لائے
دیکھا تو جناب سیدہ بیہوش پڑی ہین آپ شوہر کے
آنے مین اونکو ہوش آیا اور پوچھا اے ابوالحسن بابت
کتنی گئی فرمایا تین حصے یا کچھ زیادہ تب خاتون جنت
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اب مجھکو اجازت ہے مین
باپ پر آؤن جناب امیر علیہ السلام نے اجازت دی
چاہا کہ کھڑی ہون بسبب ناطاقتی کے گر پڑین جناب امیر علیہ
السلام ہاتھ پکڑ کر مزار شریف پر لاے جب آپکی نظر قبر
شریف پر پڑی دوڑ کر لپٹ گئین اور بے اختیار رونے
لگین کہ اے گوہر پاک آپکو خاک سے کیا کام تھا
اور تھوڑی سی خاک مزار شریف کی اپنے منہ اور آنکھون پر
ملی اور رو رو کر یہ مرثیہ پڑھا **اشعار** اذا اشتد شوقی
زرت قبرک باکیا + انوح و اشکوا لا اراک مجاوبا + ماذا علی
من شم تربة احمد + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت
علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا + یا
یا ساکن الغبراء علمنی البکا + وذکرک انسانی جمیع المصائب

فَاِنْ کُنْتَ عَنْ عَیْنِیَّ فِی التُّرَابِ مُغَیَّباً ۔ فَمَا کُنْتَ عَنْ قَلْبِی
الْحَزِیْنِ بِغَائِبٍ ۔ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ جسدن جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم مدینہ مین تشریف لائے تھے اوس سے بہتر کوئی دن
نتھا اور جسدن آپ نے انتقال فرمایا اوس سے کوئی روز
بدتر نتھا اور اوس روز ہمکو مارے غم کے کچھ نہ سوجھتا تھا اور
جاننا چاہیے کہ آپکا گہر مین دفن ہونا اور جدا جدا جنازے
کی نماز پڑہنا اور قبر مین چادر بچھانا آپ کے لیے خاص ہے
یہ باتین اور کسیکے لیے درست نہین اور آپ کا مال میراث
نہوتا آپ ہی کے لیے خاص ہے کہ فرمایا ہے نحن معاشر
الانبیاء لا نرث و لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنے ہم انبیا
لوگ ورثہ نہین چھوڑتے ہین جو کچھ ہمارے بعد رہتے
صدقہ ہے چنانچہ بعد آپ کے اہل بیت نبوت نے ابوبکر
صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے میراث مانگی اونہون
نے فرمایا کہ آپکا سب مال صدقہ اور خیرات ہے اور ہم
اونکے خلیفہ ہین اونکے خلاف نہین کرسکتے جسطرح آپ
اوس مال کو اپنے وقت مین صرف کرتے تھے یعنے اپنی
بالون کو نفقہ دیتے اور مسکینون محتاجون کو کہلاتے تھے
اسیطرح ہم بھی کرینگے اور جناب سرور عالم صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے کئی شخصون کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا
یہ لوگ آپ کے انتقال کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس آئے اونہون نے اونکو موافق آپ کے وعدہ
کے دیا اور انبیا علیہم السلام کے مال مین میراث نہونیکی
یہ وجہ ہے کہ وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین اور میراث
مردے کے مال مین ہوتی ہے اور انبیا علیہم السلام
کی زندگی سب کے نزدیک ثابت ہے اسمین کسیکا اختلاف
نہین اور انبیا علیہم السلام اور شہدا کی زندگی مین اتنا
فرق ہے کہ انکی زندگی دنیاوی ہے اور شہدا کی زندگی
اخروی ہے چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ حَتّٰی
یُنْفَخَ فِی الصُّوْرِ یعنی سب نبی زندہ ہین اور اپنی اپنی قبرون
مین اللہ تعالے کے سامنے نماز پڑھتے ہین اور قیامت تک
اسیطرح رہین گے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جو مسلمان مجھپر سلام بھیجتا ہے مین اوسکا جواب دیتا ہون
اور فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھپر بہت درود پڑہا کرو کیونکہ اوسدن
تمہارا درود میرے سامنے لایا جائیگا صحابہ رضی اللہ عنہم
نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کا بدن مبارک مٹی مین
گل جائیگا تب ہمارا درود آپ کو کیونکر پہونچیگا فرمایا

کیا ہنین ہے بلکہ اللہ تعالے نے نبیون کا بدن اور گوشت
کھانا زمین پر حرام کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زندگی انبیا
علیہم السلام کی ویسی ہی ہے جیسے دنیا مین تھی اسیواسطے
اونکا مال اونہین کی ملک مین رہتا ہے اور کوئی اوسکا
وارث نہین ہوسکتا اور اس دعوی پر سعید بن مسیب کی اذان
اور اقامت سننے کا قصہ دلیل قوی ہے اور وہ قصہ یہ ہے
کہ سن ۶۳ تریسٹھہ ہجری ماہ ذیحجہ مین یزید پلید نے مسلم بن عقبہ
علیہ اللعنت کو بارہ ہزار آدمی شام کے دیکر مدینہ طیبہ مین بھیجا
کہ مدینہ کے لوگون سے میری بیعت کے بعد اسطرح اقرار
لیوے کہ اگر مین چاہون تو اونکو بیچ ڈالون یا آزاد کرون
یا خدا کی بندگی کا حکم کرون یا اون سے فسق و فجور کراؤن
اگر وہ قبول کرین تو خیر نہین تو اونکو قتل کرے اور سب
مال و متاع وہان کا لوٹ لے اور تین دن تک وہان جو ظلم
چاہے کرے چنانچہ مسلم بن عقبہ ملعون مقام حرہ مین
کہ مدینہ سے ایک میل ہے پہونچا اور وہان کے لوگون سے
یزید پلید کی بیعت کے لیے کہا انہون نے قبول نکیا تب اونکو
نہایت فضیحتی اور رسوائی سے قتل کیا اور ظلم اور ہتک
حرمت پر خوب ہاتھ کھولا اور ستترہ سو آدمی مہاجر اور انصار
اور عالم مارے اور عوام الناس مین سے سوا

عورتون اور لڑکون کے دس ہزار آدمی قتل کیے اور سات سو حافظ قرآن اور ستانوے سردار قریش کے مارے کہ یہ سب بارہ ہزار چار سو ستانوے آدمی ہوے اور فسق و فجور اور بدکاری اسقدر جاری کی کہ بعد اسی واقعہ کے ہزار عورتون سے زنا کے لڑکے پیدا ہوے اور آپ کی مسجد مین گھوڑے دوڑائے اور درمیان منبر اور قبر شریف کے کہ اوسکو آپ نے جنت کا ٹکڑا کہا ہے گھوڑے باندہے کہ اونھون نے وہان لید اور پیشاب کیا اور جو کوئی سوا فق قرآن اور حدیث کے کوئی کام کرتا اوسکو مار ڈالتے اوس زمانے مین مدینہ مین کوئی آدمی نہ رہا اور وہان کے باغون کے پھل جانورون نے کھائے اور مسجد شریف مین جانور رہنے لگے اور تین دن تک اہل مکہ لوگ تہ بی قید مین رہے کہ نہ کھانا پانی ملا پایا اور جیسا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا سب ظاہر ہوا اور سعید بن مسیب کو مسلم بن عقبہ کے سامنے لے گئے اوس نے کہا کہ یزید کی بیعت کر اونھون نے قبول نکی اسپر اونکی گردن مارنیکا حکم دیا اسنے مین کسی نے کہا کہ یہ مجنون سودائی ہے اسکو جانے دو جب وہ اوسکے ہاتھون سے بچے اور مسجد نبوی مین جاکر بیٹھ رہتے اور

سوا اسکے اونکے کوئی مسجد مین نہتا جب مسلم ملعون کے لشکری وہان آتے کہتے کہ یہ دیوانہ مسجد مین کیون بیٹھاہے وہ فرماتے ہین کہ تین دن تک ہر نماز کے وقت آپ کے حجرے سے اذان اور تکبیر کی آواز مین سنتا تہا اور اوسی آواز پر نماز پڑہتا تھا اور ایک ادنی ظلم ان لوگون کا یہ تہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گہر مین آکر سب اسباب اوٹھا لیگئے اور آپ کی داڑہی کے بال اوکھاڑ ڈالے اور اونہون نے صبر کیا غرض کہ اسیطرح بہت ظلم کیا کہ اوسکے بیان کی طاقت نہین اور آخر کو موافق ارشاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہوڑے عرصہ مین نہایت ذلت اور خواری سے جہنم کو گئے اور اسیطرح آپکے قبر شریف مین زندہ موجود ہونیکی دلیل سلطان نورالدین شہید کی حکایت سے ثابت ہوتی ہے اوس قصے کو مدینہ طیبہ کی تاریخ لکھنے والون نے اسطرح بیان کیا ہے کہ سنہ ۵۵۷ پانسو ستاون ہجری مین سلطان نورالدین شہید محمود بن زنگی نے ایک رات مین تین مرتبہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ کے سامنے دو شخص حاضر ہین آپ اونکی طرف اشارہ کرکے مجہسے فرماتے ہین کہ اے سلطان جلد آ اور مجہکو

ان دونون کے شر اور اذیت سے بچا جب سلطان محمود جاگا عقل سے دریافت کیا کہ شاید مدینہ منورہ مین کوئی حادثہ واقع ہوا ہے وہان چلا چاہیے اور دیکھیے کہ کیا ماجرا ہے اوسی رات کو بہت سا مال اور بیس آدمی اپنے خاص مصاحب ساتھ لیکر مدینہ طیبہ کیطرف روانہ ہوا اور رات دن برابر چل کر بہت جلد ملک شام سے مدینہ منورہ مین پہونچا اور دعوت کا حیلہ کر کے سب خلق کو بلایا اور حکم دیا کہ جو شخص یہان آویگا مین اوسکو کھانا کھلاؤنگا اور بہت مال دونگا اور غرض اس سے یہ تھی کہ شاید وہ دونون ملعون جنکو خواب مین دیکھا ہے کہین نظر پڑین پس اس خبر کے سنتے ہی تمام شہر کے لوگ حاضر ہوے بادشاہ نے سبکو دیکھا مگر وہ دونون شخص نہ نظر آئے پوچھا کہ شہر مین کوئی اور بھی باقی رہا ہے کہ حاضر نہوا ہو سبنے عرض کیا کہ اب کوئی باقی نہین مگر دو شخص مغربی کہ نہایت بزرگ اور سب سے بے پروا ہین اور دن رات عبادت مین مشغول رہتے ہین اور اپنی جگہ سے نہین اوٹھتے اور کسیکے دروازے پر ہرگز نہین جاتے بادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو ابھی بہت جلد حاضر کرو چوبدارون نے اونکو اوسی دم لاکر حاضر کیا بادشاہ نے اون دونون کو اوسی صورت اور شکل پر دیکھا

کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھلایا
پوچھا کہ تم کہاں رہتے ہو عرض کیا کہ اوس حجرے سے جو
کہ آپ کے حجرۂ شریف کے قریب ہے اور اب وہ مکان
ویران پڑا ہے اور ایک جھنجھری اوسکی طرف مسجد کے
دیوار میں کر دی گئی ہے بادشاہ اون دونون شخصون کو ون
چھوڑ کر اوس مکان کے دیکھنے کو گیا جب وہان پہونچا دیکھا
کہ کلام اللہ طاق مین رکھا ہے اور وعظ اور نصیحت کی کتابین
جا بجا رکھی ہین اور تھوڑا مال بھی ایک کونے مین فقیرون کے
لیے رکھا ہے اور اونکے سونے کی جگہ پر ایک بوریا پڑا ہے
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے وہ بوریا اوٹھایا دیکھا کہ وہان سے
مزار شریف کیطرف ایک سرنگ کھودی ہے اور ایک جگہ
پر ایک گڑھا کھودا ہے کہ اوسمین سرنگ کی مٹی بھری ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ چمڑے کی شکلین لٹکی ہین کہ اونمین
مٹی بھر کر آدھی رات کو باہر ڈال آتے تھے بادشاہ نے
وہان سے آکر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دونون شخص نصرانی
ہین کہ اونکے بادشاہ نے انکو بہت مال دیکر حاجیون کے
بھیس مین بھیجا تھا کہ سرنگ کھود کر بدن شریف قبر سے
نکالین اور اوسکے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کرین اور
جس رات کو اون بدبختون نے سرنگ مزار شریف کے نزدیک

سیو پہنچائی تھی پانی بہت برسا اور نہایت اندھیرا ہو گیا اور دو
اسقدر بجلی تڑپی کہ تمام مدینہ مین نہایت بڑا زلزلہ آیا اور اوسی
رات کی صبح کو سلطان محمود وہان پہونچا اور رات کا حال
سنکر بہت رویا اور اون دونون انگریزون کو حجرہ شریف
کی جنوبی سمت کے پیچے کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے مارا اور
قریب شام کے اونکی لاشین جلوا دین اور حجرۂ مبارک
کے گرد سیسا سو سا خندق کہدوا کر سیسا بہروا دیا تاکہ پہر
کوئی ایسی حرکت نالائق نکرے سبحان اللہ یہ کیا عنایت
اوس بادشاہ کے حال پر تھی کہ اوسکو اتنی دور سے بلوایا
اور مدینہ والون کو خبر نہ ہوئی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ الصلوۃ والسلام علیک یا
رسول اللہ وفصل یہ ذکر ہے فضائل اور اثبات
زیارت مزار مبارک کا اے حاضران مجلس معلوم کرو کہ جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار شریف
اور مسجد شریف کی زیارت کرنا بڑی عبادت ہے اور قرآن
شریف اور احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے
اسیواسطے بعضے عالمون نے اللہ اور مسلمان پر واجب
جانا واجب لکھا ہے اور علماء حنفیہ کے نزدیک تحسین
... قریب قریب واجب کے ہے اور جن آیتوں سے آپ کے

(حاشیہ:) زیارت مزار شریف ...

مزار شریف کا زیارت کرنا ثابت ہوتا ہے اومنجملہ ان سے
ایک یہ ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا یعنے اگر کوئی برے کام کرکے
تیرے پاس آوے اور خدا سے بخشائش چاہے اور
اوسکو رسول بخشوا وے تو اللہ اوسکی طرف متوجہ ہو اور
اوسپر رحم کرے شیخ ابن حجر مکی نے جواہر المنظم فی زیارت
قبر المکرم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالے اس آیت سے اپنے
بندون کو اپنے رسول مقبول کے پاس حاضر ہونے اور
اوس سے طلب بخشش کرنے کے لیے طمع اور رغبت
دلاتا ہے اور یہ مرتبہ عظیم آپکا آپ کی وفات سے جاتا
نہین رہا بلکہ جس طرح زندگی مین تہا اوسیطرح اب بہی باقی
ہے اور شیخ الشیخ عبد الحق محقق دہلوی نے جذب القلوب
مین اس آیت سے قبر شریف کی زیارت واجب ثابت
کرکے فرمایا ہے کہ حافظ عبد اللہ نے مصباح الظلام مین
امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن سے تین
دن کے بعد ایک اعرابی یعنے گنوار آیا اور مزار مبارک پر
گرکر وہان کی خاک اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کہا یا رسول
اللہ جو کچھ آپ نے خدا سے سنا ہمنے آپ سے سنا اور

جو کچھ آپ نے خدا سے سیکھا ہمنے آپ سے سیکھا
اور وہ آیتین جو خدا نے آپ پر اوتارین اونمین سے
ایک یہ ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم الایہ اور مین اپنے
اوپر ظلم کرکے آپ کے پاس آیا ہون کہ آپ مجہکو بخشوا دیوین
اوسیوقت قبر مبارک سے آواز آئی کہ جا اللہ نے تجہکو
بخشا اونہین آیتون مین سے دوسری یہ آیۃ ہے کہ فرمایا
اللہ تعالے نے جو کوئی اپنے گہر سے اللہ اور اوسکے
رسول کی طرف چلے پہر راہ مین مرجاوے تو اللہ تعالے
بیشک اوسکا ثواب اوسکو دیگا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان
ہے شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ جوہر المنظم مین فرماتے
ہین کہ جسکو علم حدیث اور قرآن کی کچھ لذت حاصل ہوا اوسکو
اس بات مین شک نہو کہ جو شخص اب بہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو نکلیگا اوسکو مہاجر الے
اللہ ورسولہ کہینگے کیونکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے
کہ آپکی زیارت زندگی اور موت مین برابر ہے اور آپ
بعد وفات کے بہی زندہ ہین اور جیسا اس آیۃ سے معلوم
ہوا کہ آپکی زیارت زندگی مین واجب تہی ویسا ہی بعد
وفات کے حدیثون سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ جو حدیثین
امام تقی الدین سبکی نے صحیح سندون سے اپنی کتاب

شفاء السقام فی زیارت خیر الانام مین لکھی ہین بیان انکا تفصیل
کیجاتی ہین حدیث اول من زار قبری وجبت له شفاعتی
یعنی جو شخص میری قبر کی زیارت کریگا اوسکے لیے شفاعت
کرنا مجھپر واجب ہوگی حدیث دوسری من زار قبری
حلت له شفاعتی یعنی جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا
اوسکے لیے میری شفاعت حلال ہوگی حدیث تیسری
من جاءنی زائرا لا یعلمه حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان
اکون له شفیعا یوم القیمة یعنی جو شخص میری زیارت کو آوے
اور سوا اسکے زیارت کے کوئی اور غرض اوسکی نہو تو اوسکا
حق مجھپر واجب اور ثابت ہوگا کہ قیامت کو مین اوسکی شفاعت
کرونگا حدیث چوتھی من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما
زارنی فی حیاتی یعنی جو شخص حج کرے میری وفات کے
بعد میری قبر کی زیارت کریگا پس گویا اوسنے زندگی مین
میری زیارت کی حدیث پانچوین من حج البیت
ولم یزرنی فقد جفانی یعنی جو کوئی کعبہ کا حج کرے اور میری
زیارت کو نہ آوے پس بیشک اوسنے مجھپر ظلم کیا حدیث
چھٹی من زار قبری کنت له شفیعا وشهیدا وفی روایة عنه
من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمة ومن مات فی احد
الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیمة یعنی جو شخص

میری قبر کی زیارت کریگا مین اوسکی شفاعت کرونگا اور
گواہی دونگا اور جو کوئی خاص کر میری زیارت کرے او قیامت
کو میرے پاس ہوگا اور جو کوئی مکے یا مدینہ مین مرے گا
اللہ تعالے اوسکو قیامت کے روز عذاب اور حساب
سے محفوظ اوٹھاویگا حدیث ساتوین مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ
اُمَّتِیْ لَہٗ سَعَۃٌ ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِیْ فَلَیْسَ لَہٗ عُذْرٌ یعنے جو کوئی میری امت
سے مالدار ہو اور میری زیارت نکرے پس اسکی تقصیر کا
عذر ہرگز نہ سنا جائیگا اور اسیطرح ان حدیثون کو شیخ
ابن حجر مکی نے جواہر المنظم مین اور شیخ المشد عبدالحق دہلوی
نے جذب القلوب مین روایت کیا ہے یہانتک قبر
شریف کی زیارت واجب اور مستحب ہونا قرآن اور حدیث
سے ثابت ہوا اب اجماع امت سے ثابت کیا جاتا ہے
ملا علی قاری نے منسک متوسط کی شرح مین لکھا ہے
اِعْلَمْ اَنَّ زِیَارَتَہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ اَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ وَاَفْضَلِ الطَّاعَاتِ وَاَنْجَحِ الْمَسَاعِیْ
وَاَرْجَی الْوَسَائِلِ وَالذَّرَائِعِ لِنَیْلِ الدَّرَجَاتِ قَرِیْبَۃٌ مِّنْ دَرَجَۃِ الْوَاجِبَاتِ
بَلْ قِیْلَ اِنَّہٗ مِنَ الْوَاجِبَاتِ کَمَا بَیَّنَہٗ فِی الدُّرَّۃِ الْمُضِیْئَۃِ فِی الزِّیَارَۃِ
الْمُصْطَفَوِیَّۃِ لِمَنْ لَّہٗ سَعَۃٌ وَاسْتِطَاعَۃٌ وَتَرْکُہَا غَفْلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ وَجَفْوَۃٌ
کَبِیْرَۃٌ یعنے جانو تم اے مسلمانو کہ زیارت جناب سید المرسلین

خاتم النبیین کی بڑی عبادت ہے اور مراد دین حاصل ہونیکے لیے بہت اچھا وسیلہ ہے اور قریب واجب کے ہے بلکہ بعضون نے واجب کہا ہے جیسا کہ ہمنے کتاب درۃ المضیئہ فی زیارت المصطفویہ مین بیان کیا ہے اور آپ کی زیارت اوس شخص پر واجب ہے جو زاد راہ اور چلنے کی طاقت رکھے اور جو باوجود قدرت اور طاقت کے اتنی بڑی سعادت اور عبادت سے محروم رہے وہ بڑا غافل اور ظالم ہے اور شیخ ابن حجر مکی نے جوہر المنظم مین لکھا ہے کما اجمع العلماء علی مشروعیۃ الزیارۃ والسفر الیہا فکذلک اجمع المسلمون من العلماء وغیرہم علی فعل ذلک فان الناس لم یزالوا من عہد الصحابۃ الی الیوم یتوجہون من سایر الآفاق الی زیارتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل الحج وبعدہ یقطعون فیہ مسافات بعیدۃ وینفقون فیہ الاموال ویبذلون المہج معتقدین ان ذلک من اعظم القربات ومن زعم ان ہذا الجمع العظیم علی تکرر الازمنۃ مخطئون فہو المخطی المحروم یعنی جس طرح عالمون نے آپ کی زیارت کرنا اور اوسکے لیے سفر کرنا لکھا ہے اوسیطرح سب مسلمانون اور عالمون نے فعل اوسکا متفق ہوکر مشروع اور مسنون کہا ہے اس لیے کہ تمام مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے سے آج تک

دور دور سے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
کے لیے قبل حج کے ہو یا بعد حج کے آتے جاتے ہین اور بڑی
بڑی محنتین اور مشقتین اوٹھاتے ہین اور اوسکو بڑی عبادت
اور سعادت سمجھکر اپنا جان اور مال صرف کرتے ہین پس
اب اگر کوئی منکر شقی سے کہے کہ یہ سب لوگ اتنی بدعت سے
مبرا کرتے رہے ہین تو وہی سے کہنے والا خاطی اور بے نصیب
اور اپنی سعادت اور دولت سے محروم ہے اللہ تعالے
بطفیل اپنے حبیب کریم اور رسول رحیم کے سب مسلمانون کو
یہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی نصیب کرے اور
منکرون کو گمراہی سے نجات اور انکار سے رہائی دے
آمین یا رب العالمین الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ

خاتمہ یہ بیان ہے ازواج
مطہرات اور اولاد کرام اور اہلبیت نبوت اور خلفاے
راشدین اور اونکے مناقب کا

فصل بیچ ذکر
ازواج مطہرات اور سراپاے نیک ذات رضی اللہ عنہن
کے جاننا چاہیے کہ بیان جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ تھین چھہ قریشی اور چار عرب غیر قریش
اور ایک بنی اسرائیل کی قوم سے لیکن وہ چھہ کہ بیان کرو
تھین یہ تھین ایک ام المومنین خدیجہ بنت خویلد ... سنہ

خاتمہ بیان ازواج مطہرات اور اولاد کرام اور اہلبیت اور خلفاے راشدین

فصل بیچ ذکر ازواج مطہرات کے

عبد عزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہیں کہ اونکا
نسب قصی بن کلاب مین آپ کے نسب مین ملتا ہے اور سوائے
ام المومنین خدیجہ کبریٰ کے اور ام حبیبہ کے کوئی بی بی قصی کی
اولاد سے نہ تھین کنیت شریفہ اونکی ام الہند تھی اور وہ آپکی
پہلی بی بی تھین آپ نے اونکی زندگی مین کسی اور عورت سے
نکاح نہین کیا مقدار مہر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی ایکہزار ایک
چارسو اٹھاون روپیہ چہرہ دار سوا پانچ آنہ اوپر ہوتی ہے
اور آپکی سب اولاد لڑکے اور لڑکیاں اونہین سے ہین سوائے
ابراہیم علیہ السلام کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے
تھے اور وہ یعنے خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا بعد نکاح
کے چوبیس ۲۴ یا پچیس ۲۵ برس زندہ رہین اور عمر شریف
اونکی پینسٹھ ۶۵ برس کی ہوئی اور نبوت کے دسوین برس
رمضان کی دسوین تاریخ اونکی وفات ہوئی اور حجون مین
کہ مکے والون کا قبرستان ہے دفن ہوئین مناقب اور
فضائل اونکے بہت ہین اور سب فضیلتون سے بڑھ کر
یہ فضیلت ہے کہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اون سے
پیدا ہوئین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل
علیہ السلام میرے پاس غار حرا میں آئے اور کہا یا رسول اللہ

یہ خدیجہ کبریٰ ہے آپ کے لیے کھانا لے کے آئی ہیں جب آپ
کے پاس آویں اونکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہونچا کر
اور میری طرف سے بعد تسلیم کے خوشخبری دیجیے تم
تمہارے لیے بہشت میں موتی کا ایک گہر ہے اور عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چار عورتیں جنت کی سب
عورتوں سے بہتر ہیں خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد
مریم بنت عمران آسیہ زوجۂ فرعون اور ایک روایت
میں ہے کہ جنت ان چار عورتوں کی مشتاق ہے اور
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مریم بیٹی عمران
کی اپنے وقت کی عورتوں سے بہتر تہیں اور خدیجہ بیٹی
خویلد کی اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر ہیں دوسری
ام المومنین سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد
ود تہیں کہ اونکا نسب بنی عامر بن لوی میں آپ کے نسب سے
ملتا ہے کنیت اونکی ام الاسود تہی اور ہیچ شریع زمانے
نبوت کے مکے میں اسلام لائی تہیں اور پہلے سکران
بن عمرو بن عبد شمس اپنے چچازاد بہائی کے نکاح میں تہیں
اور سکران اونکے خاوند بہی مسلمان ہوگئے تھے اور
اونسے ایک بیٹا عبدالرحمن نام پیدا ہوا تہا جب سکران نے

انتقال کیا تو جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد نبوت کے دسوین برس بعد وفات حضرت خدیجہ کبرے رضی اللہ عنہا کے بعوض مہر چارسو درم یعنے چہتر روپیہ چہرہ دار اور ایک ماشہ نقرہ ہوتے ہین اون سے نکاح کیا وفات اونکی سن چوّن ہجری ماہ شوال مین مدینہ منورہ مین معاویہ کے زمانہ مین ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین تیسری ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہتین آپ نے نبوت کے دسوین برس عید کے مہینے مین مکے معظمہ مین بعوض مہر چارسو درم یعنے چہتر روپیہ چہرہ دار و ایک ماشہ نقرہ اون سے نکاح کیا اور وہ اون دنوں مین چہ برس کی ہتین پہر مدینہ طیبہ مین سن ۲ ہجری مین نو برس کی عمر مین زفاف واقع ہوا اور بعد نکاح کے نو برس آپ کی صحبت مین رہین اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی وہ اٹھارہ برس کی تہین اور تریسٹہ برس کی ہوکر سن ستاون یا اٹھاون ہجری مین شب سہ شنبہ ہفدہوین رمضان المبارک مین انتقال کیا اور بموجب وصیت کے رات ہی کو بقیع مین دفن ہوئین اور اون سے دو ہزار دو سو دس حدیثین مروی ہیں مناقب اور فضائل اوس گوہر کان ملاحت اور دُر دریا ے

عفت وعصمت کے ہتیار ہین اور اشارہ آیتین اون کی
پاک دامنی کی شان مین موجود ہین اور بڑی فضیلت اونکی
یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون سے
نہایت محبت اور کمال الفت تہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ کس عورت سے
محبت رکہتے ہین فرمایا عورتون مین عایشہ سے اور مردون
مین اوسکے باپ یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
اور منقول ہے کہ سواے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
آپ پر کسی بی بی کے پاس ایک لحاف مین وحی ہوتی تہی اور
اور ایکبار روز آپ نے جناب سیدۃ النسا فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جسکو مین دوست رکہتا ہون
اوسکو تم بہی دوست رکہتی ہو عرض کیا یا رسول اللہ
فرمایا تم عائشہ سے محبت رکہو کہ مین اوسنے بہت محبت
رکہتا ہون اور جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود مین انتقال
فرمایا اور اونہین کے مکان مین دفن ہوے اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا بہت کچہ خدا کی راہ مین صرف کیا کرتی
تہین مگر اونکی چادر مین پیوند لگے رہتے ایکبار عبد اللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہ نے لاکہ درم بہیجے اور اوسدن وہ

روزہ تہین اوسیوقت وہ سب درم فقیرون اور محتاجون
اور بیچارون کو بانٹ دیے اور اپنے واسطے ایک بھی
باقی نہ رکہا لونڈی نے عرض کیا کہ اگر اپنے سلیے ایک درم
کا گوشت منگا لیتین تو کیا ہوتا فرمایا مجکو یاد نہ رہا اگر تو یاد دلاتی
تو لے لیتی چوتہی حفصہ بیٹی عمر رضہ بن خطاب کی تہین کہ پہلے
خنیس بن خذافہ سہمی کے نکاح مین تہین جب وہ بدر مین
شہید ہوے آنحضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئین تب
آپ نے سن تین ۳ ہجری مین بعوض چار سو درم سکے چہتر
روپیہ چہرہ دار و ایک ماشہ نقرہ اون سے نکاح کیا وفات
اونکی سن پینتالیس ہجری ماہ شعبان مین ہوئی اور قبرستان
بقیع مین دفن ہوئین اونکی عمر شریف ساٹھہ برس کی تہی
اور اون سے ساٹھہ حدیثین منقول ہین پانچوین ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا تہین اور وہ پہلے ابو سلمہ عبد اللہ
بن عبد الاسد کے نکاح مین تہین اور اپنے خاوند کے
ساتہ پہلے اونہین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور اونکے
چار لڑکے پیدا ہوچکے تہے بعد غزوہ بدر یا احد کے
اونکے خاوند نے وفات پائی تب سن چار ہجری ماہ شوال
مین آپ نے اونکے ساتہ نکاح فرمایا اور دس درم کی قیمت
کی کسی اسباب پر مہر باندہا اور اونہون نے حسن اونکا

ہجری تیسری تاریخ ماہ ربیع الثانی مین وفات پائی اور بعضی
روایت مین آیا ہے کہ سن باسٹھ ۶۲ ہجری یزید بن معاویہ
بن ابوسفیان کے زمانہ مین بعد شہادت امام حسین علیہ
السلام کے وفات فرمائی اونکی عمر شریف چوراسی ۸۴ برس
کی ہوئی اور اونھون نے سب بی بیون کے بعد وفات
پائی اور بقیع مین دفن ہوئین آور تین سو اٹھتر حدیثین
اون سے مروی ہین چھٹی ام المومنین ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان
بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھین اور
اونکا نام رملہ تھا وہ پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین
تھین جب اونکے خاوند حبشہ مین مرے تو سن چھہ ہجری
مین آپ کے نکاح مین آئین اور نجاشی حبشہ کی بادشاہ نے وہین اونکا نکاح
آپ کے ساتھ باندھ دیا یعنی اونکو ازطرف آنحضرت کے بیاہ دیا چار سو روپیہ چہرہ دار اور بیاہ کے
واسطے سوا نو دام کا مہر باندہ کر آپ کی خدمت مین حاضر کر دیا اور مہر بھی اپنے
پاس سے اونکو دے دیا سن بیالیس ۴۲ یا چوالیس ۴۴ ہجری
مین وفات پائی آور بقیع مین دفن ہوئین اونکی عمر شریف
بہتر ۷۲ یا چوہتر برس کی ہوئی آور پینسٹھ ۶۵ حدیثین اون سے
مروی ہین آور وہ چار بی بیان کہ قریشی نہ تھین یہ ہین
ایک ام المومنین زینب بیٹی خزیمہ بن حارث کی تھین
اونکو ہجرت کے تیسرے سال رمضان مین بعوض چار سو درم

یعنے چہتر روپیہ چہرہ دار دو ایک ماشہ نقرہ اپنے نکاح سے
مشرف فرمایا وہ بعد نکاح کے آٹھ مہینے زندہ رہین اور
آپکے سامنے ہجرت کی چوتھے برس ربیع الثانی کے
مہینے مین انتقال فرما کر بقیع مین دفن ہوئین دوسری
ام المومنین زینب بنتی جحش کی تہین پہلے اونکا نام برہ تہا
آپنے بدل کر زینب رکہا کنیت اونکی ام الحکیم اور والدہ
اونکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہوپہی امیمہ بنت
عبد المطلب تہین وہ پہلے زید بن حارثہ کے نکاح مین تہین
جب زید نے طلاق دی تب آپ نے سن پانچ ہجری ماہ
ذیقعدہ مین بعوض مہر چار سو درم یعنے چہتر روپیہ دو ایک ماشہ
نقرہ اون سے نکاح کیا بغیر گواہ اور فرمایا نکاح کیا اللہ ہے اور گواہ جبرئیل ہے
خاتمہ آپکی کا ہی دوسرے کو بعد انہین سن بیس یا اکیس ہجری مین اونہون نے
وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام مدینہ والون نے اونپر نماز پڑہی
اور بقیع مین دفن کیا اونکی عمر شریف ترپن برس کی ہوئی اور گیارہ
حدیثین اون سے مروی ہین اور اوسکے فضائل حدیثا
کی کتابون مین بہت مذکور ہین ششم ام المومنین
جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار تہین اونکا
نام بہی برہ تہا آپ نے جویریہ رکہا اور اونکو
سن پانچ ہجری ماہ شعبان مین غزوہ بنی المصطلق سے پہر کے

سو عوض مہر چارسو درم یعنی چہتر روپیہ و ایک ماشہ نقرہ
اپنے نکاح سے مشرف فرمایا سن بچاس یا چپن ہجری ماہ
ربیع الاول مین اونہون نے انتقال کیا اور بقیع مین دفن
ہوئین اونکی عمر شریف پینسٹھ برس کی ہوئی اور سات حدیثین
اون سے مروی ہین چھٹی تھی ام المومنین میمونہ بنت
حارث ہلالیہ عامریہ تہین اور اونکا نام بہی برہ تہا آپ نے
میمونہ رکہا وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حقیقی
خالہ تہین اور پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح مین تہین
پہر ابی رہم بن عبد العزی سے دوسرا نکاح ہوا تہا اونکے
سن سات ہجری ماہ ذیقعدہ مین آپ نے اون سے نکاح
کیا اور چار سو درم یعنی چہتر روپیہ و ایک ماشہ نقرہ کا مہر باندہا
اور سن اکاون ہجری مین مقام سرف مین کہ مکے
سے دس میل ہے انتقال کیا اور عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما وغیرہ اونکے بہانجون نے اونپر نماز پڑہکر
اونکو وہین دفن کیا اور اون سے چہتر حدیثین مروی
ہین یہان تک چہہ قرشی اور چار غیر قرشی بی بیون کا ذکر
ہو چکا ساتوین صفیہ بنت حیی بن اخطب حضرت
ہارون علیہ السلام کی اولاد سے پہلے سلام بن مشکم
کے نکاح مین تہین پہر کنانہ بن ربیع کے نکاح مین آئین تہا...

جب کنانہ خیبر کی لڑائی مین مارا گیا اور یہ وہان کی قید
مین آئین اور آپ کے حصہ مین پڑین آپ نے اونکو آزاد کرکے
اون سے نکاح کیا اور آزادی اونکا مہر مقرر فرمایا اور یہ
واقعہ سن سات ہجری ماہ رمضان مین ہوا اوسوقت اونکی
عمر سترہ برس کی تھی اور سن پچاس ہجری ماہ رمضان مین
انتقال کیا اور بقیع مین دفن ہوئین عمر شریف اونکی ساٹھ
یا باسٹھ سال کی ہوئی اور روشن ہو چکین اون سے مرد کا
ہین یہ گیارہ بی بیان وہ تھین جنسے صحبت واقع ہوئی
اور بعضی انہین سے صاحب اولاد تھین اور ام المومنین
خدیجہ کبرے اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما نے آپکے
سامنے وفات پائی باقی سب بی بیون نے آپکے بعد رحلت
فرمائی اور باقی حال اون عورتون کا کہ قریب بیس کے
تھین بعضون سے فقط نکاح ہوا اور نوبت صحبت کی نہین
آئی کہ اونکو چھوڑ دیا اور بعضون کے لیے صرف پیغام بھیجا
اور نکاح نہین ہوا سیر کی کتابون مین اونکا حال مفصل لکھا
ہے اور آپکی سرایا چار عورتین تھین اور سریہ اوسکو
کہتے ہین کہ جہاد مین مسلمان کو ملے اور بے نکاح کے اوس سے
صحبت درست ہو غرض کہ اسطرح کی عورتین چار تھین
ایک ماریہ قبطیہ بیٹی شمعون قبطی کی کہ مقوقس اسکندریہ کے

حاکم نے اونکو آپ کی نذر کیا تھا اور وہ نہایت حسین اور
خوبصورت تہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو
اپنا سریہ کیا اور اپنے تصرف مین لائے اور اون سے
محبت رکھتے تھے اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اونہین سے پیدا ہوئے دوسری
ریحانہ بنت زید کہ بنی النضیر کی لڑائی مین ملی تہین اور آپنے
اونپر تصرف فرمایا تھا اونہون نے حجۃ الوداع سے لوٹنے
مین وفات پائی اور بقیع مین دفن ہوئین تیسری
جمیلہ کہ وہ بہی کسی لڑائی مین قید ہو آئین تہین اور آپ کے
حصہ مین پڑی تہین چوتہی ایک اور لونڈی تہین کہ حضرت
زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ کو دی تہی الصلوۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ وصل
بیچ ذکر اولاد کرام کے ہے اے اہل مجلس معلوم کرو کہ سب
اولاد شریف باتفاق چہ ہین دو فرزند قاسم اور ابراہیم
اور چار لڑکیان زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ اور بعضون
نے دو اور کہی ہین طیب اور طاہر کہ یہ دونون ملاکر آٹھ
ہوئے چار مرد اور چار عورتین اور بعضون نے کہا ہے
کہ سوا ے حضرت قاسم اور ابراہیم کے ایک صاحبزادے
آپ کے عبد اللہ تھے کہ لڑکپن مین انتقال کیا

اور احوال ان سب کے جدا جدا بیان ہوتے ہیں قاسم
بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نبوت کے پہلے پیدا
ہوئے اونہین کے سبب سے آپ کا لقب ابو القاسم
ہوا اور اونکی عمر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ چلنے
پھرنے کے قابل ہوئے تھے اور بعضون کے نزدیک
قابل سواری کے اور بعضون کے نزدیک دو برس کے
اور بعضون کے نزدیک سترہ مہینے کے ہوئے تھے اور
تحقیق یہ ہے کہ قبل نبوت کے اونکا انتقال ہوا تھا عبد اللہ
بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مکے مین بعد اسلام
کے پیدا ہوئے اور لڑکپن مین جاتے رہے ابراہیم
بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کے سب اولاد
سے پیچھے پیدا ہوئے اور ان کا تولد ماریہ قبطیہ سے مدینہ
منورہ مین ہجرت کے آٹھوین برس ذیحجہ کے مہینے مین ہوا
اور دسوین محرم یا دسوین ربیع الاول روز سہ شنبہ سن دس
ہجری مین وفات پائی اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
کی قبر کے برابر بقیع مین دفن ہوئے اور آپ نے اونکی
قبر پہ چھڑک کر پانی ڈالا اور فرمایا کہ اگر یہ لڑکا جیتا تو مین
اسکے تمام اقرباء ماد ری کو آزاد کر دیتا اور سارے
قبطیون سے جزیہ موقوف کرتا اور صاحبزادیان جناب

قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان ہوئیں سب سے بڑی صاحبزادی
حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
ولادت باسعادت انکی واقعہ فیل کے تیسویں برس بعثت
سے دس برس پیشتر ہوئی نکاح انکا انکے خالہ زاد بھائی ابو العاص
بن الربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف کے
ساتھ ہوا والدہ انکی خاوند کی ہند بنت خویلد حقیقی بہن حضرت
خدیجۃ الکبرے کی تھیں انکو ایک لڑکا علی نام اور ایک بیٹی امامہ
نام پیدا ہوئے علی بن ابی العاص جوان ہوئے اور روز فتح
مکہ کے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے اپنے نانا
کے ساتھ ایکہی سواری پر تھے اور امامہ کو جناب امیر علیہ
السلام بعد وفات جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے
موجب وصیت جناب سیدہ کے اپنے نکاح میں لائے
اون سے ایک لڑکا پیدا ہوا نام اوسکا محمد اوسط تھا وفات
پائی جناب زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے روبروے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھویں
سال ہجری میں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو
اپنے دست مبارک سے قبر میں دفن کیا دوسری صاحبزادی
رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین برس بعد
اونکی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے تین برس کی بعد ہوئی

یہ قبل نبوت کے عتبہ بن ابی لہب کے نکاح مین تہین جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی ابولہب نے اپنے بیٹون سے کہا کہ مین تم سے راضی نہین ہونیکا جب تک کہ تم محمد کی بیٹی کو چہوڑ دو گے پس عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو قبل صحبت کے چہوڑ دیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حضرت عثمان بن عفان خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے ساتہ بیاہ دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اونکے ساتہ حبشہ کو ہجرت فرمائی اور اون سے ایک بیٹا عبداللہ نام پیدا ہوا ایک یا دو برس کا تہا کہ اوسکی آنکہ مین مرغ نے چونچ ماری کہ وہ اوسی زخم کی جہت سے جنت کو گیا اونہون نے بہی اپنے والد بزرگوار یعنے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سال دو ہجری عید کی پہلی تاریخ وفات پائی اور بقیع مین دفن ہوئین تیسری صاحبزادی ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین انکا نکاح پہلے عتیبہ بن ابی لہب کے ساتہ ہوا تہا مثل حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انکو بہی انکے خاوند نے چہوڑ دیا بعد انتقال حضرت خاتون رقیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسرے سال ہجری مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اون سے کوئی اولاد نہین ہوئی وفات انکی ماہ شعبان سنہ ۹ نو ہجری مین حضرت سرور عالم

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوئی فرمایا جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر میری تیسری بیٹی باقی ہوتی تو مین
اوسکو بھی عثمان کے ساتہ بیاہ دیتا چوتھی صاحبزادی سب سے
چھوٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا تہین قبل نبوت کے پانچ برس پیدا
ہوئین القاب شریفہ اونکے سیدۃ النساء العالمین اور سیدۃ
نساء اہل جنت اور زہرا اور بتول اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ
ہین اور نہایت مشابہ تہین ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے راہ اور روش اور صورت اور سیرت اور گفتگو مین اور
آپ کو اونکے ساتہ کمال الفت اور محبت تہی کہ آتنی اور صاحبزادیون
سے نتھی جب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضور نبوی مین آتین
آپ اوٹھہ کھڑے ہوتے اور چار قدم آگے بڑہ کر اونکے لیتے
اور پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھلاتے اور ایسے ہی
جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہرا علیہا السلام
کے گھر تشریف لیجاتے وہ اوٹھہ کھڑی ہوتین اور اپنی جگہ پر
بٹھلاتین اللہ تعالے کے حکم سے انکا نکاح حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے ساتہ ہوا جناب سیدہ رضی اللہ عنہا سے تین صاحبزادے
حسن اور حسین اور محسن اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم
اور رقیہ پیدا ہوئین محسن اور رقیہ نے لڑکپن مین وفات
پائی اور زینب عبد اللہ بن جعفر طیار اور ام کلثوم حضرت عمر کی

عنہ کے نکاح میں آئین اگرچہ ام کلثوم کا عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے ایک لڑکا زید نام پیدا ہوا تھا مگر اون دونون سے
کوئی اولاد باقی نرہی اور عمر شریف حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کی نکاح کے وقت پندرہ سال پانچ مہینے پندرہ
روز کی تھی اور بعضون نے کہا کہ اٹھارہ سال کی تھی اون کا
مہر چارسو مثقال چاندی کا تھا جسکے ایک سو آٹھہ روپیہ چہرہ دار
اور آٹھہ ماشہ چاندی ہوتی ہے سن شریف تیئیس یا چوبیس
یا اٹھائیس سال کا ہوا اور بعد انتقال جناب سرور انام علیہ
الصلوۃ والسلام کی چھہ مہینے کے بعد تیسری ماہ رمضان شب
سہ شنبہ سنہ گیارہ ہجری مین وفات پائی اور رات کو جنت البقیع
مین دفن ہوئین جب خبر وفات جناب سیدہ رضی اللہ عنہا
کی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو پہونچی اونہون نے
جناب امیر علیہ السلام سے شکایت کی کہ آپ نے ہمکو خبر نکی
کہ ہم بھی شریک نماز جنازہ ہوتے جناب امیر علیہ السلام نے
عذر کیا کہ مین نے بموجب وصیت کے شب کو دفن کیا اور
اونکی وصیت یہی تھی کہ جب مین دنیا سے رحلت کرون تو مجھکو
رات کو دفن کرنا کہ کسی نامحرم کی نگاہ میرے جنازہ پر نہ پڑے
ولادت باسعادت حضرت سبط رسول قرۃ العین بتول ریحانہ
مسموم امام مسموم نور دیدۂ مصطفے جگر گوشہ مرتضے امام حسن مجتبے

علیہ السلام کی نسبت ماہ رمضان سنہ ۳ تین ہجری مین مدینہ
منورہ مین ہوئی کنیت حضرت امام حسن علیہ السلام کی ابو محمد اور
القاب تقی اور زکی اور طیب اور سید اور سبط اور ولی اور
مجتبے ہے اور آپ سر سے سینہ تک بہت مشابہ تھے جناب
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آپکو اور آپکے بھائی حضرت امام حسین
علیہ السلام کو جنت کے جوانون کا سردار فرمایا وقت وفات
جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف آپکی
سات برس چھ مہینے کی تھی اور بعد شہادت جناب امیر علیہ
السلام کے مسند آرا مسند خلافت ہوئے اور بارشاد وہی
حدیث شریف کے کہ الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ یعنے
خلافت بعد میرے تیس برس رہیگی چھ مہینے کی ولی عہد خلافت
کی اور سنہ ۴۱ اکتالیس ہجری ماہ ربیع الاول مین امر خلافت کو
معاویہ بن ابی سفیان کے سپرد کیا اور گوشہ نشینی اختیار فرمائی
اور بمضمون حدیث ان ابنی ہذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین
عظیمتین من المسلمین یعنے یہ میرا بیٹا سید اور سردار ہے
عنقریب اللہ تعالے اسکے سبب سے دو بڑے گروہ مسلمانون
مین صلح کریگا آپکی ذات پاک سے ظاہر ہوا اور آخر عمر شریف
مین یزید پلید نے چھپا کر لاکھ درم جعدہ بنت اشعث بن قیس کو

کو کہ آپ کے نکاح مین تھی بہی اور اقرار کیا کہ اگر تو امام حسن کو
زہر دیگی تو مین تجھسے نکاح کر لونگا آوس بدنصیب نے دنیا کی
گرویدی اور لالچ مین اگر آپ کو تین بار زہر دیا دو مرتبہ اثر نکیا
تیسری بار کارگر ہوا یعنے چالیس دن اوسکی تکلیف اوٹھا کر اٹھائیسویں
ماہ صفر سنہ پچاس ہجری مین آپ نے رحلت فرمائی اور بقیع
مین اپنی والدہ شریفہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس
دفن ہوئے عمر شریف آپکی سینتالیس برس کی مہینے کی
ہوئی جعدہ رو سیاہ نے ... ذات حضرت امام حسن علیہ
السلام کے ... یزید اپنا وعدہ پورا کرے اور اوسکو اپنے
نکاح میں لاوے یزید نے کہا کہ عجب مین نے تیرا رہنا حسن
کے پاس گوارا نکیا تو اپنے واسطے کب جائز ہوگا وہ روسیاہ
دونون جہان کی مردودہ ہوئی نہ دنیا ملی نہ آخرت ہاتہ آئی مروی
ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے اپنے بہائی امام حسین علیہ
السلام سے فرمایا کہ اے بہائی موت میری آپہونچی اور وقت
فراق کا نزدیک آیا اور وعدہ دیدار الٰہی قریب ہوا مجکو
تین بار زہر دیا گیا اور اِس مرتبہ ٹکڑے جگر کے گرتے ہین
امام مظلوم شہید کربلا نے عرض کیا کہ اے برادر بزرگوار یہ
حرکت نالائق کسنے کی فرمایا تم اسواسطے پوچھتے ہوگے کہ اوسکو
قتل کرو عرض کیا ہان فرمایا اگر میرا قاتل وہی ہے جسپر میرا

کمان سے ہے تو عذاب مذاب کرنیکو کفایت کرتا ہے اور اگر وہ
سنین سے ہے تو مین نہین چاہتا کہ کسی بیگناہ کو میرے واسطے
تم قتل کرو سبحان اللہ کیا مقام استقامت و عالی حوصلگی ہے
کہ باوجود امکان عوض کے معاملہ اوسکا منتقم حقیقی کے سپرد
فرمایا اور اپنے قاتل کا نام نہ لیا معلوم کرو کہ صاحبزادے
آپ کے متفق علیہ نو تھے زید ام الحسن ام الحسین عمر
عمر قاسم عبد اللہ عبد الرحمن حسن ملقب باثرم اور صاحبزادیاں
طلحہ فاطمہ ام عبد اللہ فاطمہ ثانیہ ام سلمہ رقیہ منجملہ اونکے
تین صاحبزادے قاسم عمر عبد الرحمن ہمراہ اپنے چچا سید
الشہدا رضی اللہ عنہ کے واقعہ کربلا مین شہید ہوئے اور چوتھے
حسن مثنیٰ بھی ہمراہ تھے اور بعد شہادت امام مظلوم علیہ
السلام کے یزیدیون کے ہاتھ مین قید ہوئے اسماء بنت
خارجہ نے اگر اونکو وہان سے خلاص کروایا اور زید کنیت
اونکی ابو الحسن تھی عمر شریف اونکی نوے برس کی اور بروایتے
پچانوے برس کی اور بروایتی سو برس کی ہوئی وہ اپنے چچا یعنی حضرت امام حسین
علیہ السلام کے ساتھ کربلا مین نہین گئے تھے اور باقی آپ کی
اولاد مین اختلاف بہت ہے کہ کتب سیر مین مذکور ہے اور
ولادت باسعادت سبط رسول قرۃ العین بتول نو باوۂ حدیقۂ
بستان رسالت ماہ سپہر سیادت امام مظلوم سید الشہدا حسین

ابن علی رضی اللہ عنہ کی روز شنبہ چوتھی یا پانچویں ماہ شعبان
سنہ چار ہجری میں مدینہ منورہ میں واقع ہوئی کنیت آپکی
ابو عبداللہ اور لقب بزکی ہے اور سینہ سے قدم تک بہت
مشابہ حضرت رسول مقبول سے تھے اور ہمت اور شجاعت
اور فضائل اور کمالات میں سب سے فائق اور بہتر جور و ستم
ستمگاران جفا اور تعدی بدکرداران پر ظلم و دغا خسر الدنیا والعقبیٰ
سے واقعہ کربلا میں دسوین محرم روز جمعہ بعد ظہر سنہ اکسٹھ
ہجری میں درجہ شہادت سے فائز ہوکر کربلا میں آسودہ ہوے
عمر شریف چھپن برس پانچ مہینے کئی دن کی ہوئی اولاد شریف
اونکی چھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھین علی اکبر
والدہ اونکی لیلیٰ بنت عروہ بن مسعود ثقفی علی اوسط ملقب
بزین العابدین والدہ اونکی شہربانو بنت یزدجرد بن نوشیروان
جعفر والدہ اونکی خزاعیہ تھین عبداللہ اور سکینہ والدہ ان دونون
کی رباب بنت امرء القیس علی اصغر اور محمد اور فاطمہ صغریٰ
ایک ماں سے نام اونکا ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ اور زینب
نقش نگین خاتم امام مظلوم علیہ السلام کا لکل اجل کتاب
تھا **وصل** یہ ذکر ہے فضائل اہل بیت نبوت کا عن سعد
بن وقاص رضی اللہ عنہ قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا
وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا وفاطمۃ

وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی رواہ مسلم یعنے
روایت کی ہے مسلم نے حدیث سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ
سے کہ جب یہ آیۂ کریمہ ندع ابناءنا وابناءکم نازل ہوئی بلایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ اور فاطمہ اور حسن اور حسین
کو اور فرمایا کہ بار خدایا یہ میرے اہل بیت ہین وعن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غداۃ
وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ
ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی
فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
ویطہرکم تطہیرا رواہ مسلم یعنے روایت کی ہے مسلم نے
حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ باہر آئے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صبح کے وقت اور تن پاک
پر سیاہ کملی تھی پس آئے حسن بن علی آپ نے اونکو کملی مین
لے لیا بعد اوسکے حسین بن علی آئے اونکو بھی اوسی
کملی مین داخل کیا پھر فاطمہ آئین اونکو بھی اوسی کملی مین لے لیا
پھر علی آئے اونکو بھی اوسی مین داخل کرکے یہ آیۂ کریمہ انما یرید
اللہ الخ پڑھی اور فرمایا کہ خواہش الٰہی یہی ہے کہ تمسے
اہل بیت پیغمبر ہمیشہ تمہارے گناہون کو دور کرے اور
نجاست معاصی سے خوب پاک فرماوے وعن زید بن

ارقم رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ
لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَہُمْ وَسِلْمٌ
لِمَنْ سَالَمَہُمْ رواہ الترمذی اور روایت کی ترمذی نے حدیث
زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق مین کہ مین لڑنے
والا ہون اوس شخص سے جو انسے لڑے اور صلح کرنیوالا
ہون اوس سے جو انسے صلح کرے ٭ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ
عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَآءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّہَا النَّاسُ
اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ
اَہْلَ بَیْتِیْ رواہ الترمذی اور روایت کی ہے ترمذی نے حدیث
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے دن اوس حال مین کہ آپ ناقہ
قصوا پر سوار خطبہ پڑہتے تھے پس سنا مین نے کہ فرمایا
آپنے اے لوگو مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون کہ اگر
اوسپر عمل کروگے اور اوسکی پیروی نچھوڑوگے ہرگز گمراہ
نہوگے ایک کتاب اللہ دوسرے اہل بیت میرے ٭ وَعَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ

ایضاً لم یکن احد اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ
البخاری اور نقل کیا ہے بخاری علیہ الرحمہ نے حدیث انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نہ تھا کوئی شخص مشابہ زیادہ
مشابہ ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین علیہما
السلام سے وعن البراء رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے حدیث براء
بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بن علی دوش مبارک پر تھے
فرمایا بار خدایا میں اسکو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسکو
دوست رکھ وعن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وہو یقبل علی الناس
مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح
بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواہ البخاری اور نقل کیا ہے
بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر اور
حسن بن علی برابر پہلوے مبارک کے بیٹھے تھے پس
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار تو لوگوں کی طرف
دیکھتے تھے اور دوسری بار امام حسن علیہ السلام کی جانب

متوجہ ہوئے فرقے اور فرمائے ہیں تحقیق یہ بیٹا میرا سردار قوم کا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے مسلمانون کے دو بڑے گروہ مین صلح کر دیگا اور آپس کی لڑائی سے باز رکھیگا۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ضمنی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الی صدرہ فقال اللہم علمہ الحکمۃ وفی روایۃ علمہ الکتاب رواہ البخاری اور روایت کی ہے بخاری نے حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اونہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور فرمایا بار خدایا اسکو حکمت سکھلا اور ایک روایت مین ہے کہ اسکو اپنی کتاب یعنے قران کی تفسیر کا علم عنایت کر۔ وعن البراء رضی اللہ عنہ قال لما توفی ابراہیم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لہ مرضعا فی الجنۃ رواہ البخاری اور ہمی بخاری نے روایت کی ہے حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ وقت وفات ابراہیم بن رسول اللہ کے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوسکے لیے جنت مین دودھ پلانے والی ہوویگی۔ وعن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ طرقت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلۃ فی بعض الحاجۃ فخرج النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو مشتمل علی شیء لا ادری ما ہو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ہذا الذی انت مشتمل علیہ

الشفۃ فاذا الحسن والحسین علی ورکیہ فقال ہذان ابنای وابنا ابنتی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما۔ رواہ الترمذی اور ترمذی نے حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ کہا اسامہ بن زید نے ایک رات میں سرور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی بعض حاجتوں کے لیے جیسا جیسا کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور آپ کے پاس کچھ تہا کہ مجکو معلوم نتہا پس بعد فراغت اپنی حاجت کے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس کیا ہے پس آپ نے اپنی چادر مبارک کھول تو حسن اور حسین کو میں نے دیکھے پہر فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں بار خدایا ان دونوں کو میں دوست رکھتا ہوں تو بھی انکو دوست رکھ اور ان لوگوں کو دوست رکھ جو انکو دوست رکھیں۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ رواہ الترمذی اور ترمذی نے حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسن اور حسین بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الحسن والحسین ہما ریحانای من الدنیا رواہ الترمذی لیے ترمذی نے

حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین یہہ
دونون میرے دنیا کے پہول ہین وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ
فی حدیث طویل اِنَّ فاطمۃ سیدۃ نساء الجنۃ وان الحسن والحسین
سیدا شباب اہل الجنۃ رواہ الترمذی اور بہی ترمذی نے حدیث
حذیفہ بن یمان سے کہ طویل ہے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ جنت کی عورتون کی سردار
اور حسنین اہل بہشت کے جوانون کے سردار ہین وعن سلمی قالت
دخلت علی اُمّ سلمۃ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ
قال شہدت قتل الحسین آنفا رواہ الترمذی اور بہی ترمذی نے حدیث سلمی
رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ایکدن مین ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
گہر گئی دیکہا کہ ام المومنین روتی ہین مین نے عرض کیا کہ آپ کیون روتی ہین فرمایا
مین نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا
کہ آپ کے سر اور ڈاڑہی شریف پر گرد و غبار ہے حال پوچہا
فرمایا مین اسوقت شہادت گاہ حسین مین تہا وعن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حامل
الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام
فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونعم الراکب ہو رواہ الترمذی

اور بھی ترمذی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن
بن علی کو اپنی گردن مبارک پر چڑہائے تھے پس ایک شخص نے
کہا کیا اچھی سواری ہے اے لڑکے جسپر تو سوار ہے آپنے
فرمایا یہ سوار بھی کیا اچھا ہے اور مروی ہے جابر بن عبداللہ
انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کو دیکھتا ہوں کہ اوسکا بدن
نور سے بھرا ہوا ہے اور اوسکے داہنے بائیں آگے پیچھے
سات سات ہزار فرشتے ہیں اور میری امت کی تسلیمان
عورتوں کو بہشت کی طرف کھینچتی ہے اور منقول ہے
ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب قیامت قائم ہوگی پکارنے والا
عرش کے نیچے سے پکاریگا کہ اے اہل محشر اپنے اپنے
سر نیچے اور آنکھیں بند کر لو کہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گذرتی ہیں پس جناب سیدہ
رضی اللہ تعالے عنہا ستر ہزار حوروں کے ساتھ بجلی کے
جیسے پل صراط سے گذر جائیں گی اور حدیث شریف میں
آیا ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اللہ تعالے فاطمہ کے غصہ سے غضب میں آتا ہے

اور اوسکی خوشی سے خوش ہوتا ہے اور ترمذی نے عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین نے جعفر کو فرشتون کے
ساتھ بہشت مین اوڑتا دیکھا اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ نے
ابوذر غفاری سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بیشک میرے
اہل بیت تم مین مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہین کہ جو اوسمین
سوار ہوا نجات پائی اور جسنے پیٹھ پھیری وہ ہلاک ہوا اور
مروی ہے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مجھکو
اور میرے اہل بیت کو ایذا دے پس بیشک اوسنے ایذا دی
خدا کو اور جو کوئی میرے اہل بیت کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی
مین کسیکی مدد کرے اور اونکے دشمنون کا ساتھ دے
پس بیشک اوسنے اللہ اور اوسکے رسول سے لڑائی ٹھانی
اور وہ میری شفاعت سے بے نصیب ہے اے مسلمانو
اگرچہ مناقب جلیلہ اور مفاخر عظیمہ اہل بیت نبوت کی اسقدر
ہین کہ اگر لکھی جائین دفتر ہوجائین پھر بھی آخر نہون [illegible]
عمر مین اوسکا احصا نہوسکے مگر بیان بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک
کلہ کے تھوڑی سی لکھی گئی کہ سننے والون کو نور ایمان بہرہ [illegible]

اب یہ تھوڑا سا احوال اور مناقب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بیان کیا جاتا ہے

ذکر احوال اور مناقب سر حلقۂ مہاجرین وانصار مہبط کریمہ ثانی اثنین اذہما فی الغار قافلہ سالار ارباب تحقیق الملقب بالعتیق امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسے اہل مجلس معلوم کرو کہ اول خلیفہ بحق مطاع مطلق جناب امیر المومنین ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی ہین نسب شریف اونکا ساتھ نسب اطہر جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کعب بن لوی مین ملتا ہے ولادت باسعادت اوس معدن صدق وصفا کی واقعۂ اصحاب فیل سے دو برس چار مہینے کے بعد آخر روز دوشنبہ یا شب سہ شنبہ کو ہوئی اور نام اونکا ایام جاہلیت یعنے قبل زمانۂ اسلام کے عبد الکعبہ تھا بعد مشرف ہونے کے دولت اسلام سے اور پانے صحبت جناب سید الانام کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام پاک آپکا عبد اللہ رکھا اور کنیت ابوبکر فرمائی اور فرمایا کہ من سرہ ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر اوسوقت سے آپ ملقب بعتیق ہوئے اور بسبب تصدیق رسالت

جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبب تردد اور بڑی توقف
ارتیش۳۸ برس کی عمر مین مخاطب بخطاب صدیق ہوے
حلیہ مبارک آپ کا اسطرح صحت کو پہونچا ہے کہ آپ مرد
سفید رنگ مائل بزردی دراز قد دبلے پتلے خشک رخسار
بلند پیشانی تہی اور عرق منہ پر بہت ظاہر اور داڑہی شریف
وسمہ اور مہندی سے رنگین رہتی آپ کی مہر مین یہ نقش
کہدا تہا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ لِرَبٍّ جَلِیْلٍ اور بعض روایت مین ہے
کہ نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ تہا اور خلافت اوس پیشوا کی باجماع صحابہ
منعقد ہوئی اور قصہ اوسکا بروایت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ یون منقول ہے کہ آخر روز دوشنبہ دن وفات جناب
سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس ہنگام مین کہ
لوگ حجرہ مقدسہ کے دروازے پر جمع تھے مغیرہ بن شعبہ
نے آکر حضرت عمر سے خبر کی کہ تمام انصار سقیفہ بنی ساعدہ
مین کہ جہان تمام بڑے بڑے کام کی صلاح اور مشورت
ہوتی ہے جمع ہین اور چاہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹہراوین جناب عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ حال اسطرح ہے مبادا انکے اجماع سے اسلام مین
فتنہ و فساد برپا ہو پہلے اصلاح اس امر کی چاہیے تاکہ ہم

عاقبت مین اسکی وجہ سے سوا خدا و نکو جا ئین لیس ان دونون بزرگوار جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسی حالی پر چھوڑ کر عبیدہ بن جراح وغیرہ مہاجرین کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ مین تشریف لے گئے اور دیکھا کہ جماعت کثیرہ سعد بن عبادہ کے گرد ہے اور باہمی گفتگو بہت ہو رہی ہے اس اثنا مین لعب ہوئے ان لوگون کے ایک انصاری نے اون سے کہا کہ اے معاشر قریش ایک حاکم اور امیر ہماری طرف سے ہو وے اور ایک حاکم تمہاری طرف سے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا گفتگو ہے لا طائل اور برا یا علی کہین ایک میان مین دو تلوارین اور ایک ملک مین دو بادشاہ سماسکتے ہین پس درمیان مہاجر اور انصار کے گفتگو بہت ہوئی اور ہر ایک اپنی اپنی مفاخر اور مناقب بیان کرتے تھے آخر الامر جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار تمہین سے ہر ایک کو نہین یاد ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الائمۃ من قریش یعنی خلیفہ میرے بعد قریش سے ہوگا تب بشیر بن سعد انصاری نے کہا واللہ ہم نے یہ حدیث سنی جناب نبوت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ تو

سنی ہے اور ہمکو خوب یاد ہے اور بالیقین جانتے ہین
کہ یہ امر عظیم اہل قریش پر قرار پاویگا اور اون سے متجاوز
نہوگا پس بعد مشورہ اور قرار داد امر خلافت کے اوپر
قریش کے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
اے گروہ مسلمانان مجھکو اس منصب کی خواہش اور اس
امارت اور حکومت کی حرص نہین تمکو لازم ہے کہ عمر اور
ابو عبیدہ سے کہ استحقاق خلافت اور شان ریاست
رکھتے ہین بیعت کرو اور مجھکو اس سے معذور رکھو
حضرت عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہرگز ایسا
نہوگا تم سبکے پہلے اسلام لائے اور سب سے زیادہ
فضیلت رکھتے ہو ہم کسطرح تمپر اقدام کرسکتے ہین اور
علاوہ اسکے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے اپنی زندگی مین تمکو دین کا امام فرمایا ہم کیونکر
امور دنیا مین تمکو اپنا امام اور پیشوا نکرین اپنا ہاتھ دراز
کرو کہ ہم سب بیعت کرین اور مسلمانون کا رئیس بناوین
پس پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی بعد
اوسکے صحابہ کہ اوس جگہ موجود تھے سب نے آپ کی
خلافت پر اجماع کرکے بیعت کی اور دوسرے دن
بیعت عام وقوع مین آئی اور خواص وعوام کا اسقدر

ازدحام ہوا کہ سعد بن عبادہ پامال ہو کر مرسکے کمافی روضۃ الصفا
اور بعد بیعت عام کے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ اے گروہ مہاجرو انصار مین نے تمہارے
اصرار سے اس امر کو اختیار کیا بخدا مجھکو کبھی بالکل
اس حکومت کی حرص نہتی اور یہ بیعت کہ واقع ہوئی بجا اتفاق
تدبیر واقع ہوئی اور بجہت خوف فتنہ وفساد کے مین نے
اس امر عظیم کو قبول کیا اور وہ کام کہ نہایت دشوار تھا
تمنے میری گردن پر لادا اب کہ وہ فتنہ موقوف ہوا مین چاہتا
ہون کہ جو مجھسے قوی اور بہتر ہو وسے اوسکے سپرد کرو
اور مجھکو اس سے معاف رکھو سب نے باتفاق واجماع
کہا کہ ہم سب آپکی بیعت پر راضی ہین ہمارے نزدیک آپسے
بہتر کوئی نہین کہ اوسکو ہم اس امر کا والی کرین پس خلافت
حضرت صدیق اکبر کی باجماع صحابۂ کبار رضوان اللہ علیہم
اجمعین منعقد ہوئی منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام
بسبب اشتغال تجہیز وتکفین جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس مجمع مین تشریف نہین لائے
تھے اور بعد اوسکے بسبب کمال رنج اور حزن فراق نبوی
کے گوشہ نشینی اختیار کرکے قرآن شریف کے جمع کرنے
مین مشغول ہوے اسی سبب سے بیعت مین توقف ہوا

اس اثنا مین ہرچند ابوسفیان وغیرہ نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر آپ خلافت قبول کرین تو ہم آپکی بیعت کرین جناب امیر علیہ السلام اونسے بہت ناخوش ہوے اور للکارا اور کہا خدا مین ابوبکر کو سزاوار خلافت اور لائق اس ریاست کا جانتاہون اور جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دین کے کام یعنی نماز مین ہمپر فوقیت دی اور واسطے امامت کے اختیار فرمایا حالانکہ مین موجود تھا تو اب مین کسطرح اونکو امور دنیا مین اولی اور احق نجانون اور صحت کو پہونچا ہے کہ بعد وفات خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی جناب امیر علیہ السلام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر بلوایا اور بعد ملاقات اور بیان فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ توقف اور تعلل میرا تمسے بیعت کرنے مین کچھ از راہ حسد کے نہ تھا نعوذ باللہ منہا بلکہ دو وجہ سے تھا ایک یہ کہ تمنے اس امر مین جلدی کی اور مجکو اس مشورہ مین شریک نکیا دوسری یہ کہ مینے قسم کہائی تھی کہ جب تک قرآن شریف کو جمع نکرلون گا چادر کندہے پر نہ ڈالونگا اور بغیر نماز فرض کے باہر نہ نکلونگا اسواسطے کہ مبادا قرآن شریف کہ ہنوز جمع نہوا مسلمانون کے

دلون سے محو ہو جاوے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مین نے بخوف جنگ و جدال اور بوقوع فتنہ
و فساد کے اس امر مین جلدی کی قسم خدا کی کہ مجھکو ہرگز
مین خواہش خلافت اور حرص امارت نہین تھی اب اسکو
اختیار ہے اگر تم اسکو اختیار اور قبول کرو مین بجان و دل
تمہاری بیعت اور اطاعت کرون کہ تم مجھسے زیادہ اسکے
لائق اور حقدار ہو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا حاشا
و کلا ہرگز ایسا نہوگا تم افضل اور اسکے احق ہو اور جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی حیات مین
ہمکو ہمارا امام اور پیشوا کیا ہے مجھکو ہرگز اسمین انکار
نہین پس دونون بزرگوار مسجد نبوی مین تشریف لائے
اور جناب امیر علیہ السلام نے سب کے روبرو ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور خلافت اُس
محبوب کبریا کی بروایت صحیح دو برس تین مہینے کئی دن
رہی اور مدت قلیل مین قتل مسیلمہ کذاب کا کہ اُسنے
نبوت کا دعوے کیا تھا اور دفع شر طلیحہ اسدی اور
سجاع اور شر اکثر اہل فساد و ارتداد کا واقع ہوا اور بہت
شہرون مین اور شام کے اس عہد مبارک مین فتح ہو کر
تسخیر اہل اسلام مین آگئے اور یہودی کے زہر دینے سے

[illegible]

اور ایک سال کی بیماری اور تکلیف اوٹھانے سے تریسٹھ[۲۲]
برس کی عمر میں بروایت اصح روز جمعہ بائیسوین[۲۲] یا تئیسوین[۲۳] ماہ
جمادی الثانی کی سنہ[۱۳] تیرہ ہجری میں وفات پائی اور بموجب
وصیت کے روضۂ مقدسہ جناب سید البشر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین مدفون ہوے جناب امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین مرض الموت صدیق اکبر مین
عیادت کے واسطے گیا اور اونکے سرہانے بیٹھا صدیق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے مخدوم دو جہان اب تمسے
فراق اور جدائی کا وقت قریب آیا اور زمانہ وصال محبوب حقیقی
کا نزدیک پہونچا امیدوار ہون کہ بعد جدا ہونے میری روح
کے میرے بدن سے تم اون ہاتھون سے کہ جناب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا ہے مجکو بھی غسل
دو اور کفن پہناؤ اور جنازہ میرا لیجاکر روبرو آستانہ کرامت
نشانہ روضۂ مقدسہ جناب سید الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی رکھکر میری طرف سے عرض کرو کہ یا رسول اللہ ابوبکر
آپکے آستانہ فیض کا شانہ پر حاضر ہے پس اگر دروازہ
روضہ کے کھلے اور حجرہ و کھل جاوے تو مجکو وہین دفن کرنا
ورنہ مسلمانون کی قبرستان مین مدفون فرمانا جناب
امیر علیہ السلام نے بہت حسرت اور تاسف کیا اور فرمایا

رحمت خدا کی ہو تجہپر اے ابوبکر کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو تجسے الفت تہی اور تمہارے دیدار سے خوش
ہوتے تہے اور تمکو اپنا معتمد جانتے تہے اور تجسے اپنے
اسرار کہتے تہے اور مشورہ لیتے تہے افسوس کہ تم ہمسے
مفارقت کر چلے اور ہمکو تنہا اس دنیا مین چہوڑا اے
ای بے تو گردش فلکی بیدار حیف بود باشد زمانہ و تو نباشی یار
حیف بود بعد ازان جناب امیر علیہ السلام نے بموجب وصیت
کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتہ سے غسل دیکر اور
کفن پہناکر جنازہ آستانہ مبارک پر رکہا اور پیغام ابوبکر
رضی اللہ عنہ کا پہونچایا ہنوز وہ پیغام تمام نہین ہوا تہا کہ دروازہ
روضہ مقدسہ کا خود بخود کہل گیا اور معلوم نہوا کہ کسنے کہولا اور
روضہ منورہ کے اندر سے یہ آواز آئی کہ ادخلوا ذو الحبیب
لیعنے داخل ہوا اور دفن کرو ابوبکر کو ساتہ عزت اور کرامت
کے پس جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
امام ہو کر مع تمامی صحابہ نماز جنازہ پڑہی اور پہلو سے جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دفن کیا اور دوست
کو پاس دوست کے پہونچایا اور جب حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر انکے والد ابوقحافہ کو پہونچی
اونہون نے کچہ جزع و فزع نکیا اور چہرہ متغیر ہوا اور کہا

عشرنا اخذ ولنا اعطی یعنے اللہ نے بہت لیا اور ادسی نے دیا تھا اور جانو تم کہ ایام جاہلیت مین جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دو عورتون سے نکاح کیا تھا ایک قتیلہ بنت عبدالعزی اون سے عبداللہ بن ابی بکر اور اسماء بنت ابی بکر پیدا ہوئے دوسری ام رومان بنت عامر یہ والدہ عبدالرحمن اور عائشہ صدیقہ کی تہین اور زمان اسلام مین بہی دو بیبیان تہین ایک اسماء بنت عمیس والدہ محمد بن ابی بکر کی دوسری حبیبہ بنت خارجہ بن زید انصاری کہ وقت وفات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حاملہ تہین اون سے ایک لڑکی پیدا ہوئی **ذکر فضائل و مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ** فضائل اور مناقب اوس مخزن اسرار نبوی و مہبط انوار مصطفوی سے تمام کتابین حدیث کی مملو اور مشحون ہین اور کلام الٰہی اوس سے ناطق بشر کی طاقت نہین کہ اوسکا احاطہ کرسکے مگر تیمنا و تبرکا تہوڑا اسا نبذ اسکا مختصر کیا جاتا ہے قال اللہ تعالٰے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار یعنے دوسرا دو کا جسوقت کہ تہی وے دونون غار مین مراد اوس سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہین کہ سوا ے اونکی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس غار مین غیر نتہا اور فرمایا حق سبحانہ تعالے نے

حضرت صدیق اکبر کی شان مین وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی
مالہ یتزکی یعنے عنقریب دور کرینگے ہم آتش دوزخ سے
سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کو جسنے اپنا مال راہ خدا مین
دیا اور ریا کی ڈہونڈہی آلایش دنیا سے اور اللہ تعالے
نے آپکی سیرت سے خبر دی فاما من اعطی واتقی وصدق
بالحسنی فسنیسرہ للیسری یعنے وہ شخص ہے کہ اوسنے
اپنا مال راہ خدا مین دیا اور شرک اور کبائر سے پرہیز کیا
اور کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کی پس عنقریب
ہے کہ اوسکو مین آسانی دون نیک راہ کی اور فرمایا
حق تعالے نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنے بزرگترین
تم لوگون کا نزدیک اللہ تعالے کے وہ شخص ہے کہ جو
سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور مراد اس سے صدیق
رضی اللہ عنہ ہین اور فرمایا والذی جاء بالصدق وصدق بہ
اولئک ہم المتقون یعنے وہ شخص کہ لایا بات سچی اور وہ
شخص کہ اوسنے سچ مانا اوسکو وہ سے دونون پرہیزگارون
مین سے ہین اور اول جس شخص نے تصدیق کیا جو لائے
یہ النبی کی کی صدیق اکبر تھے لہذا اونکا لقب صدیق ہوا
اور فرمایا حق تعالے نے والذین معہ اشداء علی الکفار
رحماء بینہم یعنے جو لوگ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ساتھ رہنے والے ہین کافرون پر سختی کرنے والے ہین
اور آپسمین دوستی اور محبت اور نرمی رکھنے والے اور یہ
مدح اور تعریف صدیق اکبر کی ہے کہ اونھون نے کسی حال مین
جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ نچھوڑا اور
ہمیشہ آپکی رفاقت مین دار او رغار اور جہاد وغیرہ مین موجود
اور جان نثار رہے اور سوا اسکے اور آیتین صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی شان مین بہت ہین کہ تفسیر کی کتابون کے
ملاحظہ سے دریافت ہوسکتا ہے یہان تک بیان اون
بعض مناقب کا ہوا جو قرآن مجید مین مذکور ہین اب ذکر ہے
اون مناقب کا جو باحادیث صحیحہ ثابت ہین جاننا چاہیے
کہ مفاخر اور مناقب عظیمہ اوس مظہر تجلیات ربانی کے کتب
حدیث مین بیشمار ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ مروی ہے
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَوْ وُزِنَ اِیْمَانُ اَبُوْبَکْرٍ
بِاِیْمَانِ الثَّقَلَیْنِ لَرَجَحَ یعنے اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر
کا اور ایمان تمام جن اور انس کا بیشک ایمان ابوبکر کا گران
اور غالب ہوگا سب کے ایمان پر اور مروی ہے ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کسی نے مجھپر احسان نہین کیا اور منت نہین رکھی

بیچ بیان اون فضائل کے جو منسوب ہے ابوبکر بن ابوقحافہ کے
اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں ہے کسی شخص کے حق کا
بدلا دینے والا مگر ابوبکر کے حق کا بدلا نہ دے سکا اللہ تعالے
میری طرف سے قیامت کو اوسکا بدلا دیگا اور مروی ہے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے انت صاحبی فی الغار
وصاحبی علی الحوض یعنی تو جبل ثور کے غار میں میرا مصاحب
رہا اور حوض کوثر پر بھی میرا مصاحب ہوگا اور مروی ہے
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس قوم میں ابوبکر ہووے
اوس قوم کو سزا ہے ابوبکر کے سوا امام کرنا بیجا ہے اور یہی
مروی ہے جناب حذیفہ سے کہ ایکدن والد عمر کے اور عمر
ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئے آپ نے فرمایا انت عتیق من النار یعنی اللہ تعالے نے
تمکو دوزخ سے محفوظ اور آزاد کیا ہے اور فرمایا جناب
سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ما صب اللہ
فی صدری شیئا الا وصببتہ فی صدر ابی بکر یعنی جو کچھ
اللہ تعالے نے میرے سینہ میں اسرار خزینہ علمی بھرا اور

جسکو حاصل ہوا وہ سب مین نے ابوبکر کے سینہ مین بہر دیا
اور فرمایا اے ابوبکر کل قیامت کو اللہ تعالے اپنی تجلی عام
سے ہر شخص کو سرفراز فرماویگا اور تجکو تجلی خاص سے
مخصوص کرے گا اور فرمایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے
کہ فرمایا جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بعد میرے ابوبکر ہر شخص سے افضل ہے اور فرمایا کہ جو شخص
حضرت ابراہیم خلیل الرحمن کے سینہ کی طرف دیکہنے کا مشتاق
ہو اوسکو چاہیے کہ ابوبکر کے سینہ کی طرف دیکہے یعنے آپ
سراسر بر قدم خلیل اللہ علیہ السلام ہین اور فرمایا کہ جسوقت
تمام عالم قیامت کے میدان مین حاضر ہوگا اللہ تعالے
کے حکم سے فرشتہ پکاریگا کہ اے ابوبکر اپنے دوستون
کے ساتہ بہشت مین داخل ہو اور مروی ہے عمرو بن عاص رضی اللہ
عنہ سے کہ پوچہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ کون محبوب اور دوست
ہے فرمایا کہ عائشہ پہر مین نے عرض کیا کہ مردون مین سے
کون زیادہ دوست ہے فرمایا باپ اوسکا یعنے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ پہر مین نے پوچہا کہ بعد اوسکے فرمایا عمر او منقول
ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ حق تعالے فرماتا ہے کہ تو اپنے یار یعنے ابوبکر کو

دریافت کرکہ تمہیں راضی ہے یا نہین آپ سے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے پیغام خداوند تعالے و لقمہ حق کا کہا اونکو
عرض کیا کہ مین ایک کمینہ بندہ اوسکا ہون میرا کیا رتبہ
اور مین کون ہون کہ وہ میری رضا چاہتا ہے اور اگر وہ
اپنی کمال عنایت اور نوازش خداوندی سے پوچھتا ہے
تو مین اوس سے بہت راضی ہون بعد اسکے پھر جبرئیل
علیہ السلام نے آکر حضور پرنور نبوی مین عرض کیا کہ حق سبحانہ
تعالے فرماتا ہے کہ اگر ابوبکر کہتا کہ مین راضی نہین ہون
تو مین سب انبیا کو اوسکے راضی کرنیکو بھیجتا اور منقول ہے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مجھکو آسمان کی طرف لیگئے
مین روبرو اللہ تعالے کے کھڑا ہوا فرمایا حق تعالے نے
اے احمد تونے زمین مین کسکو چھوڑا ہے عرض کیا
اے پروردگار ابوبکر صدیق کو فرمایا حق تعالے نے کہ
وہ بعد تیرے سب بندون سے زیادہ میرا محبوب ہے
اوسکو میرا سلام پہونچانا اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مین آسمانون پر گیا
تو ہر آسمان پر نام میرا لکہا تہا محمد رسول اللہ اور میرے
پیچھے لکہا تہا ابوبکر صدیق اسیطرح بہت احادیث آپکی

فضائل اور مناقب مین وارد ہین الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ذکر احوال ومناقب زبدۃ الاحباب قدوۃ الاصحاب زین المنبر والمحراب الناطق بالحق والصواب امام المتقین امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آسے سلمانو

[illegible]

خلیفہ ثانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی ہین نسب پاک اونکا نسب اطہر جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ کعب بن لوی مین ملتا ہے تولد شریف اونکا بعد تیرہ برس کے واقعہ فیل سے روز دوشنبہ ماہ جمادی الاولی کی پہاڑ پر کہ جانب جنوب کے مکہ معظمہ سے واقع ہے ہوا کنیت اونکی ابو حفص اور لقب شریف فاروق ہے فرمایا جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ وَہُوَ الْفَارُوْقُ فَرَّقَ اللّٰہُ بِہٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ حلیہ مبارک آپ کا یہ ہے کہ مرد جسیم فربہ دراز قامت گندم گون اور آنکھین نہایت سرخ اور ڈاڑھی انبوہ اور مونچھین ایسی لانبی کہ غصہ کے وقت انکو مٹھی مین لیتے اور بال اوائل مین مخضوب برنگ حنا تھے

[illegible]

اور بعد ملاحظہ اس حدیث شریف کے کہ مَن شاب شیبۃ
فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ خضاب کو چھوڑ دیا اور
سال ششم نبوت مین چھبیس برس کی عمر مین اسلام لاکے
اور اعلاے کلمۃ الحق پر کمر ہمت مضبوط باندھی اور بعد
اسلام لانے کے جناب رسالت مآب اور اصحاب با ہیبت
اجتناب کو کہ گوشۂ تنہائی مین ادا ے فرایض کرتے تھے
مسجد حرام مین لیجا کر آشکارا ادا ے نماز پر قیام کیا اور قریش
اور جمیع عرب کے دبدبہ اور مہابت سے منع نکر سکے
اور انہین دنون مین یہ آیۂ کریمہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن
اتبعک من المؤمنین یعنے اے نبی کفایت کرتا ہے
تجھکو اللہ تعالے اور وہ شخص جسنے پیروی تابعداری کی مسلمانون
مین سے حضرت فاروق اعظم کی شان مین نازل ہوئی اور
اول جس شخص نے کہ تراویح کو بجماعت اور نماز جنازہ چار
تکبیرون پڑھنے کا حکم دیا آپ ہی تھے کہ قبل آپکی خلافت کے نماز تراویح تنہا تنہا
اور نماز جنازہ پانچ یا چھ تکبیرون سے تھی اور پہلے جس شخص نے درہ بنایا اور
شرابی کو اسی درہ مارے آپ ہی تھے اور آپکی خلافت کے زمانہ مین کہ دس برس
چھ مہینہ پانچ دن کا تھا کوفہ اور بصرہ بنا اور مصر اور سکندریہ اور اکثر شہر شام اور
عراق اور فارس اور کرمان کے اور بعضے طبرستان کی فتح ہوئی
منقول ہے کہ عہد خلافت خلیفۂ ثانی مین ایکہزار چھتیس شہر

فتح ہوکر مسلمانون کے قبضۂ اختیار مین آئے اور چالیس ہزار
مسجدین بنین اور چار ہزار بتخانہ خراب اور ویران ہوئے
اور ایک ہزار نو سو منبر جمعہ کے خطبہ پڑہنے کو مسجدون مین
طیار ہوئے اور اتخاذ بیت المال کا اسلام مین اور جاری
ہونا کچہری کا اور وقف کرنا گاؤن اور کہیتون کا اور مقرر ہونا
تاریخ ہجری کا اور بنانا قید خانہ کا سب آپہی کے وقت مین ایجاد
ہوا اور روپیہ اشرفی پر نام اللہ تعالے کا نقش ہوا بعضون پہ
کلمہ لا الہ الا اللہ اور بعض پر الحمد للہ یا قل ہو اللہ اور اوسکی
نیچے عمر فاروق لکہا گیا اور قتل اسکے نام نوشیروان کا کندہ
ہونا تہا ابو لولو مردود کے خنجر کے زخم سے غرہ محرم روز یکشنبہ
۲۴ سنہ ہجری مین مدینہ منورہ مین شہید ہوکر انتقال فرمایا
آپکی وفات کی تاریخ عدل ایکس ماند ہی اور قصہ شہادت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ ایک دن
جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ کی بازار مین بیٹہے تہے
کہ فیروز غلام مجوسی مغیرہ بن شعبہ کا کہ اوسکی کنیت ابو لولو تہی
آپکی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ یا خلیفۃ الرسول میرا
مالک یعنے مغیرہ بن شعبہ ہر روز مجہسے دو درم لیتا ہے اور
مین اسقدر ادا کرنے مین عاجز ہون آپکی عدالت اور انصاف
سے امیدوار ہون کہ آپ میرے مالک سے فرما دین کہ

بیان تاریخ شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

ہم لیا کرے اور میری طاقت کے موافق مجھسے معاملہ
کرے آپ نے فرمایا تو کیا پیشہ رکھتا ہے عرض کیا کہ
درودگری اور آہنگری اور نقاشی فرمایا کہ دو درم لینا تیرے
پیشہ کے لحاظ سے بہت مناسب ہے تو اس سے کم کی
درخواست مت کر اوس فیروز بدروز کو یہ حق بات بہت
ناگوار اور نہایت شاق ہوئی اور خنجر کو تیز کرکے اور زہر مین
ڈبو کر آپ کے خون کا پیاسا ہوا اور منتظر فرصت کا رہتا تھا
کہ روز چہارشنبہ چھبیسوین ذیحجہ کو فجر کی نماز مین کہ آپ
موافق عادت کے اندھیرے مین اول وقت نماز پڑھتے
تھے اور پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ یوسف شروع
کی تھی اوس ملعون نے تین ہاتھ ایک شانہ پر اور ایک پہلو
پر اور ایک ناف کے نیچے مارے آپ نماز ہی مین گر پڑے
اور یہ آیت پڑھی وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا یعنے جو اللہ
نے چاہا وہ ہوا اور فرمایا قَتَلَنِي الْخَبِيثُ یعنے قتل کیا مجھکو
خبیث نے اور ایک روایت مین ہے کلب یعنے قتل
کیا مجھکو کتے نے بعد اسکے عبدالرحمن بن عوف کو خلیفہ
نماز کا کیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جلد جلد
نماز تمام کرکے آپکو کہ بسبب کثرت سیلان خون کے
بیہوش تھے گھر لے آئے ابو لؤلؤ ملعون نے اوسی

بارہ یا اٹھارہ آدمی زخمی کیے اور جب دیکھا کہ میں بھی کسیطرح
نہیں بچ سکتا ہوں تب اوسی خنجر سے اپنا گلا کاٹ کر فی النار
والسقر ہوا پھر جب جناب خلافت مآب ہوش میں آئے
پوچھا کہ لوگوں نے نماز پڑھی عرض کیا کہ سب نے پڑھی
بعد اوسکے آپ نے وضو کرکے نماز فجر کی ادا کی اور پہلی رکعت
میں سورہ والعصر اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھی
اور عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کار
خلافت کو تمہارے سپرد کروں اونہوں نے کہا واللہ میں
اس بار گران کا تحمل نہیں کر سکتا بعد ازاں حضرت عثمان بن
عفان اور حضرت علی بن ابیطالب اور حضرت زبیر بن العوام
اور سعد بن وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم کو بلایا
طلحہ کہیں گئے تھے اوسدن مدینہ میں نہ تھے باقی سب
اصحاب کرامت انتساب جمع ہوئے تم آپ نے اون سے
فرمایا کہ تم اس قوم اہل اسلام میں سب سے بزرگ زیادہ تر
ہو اسلیے تمہارے سوا کسیکو لائق اور سزاوار نہیں کہ خلیفہ
ہو وے اور طلحہ بن عبید اللہ یہاں نہیں ہیں تین دن
اونکا انتظار کرنا اگر آویں تو اونکو اس مشورہ میں شریک
کرنا ورنہ اونکی اختیار ہے اور جب تک کوئی خلیفہ مقرر نہو
تب تک نماز کی امامت صہیب بن سنان کے سپرد کرنا

[illegible marginal note]

یہ فرما کر انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ کے
انتقال کے بعد تیسرے روز حضرت عثمان بن عفان مسند
خلافت پر جلوہ افروز ہوئے عمر شریف حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کی ترسٹھ برس کی ہوئی اور جب جناب فاروق رضی اللہ
عنہ نے جانا کہ یہ زخم کاری اچھا ہوگا فدالاشنین اسپنے
فرزند عبداللہ کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس
بھیجا کہ میری طرف سے بعد سلام کے عرض کرو کہ عمر رسول
اور صدیق کے پہلو میں دفن ہونیکی اجازت چاہتا ہے
جناب صدیقہ نے فرمایا کہ وہاں ایک قبر سے زیادہ اور
جگہ نہیں ہے اوسکو میں نے اپنی قبر کے لیے رکھا تھا
مگر اب میں تمکو دیتی ہوں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ
یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ بعد میری وفات
کے بار دگر پھر جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لینا
اور تھوڑی دیر میرا جنازہ درمیان منبر اور روضہ شریف
کے رکھدینا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس جگہ کی شان میں کہ بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض
الجنۃ یعنے وہ جگہ کہ درمیان میری قبر اور منبر کے ہے
ایک باغچہ ہے جنت کے باغوں میں سے اور بعد حاصل
ہونے اجازت ثانیہ جناب صدیقہ کے حجرہ مقدسہ کے اندر

مدفون کرنا ورنہ مسلمانون کی قبرستان مین دفن کر دینا ہے
جب آپ نے انتقال فرمایا سب اکابر اصحاب و اعیان
قریش نے بعد فراغ غسل اور تجہیز و تکفین کے جنازہ آپکا
موافق وصیت کے مابین قبر و منبر شریف کے رکھا اور بعد
حاصل ہونے اجازت دوبارہ کے نماز جنازہ پڑھ کر
امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو مین دفن
کیا پس اس واقعۂ جانگزا و حادثۂ روح فرسا سے ایک عالم
دردناک اور سینہ ہر ایک کا اس رنج و غم سے چاک چاک
تھا اور ہر ایک بزبان حال کہہ رہا تھا ع اسے فلک بابا
عجب نقش غریبی باختی ✤ آفتاب ے را بردی روز ما شب ساختی ✤
ورنہ ہم وصل او بودیم با عیش و نشاط ✤ رخت عیش ما چہ در
دریا ے غم انداختی ✤ از الم در سینۂ ما آتشے افروختی ✤ وز ستم
بر خانۂ ما رایتی افراختی ✤ بیان آپکی چھ اور سریہ دو تہین
اور سب صاحب اولاد تہین مجموع اولاد آپکی نو بیٹے اور
چار بیٹیان تہین اور ان مین سے عبد اللہ اور عبد الرحمن اور
حفصہ رضی اللہ عنہم کہ حضرت زینب بنت مظعون سے
پیدا ہوئے مشہور و معروف ہین اور باقی نام اور احوال
ازواج و اولاد شریف کا بڑی کتابون مین مذکور ہے
مفاخر اور مناقب اوس نائب مناب خیر البشر کو

نہایت ہین اور فضائل اور خصائل اوسکے کو نہایت بیحد
حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ فضائل عمر کے
شمار کرو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر نوح کی چاہئے
تاکہ فضائل حضرت عمر کے تمام ہون پس احصا اوسکا کیونکر
ہوسکے ایک ادنے فضیلت آپکی یہ ہے کہ دس آیتین آپکی
قرآن شریف کی موافق خواہش اور راے شریف آپکے
بسبب تجلیات ربانی کے نازل ہوئین ایک موافقت مقام
مقام ابراہیم کے متعلق کہ جب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مقام ابراہیم مین پہونچے اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ بھی ہمراہ تھے پوچھا یا رسول اللہ یہ مقام ہمارے جد
خلیل الرحمن کا ہے فرمایا ہان عرض کیا کہ پھر ہم اسکو
اپنا مصلے کیون نہ بناوین فرمایا کہ مجھکو اسکا حکم نہین ہوا ہے
پس اوسی دن یہ آیۃ نازل ہوئی دوسری آیۃ حجاب نزول
جب ہوا حال مین کہ اسے پہلے سب لوگ ازواج مطہرات کی خدمت
مین آمد و رفت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
ناگوار معلوم ہوا تب آپنے حجاب کے واسطے دعا کی اور
یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی کہ تعالیٰ اذا سألتموہن متاعا فاسئلوہن من
وراء حجاب ذلکم اطہر لقلوبکم وقلوبہن سے یعنے جب تم

ازواج مطہرات سے مانگو تو پردہ کے اسطرف سے مانگو کہ
یہ پردہ تمہارے اور اونکے دونون کے حق مین بہتر ہے
تیسری آیۃ عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا الایۃ
چوتھی وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی الایۃ اسیران بدر کے
حق مین پانچوین عبد اللہ بن ابی سلول منافق کے اوپر نماز جنازہ
پڑہنے کے حق مین وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی
قَبْرِہٖ چھٹی آیۃ تحریم خمر ساتوین اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی
نِسَآئِکُمْ منقول ہے کہ قبل نزول اس آیت کے رمضان کی
رات کو بعد نماز عشا کے کھانا پینا جماع سب کچھ حرام تھا اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو اسکی خلش تھی کہ اگر یہ امور تا طلوع صبح صادق
مباح اور درست ہوتے تو خوب ہوتا اتفاقاً ایک شب کو ماہ
رمضان مین بعد نماز عشا کے آپکو اتفاق اپنی بی بی کے
پاس رہنے کا پڑا اور آپ نے اگر حضور سید لولاک مین عرض
کیا اوسوقت یہ آیۃ نازل ہوئی کہ رمضان مین تمام رات
صبح صادق تک تمکو کھانا پینا بی بی کے ساتھ رہنا حلال کیا گیا
اب تم بے وغدغہ یہ سب امور شام سے صبح تک کرنیکے مجاز
ہو آٹھوین ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ جب یہ آیۃ کریمہ
ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ نازل ہوئی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ روے اور عرض کیا کہ ہم خدا اور اوسکے رسول کا

ایمان لانے اور اوسکے کلام کی تصدیق کی اور باوجود اسکے
نجات نہ ملی مگر تھوڑے دن کو تب یہ آیہ نازل ہوئی کہ تلکمہ من الآخرین
وثلّۃ من الآخرین نوبت من کان عدوّاً للّٰہ وملائکتہ ورسلہ و
جبریل ومیکال فان اللّٰہ عدوّ للکافرین منقول ہے کہ
بہت سے یہود کے عالموں نے جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ جبرئیل آپ کے پاس آتے ہیں
اور وہ ہمارے دشمن اور ہم اوسکے دشمن ہیں اور اگر میکائیل
آپ کے پاس آیا کرتے تو ہم آپ کا ایمان لاتے آپ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو دشمن جبرئیل کا ہے تو وہ دشمن
میکائیل کا اور جو دشمن میکائیل کا وہ دشمن جبرئیل کا ہے
اور جو ان دونوں کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے پس
یہ آیہ کریمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تصدیق کے
لیے نازل ہوئی دسوین آیہ کریمہ فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین
مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ
من طین الآیۃ نازل ہوئی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو پڑھی حضرت
عمر نے فرمایا فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین حالانکہ ہنوز یہ کلمہ
آپ نے زبان مبارک نبوی سے نہ سنا تھا اور مروی ہے
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

علیہ وآلہ وسلم سنے کہ ایک دن مین سنے خواب مین دیکھا کہ لوگون کو میرے سامنے لائے ہین بعضون کے کپڑے سینہ تک اور بعضون کے اوس سے کم مگر عمر بن خطاب کو مین سنے دیکھا کہ اوسکے کپڑے پانون کے نیچے تک تھے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے اسکی تعبیر کیا فرمائی فرمایا کہ یہ دین اسلام تہا کہ بصورت پیراہن کے نظر آیا اور کمال اور نقصان اوسکا اوسکی درازی اور کوتاہی سے ظاہر ہوتا ہے اور مراد آپ کی اس تعبیر سے کثرت دین تہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ظاہر ہوئی اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے کہ ایک روز مین نے خواب مین دیکھا کہ مجکو ایک پیالہ دودہ کا دیا ہے مین سنے اوسکو اسقدر پیا کہ دودہ میرے ناخون سے ٹپکنے لگا اور جو کچھ بچ رہا وہ مین سنے عمر کو دیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سنے التماس کیا یارسول اللہ اس خواب کی آپنے کیا تعبیر کہی فرمایا دودہ اشارہ ہے علم سے کہ دودہ اور علم دونون مین نفع بہت ہے پس جو علم کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تہا وہ آپ ہی کے علم کا ٹکڑا تہا چنانچہ جسطرح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کی ہدایت کے وسیلہ تہے ویسیہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلق کی ہدایت کے ذریعہ تہے

تر پہنچے گی و ہ ... ہے یہی بلاغت کثرت شرک کی پہچان
ایک منزل ہون دو ولایات الکرم روی ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ
عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر
بعد میرے نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا اور مروی ہے حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا جناب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شیاطین جن اور
انس کے عمر کے سایہ سے بھاگتے ہیں اور مروی ہے
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلوع نہ کیا آفتاب نے کسی
شخص پر بہتر عمر سے اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ
عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ ابوبکر اور عمر جنت کے میانہ سالون کے سردار ہیں اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنے ہاتھ سے ابوبکر کا
اور بائیں ہاتھ سے عمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے نکلے اور فرمایا
اسیطرح قیامت کے دن اٹھونگا اور مروی ہے ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ ہر نبی کے لیے آسمان میں جبرئیل اور میکائیل دو
وزیر ہیں اور میرے دو وزیر زمین میں ابوبکر اور عمر

اور بہی روایت مذکور سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوّل من یسلم علیہ الرب یوم القیمۃ
عمر بن الخطاب یعنے قیامت کو اللہ تعالے وتقدس سب سے
پیشتر عمر بن خطاب پر سلام کرے گا اور مروی ہے عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جب مداین فتح ہوا اور وہان کا
مال غنیمت جمع ہوا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف
لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ مانگا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ہزار درم دیئے بعد اونکے جناب سید الشہدا
امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اونکو بہی ہزار درم دیئے
اور اپنے بیٹے عبداللہ کو پانسو درم دیئے عبداللہ رضی
اللہ عنہ نے کہا یا عمر ہم مرد پہلوان ہین اور ہمنے ہمراہ رکاب
جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاد کیا ہے
اور دشمنون کو تلوارین ماری ہین آپ نے ہمکو ان لڑکون
کے برابر بہی حصہ نہ دیا حالانکہ یہ لڑکے اون دنون مین مدینہ
کی بازارون مین کہیلتے تہے اور بہت چہوٹے تہے فرمایا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے عبداللہ اگر تو اپنا باپ
انکے باپ کا سا اپنا اور اپنی ما انکی ما کی ایسی اور اپنا دادا انکے
دادا کا سا اپنا اور اپنی دادی انکی دادی کی ایسی اور چچا اور پہوپہی
اور ماموں اور خالہ انکے چچا اور پہوپہی اور ماموں اور خالہ کی ایسی پیدا

کرے تو تجکو بھی مین اسکے برابر حصہ دون تو نہین جانتا ہے
کہ باپ انکا علی مرتضیٰ اور ما انکی فاطمہ زہرا اور دادا انکا محمد مصطفیٰ
اور دادی انکی خدیجہ کبرےٰ اور چچا انکا جعفر طیار اور پھوپھی انکی
ام ہانی اور خالہ انکی رقیہ اور ام کلثوم اور ماسوا اسکے ابراہیم
بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جب یہ حال جناب
علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوا فرمایا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ عمر اہل جنت کا چراغ ہے لیکن
اسکے جب یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی اونہون نے
آکر عرض کیا کہ یا علی یہ حدیث مجکو لکہدو جناب امیر علیہ السلام
نے یہ حدیث اونکو لکہدی اونہون نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی
کہ اس پرچہ کو میرے کفن مین رکھ دینا چنانچہ بعد وفات حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے اونکی اولاد نے اوسی وصیت پر عمل کیا
اسیطرح آپکے فضائل اور مقامات مین احادیث کثیر
وارد اور کتب مطولہ مین مذکور ہین الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ ذکر احوال ومفاخر ومناقب سلطان
علم وحیا منبع جود وسخا امیر المومنین عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کا جانو تم آپ سے پہلا ذکر خلیفہ
سوم رسول الثقلین کے جناب امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
بن عفان بن ابی العاص بن حارث بن امیہ بن عبد شمس

فضائل امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ

بن عبد مناف بن قصی بن کلاب ہین نسب شریف اونکا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مین عبد مناف مین
ملتا ہے ولادت باسعادت اونکی بعد گذرنے پانچ برس دو مہینے
چہ روز کے واقعہ فیل سے شب شنبہ ماہ ربیع الثانی کو مکے
مین ابوجہل کے گہر مین ظہور پائی کنیت اونکی ابوعمرو اور نام
مبارک عثمان تہا اور بسبب نکاح دو صاحبزادیون رقیہ اور
ام کلثوم بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملقب
بذی النورین ہوے اور بدولت صحبت جناب صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مشرف ہوکر طاعات اور عبادات
پیکر بہت بانا ہی قد شریف اونکا مائل بدرازی اور بال سر کے
انبوہ اور صورت مبارک نہایت نورانی باہیبت وشکوہ رنگ
ہمایون گندم گون سینہ مبارک چوڑا ڈاڑہی شریف لنبی الغرض
نہایت زیبا صورت وسیرت تہے کہ جو دیکہتا تہا بجان ودل شیفتہ
وفریفتہ آپ کی صورت کا ہوتا تہا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یوسف علیہ السلام کے دیکہنے کا
آپکا جی چاہے تو عثمان بن عفان کو دیکہہ لیجئے آپ حسن
وخوبصورتی مین حضرت یوسف علیہ السلام سے نسبت تہا
ہین خلافت حقہ آپکی گیارہ سال گیارہ مہینے اٹہارہ دن رہی

بیان خلافت حضرت عثمان بن عفان

اس مدت میں بہت شہر مثل ہمدان و اسکندریہ و افریقیہ اور
اکثر بلاد طبرستان کے مثل طالقان وغیرہ اور ملک فارس
اور جرجان مفتوح ہوئے اور اشارہ شہر شام میں آئے
اور غنائم اور مال بہت آپکے عہد مبارک میں مسلمانوں کو
ملا اور آپ کمال باحیا و حلیم اور نہایت صاحب جود و کرم تھے
اور آپ ہی نے قرآن مجید کو حسب وضع جو اب تک باقی ہے
مرتب کیا اور مصریوں کے بلوے میں اٹھارہویں ماہ ذی الحجہ
روز جمعہ سنہ پینتیس ہجری کو مدینہ منورہ میں شہید ہو کر
مشرف بلقائے ایزد ذوالجلال ہوئے اور قصہ آپ کی
شہادت کا یوں ہے کہ جب نوسو آدمی مصر سے اور
دو سو کوفے سے اور پچاس بصرے سے سنہ پینتیس
ہجری ماہ شوال میں مدینہ طیبہ کو آکر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح
کے ظلم اور تعدی اور فسق و فجور سے کہ آپ کی طرف سے
مصر کا حاکم تھا آپ کی خدمت میں شکایت کی امیر المومنین عثمان
رضی اللہ عنہ نے انکی بہت تسلی و تشفی فرمائی اور عبداللہ کو
مصر کی حکومت سے معزول کر کے محمد بن ابی بکر رضی اللہ
عنہ کو اوسکی جگہ پر مقرر فرمایا غرضکہ وہ سب گروہ ویرشکوہ
حضرت سے رخصت ہو کر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ
اپنے اپنے شہروں کو چلے [illegible]

سنہ پینتیس ہجری میں شہادت حضرت عثمان ذوالنورین

ناقہ سوار کو دیکہا کہ مصر کو جاتا ہے لوگون نے پوچہا کہ تو
کون ہے اور کہان کو جاتا ہے کہا کہ مین امیر المومنین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہون عبداللہ کے پاس مصر کو
جاتا ہون پوچہا کہ تجکو کسنے بہیجا اسکے جواب مین کبہی کہتا کہ
عثمان خلیفہ وقت نے اور کبہی کہتا کہ مروان نے پوچہا کہ تیرے
پاس کوئی خط ہے کہا نہین بعد اسکے مصریون نے اوسکے
اسباب مین جو تلاش کیا تو ایک خط سربمہر ملا اوسکو کہولا مضمون
اوسکا یہ تہا کہ محمد بن ابی بکر کو مار ڈالنا اور جو فرمان حکومت
مصر کا اونکے پاس ہے اوسکا کچہ اعتبار نکرنا اور مصریون کو
کہ اونہون نے تیری شکایت بیان کی ہے اور محمد بن ابی بکر
کے ہمراہ وہان آتے ہین فلانے فلانے کو جان سے
مارنا اور اونکا سر مدینہ مین بہیجدینا اور بعضون کو مثلہ کرنا یعنی
اونکے ہاتہ پانو کاٹ ڈالنا اور یہ خط مروان کے ہاتہ کا لکہا ہوا
اور آپکی مہر کیا ہوا تہا حالانکہ کیفیت اس خط کی یہ تہی کہ پہلے
مروان نے پروانہ بمضمون تعظیم و احترام مصریان اور زجر
و توبیخ اور معزولی عبداللہ کے لکہا اور حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ کو دکہلا کر لفافہ پر آپکی مہر کروالی بعد اوسکے مضمون
اس پروانہ کا بدل دیا اور لفافہ وہی مہری حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ کا رہنے دیا اور حوالہ شتر سوار کے کیا القصہ

اہل مصر اس نامے کے مضمون سے واقف ہوکر نہایت
غضب مین آئے اور کوفیون اور بصریون کو خبر کر کے مدینہ
کی طرف روانہ ہوے اور آتش فتنہ و فساد کی روشن کی
جناب خلافت مآب نے ہر چند قسم کھائی کہ مین اس نامے
سے آگاہ نہین ہون اونھون نے نہ سنا ناچار حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور وہ گروہ نابکار چالیس
دن آپکا گھر گھیرے رہے اور روز جمعہ اٹھارہوین ذیحجہ سنہ
مذکور کو دار الخلافت کو جلا دیا اور اندر جا کر جس حال مین کہ
جناب خلافت مآب قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول تھے
شربت شہادت کا پلایا اور اول جز مین چند قطرے خون
کے آپ کے سر مبارک سے آیہ کریمہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع
العلیم پر ٹپکے مگر کمال حیا و حلم سے قاتل کی طرف ایک نگاہ
اوٹھا کر نہ دیکھا اور ہر چند کہ ایام محاصرہ اور شہادت مین حضرت
امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام اور بہت لوگ
مہاجر و انصار دار الخلافت کے دروازے پر جمع تھے
اور سات سو غلام خود حضرت کے ہتھیار بند مستعد جنگ
موجود و حاضر مگر آپنے کسیکو اون لوگون سے لڑنے کی
اجازت نہ دی اور فرمایا کہ جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے مجھکو ان لوگون کے ہاتھ سے شہادت کی خبر دی ہے

مین ہرگز سمجھنے کا جہنین پہر مسلمانون کی خونریزی سے کیا
فائدہ ہے یہ مجھکو ہرگز منظور نہین اسے مسلمانو اس واقعہ
جانسوز سے ایک تہلکہ عظیم پڑا اور نالہ وشور ہر ایک کا فلک
کو پہونچا کہ قلم اوسکی تحریر سے عاجز ہے منقول ہے کہ جب مصریون
نے گہر کو لوٹا اور مال کثیر لیگئے تو آپ کے خزانہ مین ایک
صندوقچہ پایا اور جواہرات سمجہہ کر کہولا اوسمین ایک ڈبا تہا
خیال کیا کہ شاید اسمین کوئی گوہر قیمتی ہے جب اوسکو کہولا
ایک کاغذ نکلا اوسمین یہ لکہا تہا عثمان یشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و ان الساعۃ
آتیۃ لا ریب فیہا و ان اللہ یبعث من فی القبور اور صحت
کو پہونچا ہے کہ مصریون نے جسم مبارک و نعش ہمایون تین
دن تک اوٹہانے نہ دیا آخر تو آپکی صاحبزادی کہ اونکا نام
عائشہ تہا رات کو دس آدمیون کے ساتہ جاکر لاش مبارک
کو اوٹہا لائین اور جنازہ تیار کرکے زبیر بن عوام وغیرہ
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑہ کر چاہا کہ البقیع
مین مدفون کرین جب ظالم لوگ اس سے بہی مانع آئے
تب لاچار ہوکر اوس مقام مین کہ مشہور بہ حش کوکب ہے
دفن کیا اور منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبل
محاصرہ اور اپنی شہادت کے حش کوکب مین گذرتے تہے

اور فرمایا تھا کہ عنقریب اس باغ میں ایک نیک آدمی کو دفن کرینگے۔ اور ہمی ابن حاتم سے منقول ہے کہ جب روح پاک اوس معدن علم و حیا کی اس عالم سفلی سے اعلی علیین کو چلی گویا چارون گوشون سے یہ آواز آئی ایک گوشے سے یا ابن عفان البشر بجنات ذات الوان دوسرے گوشے سے یا عثمان البشر بنعیم بتر فان تیسری جانب سے یا ابن عفان البشر بروح و ریحان چوتھے گوشے سے یا ابن عفان البشر برب غیر غضبان اور عمر شریف آپکی بیاسی برس کی پہونچی تھی کہ آدم لذات نے بنیان تنعم وجود کو منہدم کیا ازواج طاہرات آپکی مع حضرت رقیہ و ام کلثوم دونون صاحبزادیون جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آٹھ بی بیان تھین اور سوا سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے سب صاحب اولاد آپکے بیٹے بیٹیان سب سترہ تھے آٹھ بیٹے اور نو بیٹیان اور بعض روایات مین گیارہ لڑکے اور چھ لڑکیان اسماے شریف اونکے تاریخ کی کتابون مین مذکور ہین **مفاخر اور مناقب** اوس معدن صبر و رضا و منبع جود و سخا کے کلام مجید اور احادیث رسول حمید مین بہت ہین اور بڑا فخر اور بڑی فضیلت آپکی کہ کسی امت مین کسی شخص کو میسر نہ آئے یہ تھی کہ

دو صاحبزادیان جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی آپ کے نکاح مین تہین اور کون سعادت اس سے زیادہ ہوگی
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ
بعد وفات حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے کہ تم مین سے
جس کسیکے لڑکی ہو لائق ہے کہ اوسکا نکاح عثمان سے کردے
اور اوسکو تنہا مت چھوڑے بیشک اگر میرے چالیس بیٹیان
ہوتین تو مین ایک بعد دوسری کے عثمان کے نکاح مین
دیتا اور فرمایا اللہ تعالے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی شان مین کہ اَلَّذِینَ یُنفِقُونَ اَموَالَہُم فِی سَبِیلِ اللہِ ثُمَّ لَا یُتبِعُونَ
مَا اَنفَقُوا مَنًّا وَلَا اَذًی لَّہُم اَجرُہُم عِندَ رَبِّہِم وَلَا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ہُم
یَحزَنُونَ یعنے وے لوگ کہ اپنا مال خدا کی راہ مین دیتے
اور خرچ کرتے ہین اور اوس دینے کا احسان نہین
رکھتے اور بعد دینے کے منت رکھکر ایذا نہین دیتے
انہین لوگون کے واسطے ہے بہت اجر و ثواب نزدیک
پروردگار کے اور اونکو قیامت مین کچھ ڈر اور رنج نہین
حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ غزوہ تبوک
مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسقدر زر اور اونٹ
اور گھوڑے سے بخوشنودی قلب اور محبت و اخلاص
دل سے لشکر اسلام کی مدد کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے شام سے صبح تک دست مبارک اوٹھاکر دعا مانگی
کہا یارب رضیت عن عثمان فارض عنہ یعنے اے پروردگار
مین عثمان سے راضی ہوا ہیں تو بھی اوس سے راضی ہو
تب آیہ مذکورہ نازل ہوئی اور فرمایا اللہ تعالے نے امن ہو
قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الآخرة ویرجو رحمة ربه
یہ آیت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے
کہ راتون کو نماز اور سجدہ مین مشغول رہتے تھے اور راتین
جنو وجہت گذار دیتے تھے اور رات بھر مطلق نہ سوتے
تھے اور فرماتا ہے حق تعالے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک
مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین یعنے جو کوئی اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت
کریگا وہی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے
ساتھ ہوگا اور مراد شہیدون سے حضرت عمر اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہما ہین جیسا کہ مروی ہے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جبل احد پر تشریف لیگئے اور آپکے ساتھ حضرت
ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے سو فرمایا احد جبل
یحبنا ونحبه یعنے احد ایک پہاڑ ہے کہ ہمکو دوست
رکھتا ہے اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہین الخ

حرکت اور جنبش میں آیا اور سوقت آپنے اوسکو اپنے
پاے مبارک سے مارا اور فرمایا کہ ٹھہر ارہ اپنی جگہ پر
اے احد بیشک تجھ پر نبی ہے اور صدیق اور دو شہید اور
یہ کہ رحماء بینہم بھی آپ کے حال فرخندہ مآل سے
خبر دیتی ہے کیونکہ آپ فقیروں پر بہت رحیم اور شفیق
تھے اور یہ آیت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
میں ہے کہ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر اسواسطے کہ آپ
ہمیشہ خلق کو راہ حق اختیار کرنے اور مصائب پر صبر وتحمل
کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے اور سوا اسکے بہت
آیتیں ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل
ہوئیں اور مروی ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو شخص بیزار ہوا عثمان ؓ سے بیشک وہ بیزار ہوا اپنے
ایمان سے اور منقول ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ ایکدن فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ اس کوچہ سے ایک ایسا شخص آتا ہے کہ وہ اہل
جنت سے ہے پس آئے عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ اور مروی ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے

گہر مین تشریف رکہے ہوے تہے اور تہوڑی سی ران یا ساق
آپکی کہلی تہی پس ابوبکر نے آنے کی اجازت چاہی آپنے
انکو اجازت آنیکی دی وے آئے اور آپ اوسی حال
سے بیٹہے رہے بعد اوسکے عمر نے اجازت مانگی انکو
بہی اجازت ملی اور اونکے آنے پر بہی آپ اوسیطرح
بیٹہے رہے بعد اوسکے عثمان نے اجازت مانگی آپنے
اجازت دی اور راوسنبہلکے بیٹہے اور ران کو چہپا لیا اور جب یہ
بزرگوار رخصت ہوکر چلے گئے مین نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ ابوبکر اور عمر کے آنے سے آپنے جنبش نکی اور
عثمان کے آنے سے آپ اوٹہکے بیٹہے اور ران یا ساق
کو چہپا لیا اسکا کیا سبب ہے فرمایا اے حذیفہ کیا
مین اوس شخص سے حیا نکرون جس سے فرشتے حیا
کرتے ہین اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حق تعالے کی ایک تلوار ہے غلاف مین جب تک
کہ عثمان زندہ ہے اور جب عثمان کا انتقال ہوگا وہ
تلوار غلاف سے باہر نکلے گی اور قیامت تک پہر غلاف
مین نہوگی اور منقول ہے ابو موسے اشعری رضی اللہ
عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

غفر اللہ لک یا عثمان ما تقدمت وما اخرت یعنی اے
عثمان اللہ تعالے نے تیرے سب اگلے پچھلے گناہ بخش
دیئے اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واللہ عثمان میری
امت میں سے اون ستر ہزار آدمیوں کی شفاعت کرینگے
کہ جو بڑے گنہگار ہونگے اور دوزخ میں جلنا اونکو واجب
ہوگا پس وہ لوگ عثمان کی شفاعت سے بہشت میں داخل
کیے جاوینگے اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حیا ایمان
کا جز ہے اور اکثر حیا میری امت میں سے عثمان کو ہے
اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب
اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیعت
الرضوان کا حکم دیا تو اوس زمانہ میں عثمان رضی اللہ عنہ
کو آپ نے مکہ کو قریش کے پاس صلح کے واسطے
بھیجا تھا پس سب صحابہ نے آپ کے دست مبارک پر بیعت
کی آپ نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اوسکے رسول کے کام
کے لیے گیا ہے اور اپنا سیدھا ہاتھ اوسکے ہاتھ پر
مارکر فرمایا کہ سیدھا ہاتھ رسول کا ہے اور الٹا ہاتھ عثمان
کا غرضکہ اپنا الٹا ہاتھ عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور اسمیں شک

نہین کہ آپ کا اثر صحابہ کے ہاتھ سے بہر حال بہتر تھا
یہ تھوڑی سی مناقب آپکی شتی کر بیان لکھی گئی باقی جزئی کتابین
صحابہ کے احوال و مناقب سے مملو و مشحون ہین الصلوۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ * یہ ذکر ہے
جناب ولایت مآب شیر یزدان شاہ مردان
مظہر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا

اے اہل مجلس معلوم کرو کہ خلیفہ چہارم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سلطان الاولیا برہان الاصفیا
مظہر العجائب والغرائب امام المشارق والمغارب امیر المومنین
علی ابن ابیطالب بن عبد المطلب چچا زاد بھائی جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین ولادت شریف آپکی تیرھوین
ماہ رجب روز جمعہ سنہ اٹھائیس یا تیس مین واقعہ فیل
سے خانہ کعبہ کے اندر کہ وہ جگہ تمام عالم سے بہتر ہے
ہوئی اور یہ شرف و بزرگی کسی بشر کو میسر نہ آئی چنانچہ کسی
شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے ع مولود بخانہ خدا شد *
نائب رسول کہ خدا شد * اور بعد پیدا ہونے کے جب تک
گہوارے مین لائے آپکی آنکھین بند تھین جو نہین رسول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لائے آنکھین کھول دین

پیدا ہوئے آپکی نظر دنیا مین پڑی تو پیغمبر خدا ہی کی روئے مبارک
پر پڑی آپ نے اونکو گود مین اوٹھا کر اپنی زبان مبارک
چسائی اور ایک طشت اور پانی منگا کر نہلایا اور فرمایا کہ مین نے
اسکو پہلے روز نہلایا اور یہ مجکو آخر روز غسل دیگا بعد اوسکے
پوچھا کہ اسکا نام کیا رکھا ابو طالب نے کہا مین نے زید تجویز
کیا ہے اور اونکی ماں فاطمہ بنت اسد بولین کہ مین نے حیدر رکھا
ہے مگر جو نام آپ رکہین وہی بہتر اور منظور ہے آپنے فرمایا کہ مین نے خدا سے جسکا
کا نام علی رکہا لقب آپکا مرتضے اور کنیت ابو الحسن اور ابو تراب
اور ابو السبطین اور ابو الریحانین ہے اور نقش نگین آپکا
الملک للہ تہا آپ نے کبہی بت کو نہین پوجا اور کبہی کفر کی
باتون کو اختیار نہین فرمایا اور لڑکون مین سے جس نے پہلے
پہلے اسلام قبول کیا اور پیغمبر خدا کی رسالت کی تصدیق کی
آپہی تہے اور ہر جنگ اور ہر لڑائی مین ہمراہ رکاب جناب
رسالت مآب کے رہ کر داد شجاعت اور جانبازی کی دیا کئے
حلیہ شریف آپکا یہ تہا کہ مرد میانہ قامت مائل کوتاہی گندم گون
مائل بہ سیاہی آنکہیں بڑی کشادہ دہن اور بال سر اور
داڑہی کے سفید نورانی چمکتے ہوے جیسے آفتاب اور
آپکی پیشانی نورانی سے آثار شجاعت و شہامت کے تابان
بعد شہادت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے

اعتراف مہاجر و انصار کے سننے اور اصرار کرنے سے مسند
خلافت کو چار برس نو مہینہ کئی دن تک اپنے وجود ذات اقدس
سے زیب و زینت بخشی اور تریسٹھ برس کی عمر میں عبدالرحمن
بن ملجم لعین کی تلوار کے زخم سے شہید ہو کر مشرف بلقائے
الٰہی ہوئے حضرت مصداق شہادۃ و شہداء سید سیدان و تاج
سر سر بستہ ولایت کا بروایت اصح یہ ہے کہ بعد فتح جنگ
نہروان کے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کون ہے کہ
کوفہ کو جاوے اور اہل کوفہ کو فتح کی خبر کرکے لوگوں کو
سناوے ایک شخص عبد الرحمن ابن ملجم کہ قبیلہ مراد سے تھا دوڑ
آیا اور یہ عرض کیا کہ یا امیر المومنین اگر حکم ہو تو میں جاؤں اور
اہل کوفہ کو اس فتح کا مژدہ سناؤں جناب خلافت مآب نے
فرمایا کہ جاتا تو ہی مگر تیرا اپنا کام کریگا ابن ملجم اس کلمے سے سمجھا
کہ حضرت نے اپنے قتل کی نسبت میری طرف کہا ہے ہیہات
ہیہات ہرگز یہ خیال خام میرے جی میں نہیں اور میں اللہ
تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے امر سے کہ آپ میری طرف
نسبت کرتے ہیں میں اپنا وطن اور یار و احباب چھوڑ کر
آپکی محبت میں آیا ہوں اور یہ جان و دل آپکی دوستی اور تابعداری
اختیار کی ہے آپ یہ کیا فرماتے ہیں فرمایا جناب امیر علیہ السلام
نے کہ مقدر یوں ہی ہے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ قاتل تیرا قبیلہ مراد سے
ہوگا اس سے کسیطرح چارہ اور گریز نہین اور آخر کو تو بہی
برگشتہ ہوکر زہر نفاق کا جام وفاق مین بہریگا کہا یا امیر المومنین
مین اسوقت آپکے روبرو حاضر ہون کسی سے فرمائیے کہ مجکو
مار ڈالے اور مین اس گناہ عظیم سے بچون آپ نے فرمایا
کہ قبل صادر ہونے گناہ کے قصاص یعنے مار ڈالنے کا بدلا
درست اور روا نہین مین ابہی تجکو کیونکر قتل کرون تو جا اور
فتح کی خبر اہل کوفہ کو پہونچا پس ابن ملجم وہان سے کوفے کو
گیا اور کوچہ و بازار مین خوشخبری فتح نہروان کی پہونچائی اسی اثنا
مین ایک گہر کے دروازے پر گذرا اور آواز راگ باجے
کی سنکر وہان کہڑا ہوا اور اونکو اس واہیات سے منع کیا
اور عقوبت الٰہی اور سیاست بادشاہی سے ڈرایا اتنے مین
بہت سی عورتین زیور اور لباس فاخرہ سے آراستہ اوس
گہر سے نکلین اونہین ایک عورت تہی قطام نام کہ حسن وجمال
مین تمام اہل عرب مین فائق و بے نظیر تہی جو ہین ابن ملجم
مردود نے اوسکو دیکہا اوسکے حسن وجمال پر فریفتہ اور
عاشق ہوگیا اور وقت فرصت وتنہائی کے اوس سے
نکاح کا سوال کیا اوسنے کہا آج مجکو مہلت دے کہ مین اپنی
برادری والون سے اس بات کا مشورہ کرون اور پہر قطام جو

نے قبیلہ مین سے تہی کہ بارہ آدمی اوس قبیلہ کے نہروان کی
لڑائی مین مارے گئے تہے اور وے سب باپ اور بہائی
اور خویش و اقارب اسی قطام کے تہے لہذا اوس پلیدہ
کو جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ نہایت عداوت تہی الغرض
دوسرے روز صبح کو اپنے تئین نہایت آراستہ کر کے
ناز و عشوہ دکہاتی ہوئی جلوہ گر ہوئی اور ابن ملجم سے کہا کہ
میرے اقربا اس امر سے راضی نہین مگر بمہر عظیم ابن ملجم نے
کہا مہر کیا ہے کہا تین چیزین ایک تین ہزار درم نقد دوسرے
ایک لونڈی گانے والی نہایت خوبصورت تیسرے قتل کرنا
علی ابن ابیطالب کا کہ اونہون نے بارہ آدمی میرے اہل خاندان
سے مارے ہین ابن ملجم نے کہا کہ دو باتین تو آسان ہین
مگر قتل کرنا ہزبر بیشہ شجاعت شہسوار میدان جلادت علی ابن
ابیطالب کا کہ جسکے خوف سے آدمی کا زہرہ پانی پانی ہوتا ہے
یہ کام مجہسے کسطرح ہو سکے اوس ملعونہ نے کہا کہ مال اور
لونڈی مین نے معاف کی مگر قتل علی ابن ابیطالب سے
درگذر نکرونگی آخر الامر وہ شقی ازلی تاب مفارقت اور طاقت
مہاجرت اوس ملعونہ کی نہ لایا اور اس امر عظیم کو قبول کیا
اور دو شخص یعنے شبیب ابن بجیرا شجعی اور وردان کو قبیلہ
ہمدان سے ہمراہ لیکر قاصد اس امر عظیم کا ہوا مشغول ہے

مصائب

جب جناب امیر علیہ السلام جنگ نہروان سے مراجعت فرما کر کوفے کو پہونچے لوگ آپ کے استقبال کو آئے لیکن جناب امیر علیہ السلام پہلے مسجد کوفہ مین تشریف لائے اور دوگانہ تحیت الوضو پڑھکر منبر پر بیٹھے اور بعد حمد و صلوۃ و نصائح کے ایک جانب کو طرف امیر المومنین امام حسن علیہ السلام کے منہ کھیرکر دیکھا اور فرمایا اے فرزند دلبند اس مہینے کے کتنے دن گذرے عرض کیا تیرہ ۱۳ دن اور وہ رمضان کا مہینا تہا بعد اوسکے دوسری طرف دیکھکر جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سے پوچہا کہ اے لخت جگر کتنے روز اس مہینے مین باقی رہے عرض کیا ستیرہ ۱۷ دن بعد اوسکے آپ نے اپنی داڑہی مبارک پر ہاتہ پھیرکر فرمایا کہ اس مہینے مین بڑا بدبخت اس امت کا میری داڑہی خون سے رنگیگا یہ کہکر نہایت اشکبار ہوے اور اسقدر روئے کہ داڑہی مبارک آنسوؤن سے تر ہو گئی. اور فرمایا کہ میرا رونا مرنے کے خوف سے نہین ہے بلکہ رنج ان دونون قرۃ العین بتول لخت جگر رسول کا ہے کہ یہ رنج یتیمی اور غریبی مین مبتلا ہونگے بعد اوسکے منبر پر سے اوتر آئے اور ایک شب امام حسن علیہ السلام کے گھر روزہ افطار فرماتے اور ایک شب امام حسین علیہ السلام کے گھر اور تین لقمون سے زیادہ

نہ کہاتے اور کہتے کہ اب زمانہ وصال الٰہی کا قریب آیا ہوا
مین اپنے تئین آلائش طعام سے محفوظ رکہتا ہون القصہ
جب انیسوین شب کہ وہ شب جمعہ کی تہی آئی آپ تمام رات
نہ سوے اور بار بار گہر کے صحن مین نکلتے اور آسمان کیطرف
دیکہکر فرماتے تہے کہ صدق اللہ ورسولہ مین نے جناب
پاک سے کبہی جہوٹہہ نہین سنا آج میرے قاتل کو کیا ہوا
اور اوسکو کون چیز مانع ہے میرے قتل سے یہان تک
کہ صبح کی نماز کا وقت آگیا آپ نے تازہ وضو کیا اور مسجد
مین تشریف لیجا کر اذان دی اوس دن وے اشقیا
اندہیرے مین مسجد مین لگ رہے تہے شبیب اور
وردان مسجد کے دروازے پر اور ابن ملجم اندر مسجد کے
تہا جب آپ اذان دیکر مسجد کے اندر چلے ایک نے تلوار ماری
وہ مسجد کے طاق پر لگ کر ٹوٹ گئی پہر دوسرے نے تلوار چلائی
وہ بہی دیوار پر لگ کر ٹوٹ گئی آپ اندر مسجد کے تشریف
لیگئے وے دونون بدبخت خوف سے بہاگ گئے اور آپ نے
دوگانہ تحیت الوضو کا پڑہ کر نماز فجر شروع کی تہی اور سر مبارک
سجدے سے اوٹہایا تہا کہ ابن ملجم لعین نے تلوار آپکے
سر مبارک پر ماری اور ضرب اوس ناپاک کی اوسی مقام پر پڑی
کہ عمرو بن عبدود نے روز خندق کے زخم مارا تہا جناب امیر علیہ السلام

سنے باواز بلند فرمایا کہ فزت برب الکعبہ یعنے قسم رب کعبہ کی
کہ مین اپنے مقصود کو پہونچا اور حجاب ہستی سے چھوٹا ابن ملجم
ملعون نے جب یہ آواز سنی مسجد سے بہاگا اور کہا قتل امیر المومنین
یعنے قتل کیے گئے امیر المومنین اہل کوفہ دوڑے اور مسجد مین
آئے اور صاحبزادون نے واویلا وا مصیبتا شروع کیا جناب
امیر علیہ السلام اپنے سر مبارک کا خون ہاتہ مین لیکر منہ اور داڑہی
پر ملتے اور فرماتے کہ اسی حال سے رسول مقبول علیہ الصلوۃ
والسلام کے پاس پہونچونگا اور فاطمہ زہرا سے ملاقات کرونگا
اور سید الشہدا امیر حمزہ اور برادر جعفر طیار سے ملونگا لوگون نے
پوچھا یا امیر المومنین یہ حرکت کس بدبخت نے کی فرمایا اسی ساعت
مسجد کے دروازے سے نکلے گا ناگاہ شبیب بدحواس
دروازے سے نکلا لوگون نے اوسکو منہ کے بہل گرا کر اسقدر
مارا کہ مر گیا اور ابن ملجم ملعون اپنے چچازاد بہائی کے گہر بہاگ کر
گیا اوسکے بہائی نے اوسکو مضطرب گہبرایا ہوا دیکہکر کہا کہ مجکو
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قاتل امیر المومنین کا تو ہی ہے کہا ہان
پس وہ ہاتہ اور گردن اوسکی باندہ کر مسجد مین لایا جناب ولایت
مآب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسکو قید رکہو اور جو مین کہاون
اور پیون جب تک مین زندہ رہون اسکو بہی دو اور اسکا کہانا
پینا موقوف نکرو اگر مین زندہ رہونگا جو کچہ میری رائے مین

آویگا اسکے ساتھ کردیگا اور اجد میرے سے ایک ضربا سے اسکو
زیادہ نمازنا کر اسنے مجکواتے سے زیادہ شین مارا سبحان اللہ
کیا شان عالی سے کہ باوجود ایسی خطا کے اپنے دشمن سے
ساتھ احسان سے نگذرے اس مقام کو مناسب میر جلیل
بلگرامی نے فرمایا ہے ابن ملجم چو برشیر یزدان * از سر بغی
زخم زد کاری * گشت زان جرح شیر لاہوتی * ہر طرف جوی سا
خون جاری * طپش زخم شعلہ زد در دل * تشنگی ریخت رنگ
بیداری * شربتی ساختند چون کوثر * سرد و خوشبو چو مشک
تاتاری * جام شربت چو پیش آوردند * تا نشاند حرارت
ساری * شاہ گیتی پناہ از سر لطف * گفت با خادمان دربار
کہ ازین جام حصہ بخشند * بہر آن بحر نوش خونخواری * ابن ملجم
چو شد عطش وا دند * کرد ابا از سر زیان کاری * تا مگر زہر سودہ
الماس * نزند نشتر دل افگاری * زین ابا شاہ صفدر و صفی
کرد از زیر لب گہرباری * کہ بدل داشتیم عہد درست * خورد
سوگند حضرت باری * کہ اگر جرعہ خوردزین جام * ابن ملجم
باین ستمگاری * نخورم جام از مئی کوثر * ندہم جرعہ تا بان ناری
واسطی چون شنید این قصہ * خواند این بیت از فلکباری *
دوستان را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمنان نظر داری * ولیکن
جناب امام حسن رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی بجماعت پڑہی اور

حضرت کو وہان سے اوٹھاکر گہر لے آئے دختران فاطمہ زہرا
اور تمامی فرزندان جناب سلطان الاولیا نے خروش کیا
اور نعرہ وا ابتاہ وا مصیبتاہ کا زمین سے آسمان تک بلند ہوا
جب جراح کو بلایا اوسنے زخم کو دیکہکر وا ویلا کیا اور کہا کہ یہ زخم
اچہا ہونیوالا نہین کہ یہ تلوار زہر کی بجہی تہی اوسکی گفتگو سے
غم دونون کا غم والم اور تازہ اور بے اندازہ ہوا پس جناب
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجہکو حجرہ مین لیچلو اور اوسمین کسیکو
آنے ندو صاحبزادون نے ویسہی کیا اور دروازہ حجرے کا
بندکرکے آپ باہر دروازہ کے بیٹہے ناگاہ حجرے کے اندر
سے کہنے والے نے کہا کہ اَفَمَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَنْ
يَاْتِيْ اٰمِنًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے وہ شخص کہ دوزخ مین ڈالا جاوے
بہتر ہے یا وہ شخص کہ لبلامت اور امن آوے روز قیامت
کو دوسری بار ہاتف سے جواب آیا کہ بل من یاتی آمنا
یوم القیمۃ یعنے وہی بہتر ہے جو بخوشی وہراس ہو قیامت
کو بعد ازان آواز لا الہ الا اللہ کی آئی صاحبزادون نے
دروازہ کہولا دیکہا کہ روح اطہر نے قالب عنصری سے طرف
جوار رحمت الٰہی کے پرواز کیا اور جسم پاک آپ کا غسل دیا ہوا
اور کفن مین لپٹا ہوا ہے پس اوسپر نماز پڑہی اور جنازہ لیکر
اوسی شب کو اوس مقام پر کہ آپنے اوسکا نشان دونون

صاحبزادون کو بتلایا تھا دفن کیا اور بموجب وصیت اسکے
مرقد انور و مدفن مطہر کو خلائق کی نظرون سے پوشیدہ کیا
اور تا زمان ہارون رشید خلیفہ عباسی کے وہ مقام مخفی رہا
بعد اوسکے اشتہار پایا اور مشہور نجف اشرف ہوا اور تحقیق
ظاہر ہونے اور شہرت پانے مزار شریف کا کتب تواریخ
مین یون مذکور ہے کہ ایک روز اتفاقاً ہارون رشید شکار
کو نکلا اور ایک ہرن کے پیچھے شکاری کتے چھوڑے
وہ ہرن ایک ٹیلے پر جا کر کھڑا ہو گیا اور کتے ٹھٹھک رہے
اوسکے قریب نگئے اسپر ہارون رشید نے اوس مقام
کے گرد و نواح کے رہنے والون سے کیفیت اوس مقام
اور اوس ٹیلے کی دریافت کی اون لوگون نے کہا کہ ہمنے
اپنے بزرگون سے سنا ہے کہ یہان مزار شریف علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کا ہے پس ہارون رشید کو اوسکے بیان
اور باز رہنے شکاری کتون سے یقین کامل ہوا کہ یہ
مقام معظم بیشک مزار محترم حضرت کا ہے پس بوجہ عقیدت
صادقہ کے وہان عمارت بنوائی اور گاہ گاہ واسطے زیارت
روضۂ مقدسہ کے جایا کیا الغرض یہ واقعہ شہادت جناب
امیر علیہ السلام شب یکشنبہ اکیسوین[۲۱] ماہ رمضان المبارک
سنہ چالیس[۴۰] ہجری مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون

منقول ہے کہ دوسرے روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
مسجد میں تشریف لائے اور خطبہ بلیغ پڑھا اور لوگون نے
اونکی بیعت کی اور ابن ملجم ملعون کو قید خانہ سے نکالکر منبر
کے سامنے کہڑا کیا پس ایک شخص ہمدانی نے امام علیہ السلام
کے حکم سے ایک ضرب تلوار سے اوس ملعون کی گردن ماری
کہ سر اوسکا تن سے جدا ہوکر دس قدم پر جاگرا بعد اوسکے
مسجد سے باہر لاکر ہاتہ پانو اوسکے کاٹ کر اور بورئیے مین لپیٹکر
پہونکدیا بعد اوسکے جناب امام مسموم علیہ السلام نے
بموجب ارشاد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَصِیْرُ مُلْکًا عَضُوْضًا
چند مہینے کئی دن کہ تیس برس مین باقی تھے پورے کرکے
خلافت کو چہوڑ دیا اور گوشہ نشینی اختیار کرکے فرمایا کہ مین نہین
چاہتا ہون کہ ظالم بادشا ہون مین شمار کیا جاؤن اور
جانو تم کہ بیان حضرت شیر خدا مشکل کشا علی مرتضے کی بعد
جناب سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی آٹھ ہوئین اور
صاحبزادی بروایت اصح سید رہیں بنحملہ اونکے باتفاق تمام
اہل سیر و تواریخ کے آپکی پانچ صاحبزادون کی نسل رہی حسن
اور حسین اور محمد حنیفہ اور عباس اور عمر اور صاحبزادیان
سترہ تہین تفصیل اونکے اسما پاک کی بڑی کتابون مین

بموجود مذکور ہے فمن شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ فضائل
ذات اور مفاخر صفات اوس برگزیدہ روزگار
کی ادراک و فہم سے زیادہ ہیں لیکن بحکم ارشاد فیض بنیاد مولوی
معنوی رومی علیہ الرحمۃ کی کہ واجب آمد چونکہ آید نام او
شرح کردن شمۂ زانعام او وہ تھوڑے سے فضائل اوس رفیع الامکان
پر اختصار کیا جاتا ہے کہ آپ چچا زاد و بھائی جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں کہ دنیا وما فیہا بلکہ دونوں
جہان اونکے وجود فائض الجود کے طفیل سے بنا اور ابو طالب
کہ اونھون نے ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش
اور نگہبانی فرمائی باپ اونکے اور عبد المطلب بن ہاشم رئیس
اور مرجع اشراف وعظماء حرم محترم کے تھے دادا اونکے
اور فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ما اونکی اور سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا
بنت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجہ اونکی اور سبطین
رسول الثقلین بیٹے اونکے اور جعفر طیار بھائی اونکے اور
سید الشہدا امیر حمزہ اور عباس بن عبد المطلب چچا اونکے
اور دعائے مستجاب اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
نازل اونکی شان میں اور آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون خبر
دینے والی آپکے رفعت شان اور علو مکان کی نسب پاک

خبر معتبر اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ سے معروف و مشہور اور علم کامل
حدیث صحیح اَنَا مَدِینَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا سے مقرر و معین اور
جود و بخشش آپ کی کلام معجز نظام اَلَّذِینَ یُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ
بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً سے روشن و ہویدا اور آثار
جلادت و شجاعت کے بمضمون لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا
ذُوالْفَقَارِ کے جبین مبین سے پیدا اور وفور فضیلت اون کی
مضمون لَمُبَارَزَۃُ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ
اَعْمَالِ اُمَّتِی سے ظاہر و باہر اور انوار خلافت اونکے
مقتضاے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ سے ساطع و لامع
ہے * اوصاف علی بگفتگو ممکن نیست * گنجایش بحر در
سبو ممکن نیست * من ذات علی بواجبی کے شناسم * الا دانم
کہ مثل او ممکن نیست * ختمہ اللہ تعالے روحہ مجدد و آگ بوجوہ
التحیات و شرف خیل مجیبہ من روضۃ الشریف بوفور الترقیات
انہ مجیب الدعوات و معطی المرادات سبحان ربک رب
العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب
العالمین الحمد للہ علی الاختتام و الصلوۃ و السلام علی حبیبہ
سید الانام و علی آلہ النجباء العظام و اصحابہ البررۃ الکرام و علی
من اتبعہم باحسان الی یوم القیام * و قد وقع الفراغ من
تالیف ہذہ الاذکار المسمی بہ ریاض الازہار فی احوال

سید الابرار یوم الجمعة من شهر رمضان سنة الف و
مأتين و ستة و خمسين من الهجرة سید الانس و الجان علیه
افضل التحيات و اکمل الصلوات من الملک المنان و انا
الضعيف المسكين الراجي الى رحمة ربه القوي المتين
ابو العلاء محمد نصير الدين الجعفري الموسوي تاب الله سبحانه عليه
و غفر له و لوالديه فقط

تمام ہوئی کتاب دوازدہ مجالس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعين اما بعد
پوشیدہ نرہے کہ ان دنوں سعادت اقتران میں کتاب مستطاب بہت انتخاب
نادر روزگار مسمی بہ ریاض الازہار المعروف بہ دوازدہ مجلس در حال
سید ابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من تالیف عالم تحریر فاضل عدیم النظیر کاشف دقائق
معقول و منقول حاوی فروع و اصول ابو العلا مولوی محمد نصیر الدین صاحب
گوپاموئی دام ظلہ العالی حسب ارشاد فیض بنیاد جناب مولوی صاحب حق آگاہ
معرفت دستگاہ و عاشق رسول مقبول بارگاہ احد مولوی وجیہ الدین محمد
صاحب مرحوم کہ ذکر خیر انکا عنوان کتاب میں ہے بمطبع آفاق شہرہ
جناب منشی نول کشور صاحب سلمہ اللہ الواہب میں کارپردازان موصوف کے
اہتمام سے شہر شوال المعظم سنہ بارہ سو چوراسی ۱۲۸۴ ہجری مطابق ماہ فروری سنہ اٹھارہ سو اڑسٹھ ۱۸۶۸ عیسوی
میں بمقام لکھنؤ طبع ہو کر مطبوع طبائع ناظرین و مقبول خاطر شائقین تمام ہوئی فقط